

علامہ شاہ احمد نورانی
اور
عالم اسلام



حسب ارشاد و سرپرستی

استاذ العلماء حضرت علامہ جمیل احمد نعیمی ضیائی مدظلہ العالی

(ناظم تعلیمات و استاذ الحدیث دار العلوم نعیمیہ، کراچی)

مؤلف و مرتب

مولانا محمد مقبول الرحمن

فاضل دار العلوم نعیمیہ کراچی





ناشر و تقسیم کار

بزم چشتیہ صابریہ

دار العلوم نعیمیہ کراچی

علامہ شاہ احمد نورانی

اور

عالم اسلام

حسب ارشاد و سرپرستی

استاذ العلماء حضرت علامہ جمیل احمد نعیمی ضیائی مدظلہ العالی

(ناظمِ تعلیمات و استاذ الحدیث دار العلوم نعیمیہ، کراچی)

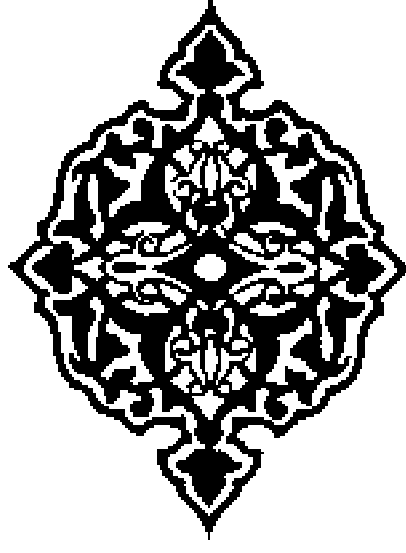
مؤلف و مرتب

مولانا محمد مقبول الرحمٰن

فاضل دار العلوم نعیمیہ کراچی

ناشر و تقسیم کار

بزم چشتیہ صابریہ (دار العلوم نعیمیہ کراچی)



نام کتاب	......	علامہ شاہ احمد نورانی اور عالم اسلام
زیر سرپرستی	......	حضرت علامہ جمیل احمد نعیمی مدظلہ العالی
مؤلف و مرتب	......	مولانا محمد مقبول الرحمٰن
ترتیب و تبویب	......	ڈاکٹر محمد شعیب قادری
تصحیح و نظر ثانی	......	مولانا محمد ناصر خان چشتی
ناشر	......	بزمِ چشتیہ صابریہ (دارالعلوم نعیمیہ کراچی)
مطبع	......	الناصر پبلی کیشنز، کراچی
اشاعت	......	مئی ۲۰۱۶ء
صفحات	......	۲۷۲
ھدیہ	......	۳۵۰ روپے

ملنے کے پتے

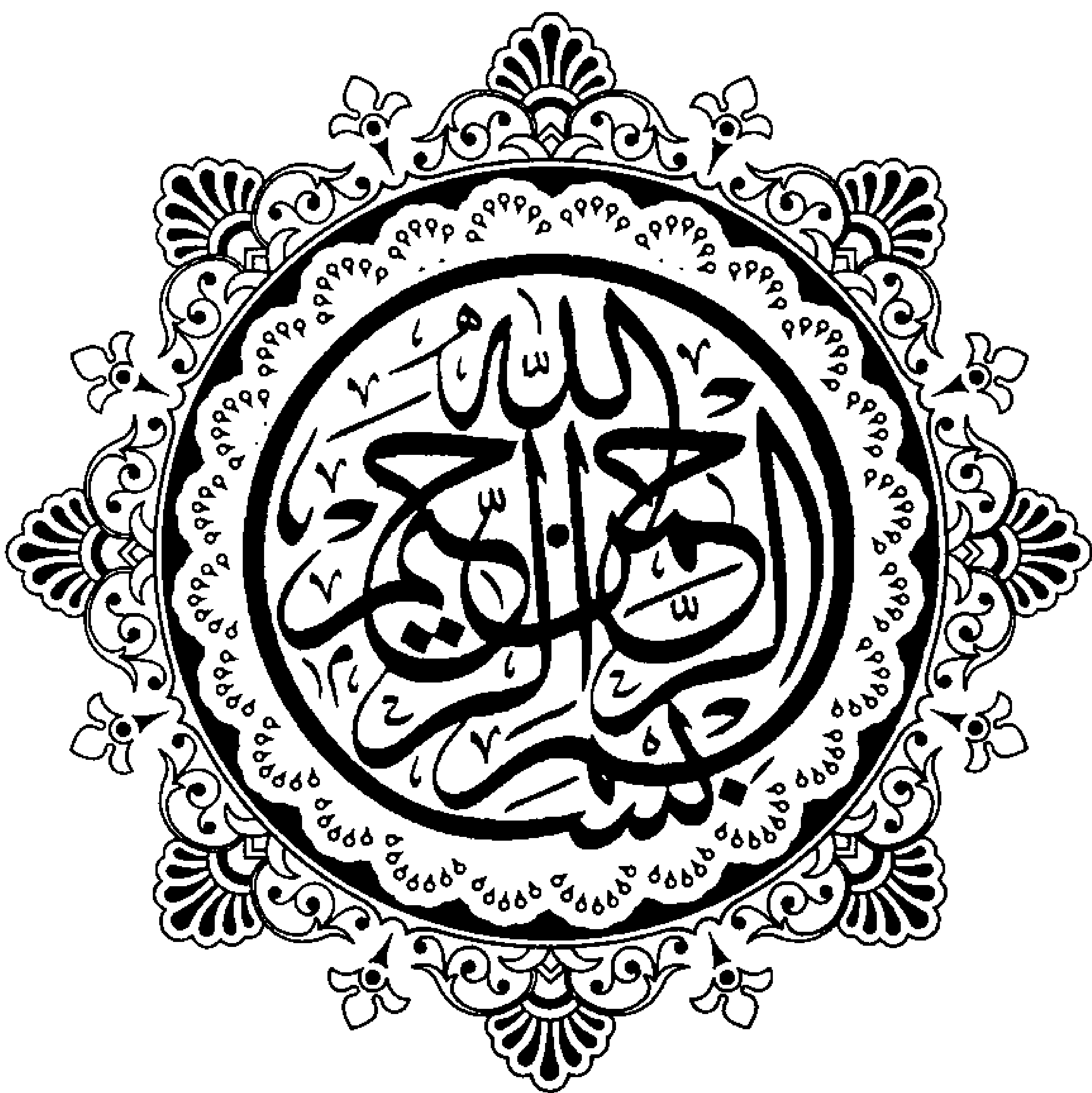
بزم چشتیہ صابریہ (دارالعلوم نعیمیہ بلاک 15 فیڈرل بی ایریا کراچی)

رابطہ نمبر: 0300-3532440 , 021-36324236

مکتبہ نعیمیہ (جامع مسجد رحمانیہ گوہر آباد بلاک 15 دستگیر کالونی ایف بی ایریا کراچی)

رابطہ نمبر: 0300-2080345 , 0331-2518423

ضیاء القرآن پبلی کیشنز (کراچی)	مکتبہ غوثیہ (کراچی)	مکتبہ قادریہ (کراچی)
الغنی پبلشرز (کراچی)	فرید پبلشرز (کراچی)	جامعہ وقاریہ (کراچی)


بسم اللہ الرحمن الرحیم

انتساب

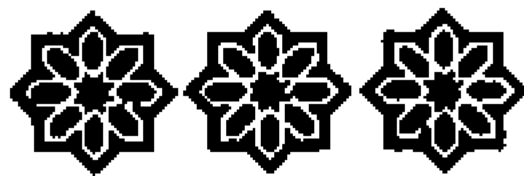
عالم اسلام کی مخلص، نڈر، حق گو، حق پرست، سیاسی و عبقری شخصیت یعسوب العلماء حضرت علامہ مولانا حافظ قاری **شاہ احمد نورانی** نوراللہ مرقدہ پر مرتب کردہ اپنی اس کتاب "**علامہ شاہ احمد نورانی اور عالم اسلام**" کو اپنی مادرِ علمی **دارالعلوم نعیمیہ** کراچی کے نام

اور اپنے جملہ اساتذہ کرام بالخصوص:

- حضرت علامہ مفتی جسٹس سید **شجاعت علی قادری** رحمۃ اللہ علیہ (بانی دارالعلوم نعیمیہ)
- رئیس المفسرین عمدۃ المحققین، فص العلماء حضرت علامہ **غلام رسول سعیدی** رحمۃ اللہ علیہ
- جمیل العلماء استاذ الحدیث حضرت علامہ مولانا **جمیل احمد نعیمی ضیائی** صاحب مدظلہ العالی
- ممتاز العلماء مفکر اسلام حضرت علامہ **مفتی منیب الرحمٰن** صاحب مدظلہ العالی
- بزرگ عالم دین بقیۃ السلف حضرت علامہ **مفتی محمد اطہر نعیمی** صاحب مدظلہ العالی
- اور اپنے والد گرامی قبلہ **محمد خا کی خان** نُوراللہ مرقدہٗ کے نام منسوب کرتا ہوں۔

محمد مقبول الرحمٰن
امام جامع مسجد فاروقیہ
بلاک F، کوثر نیازی کالونی، ناتھ ناظم آباد، کراچی
رابطہ نمبر: 0300-2985822

فہرست



سخن جمیل

استاذ العلماء حضرت علامہ جمیل احمد نعیمی ضیائی چشتی صابری مدظلہ العالی

(استاذ الحدیث وناظم تعلیمات دارالعلوم نعیمیہ بلاک 15 فیڈرل بی ایریا کراچی)

O

وہ لوگ ہم نے ایک ہی شوخی میں کھو دیے
ڈھونڈا تھا آسماں نے جنہیں خاک چھان کر

قائد ملت اسلامیہ علامہ شاہ الشاہ احمد نورانی صدیقی علیہ الرحمہ کی پیدائش 1926ء میں ہوئی۔ حسب رسم وروایت چار سال کی عمر میں آپ کو مکتب میں بٹھادیا گیا جہاں آپ نے ناظرہ اور حفظ کے بعد جامعہ عربیہ اسلامیہ میرٹھ میں صدر العلماء علامہ سید غلام جیلانی علیہ الرحمہ کے علاوہ چند اساتذۂ کرام سے درسِ نظامی کی تحصیل کی۔ 18 سال کی عمر میں سند فراغت حاصل کی جس میں صدر الافاضل علامہ سید محمد نعیم الدین محدث مرادآبادی علیہ الرحمۃ، صدر الشریعہ مولانا محمد امجد علی علیہ الرحمہ، مفتی اعظم ہند علامہ مصطفیٰ رضا علیہ الرحمہ اور دیگر علماء نے آپ کی دستار بندی فرمائی۔ بعد میں آپ نے میرٹھ کے کالج سے گریجویشن کیا۔ 28 سال کی عمر میں اپنے والد ماجد کے انتقال کے بعد 1954 سے 1968ء تک تبلیغی دورے کیے۔ اس کے بعد 1968 سے مولانا سعادت علی قادری علیہ الرحمہ اور شاہ فرید الحق علیہ الرحمہ نے حضرت کے خسر الشیخ مولانا فضل الرحمٰن مدنی سے گزارش کی کہ آپ قبلہ نورانی میاں کو پاکستان میں سیاست پر کام کرنے پر آمادہ فرمائیں پھر حضرت نے پاکستان میں رہ کر سیاسی، دینی اور سماجی کاموں میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیا۔

اس خاکدانِ عالم یعنی (دنیائے فناء بقاء) میں بے شمار لوگ آئے اور پیوندِ خاک ہوگئے لیکن عظیم المرتبت شخصیتیں وہ ہیں جو اپنی خلوص ومحبت اور دینی وسیاسی خدمات کے نقوش لوگوں کے قلوب واذہان پر چھوڑ جاتے ہیں انہی میں سے ایک ذات بابرکات قائد ملت اسلامیہ

امام انقلاب الشاہ احمد نورانی صدیقی علیہ الرحمہ کی بھی ہے۔ آپ کی شخصیت میں بہت سی خوبیاں تھیں جن میں علم وحکمت، ہمت وشجاعت، صبر واستقامت، محبت وشفقت، سخاوت، حلم وبردباری، تقویٰ وپرہیزگاری اور اخلاص بہت نمایاں تھیں۔

اللہ تبارک وتعالیٰ نے آپ کو پیش بینی کی دولت سے بھی خوب نوازا تھا جس کو پیش نظر رکھتے ہوئے عوام الناس کو آگاہ فرماتے رہتے تھے یوں تو ہمارے علماء کرام اور مشائخ عظام شب دار تہجد گزار اور دیگر عمل صالحہ کرتے رہتے ہیں لیکن ان میں سیاسی سوجھ بوجھ زیادہ نہیں ہوتی ہمارے سیاسی لیڈر سیاسی سوجھ بوجھ تو رکھتے ہیں لیکن عمل صالحہ میں زیادہ اچھے نہیں ہوتے مگر قائد ملت اسلامیہ الشاہ احمد نورانی صدیقی علیہ الرحمہ میں یہ دونوں باتیں موجود تھیں۔ مولائے کریم نے ان کو سیاسی اور دینی صلاحیت وقیادت کی دولت سے سرفراز فرمایا تھا۔ آپ کی نظریں نہ صرف پاکستان کی جغرافیائی سرحدوں پر تھیں بلکہ اس کے ساتھ آپ کی نظریں پاکستان کی نظریاتی سرحدوں پر بھی تھیں۔ اس کے علاوہ بین الاقوامی مسائل پر آپ کی نظر بہت وسیع تھی مثلاً مسئلہ کشمیر وفلسطین شام وعراق بلکہ عالمی تناظر میں بھی بڑی اہمیت رکھتے تھے۔ آپ نے بروز جمعرات 16 شوال المکرّم بمطابق 11 دسمبر 2003 وصال فرمایا۔

عزیزم مولانا مقبول الرحمٰن زید مجدہ نے اس کتاب میں قائد اہلسنّت کی پاکستان اور عالم اسلام کے لیے کی جانے والی عظیم سیاسی خدمات کو اجاگر کرنے کی کوشش کی۔ اللہ تبارک وتعالیٰ اپنے حبیب پاک صاحب لولاک ﷺ کے صدقے مولف موصوف کو اوران کے اہل خانہ کو صحت وعافیت سلامتی ایمان کے ساتھ رکھتے ہوئے مزید دینی کام سرانجام دینے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین ثم آمین بجاہ حبیبہ الامین ﷺ۔

احقر اپنی تحریر اس شعر پر ختم کرتا ہے۔

جو ہے پردوں میں پنہاں، چشمِ بینا دیکھ لیتی ہے
زمانے کی طبیعت کا تقاضا دیکھ لیتی ہے

O

خصوصی شکریہ: قائد ملت اسلامیہ علامہ شاہ احمد نورانی صدیقی علیہ الرحمۃ کے مرید خاص جناب بھائی محمد فاروق نورانی صاحب (بونڈ والے) کے خصوصی تعاون سے یہ کتاب شائع کی گئی ہے۔

پیغامات وتاثرات

محترم جناب صاحبزادہ ابوالخیر محمد زبیر نقشبندی صاحب مدظلہ العالی

(صدر ملی یکجہتی کونسل، صدر جمعیت علماء پاکستان، شیخ الحدیث رکن الاسلام جامعہ مجددیہ)

حضرت قائد ملت اسلامیہ علامہ شاہ احمد نورانی صدیقی رحمۃ اللہ علیہ صرف ایک قومی لیڈر نہیں تھے بلکہ بین الاقوامی حیثیت کے حامل ایک عالمی لیڈر تھے، یہی وجہ ہے کہ اس خطہ کی سیاست کے ساتھ ساتھ عالمی سیاست پر بھی آپ بڑی دوررس نگاہ رکھتے تھے اور ان کے مسائل حل کرنے کے لیے آپ نے عالمی سطح پر بڑی بڑی اہم کاوشیں بھی فرمائی تھیں جن کا منظر عام پر آنا بہت ضروری تھا۔ جناب محمد مقبول الرحمٰن صاحب زید علمہ قابل مبارک باد ہیں کہ انہوں نے اس اہم موضوع پر قلم اٹھا کے بڑا اہم فرض ادا کیا ہے۔ اللہ تعالیٰ ان کی اس کوشش کو اپنی بارگاہ میں قبول فرمائے اور ان کو اس کا اجرِ عظیم عطا فرمائے۔

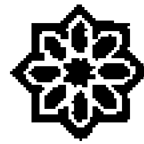


محترم جناب سینیٹر سراج الحق صاحب

(امیر جماعت اسلامی پاکستان، ممبر سینیٹ آف پاکستان)

بلاشبہ حضرت علامہ شاہ احمد نورانی صدیقی رحمہ اللہ ایک جید عالم دین اور بے بدل خطیب اسلام تھے۔ وہ اپنے سینے میں عالم اسلام کے لیے دھڑکتا ہوا دل رکھتے تھے۔ علامہ شاہ احمد نورانی نے اتحادِ امت کے لیے گراں قدر خدمات سرانجام دیں۔ یہ بات انتہائی خوش آئند ہے کہ مؤلف موصوف ''علامہ نورانی اور عالم اسلام'' کے حوالے سے گراں قدر کام کر رہے ہیں۔ میں اللہ تعالیٰ کی بارگاہ اقدس میں دعا گو ہوں کہ رب

کریم مؤلف موصوف کی ان کاوشوں کو شرف قبولیت بخشے اور علامہ شاہ احمد نورانی صدیقی رحمۃ اللہ علیہ کی جملہ مساعی حسنہ کو قبول فرمائے اور انہیں اجر جزیل سے نوازے۔ آمین



محترم جناب عبدالرشید ترابی صاحب

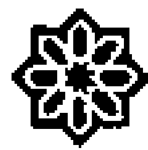
امیر جماعت اسلامی آزاد جموں وکشمیر، ممبر آف قانون ساز اسمبلی آزاد جموں وکشمیر

علامہ شاہ احمد نورانی صاحب پاکستان کے ہی نہیں امت مسلمہ کے عظیم قائدین میں سے تھے۔ انہوں نے بحیثیت عالم دین اور سیاست دان مملکت خداداد پاکستان کو ایک حقیقی اسلامی جمہوری ریاست بنانے میں اہم کردار ادا کیا۔ 1973ء کے دستور کی تدوین اور قادیانیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دینے کے لیے ان کی خدمات تاریخ کا حصہ ہیں۔ انہوں نے مجاہد ملت جناب قاضی حسین احمد صاحب کی رفاقت میں پاکستان میں دینی قوتوں کو مستعد کرنے میں اہم کردار ادا کیا، ملی یکجہتی کونسل اور متحدہ مجلس عمل ان کی مشترکہ کاوشوں کا ثمر تھا۔ ان کے ساتھ اندرون اور بیرون ملک کئی کانفرنسوں میں ہم سفر رہنے اور ان کی شفقت سے مستفید ہونے کا موقع ملتا رہا۔ امت مسلمہ کے جملہ مسائل کے بارے میں فکر مند رہتے تھے لیکن مسئلہ کشمیر اور فلسطین کے ساتھ ان کی گہری وابستگی تھی۔ مظفر آباد میں ملی یکجہتی کونسل اور اتحاد امت مارچ کے موقع پر مجھے میزبانی کا شرف حاصل رہا۔ ان کی مجالس تعلیم اور تزکیہ کا ذریعہ ہوا کرتی تھیں، حالات کے مطابق ان کی خوش گوار پھلجڑیاں مجالس کو زعفران زار بنا دیتی تھیں۔ وہ جہاد کشمیر کے زبردست پشتیبان تھے۔ انہوں نے ہر پلیٹ فارم پر بھارتی مظالم بے نقاب کیے۔ اقوام متحدہ کی قراردادوں کے مطابق خودارادیت کے حصول کو کشمیریوں کی برحق جدوجہد قرار دیتے ہوئے حکومت پاکستان اور عالمی برادری سے اس تحریک کی حمایت کے لیے متوجہ کرتے رہے۔ مختلف اوقات میں پاکستانی حکومتوں کی کمزور پالیسی پر

بروقت گرفت بھی کرتے اور انہیں اپنا مطلوبہ کردار ادا کرنے کے لیے جھنجھوڑتے رہے۔

آج جب کہ اہل کشمیر تاریخ کے نازک دور سے گزر رہے ہیں۔ ایک طرف وہ قربانیوں اور استقامت کی نئی تاریخ رقم کر رہے ہیں اور دوسری طرف نریندر مودی کے انتہا پسندانہ رویے نے کشمیر کے مسلم تشخص اور پاکستان کی بقا کے لیے زبردست چیلنج کھڑا کر دیا ہے۔ علامہ نورانی صاحب جیسے قائدین کی شدید کمی محسوس ہو رہی ہے۔ انہوں نے زندگی میں اپنے فرض منصبی کو کما حقہٗ نبھایا۔ اب ان سے عقیدت رکھنے والے ہر شخص کی ذمہ داری ہے کہ وہ اسلام کی سربلندی، وحدتِ امت، استحکام پاکستان اور آزادیٔ کشمیر کے لیے اپنا فرض ادا کرے۔

مجھے خوشی ہے کہ علامہ شاہ احمد نورانی علیہ الرحمہ کی زندگی سے متعلق مولانا مقبول الرحمٰن صاحب نے معلومات افزا مقالہ مرتب کیا ہے۔ ان کی اس کاوش سے نئی نسل علامہ شاہ احمد نورانی جیسے قائدین کی زندگی کے مختلف گوشوں سے متعارف ہوگی۔ اللہ تعالیٰ مولانا مقبول الرحمٰن کو اس کا اجر عطا کرے، ان کی محنت قابل ستائش ہے۔



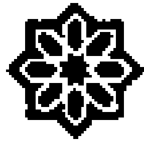
محترم جناب مفتی محمد حیات قادری مدظلہ العالی

(بانی و مہتمم دارالعلوم حنفیہ رضویہ، ہجیرہ پونچھ آزاد کشمیر)

علامہ شاہ احمد نورانی، عالم اسلام کی چنیدہ ہستیوں میں سے ایک ہستی تھی۔ آپ ہمہ جہت شخصیت رکھتے تھے۔ آپ دنیاوی خوف وحزن سے محفوظ تھے جو اہل اللہ کی خاص پہچان ہے، حق و سچ بات کرنا آپ کی بڑی خوبی تھی۔ کراچی کے دورے کے موقع پر میری حضرت سے کافی ملاقاتیں رہیں، آپ نے انتہائی شفقت و محبت سے اپنے گھر دعوت دی۔

علامہ نورانی جہاد کشمیر اور اس کی آزادی کیلئے ہمیشہ فکر مند رہے، آپ کشمیر

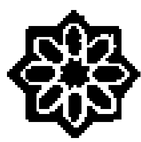
کو بذریعہ سیف آزاد کرانے کے حامی تھے تاکہ وہ آزاد ہو کر ایک فلاحی شکل میں پاکستان کا حصہ بنے تاکہ پاکستان اپنے نام اور کام میں مکمل ہو سکے۔ بانی پاکستان نے بھی کشمیر کو پاکستان کی شہ رگ قرار دیا تھا۔ مولانا مقبول الرحمٰن زید مجدہ نے بڑی محنت وعقیدت سے علامہ نورانی پر دوسری تالیف مکمل کی اور آپ پر لکھی جانے والی کتب میں یہ کتاب ''علامہ نورانی اور عالم اسلام'' واقعی اسم بامسمیٰ ہے، اس کتاب کا مواد، ترتیب وتبویب مثالی ہے۔ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ عزیز محترم کی اس کاوش کو قبول فرمائے۔



محترم جناب سردار عبدالخالق وصی ایڈووکیٹ صاحب

(ایڈیشنل سیکرٹری جنرل پاکستان مسلم لیگ آزاد جموں وکشمیر، سابق مشیر اطلاعات وزیر اعظم آزاد جموں وکشمیر)

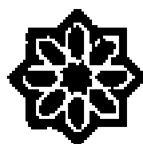
مجھے آپ کی زیر طبع کتاب مولانا شاہ احمد نورانی جستہ جستہ پڑھنے کا اتفاق ہوا۔ آپ نے جس محنت، عرق ریزی اور صاحب موصوف سے اپنی عقیدت کا اظہار کیا ہے وہ لائق صد تحسین ہے۔ مولانا شاہ احمد نورانی پاکستان کی ایک نامور سیاسی شخصیت ہی نہیں، عالم اسلام کی ایک معروف مذہبی ودینی شخصیت تھے۔ وہ اتحاد بین المسلمین، ملی یکجہتی اور مختلف مکاتب فکر کے درمیان ہم آہنگی کے زبردست مبلغ اور علمبردار تھے۔ دین اسلام کے فروغ میں ان کی خدمات قابل تعریف ہیں، کشمیر سے ان کا خصوصی لگاؤ تھا، وہ آزاد کشمیر کے دورے پر تشریف لاتے، میری ان سے ملاقاتیں بھی رہی ہیں اور میں ان کے حسن اخلاق اور علمی مراتب کا معترف ہوں۔ اللہ تعالیٰ ان کے بارے میں لکھی گئی آپ کی اس تصنیف وتالیف کو قبول فرمائے۔



محترم جناب ڈاکٹر محمد شعیب قادری صاحب مدظلہ

(بانی ومہتمم جامعہ وقاریہ، کوثر نیازی کالونی، کراچی)

عزیز محترم مولانا محمد مقبول الرحمٰن نے دور طالب علمی ہی سے علامہ شاہ احمد نورانی کو اپنا آئیڈیل بنالیا تھا۔آپ سالوں علامہ نورانی کے اخباری بیانات ورسائل میں طباعت ہونے والے مضامین اور انٹرویوز کو اپنے پاس جمع کرتے رہے۔حضرت کے وصال پرملال کے بعد آپ پر لکھنے والوں نے بہت کچھ لکھا اور علامہ نورانی پر کئی کتب منظر عام پر آئیں۔مولانا محمد مقبول الرحمٰن نے بھی اپنے جمع کردہ نورانی بیانات ومضامین کو کتابی شکل دینا چاہی اور اس ضمن میں اپنے استاذِ محترم یادگارِ سلف حضرت علامہ مفتی جمیل احمد نعیمی صاحب مدظلہ العالی (ناظم تعلیمات دارالعلوم نعیمیہ کراچی) سے مشاورت کی، حضرت نے بڑی حوصلہ افزائی فرمائی کیونکہ وہ خود علامہ نورانی کے سفر وحضر کے تادم واپسیں ساتھی ومشیر رہے، چنانچہ مولانا محمد مقبول الرحمٰن نے اپنے اس نورانی کاوش سے پہلے ایک ضخیم کتاب ''آئین جواں مرداں'' کے نام سے مرتب کی اور اشاعت کی سعادت علامہ محمد جہانگیر صدیقی خطیب وامام جامع مسجد علیمیہ کراچی کے حصہ میں آئی لیکن نورانی جذبہ اور جمع بیانات کا ایک بڑا حصہ ابھی باقی تھا،جس کی تالیف وترتیب کے حوالے سے مولانا محمد مقبول الرحمٰن فکرمند رہتے تھے،اشاعت کے خرچ کے حوالے سے بہت سے اداروں اور افراد سے رابطہ کیا،آخر یہ سعادت جمیل العلماء حضرت علامہ مولانا مفتی جمیل احمد نعیمی (استاذ الحدیث وناظم تعلیمات دارالعلوم نعیمیہ) کے حصہ میں آئی اور علامہ نورانی پر لکھی جانے والی کتب میں یہ کتاب اپنے کتابی وزن، ترتیب وتبویب کے حوالے سے آپ پر لکھی جانے والی سب کتب پر بھاری اور جاندار ہے۔ ناچیز نے خود اس کا مفصل مطالعہ کیا ہے۔دعا ہے کہ مولانا محمد مقبول الرحمٰن زید مجدہ کی یہ خدمت قبول ہو۔(آمین)



دل کی بات

قائدِ ملّتِ اسلامیہ علامہ شاہ احمد نورانی صدیقی نہ صرف پاکستان بلکہ امتِ مسلمہ کے عظیم قائد، مفکرِ اسلام، مدبّر سیاستدان اور نباضِ ملت عالمِ دین تھے۔ پاکستان میں ملّی اور ملکی شیرازہ بندی میں بننے والی تمام تنظیمات کی سربراہی کا سہرا ہمیشہ آپ کے سر رہا۔ تبلیغِ اسلام کے ساتھ مسلم ممالک کے باہمی تنازعات کے حل میں فیصلہ کن کردار کے علاوہ ملت اسلامیہ کے مظلوم مسلمانوں کے حقوق کی جدوجہد کے لیے عالمی فورم پر جہد مسلسل ان کی زندگی کا اہم عنوان رہا ہے۔ اسی لیے میں نے ان کی اس جدوجہد کو اپنی کتاب کا عنوان بنایا۔

اس کتاب کے محرک قائد ملت اسلامیہ کے دست راست، مشیر خاص اہم تحریکی ساتھی یادگار اسلاف بانی انجمن طلبہ اسلام حضرت علامہ جمیل احمد نعیمی مدظلہ العالی ہیں، جو لکھتے کم ہیں لیکن لکھنے والے زیادہ بناتے ہیں اور ان کی پشت بانی بھی کرتے ہیں۔ دُعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ان کا سایہ تادیر قائم رکھے۔ اس کتاب کا نام، ابواب اور فصول کی ترتیب یہ کاوش میرے محسن و مربی حضرت علامہ ڈاکٹر محمد شعیب قادری صاحب نے کی ہے اور ان کی مکمل سرپرستی مجھے حاصل رہی۔ محترم نے بارہا مسودہ کو دیکھا اور پڑھا۔ اللہ تعالیٰ ان کا سایہ اور شفقت قائم و دائم رکھے۔ کمپوزنگ کی اصلاح، پروف کی تصحیح اور کتاب کو خوب سے خوب تر بنانے کا سہرا میرے پیارے دوست عارف قطب اور مولانا محمد ناصر خان چشتی صاحب کے سر ہے، اُن کا شکر گزار ہوں۔ جملہ زعمائے ملت کا شکر گزار ہوں جنہوں نے میری درخواست پر اس کتاب کے لیے اپنے پیغامات لکھے اور ربّ ذوالجلال کی بارگاہ میں دُعا ہے کہ وہ اس کاوش کو قبول فرمائے۔ آمین

محمد مقبول الرحمٰن
امام جامع مسجد فاروقیہ
بلاک F، کوثر نیازی کالونی، ناتھ ناظم آباد، کراچی
رابطہ نمبر: 0300-2985822

اظہار تشکر

بقیۃ السلف، جمیل العلماء استاذی المحترم حضرت علامہ مفتی جمیل احمد نعیمی مدظلہ العالی (استاذ الحدیث و ناظم تعلیمات دارالعلوم نعیمیہ) کا انتہائی متشکر ہوں، جن کی حوصلہ افزائی اور ہر طرح کی علمی و مالی سرپرستی کی بدولت میں اپنی دوسری تالیف ''علامہ شاہ احمد نورانی اور عالم اسلام'' کو منصۂ شہود پر لانے میں کامیاب ہوا۔

اللہ تعالیٰ اپنے حبیب ﷺ کے صدقہ حضرت کے سائے کو دنیائے اسلام کے سروں پر تا دیر بہ صحت و سلامتی قائم و دائم رکھے۔ (آمین)

محمد مقبول الرحمٰن



باب اوّل

عالم اسلام اور مسلمان

باب اوّل (الف)

مسلم ممالک اسلامی بلاک بنائیں

علامہ شاہ احمد نورانی نے اپنے عید الفطر کے پیغام میں امت مسلمہ سے کہا کہ عالم اسلام کے سلگتے ہوئے مسائل کو مدنظر رکھا جائے۔ تمام مسلم ممالک اسلامی بلاک بنائیں اور غریب اسلامی ممالک کی ترقی میں مدد کریں تا کہ تمام مسلمان متحد ہو کر کفر کا مقابلہ کر سکیں۔

(نوائے وقت کراچی، 26-11-2003)

عالم اسلام کی الگ فورس بنائی جائے:

علامہ شاہ احمد نورانی نے بیروت میں القدس کانفرنس سے خطاب کرتے ہوئے کہا ہے کہ امریکا، ہنود اور یہود نے عالم اسلام میں قتل و غارت گری کا خونی ڈراما رچایا ہوا ہے۔ اس تناظر میں یہ وقت کی اہم ضرورت ہے کہ پورے عالم اسلام کی ایک جہادی فورس قائم کی جائے۔ جس میں ہر ملک کے فوجی شامل ہوں جو عالم اسلام کا تحفظ کر سکیں۔ انہوں نے کہا کہ امریکا، یہود اور ہنود عالم اسلام کے بدترین دشمن ہیں امریکا یہودیوں کا پاسبان ہے اور اس کی پشت پناہی کی وجہ سے فلسطینیوں کا قتل عام ہو رہا ہے۔ مشرقِ وسطیٰ میں امریکا کا امن پلان سب سے بڑا سیاسی ڈھونگ ہے اور اس پر اعتبار کرنا خود کو دھوکا دینے کے مترادف ہے۔ انہوں نے کہا کہ اقوام متحدہ کی قراردادوں کے مطابق کشمیریوں کو حق خود ارادیت کا اختیار دیا گیا ہے جب کہ بھارت پر عالم اسلام کی طرف سے مسئلہ کشمیر کو حل کرنے میں کوئی دباؤ نہیں۔ انہوں نے افغانستان پر امریکا کی جانب سے پابندی عائد کرنے کی سخت مذمت کی اور عالم اسلام پر زور دیا کہ وہ امریکی مصنوعات کا بائیکاٹ کریں۔

(ہفت روزہ ضرب اسلام کراچی، ۲ ذیقعد ۱۴۲۱ھ)

مسلمانانِ عالم ظلم کے خلاف اُٹھ کھڑے ہوں:

علامہ شاہ احمد نورانی نے جناح مسجد برنس روڈ میں نمازِ تراویح کے بعد درسِ قرآن

دیتے ہوئے کہا کہ یہودی توریت میں حضورﷺ کی تعریف پڑھتے تھے اور مختلف قبائل سے جنگ کے وقت نبی آخرالزمان کے وسیلے سے دعا مانگتے تھے اور اللہ رب العالمین اُن کے واسطے سے اُنہیں فتح و نصرت عطا فرمادیتا تھا مگر جب اسلام آیا تو یہ منحرف ہوگئے اور نافرمانی کرنے لگے۔ انہوں نے کہا کہ مسلمان رسول اللہﷺ کے بتائے ہوئے بہترین طریقے پر زندگی گزاریں، ظلم کے خلاف اٹھ کھڑے ہوں اور جہاد کو مسلمانوں میں جاری کریں۔ جہاد کی تعلیم و تربیت میں ہی مسلمانوں کی فلاح و کامرانی اور عزت ہے۔ انہوں نے کہا کہ مسلمانانِ عالم دنیا میں جہاد ہی سے سرخرو ہوں گے۔

(ہفت روزہ دین کراچی، دسمبر 2001ء)

عالمِ کفر کے مقابلے کے لیے مسلمانوں کی ذمہ داریاں:

ماہِ رمضان میں قرآنِ مجید کا نزول ہوا۔ قرآن اللہ کا آخری کلام ہے اور صرف یہی وہ اللہ کا کلام ہے جو محفوظ ہے اور یہ ایک معجزہ ہے کیوں کہ آج تک جتنی کتابیں نازل ہوئیں وہ سب بدل چکی ہیں، لیکن نہ تو آج تک قرآنِ مجید بدل سکا اور نہ ہی کوئی اس کی مثل پیدا کرسکا۔ اگر اس مقدس کتاب کو دیکھا جائے تو اس میں جو کچھ بھی احکامات ہیں ان پر عمل کرنے میں ہی نجات ہے۔ آخرت میں اللہ کی خوشنودی اور اس کے نبی محترم حضورﷺ کی شفاعت اس مسلمان کے لیے ہے جس کا قرآن پر ایمان ہے۔ ہم سے پہلے جو مسلمان تھے وہ قرآن پر عمل کرنے کے بعد سرخرو ہوگئے۔ صحابہ کرام نے اسی سانچہ میں اپنے آپ کو ڈھال لیا اور جن جن علاقوں کو فتح کرتے گئے وہاں قرآن کی حکومت قائم کرتے چلے گئے۔ قرآن میں جو حکم ہوا اسکو نافذ کرتے چلے گئے۔ قرآن میں یہ بیان کیا گیا کہ "جب ہم تم کو حکومت دیں تو جو کچھ قرآن میں ہے اسی کے مطابق حکومت کو چلانا ہوگا۔"

ایک تو یہ کہ مسلمان کہے کہ میری حکومت ہے اور ایک یہ کہ مسلمان کہے کہ مجھ پر قرآن کی حکومت ہے دونوں میں فرق ہے، قرآن پاک شب قدر میں نازل ہوا تو پاکستان بھی اُسی شب میں قائم ہوا۔ کیا پاکستان اس لیے بنایا گیا تھا کہ پاکستان میں امریکا حکومت کرے، کیا پاکستان کو حاصل کرنے کے لیے جو قربانیاں دی گئیں وہ اس لئے تھیں کہ امریکا خوش ہوجائے؟ ہم نے پاکستان اپنی یا امریکا کی خوشنودی کے لیے نہیں بنایا تھا بلکہ

پاکستان اللہ اور اس کے رسول کی خوشنودی کے لیے بنایا گیا تھا، مگر آج اس ملک کا نقشہ دیکھیں اس میں سارے کام وہی ہو رہے ہیں جو امریکا چاہتا ہے، جو مغربی اقوام چاہتی ہیں، جو ہندو چاہتے ہیں۔ ہندوؤں نے ہمارے ٹکڑے کیے، مسلمان عورتوں اور بچوں کو ذبح کیا، مگر آج اسی ہندو قوم کو The Most Favour Nation کہتے ہیں۔ یعنی موجودہ حکومت مسلمانوں کے قاتلوں کو پسند کرتی ہے۔ ہماری قوم کے حکمرانوں میں سے بہت سے آکسفورڈ، کیمبرج کے پڑھے ہوئے ہیں، لیکن افسوس یہ ہے کہ کوئی محمود غزنوی اور محمد بن قاسم نہیں ہے۔ موجودہ حکومت نے اپنے دشمنوں کے لیے پاکستانی دروازوں کو کھول دیا ہے۔ ڈاکو، لٹیرے اور ظالم و جابر سرمایادار اقتدار میں ہیں۔ اسلام کے قلعہ میں ان حکمرانوں نے دراڑیں ڈال دی ہیں اور اب ان دراڑوں سے امریکا اور بھارت اسلام کے قلعہ میں گھس رہے ہیں۔ پاکستان کے دستور میں ہے کہ اس کا سرکاری مذہب ''اسلام'' ہے مگر حکومت کہتی ہے کہ ہم تو لبرل (بے دین) مسلمان ہیں مگر یہ سب امریکا کو خوش کرنے کے لیے کہہ رہے ہیں۔ پاکستان اسلام کے نام پر وجود میں آیا اور یہ اسلام کے نام پر قائم رہے گا۔

(خطاب نورانی ص 134, 124)

دو دین جزیرۃ العرب میں اکٹھے نہیں ہو سکتے:

علامہ شاہ احمد نورانی نے جمعیت علماء پاکستان پنجاب کے زیر اہتمام منعقد صوبائی خادمین کنونشن سے خطاب کرتے ہوئے کہا حکومت کہتی ہے کہ اسرائیل سے ہمارا کیا جھگڑا ہے یہ امریکا کے حاشیہ برادر ہیں یہ جھگڑا مدینہ منورہ سے شروع ہوا اور قیامت تک جاری رہے گا۔ آنحضرت ﷺ کے ارشاد کے مطابق ''یہودیوں اور نصرانیوں کو جزیرۃ العرب سے نکال دو، دو دین جزیرۃ العرب میں اکٹھے نہیں ہو سکتے۔'' آنے والا معرکہ یہودیوں اور انگریزوں کے ایجنٹوں اور رسول اکرم ﷺ کے غلاموں کے درمیان ہے اور اس سلسلے میں خادمین کو مکمل تیاری کرنا ہوگی۔ لوگ کہتے ہیں کہ اس ملک کو ماڈرن بنانا ہے، مطلب کہ مسلمانوں کی بہو بیٹیاں ناچیں گائیں اور ٹیلی ویژن پر ڈانس کر کے دکھائیں، کیا آپ یہی اسلام اس ملک میں چاہتے ہیں؟ ماڈرن اسلام کا مطلب یہ ہے کہ پاکستان میں امریکا کا اسلام آئے مگر یہاں مدینہ کا اسلام آ کر رہے گا۔ آج ہمارے میڈیا میں یہودیوں، عیسائیوں

اور ہندوؤں کی ثقافت نظر آتی ہے، مکہ معظمہ کی تمدن اور تہذیب نہیں۔ ہم سے مطالبہ ہو رہا ہے کہ عراق میں پاکستانی فوج کو امن قائم کرنے کے لیے بھیج دو حالانکہ پاکستانی فوج کی ضرورت کشمیر میں ہے فلسطین میں ہے، ہم اس بات کی ہرگز اجازت نہیں دیں گے کہ پاکستانی فوج امریکا کے دفاع کے لیے جائے ہم اپنی فوج کو سیدنا شیخ عبدالقادر جیلانی اور حضرت امام حسین کے روضہ پر گولی چلانے کے لیے نہیں بھیجیں گے۔ تم پہلے مسلمان ہو، لیکن امریکا اور اس کے غلام کہتے ہیں کہ تم پہلے پاکستانی ہو بعد میں مسلمان ہو تا کہ اسلام کی محبت دل سے نکل جائے۔ اللہ نے تم کو چن لیا ہے تم امت جہاد ہو۔ کشمیر اور فلسطین کے مسلمان پر ظلم ہوتا ہے تو تم کو تڑپنا چاہیے بے چین ہو جانا چاہیے دنیا میں کہیں بھی ظلم ہو رہا ہو تو ظالم کا ہاتھ روکنے کے لیے کھڑے ہو جانا چاہیے۔

(خطاب نورانی ص146,1,5)

اسلامی ممالک کو اقوام متحدہ کی سیکورٹی کونسل کی مستقل نمائندگی کا حاصل کرنا، ناگزیر ہو گیا ہے:

آستانہ عالیہ شاہ والا شریف متصل قائد آباد میں استقبالیہ سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ اسلامی ممالک کو اقوام متحدہ کی سیکورٹی کونسل کی مستقل نمائندگی کا حاصل کرنا ناگزیر ہو گیا ہے تا کہ وہ اسلامی ممالک کے مفادات کا دفاع کر سکیں۔ امریکا اور مغربی ممالک اسلام دشمن ہیں، اکیسویں صدی میں مسلمانوں کی قوت کو بڑھتا ہوا دیکھ کر انہیں خطرہ محسوس ہو رہا ہے۔ اور اسلامی ممالک کو ہر طرح سے دبانا چاہتے ہیں۔ اسلامی ممالک کو چاہیے کہ امریکا کی کاسہ لیسی کرنے کے بجائے اس کی آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر بات کریں، اسلامی ممالک کا مضبوط بلاک اسی وقت قائم ہو سکتا ہے جب عرب اور عجم کے فرق کو ختم کر دیا جائے۔ امریکہ نے اقوام متحدہ کو اپنی لونڈی بنا رکھا ہے اور اپنے مفاد کے لیے اقوام متحدہ کو استعمال کرتا رہتا ہے، مٹھی بھر یہودیوں کو امریکا کی پشت پناہی حاصل ہے، نام نہاد امن کے نام پر امریکا بیت المقدس پر یہودیوں کا قبضہ کروانا چاہتا ہے۔ کشمیر میں ساٹھ ہزار مسلمانوں کو بھارت کی دہشت گرد فوج نے شہید کر دیا۔ اقوام متحدہ کشمیر کے مسئلہ کو حل کرنے میں پچاس سال گزرنے کے بعد بھی اپنی ہی پاس کردہ قرارداد کو عملی طور پر نافذ کرانے کے لیے دانستہ طور پر نظر انداز کر رہا ہے۔ بوسنیا میں سربیائی فوجوں نے مسلمانوں کا قتل عام کیا، بوسنیا میں اسلحہ

کی فراہمی پر پابندی لگوائی اور مسلمانوں کے ہاتھ باندھ کر سربیائی فوجوں سے 90 ہزار مسلمانوں کا قتل عام کروایا۔

(قائد نظام مصطفیٰ ص 31,30)

اسلامی ممالک بیت المقدس کی 1967ء والی پوزیشن بحال کروائیں:

ورلڈ اسلامک مشن ہالینڈ کے زیر اہتمام ڈین ہاگ میں ہونے والی انٹرنیشنل ختم نبوت کانفرنس سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ بیت المقدس سے ہٹ کر کوئی معاہدہ قابل قبول نہیں اور بیت المقدس کی آزادی کے بغیر مشرق وسطی میں کبھی امن قائم نہیں ہوسکتا، او۔آئی۔سی۔اور اسلامی کانفرنس کے ممالک کوئی دباؤ برداشت نہ کریں اور بیت المقدس کی 1967ء والی پوزیشن بحال کروائیں۔ یورپ کے مسلمان اپنے بچوں اور بچیوں کو دین کی تعلیم دلائیں۔ انہیں مسجد میں ساتھ لائیں تاکہ ان کی اسلامی خطوط پر تربیت ہوسکے اور وہ یورپ میں اسلام کے مبلغ اور مجاہد ثابت ہوں۔

(قائد نظام مصطفیٰ ص 33,32)

حالات سے مایوس ہونے کی ضرورت نہیں، آخری فتح مسلمانوں کی ہوگی:

علامہ نورانی نے قاضی حکیم حافظ شاہ محمد عادل صدیقی کی نویں سالانہ فاتحہ کے موقع پر منعقد محفل نعت کے اجتماع سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ افغانستان، کشمیر اور فلسطین پر کفر کی طاقتوں کی یلغار کوئی نئی بات نہیں ہمیں ان حالات پر مایوس ہونے کی ضرورت نہیں ان شاءاللہ آخری فتح مسلمانوں کی ہوگی اور حضور ﷺ کے سچے امتی ہر جگہ سرخرو ہوں گے۔ انہوں نے کہا کہ حضور اکرم ﷺ کی محبت کے صدقے جو جذبہ جہاد صحابہ کرام کو ملا یہ اس جذبے کی امین ہے۔ ہر مسلمان کی یہ خواہش ہوتی ہے کہ اسے جب بھی موقع ملے وہ اپنی جان اللہ کی راہ میں قربان کردے، انہوں نے کہا کہ یہودی اور عیسائی ساڑھے چودہ سو سال سے اسلام اور مسلمانوں کو مٹانے پر تلے ہیں۔

(نوائے وقت کراچی، 12-2-2002)

حالات کچھ بھی ہوں موجودہ صدی اسلام کی ہے:

علامہ شاہ احمد نورانی سے جماعت اسلامی پاکستان کے قائم مقام امیر سید منور حسن

نے ان کے گھر میں ملاقات کی۔ اس موقع پر صحافیوں سے گفتگو کرتے ہوئے علامہ نورانی نے کہا کہ حکومت کی خارجہ پالیسی مکمل طور پر ناکام ہوگئی ہے اور دینی جماعتوں کا موقف درست ثابت ہوا ہے افغانستان میں پاکستان دشمن حکومت امریکا کی سرپرستی میں مسلط ہوئی ہے۔ انہوں نے کہا کہ اس کی وجہ وزارت داخلہ اور فارن آفس میں موجودہ عناصر ہیں جو گرین کارڈ ہولڈر ہیں یا اس کی امید میں آس لگائے بیٹھے ہیں۔

(عوام کراچی، 21-11-2001)

اسلام ایک جدید اسلامی فلاحی ریاست کا تصور دیتا ہے:

علامہ شاہ احمد نورانی نے ٹیلی ویژن کے پروگرام ''نیوز نائٹ'' میں اظہار خیال کرتے ہوئے کہا کہ ہماری جدوجہد جاگیرداروں کے خلاف ہے جنہوں نے ملک کے غریب عوام کا استحصال کیا انہیں لوٹا اوران کے حقوق غصب کیے۔ ہمارا احتجاج ان مظالم کے خلاف تھا جو امریکا افغانستان میں کررہا تھا۔ امریکا کی بمباری سے معصوم افغان شہری جاں بحق ہورہے تھے طالبان کے حسن سلوک کا ثبوت امریکا کی وہ صحافی خاتون ہے جس نے طالبان سے متاثر ہوکر اسلام قبول کرلیا۔ ہمارا اتحاد عورتوں کے خلاف نہیں وہ حجاب میں ہر کام کرسکتی ہیں جو ان کی ضرورت کے مطابق ہو۔ ملک میں ٹیکس کا نظام غلط نہیں اس کی اجازت اسلام نے بھی دے رکھی ہے لیکن اس وقت ٹیکسوں کے نظام کی اصلاحات کی انتہائی ضرورت ہے۔ علامہ شاہ احمد نورانی نے کہا کہ اسلام میں عورت کی حکمرانی جائز نہیں ہے عورتوں کے حقوق کے حوالے سے شور مچانے والے بتائیں کہ امریکا جہاں عورتوں کی تعداد 54 فیصد ہے کیا کبھی کوئی عورت صدر بنی ہے علامہ نورانی نے ٹی وی کے ایک پروگرام ''الیکشن آور'' میں اظہار خیال کرتے ہوئے کہا کہ مجلس عمل برسر اقتدار آکر مزدور کو مزدوری پسینا خشک ہونے سے قبل ادا کرنے کو یقینی بنائے گی۔ مخلوط طرز تعلیم کا خاتمہ کیا جائے گا اور بے روزگاری مہنگائی اور بے راہ روی کے خلاف جہادی بنیاد پر اقدامات اٹھائے جائیں گے۔ انہوں نے کہا کہ ہمارے ہاں بجلی، گیس اور ٹیلی فون سمیت دیگر یوٹیلیٹی بلوں نے لوگوں کو ہائی بلڈ پریشر کا مریض بنادیا ہے ہم اقتدار میں آکر زرعی اصلاحات کریں گے اور بڑے

بڑے جاگیرداروں سے زمین واپس لے کر غریب کسانوں میں تقسیم کردی جائے گی اور انہیں آباد کرنے کے لیے سستے نرخوں پر بجلی فراہم کی جائے گی۔

مولانا نورانی نے کہا کہ اسلام ایک ''جدید فلاحی ریاست'' کا تصور دیتا ہے جہاں انصاف کی فراہمی یکساں ہر امیر اور غریب دونوں انصاف کے کٹہرے میں ایک ساتھ کھڑے ہوں گے۔ایک سوال کے جواب میں انہوں نے کہا کہ ہمارے ملک میں مسائل کی بنیادی جڑ آئی ایم ایف اور ورلڈ بینک ہیں ستم ظریفی یہ ہے کہ ہمارے حکمران پاکستان میں مسائل کے حل کے لیے نسخے انہیں سے پوچھتے ہیں۔

(نوائے وقت کراچی، 21-9-2002)

اسلام میں دہشت گردی کا کوئی تصور نہیں:

جماعت اسلامی کے تین روزہ اجتماع کی خصوصی نشست ''اتحاد امت'' سے خطاب کرتے ہوئے مولانا نورانی نے کہا کہ اسلام میں دہشت گردی کا کوئی تصور نہیں ہے، مجاہد دہشت گرد نہیں ہوتا، انہوں نے کہا کہ پاکستان جہادی قوتوں کا مرکز ہے اور آئندہ صدی اسلام کی ہوگی۔ نیز نماز ظہر کی امامت مولانا نورانی نے کی۔ جس میں تمام مسالک کے علماء شامل تھے۔

(جرأت کراچی، 30-10-2000)

مسلمان اقلیتوں کی حالت زار اتحاد بین المسلمین کی متقاضی ہے:

مولانا نورانی نے انڈونیشیا کی حکومت کی دعوت پر جکارتا میں اسلامی ممالک کی کانفرنس میں شرکت کرنے کے بعد واپس وطن پہنچ کر کہا کہ اسلامی ممالک کی کانفرنس میں کشمیر، فلسطین، بوسینیا، چیچنیا اور اسلامی ممالک کے دیگر مسائل پر تفصیلی روشنی ڈالتے ہوئے کہا کہ موجودہ حالات میں اتحاد بین المسلمین وقت کی اہم ضرورت ہے۔انہوں نے خصوصی طور پر کشمیر میں ہونے والے بھارتی مظالم کی تفصیلات بیان کیں۔ مولانا نورانی نے کہا کہ انڈونیشیا میں یہودی ونصاریٰ نے اقلیتی عیسائی حکومت بنوا کر مسلمانوں کا استحصال کیا، اب وہ جنوبی سوڈان میں سازشیں کررہے ہیں۔

(روزنامہ نوائے وقت کراچی، 25-9-2000)

جدیدیت سے الرجک نہیں، لیکن فکری بے راہ روی پھیلانے نہیں دیں گے:

علامہ شاہ احمد نورانی نے دارالعلوم نعیمیہ کراچی میں جلسہ میلاد النبی ﷺ سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ ہم جدیدیت وترقی پسندی سے الرجک نہیں ہیں لیکن ہم یہ واضح کردینا چاہتے ہیں کہ لبرل ازم، ماڈرن ازم، پروگریسیوازم اور ماڈریٹ اسلامک ازم کے پرفریب نعروں کی آڑ میں الحاد بے راہ روی اور فحاشی وعریانی کے فروغ کی اجازت نہیں دی جاسکتی۔ اسلامی اقدار اور اخلاقیات کا تحفظ ہمارا مشن ہے اور ہم اس سے غافل نہیں رہیں گے۔ انہوں نے کہا کہ دینی ادارے اسلامی اقدار کے محافظ اور امین ہیں۔ دارالعلوم نعیمیہ نے تصنیف وتالیف اور تدریس عالمی سطح پر دعوت وارشاد اور تربیت کے میدان میں نمایاں خدمات انجام دی ہیں، اس پر ہمیں فخر ہے۔ اس موقع پر پروفیسر مفتی منیب الرحمٰن، علامہ جمیل احمد نعیمی اور دیگر جید علمائے کرام موجود تھے۔

(نوائے وقت کراچی، 1-7-2003)

اسلام میں لبرل ازم کی کوئی گنجائش نہیں:

جمعیت علماء پاکستان کے صدر مولانا شاہ احمد نورانی نے جامع مسجد کچھی صدر کراچی میں نماز جمعہ کے اجتماع سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ یہودیوں اور عیسائیوں اور دیگر لادینی قوتوں کو متفق کرنے کے لیے پاکستان میں لبرل اسلام رائج کرنے کی کوشش کی جاری ہے، یہودیوں اور عیسائیوں کے نقال شراب پینے، جوا کھیلنے، بدکاری اور زنا کرنے کے لیے اسلام سے چھٹکارا حاصل کرنا چاہتے ہیں اور اسی لیے زور شور سے لبرل ازم کی حمایت کررہے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ لبرل ازم کی اصطلاح جھوٹ اور منافقت پر مبنی ہے اسلام ایک مکمل ضابطہ حیات ہے اس میں لبرل ازم کی کوئی گنجائش نہیں ہے اسی لیے مسلمان کو بھی مکمل مسلمان ہونا چاہیے آدھا تیتر آدھا بٹیر نہیں، انہوں نے کہا کہ یہودی اور عیسائی اسلام سے اتنے خوفزدہ ہیں کہ ملی بھگت اور سازشوں کے ذریعے امت مسلمہ کی قیادت پر ایسے لوگوں کو مسلط کررہے ہیں جو لوگوں کو اسلام سے دور رکھیں اور انہیں خوش رکھنے کے لیے اسلام میں من مانی اصطلاحیں دریافت کرتے رہیں۔

(نوائے وقت کراچی، 21-6-2003)

موجودہ صدی غلبہ اسلام اور امریکا و بھارت کے زوال کی ہے:

علامہ شاہ احمد نورانی نے ''انوار حرمین'' ٹرسٹ کے زیر اہتمام ماہانہ تربیتی اجتماع کے افتتاح کے موقع پر جامع مسجد امام اعظم ابو حنیفہ گلشن اقبال کراچی میں خطاب کرتے ہوئے کہا کہ امریکا کی جانب سے مسلم امہ کے خلاف صلیبی جنگ کے اعلان سے پوری امت مسلمہ میں بیداری کی لہر پیدا ہو چکی ہے اور دنیا بھر کے مسلمان اپنی نشاۃ ثانیہ کے لیے تمام تر صلاحیتوں اور وسائل کے ساتھ شیطانِ اعظم عالمی دہشت گرد، امریکا اور اس کے حواریوں کے خلاف میدان جنگ میں آچکے ہیں اور فتح مسلمانوں کا مقدر ہے اور ان شاء اللہ بہت جلد لوگ دیکھیں گے موجودہ صدی غلبہ اسلام اور امریکا اور بھارت کے زوال کی صدی ہوگی۔

(نوائے وقت کراچی، 19-1-2003)

مسلمانوں میں بدر، احد اور کربلا کا جذبہ زندہ ہے:

علامہ شاہ احمد نورانی نے فیض پور شریف (ڈھانگری آزاد کشمیر) میں بزرگانِ دین آزاد کشمیر کے 107 ویں سالانہ عرس کے بڑے اجتماع سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے اقوال سچے ثابت ہوئے ہیں۔ دین اسلام تمام ادیان پر غالب آکر رہے گا، ''پھونکوں سے یہ چراغ بجھایا نہ جائے گا''۔ اسلام پھیلے گا امریکا کی چھ ماہ کی بمباری سے افغانستان میں مسلمان ختم نہیں ہوئے۔ اہل ایمان کا خون گرنے سے ایک نئی امت اور مجاہدین کی نسل تیار ہوگئی۔ اسلام زندہ ہوتا ہے ہر کربلا کے بعد، افغان مجاہدین نے امریکا جیسی بڑی قوت کے سامنے چھ ماہ سے ہتھیار نہیں ڈالے اور افغان پیچھے ہٹ کر آگے بڑھے اور حملے کر رہے ہیں۔ اسی طرح وہ امریکا کے خلاف گوریلہ جنگ جاری ہے، امام عالی مقام کا نام زندہ اور حسینی قافلے رواں دواں ہیں اور مقبوضہ کشمیر میں ایک کروڑ 30 لاکھ کشمیریوں نے آٹھ لاکھ بھارتی فوجیوں کے مقابلے میں بارہ سال سے ہتھیار نہیں ڈالے لڑائی جاری ہے، کشمیری مسلمان اپنے خون سے السلام کی نئی تاریخ رقم کر رہے ہیں۔ فلسطین کے بچے اسرائیل کے ٹینکوں پر پتھر مار رہے ہیں مسلمانوں میں کربلا، احد اور بدر کا جذبہ زندہ ہے۔ اسلام دشمن تباہ ہو کر رہیں گے، امریکا کی تباہی و بربادی آکر رہے گی۔ مسلمانوں کا خون رائیگاں نہیں جائے گا۔ کشمیر، فلسطین، فلپائن، صومالیہ اور سوڈان کے شہداء کا خون رنگ لائے گا۔ امریکا، برطانیہ اور

یہود و ہنود سپر پاور نہیں ہیں۔ امریکی ذرائع ابلاغ اپنے پروپیگنڈا کے ذریعے اور عالمی ادارے فنڈ فراہم کر کے اس بات کی کوشش کر رہے ہیں کہ مسلمانوں کی نسل نہ بڑھے، اس کے باوجود پاکستان میں مسلمانوں کی آبادی بڑھ رہی ہے حضور ﷺ کا قول پورا ہو کر رہے گا۔ حضور ﷺ قیامت کے دن اپنی امت کی کثرت پر فخر کریں گے۔

(نوائے وقت کراچی، 3-4-2002)

خواتین اسلام کے لیے امہات المومنین اور خاتون جنت کا اسوۂ حسنہ مشعل راہ ہے:

جامعہ محمدیہ رضویہ بنات الاسلام گلبرگ لاہور کے سالانہ جلسہ تقسیم انعامات سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ خواتین کے لیے دینی تعلیم انتہائی ضروری ہے کہ وہ دینی تعلیم سے آراستہ ہوں گی تو اپنے پورے خاندان کی دینی خطوط پر تربیت کر سکیں گی اور اگر وہ خود قرآن کے علم سے بے بہرہ رہیں تو معاشرہ تباہ ہو جائے گا، خواتین اسلام کے لیے امہات المومنین اور خاتون جنت کا اسوہ حسنہ مشعل راہ ہے۔ اسلام دشمن قوتوں، یہود و ہنود کے ساتھ ساتھ صلیبی طاقتوں نے دنیا بھر کے مسلمانوں کو گھیر رکھا ہے اور مسلمان قیادت کے فقدان کے باعث پریشانیوں میں مبتلا ہیں۔

عالم اسلام متحد ہو کر امریکی مصنوعات کا بائیکاٹ کرے:

علامہ شاہ احمد نورانی نے اپنی رہائش گاہ پر جنگ کراچی کے سلسلے ''قومی سیاسی جماعتیں کیا کہتی ہیں۔'' عراق پر ممکنہ امریکی حملہ اس سلسلے میں علامہ نورانی نے اپنے خیالات کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ امریکا کسی زمانے میں عراق کا بھی دوست تھا، اب غیر مسلح کرنے کی بات کر رہا ہے۔ اسی طرح امریکا پاکستان کو بھی اسے غیر مسلح کرنے کا مطالبہ کر سکتا ہے، عراق کے خلاف امریکی اقدامات کا مقصد عالم اسلام کے وسائل پر قبضہ کرنا اور اسرائیل کا تحفظ کرنا ہے۔ اگر اقوام متحدہ عراق پر حملے کی اجازت دے تو اسلامی ممالک اور او آئی سی اسے مسترد کر دیں کیونکہ یہ فیصلہ یہودیوں اور عیسائیوں کا ہو گا۔

مولانا نورانی نے کہا کہ عالم اسلام متحد ہو کر امریکی مصنوعات کا مکمل بائیکاٹ کر دے سفارتی تعلقات محدود کیے جائیں، زیادہ سے زیادہ سفارتی عملہ واپس بلا لیا جائے، سفارتی معاملات کو نچلی سطح پر لے آئیں اور پھر بھی امریکا باز نہ آئے تو 1972ء کی طرح

تیل کی سپلائی بند کردی جائے۔ علامہ نورانی نے کہا کہ عراق کے خلاف امریکا کا مؤقف قابل مذمت ہے عالم اسلام کو امریکا اور برطانیہ کی سازشوں کو سمجھنا چاہیے کیونکہ برطانیہ 200 سال سے اسلام کے خلاف سازشیں کرتا رہا ہے اور اس مرتبہ اس نے امریکا کو استعمال کیا اور امریکا برطانیہ کو استعمال کر رہا ہے، یہ برطانیہ ہی تھا کہ جس نے کشمیر میں گورداس پور کا ضلع بنا کر بھارت کو کشمیر میں راستہ دیا اور ماضی میں خلافتِ عثمانیہ کو ختم کرانے میں اپنا کردار ادا کیا، اس لیے اصل فساد کی جڑ برطانیہ ہے جو امریکا کے ساتھ مل کر ایک بار پھر عالم اسلام کے خلاف گہری سازشوں میں مصروف ہے، یہ ان کی نیو ورلڈ آڈر پالیسی کا حصہ ہے جس کا مقابلہ صرف اسی طرح ہو سکتا ہے کہ عالم اسلام متحد ہو جائے۔ امریکا عراق میں جارحیت کر کے اسے تین حصوں میں تقسیم کرنا چاہتا ہے تا کہ عراق شیعہ، کرد اور بغداد میں تقسیم ہو کر مؤثر اسلامی قوت نہ رہے۔

جنگ کے اس سوال پر کہ امریکا کا حالیہ اقدام درست ہے کہ نہیں اگر نہیں تو کیوں؟ مولانا نورانی نے کہا کہ امریکا پر جنگ کا بھوت سوار ہے، وہ ایک جنگلی ہاتھی کی طرح عالم اسلام کو روندنا چاہتا ہے، انہوں نے کہا کہ امریکا اپنے مستقبل کے منصوبے پر عمل کر رہا ہے کیونکہ 12 سال بعد امریکا کے تیل کے ذخائر ختم ہو جائیں گے یا ان کی قلت ہو جائے گی، جب کہ تیل کے بڑے ذخائر سعودی عرب اور عراق کے پاس ہیں اس کے علاوہ دیگر عرب ممالک ہیں امریکا ان وسائل پر قبضہ کرنا چاہتا ہے، ان ممالک کو بے دست پا کرنا چاہتا ہے تا کہ عالم اسلام اپنے وسائل استعمال کر کے خود اپنے پیروں پر کھڑا نہ ہو جائے، انہوں نے کہا کہ ماضی میں پہلی جنگ عظیم اور دوسری جنگ عظیم یورپ میں ہوئیں اب امریکا یورپ کو محفوظ رکھنا چاہتا ہے، اور خود امریکا پہلے ہی محفوظ ہے۔ امریکا مشرقی وسطی اور عرب ممالک کو میدان جنگ بنانا چاہتا ہے تا کہ بچے کھچے عرب ممالک ٹوٹ پھوٹ کا شکار ہو جائیں، چھوٹی چھوٹی ریاستیں بنالی جائیں۔ عراق کے حصے بخرے کیے جائیں۔ افغانستان میں بھی یہی کھیل ہو رہا ہے اور اسے تقسیم کرنے کی کوشش کی جارہی ہے، اس طرح امریکا پاکستان کے ساتھ بھی یہی کھیل کھیلنا چاہتا ہے تا کہ پاکستان بھی چھوٹے چھوٹے ٹکڑوں میں تقسیم ہو جائے اور اس کے نیو ورلڈ آڈر کا مقابلہ نہ کر سکے امریکا تو پہلے ہی اسے صلیبی معرکہ قرار دے چکا ہے۔ اس سوال کے جواب میں کہ امریکا کو اقوام متحدہ کی اجازت

سے اور اس کی کمان میں حملہ کرنا چاہیے یا اپنے طور پر بھی کر سکتا ہے۔

مولانا نورانی نے کہا کہ آخر حملہ کیوں کرنا چاہیے؟ عراق کا کیا قصور ہے؟ اگر یہ قصور ہے کہ عراق کے پاس ایٹمی ہتھیار ہیں تو اجتماعی ہلاکت کے ہتھیار ہیں تو سوال یہ ہے کہ کیا یہ ہتھیار صرف عراق کے پاس ہیں اسرائیل کے پاس بھی تو یہی کچھ ہے بلکہ ہر قسم کا اسلحہ ہے وہ اسلحہ بھی ہے جس کے بنانے پر ممانعت ہے، سرد جنگ کے خاتمے کے بعد جو معاہدے ہوئے ان معاہدوں میں ایسے اسلحے کی تیاری پر پابندی لگائی گئی تھی، اس اسلحے کے بل بوتے پر فلسطینی مسلمانوں کی نسل کشی کی جا رہی ہے۔ اور اقوام متحدہ کی قرار دادوں کی کھلم کھلا خلاف ورزی کی جا رہی ہے۔ خود امریکا اسرائیل کی حوصلہ افزائی کرتے ہوئے 38 سے زائد مرتبہ ان قراردادوں کو ویٹو کر چکا ہے جو اسرائیل کے خلاف تھیں، اب سارا نزلہ عراق پر گر رہا ہے۔ انہوں نے کہا کہ عجیب بات ہے کہ امریکا عراق کے ہتھیار دیکھ رہا ہے لیکن اسرائیل کے بارے میں اس کا رویہ کیا ہے ہتھیار تو برازیل اور ساؤتھ افریقا وغیرہ کے پاس بھی ہیں۔ عراق کے بارے میں امریکا نے اس خدشے کا اظہار کیا کہ وہ یہ ہتھیار امریکا کے خلاف استعمال کر سکتا ہے اس طرح تو خود امریکا نے 1945ء میں جاپان کے خلاف ایٹم بم استعمال کیا اس لحاظ سے تو امریکا سے بھی مطالبہ کیا جائے کہ وہ اپنے ہتھیار تلف کرے۔ اسرائیل خود عالم اسلام کے قلب میں بیٹھا ہے اور بیت المقدس پر ناجائز قبضہ کیا ہوا ہے اور 50 برس سے مسلسل مسلمانوں کا قتل عام کر رہا ہے اس سے کیوں نہیں پوچھا جاتا؟ ہتھیار تیار کرنا اپنے دفاع کے لیے ہر مسلمان کا حق ہے، حکومت پاکستان بھی ہوش کے ناخن لے۔ اقوام متحدہ کے منشور میں ہے کہ وہ دنیا میں امن قائم کرنے کے لیے کام کرے گی لیکن اقوام متحدہ امریکا کا غلام بن کر ملکوں کے خلاف کاروائی کر رہا ہے، فلسطین، بوسنیا میں اقوام متحدہ کا کیا کردار رہا، یوگوسلاویہ، چیچنیا میں مسلمانوں کا قتل عام فلپائن میں مسلمانوں کا قتل عام ہو رہا ہے، اقوام متحدہ کیا کر رہی ہے؟ حال ہی میں اقوام متحدہ نے انڈونیشیا میں مشرقی تیمور کو سازش کے تحت علیحدہ کروا دیا جو کہ صرف ایک ضلع تھا اور اس میں عیسائی اکثریت میں تھے افسوس ناک مقام یہ ہے کہ اب الٹا پاکستان سے کہا جا رہا ہے کہ وہ کشمیر میں دراندازی بند کر دے، جب کشمیری اپنی آزادی کی جنگ لڑ رہے ہیں اور کشمیر میں مسلمان 80 فیصدی اکثریت میں ہیں اور 1947ء میں سر ریڈ کلف نے ایک سازش کے تحت گورداس پور نامی

ضلع کو تقسیم کیا جہاں مسلمانوں کی اکثریت تھی اسی طرح جہاں کچھ ہندو آباد تھے ضلع تقسیم کر کے بھارت کو کشمیر جانے کا راستہ دے دیا گیا اس تقسیم کا بھی کوئی جواز نہیں تھا۔ انگریز نے سازش کی اور اب مسلم اکثریت کا علاقہ کشمیر 7 لاکھ بھارتی فوجیوں کے گھیرے میں ہے کیا اقوام متحدہ کو یہ نظر نہیں آرہا؟ 1948ء میں اقوام متحدہ میں یہ قرارداد منظور ہو چکی ہے کہ کشمیر کے عوام کو حق خودارادیت دیا جائے۔ فلسطین کے سلسلے میں اتنی قراردادیں ہیں کہ اسرائیل سے کہا گیا کہ وہ عربوں کے علاقے خالی کرے جو کہ اب تک اسرائیل نے خالی نہیں کئے۔ انہوں نے کہا کہ اقوام متحدہ کی قراردادوں پر کشمیر اور فلسطین کے حوالے سے تو عمل ہوتا نہیں البتہ عراق کے لیے ہو جاتا ہے۔ اقوام متحدہ کی قرارداد 1441 صرف عراق کے لیے کیوں ہے؟ اسرائیل کے لیے کیوں نہیں ہے؟ کشمیر میں ریفرنڈم کیوں نہیں کرایا جاتا؟ مسلمانوں کے ہاتھوں مسلمانوں کا قتل عام کا نتیجہ افغانستان میں دنیا دیکھ چکی ہے۔ جنرل ضیاء الحق نے افغانستان کے معاملے میں امریکا کہ بہت سی باتیں مان لی تھیں تاہم انتقال سے قبل انہیں یہ کہنا پڑا کہ ''ہم نے کوئلے کی دلالی میں ہاتھ کالے کئے''۔ افغانستان میں ایک لاکھ مسلمان شہید اور 10 لاکھ بے گھر ہو چکے ہیں اور ہزاروں زخمی ہیں۔ جیکب آباد اور دیگر اڈے ان مقاصد کے لیے استعمال ہوئے۔ آج ایف بی آئی اہلکار ہمارے مسلم گھرانوں میں دیواریں پھلاند کر داخل ہو رہے ہیں چادر اور چار دیواری کو پامال کیا جارہا ہے۔ آج پھر اگر پاکستان نے عراق پر حملے کی حمایت کی تو اس کے بدلے امریکا کچھ نہیں دے گا بہر حال مسلمانوں کو قتل کرانے پر دنیا اور آخرت میں ہمیں اس کی سزا ضرور ملے گی افغانستان میں امریکی جارحیت کی حمایت ایک بڑا جرم تھا ہمارا خیال تھا کہ حکومت عقل کے ناخن لے چکی ہے خاص طور پر جب یہ کہا گیا کہ عراق کے بعد ہماری باری ہے ہم سمجھے کہ شاید حکومت سنبھل گئی ہے۔ لیکن ہم ابھی تک امریکا کا دم بھر رہے ہیں۔

اس سوال کے جواب میں کہ موجودہ صورت حال میں عالم اسلام کو کیا اقدامات کرنے چاہییں؟۔ مولانا نورانی نے کہا کہ جو امریکی اسلامی ممالک آئیں تو ان کے فنگر پرنٹس لیے جائیں ایڈز سے پاک ہونے کا سرٹیفکیٹ لیا جائے۔ ان کے ساتھ وہی سلوک کیا جائے جو وہ مسلمانوں کے ساتھ کر رہے ہیں لیکن ایسا اس لیے نہیں ہو سکے گا کہ عالم اسلام کے لوگوں کے بینک بیلنس امریکی اور یورپی بینکوں میں ہیں، ان کے مفادات امریکیوں سے

وابستہ ہیں، امریکیوں نے پاکستانی تاجروں کے لیے جس طرح کوٹا مقرر کیا ہے اسی طرح عالم اسلام بھی امریکی تاجروں کے لیے کوٹا مقرر کرے۔

اس سوال کے جواب میں کہ عراق کی حکومت نے عوام کے حقوق سلب کر رکھے ہیں انہیں جمہوری حقوق حاصل نہیں ہیں اس پر آپ کی کیا رائے ہے؟ مولانا نورانی نے کہا کہ امریکا میں بھی عوام کے حقوق سلب ہیں مسلمانوں کو فنگر پرنٹس دینے پڑتے ہیں یہ بھی تو آمریت ہے۔ رجسٹریشن کرانا رات کو چھاپے مارنا یہ جنگل کا قانون ہے۔ بہرحال عراق کا معاملہ داخلی ہے اور اس کی شکایت اقوام متحدہ میں کی جاسکتی ہے کیونکہ یہ اس ملک کے لوگوں کا مسئلہ ہے، اس بنیاد پر حملہ تو نہیں کیا جاسکتا۔

ایک اور سوال کے جواب میں انہوں نے کہا کہ کویت عراق کا حصہ تھا، 1920ء کے اٹلس کے مطابق کویت کا وجود تک نہیں تھا بلکہ یہ عراق کی تحصیل تھی اور عراق خود سلطنت عثمانیہ کا صوبہ تھا۔ 1918ء میں سلطنت عثمانیہ ختم ہوئی تو اقتدار کی بندر بانٹ ہوئی۔ انہوں نے کہا کہ خود امریکا ویت نام میں کیا کرتا رہا۔

اس سوال کے جواب میں کہ امریکا واحد عالمی طاقت کے طور پر کچھ کر رہا ہے اسے روکنے کے لیے مسلمان ممالک سیاسی، سفارتی اور اقتصادی طور پر کیا کر سکتے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ سیاسی جرأت کا مظاہرہ کریں سفارتی تعلقات کم سے کم کرلیں اور اقتصادی طور پر امریکا و یورپ کا بائیکاٹ کردیں اور اسلامی ممالک باہمی تجارت کو فروغ دے کر اپنی ضروریات پوری کریں کیوں کہ امریکا عراق کو شیعہ کرد اور بغداد میں تقسیم کرنا چاہتا ہے، یہ امریکن تھنک ٹینک کا منصوبہ ہے ان کے نقشے آچکے ہیں۔

اس سوال کے جواب میں کہ کیا اسلامی ممالک میں جمہوری نظام رائج ہونے سے حالات درست ہوسکتے ہیں۔ مولانا نورانی نے کہا کہ بہت سے اسلامی ممالک میں جمہوری نظام نہیں ہے خود پاکستان میں جمہوری نظام نہیں ہے صدر باوردی ہیں، ہم چاہتے ہیں کہ صدر شیروانی پہن لیں قومی لباس ہے اور صدر اس میں اچھے لگتے ہیں تین سال کے لیے وردی کسی اور کو پہنا دیں پاکستان میں بھی جمہوریت آزاد نہیں ہے بلکہ جکڑی ہوئی ہے۔ اسی طرح ترکی وغیرہ میں بھی پارلیمنٹ آزاد نہیں ہے۔

اس سوال کے جواب میں کہ حملے کی صورت میں عالمی معیشت پر کیا اثرات مرتب

ہوں گے۔ انہوں نے کہا کہ مسلمان ممالک کو ابھی سے تیاری کرنی چاہیے معیشت کو سدھاریں۔باہمی تعلقات استوار کیے جائیں بے شمار ممالک میں ایسی اشیاء تیار ہوتی ہیں جو ہم ایک دوسرے کی ضرورت پوری کر سکتے ہیں، عالم اسلام طے کر لے کہ ہم آپس میں ہی تجارت کریں گے معدنی دولت سے استفادہ کریں گے تو پیروں پر کھڑے ہو سکتے ہیں، انہوں نے کہا کہ جب تک عالم اسلام امریکا اور برطانیہ کی سازشوں کو نہیں سمجھیں گے مسائل حل نہیں ہوں گے۔ برطانیہ اب بھی سازشیں کر رہا ہے، امریکا اور برطانیہ ایک دوسرے کو استعمال کر رہے ہیں۔ برطانیہ کے اقتدار کا سورج غروب ہوا تو اس نے امریکا کے سہارے سازشی کام شروع کر دیے ہیں، انہوں نے کہا کہ جب امریکا کا کوئی عالمی کردار نہیں تھا تو یہ برطانیہ ہی سازشیں کرتا تھا پاکستان میں بھی اس طرز کی سازشیں ہو رہی ہیں جیسی برطانوی جاسوس کرنل لارنس نے کیں اور لارنس آف عربیہ کے نام سے مشہور ہوا، فرق صرف یہ ہے کہ اب لارنس آف پاکستان ہو چکے ہیں جو پاکستان اور برطانیہ میں بیٹھ کر پاکستان کی تقسیم کی باتیں کر رہے ہیں اب مسلمانوں کو لسانی، علاقائی اور وطن کی بنیاد پر تقسیم کیا جا رہا ہے۔ 1973ء کے دستور کے خلاف باتیں بھی سازش کا حصہ ہیں، سندھی، مہاجر، پنجابی کی باتیں کر کے عالم اسلام کی ایٹمی قوت کے ٹکڑے کرنے کی کوشش کی جا رہی ہے، جو لوگ علاقائی بنیادوں پر تقسیم کی باتیں کر رہے ہیں وہ ”لارنس آف پاکستان“ ہیں کچھ لوگ یہاں ہیں کچھ لندن میں بیٹھے ہیں۔ ہمیں پاکستان کو بچانے کے لیے بھی اقدامات کرنے ہوں گے نئے دستور کی باتیں بھی سازش ہیں 1973ء کا آئین متفقہ ہے۔

(جنگ کراچی، 10-2-2003)

علماء و مشائخ کانفرنس فلسطین، کشمیر، لیبیا، سوڈان، فلپائن اور برما کے حق میں قرارداد:

سندھ کے علماء کرام و مشائخ عظام جو 4000 کے لگ بھگ تھے نے ایک قرارداد منظور کی اس میں ”امریکا کی اسلام دشمنی کی مذمت کی گئی اور فلسطین، کشمیر، عراق، لیبیا، سوڈان، فلپائن اور برما کے مسلمانوں کے ساتھ امریکی پالیسیوں کی مذمت کی گئی۔

(جرأت کراچی، 12-3-2001 دیگر اخبارات)



باب اوّل......(ب)

مسلمانوں کے لیے خطرات وخدشات

افسوس آج کا مسلمان موت سے ڈرتا ہے:

جمعیت علماء پاکستان کے سربراہ مولانا شاہ احمد نورانی نے جامع مسجد نقشبندیہ گوجرانوالہ میں پیر سعید احمد مجددی کے سالانہ عرس مبارک کے موقع پر خطاب کرتے ہوئے کہا کہ جابر حکمران کے سامنے کلمہ حق کہنا افضل جہاد ہے لیکن بغداد شریف پر بمباری کے وقت حکمران یہی کہتے رہے ہمارا ان سے کوئی تعلق نہیں۔ انہوں نے کہا پوری کائنات رسول اللہ ﷺ کے لیے بنائی گئی جن پر کسی صحابی نے کبھی اعتراض کیا اور نہ کبھی انہیں کوئی چیلنج ہی کر سکا اور ''افغانستان امریکیوں کا قبرستان'' بن کر رہے گا اور آزادی کشمیر سمیت تمام امت مسلمہ کی بات بھی کرتے رہیں گے۔ حکمرانوں نے عراق کا اس لیے ساتھ نہیں دیا کہ کہیں ان کے آقا روٹھ نہ جائیں، حکمرانوں کو یاد رکھنا چاہیے کہ جب بھی حق و باطل کا میدان لگا فتح اسلام کو ہی نصیب ہوئی، یہاں تو تم ساتھ دینے کی بات کرتے ہو مجھے بتاؤ قبر اور حشر میں تمہارا ساتھ کون دے گا۔

انہوں نے کہا کہ ہمیں سیاست کی بات کرنے والے کہتے ہو تو پھر ہم تو یہ بھی جانتے ہیں کہ کون کون شراب پیتا ہے اور کون زنا کرتا ہے؟ یاد رکھو! امتحان صرف اہل اللہ کے ایمان کا ہوتا ہے۔ انہوں نے کہا کہ جہاد صرف اللہ کی رضاء کے لیے کیا جاتا ہے اور اس کا اجر بھی وہی دیتا ہے۔ انہوں نے کہا کہ افسوس آج کا مسلمان موت سے ڈرتا ہے حالانکہ ایک روز تو خاک میں مل کر ہی رہنا ہے انہوں نے کہا کہ امام حسین ؓ نے اپنے لہو سے اسلام کی آبیاری کردی جب کہ آج کا مسلمان مکان اور دولت کا دیوانہ ہے۔ انہوں نے کہا کہ عراق کی سرزمین امریکی فوجوں کے مظالم سے تنگ آچکی ہے ہر جگہ ظلم کے خلاف جہاد جاری ہے اور روز قیامت تک جاری رہے گا، انہوں نے کہا کہ حکمران جتنے چاہیں امریکا کے تلوے چاٹ لیں وہ وقت قریب ہے جب خدا کا خوف رکھنے والی قیادت آئے گی اور لوگوں کے مسائل حل کرے گی تاہم انہوں نے کہا کہ مسلمانو! پاکستانیو! محب وطن بنو اور امریکی ایجنٹوں سے

نجات حاصل کرو اسی میں ہماری نجات اور ملک کی بقا ہے۔

(روزنامہ دین کراچی، 1-10-2003)

مسلمانوں کے وسائل پر قبضے کے لیے ڈراما رچایا جا رہا ہے:

علامہ شاہ احمد نورانی نے اسلام آباد سے کراچی روانگی سے قبل صحافیوں سے گفتگو کرتے ہوئے اور مجلس عمل ضلع منڈی بہاؤالدین کے سیکرٹری اطلاعات محمد یوسف چشتی سے ٹیلی فون پر گفتگو کرتے ہوئے کہا کہ امریکا جارحیت کے ذریعے سے مسلمانوں کی نسل کشی کر رہا ہے انسانیت پر امریکا کے مظالم کسی سے پوشیدہ نہیں اور امت مسلمہ کے خلاف ایک بڑا محاذ بن چکا ہے۔ انہوں نے کہا کہ امریکا صلیبی قوتوں کے مقاصد کو پورا کرنے کے لیے اسلام کو ختم کرنے کے درپے ہے یہ سب کچھ عظیم اسرائیل کے قیام اور مسلمانوں کے وسائل پر قبضہ کرنے کے لیے ڈراما رچایا جا رہا ہے۔

دنیا بھر میں مسلمانوں کی نسل کشی کی جا رہی ہے:

علامہ شاہ احمد نورانی نے جمعیت علماء پاکستان کراچی کے زیر اہتمام آرام باغ میں عزم جہاد اور دفاع پاکستان کانفرنس سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ شیطانی قوتیں بی بی سی اور سی این این جیسے اداروں کی مشکل میں مسلمانوں کے خلاف پروپیگنڈا کر رہی ہیں۔ کفر کی ساری قوتیں متحد ہو کر مسلمانوں کے خلاف برسر پیکار ہیں افغانستان پر بارود کی بارش کی جا رہی ہے ایسی صورت میں مسلمانوں کے پاس اس کے علاوہ کوئی چارہ نہیں تو وہ صلیبی جنگ کا بدلہ لینے والوں، کشمیر کو بھارت کا اٹوٹ انگ کہنے والوں اور بیت المقدس کی مقدس سرزمین پر یہودیوں کو آباد کرنے کا اعلان کرنے والوں کے خلاف سروں پر کفن باندھ کر اللہ تعالیٰ کے شیروں کی طرح نعرہ تکبیر اور نعرہ رسالت لگاتے ہوئے نکلیں اور اسلام دشمنوں کو ایسا سبق سکھائیں کہ محمود غزنوی، شہاب الدین غوری اور صلاح الدین ایوبی کے حملوں کی یاد تازہ ہو جائے۔ مولانا نورانی نے کہا کہ پاکستان کی فوج اسلام کی فوج اور اس کا نعرہ جہاد فی سبیل اللہ ہے اور ان شاء اللہ وہ وقت جلد آئے گا کہ جب ہماری افواج میں سے ہی

شہاب الدین غوری اور محمود غزنوی پیدا ہوں گے جو دشمنوں پر خدا کا قہر بن کر نازل ہوں گے۔
(نوائے وقت کراچی، 4-11-2001)

بھارت اسرائیل اور امریکا کی تکون پاکستان سمیت پورے عالم اسلام کیلئے بہت بڑا خطرہ ہے:

مولانا شاہ احمد نورانی نے اسلام آباد میں ''آن لائن'' سرائے عالمگیر کے مرکزی دارالعلوم حنفیہ رضویہ کے جلسہ دستار فضیلت میں خطاب اور بعد میں صحافیوں سے بات چیت کرتے ہوئے کہا کہ بھارت، اسرائیل اور امریکا کی تکون پاکستان سمیت پورے عالم اسلام کے لیے بہت بڑا خطرہ ہے۔ شہزادہ عبداللہ نے دورہ پاکستان کے دوران اپنے خطاب میں مسلمانوں کے جذبات کی ترجمانی کی ہے۔ ایک سوال کے جواب میں ایم ایم اے کے سربراہ نے کہا کہ روس اور روس کی او آئی سی سربراہ کانفرنس میں بطور مبصر شرکت امریکا کے لیے امت مسلمہ کا پیغام تھا کہ اگر وہ اسلام دشمنی نہیں چھوڑے گا تو اسلامی ممالک روس کے قریب ہو جائیں گے۔ انہوں نے کہا کہ امریکا، عراق، افغانستان سے ذلیل وخوار اور رسوا ہو کر نکلے گا رسوائی امریکا کے مقدر میں لکھی جا چکی ہے۔ انہوں نے کہا کہ امریکا مدارس بند کرانے کے درپے ہے لیکن اسلام کے محافظ قیامت تک دین اسلام کی حفاظت کریں گے۔
(روزنامہ دن کراچی، 21-10-2003)

عالم اسلام کی دولت اسلام دشمنوں کے کام آ رہی ہے:

ملی یکجہتی کونسل کے چیئرمین مولانا شاہ احمد نورانی نے کینیڈا کے شہر مانٹریال میں ختم نبوت کانفرنس کے ایک بڑے اجتماع سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ عالم اسلام کی دولت اور وسائل عالم کفر سے کہیں زیادہ ہیں، مولانا نورانی نے کہا کہ عالم اسلام کے ان ممالک پر جنہیں اللہ تعالیٰ نے بے پناہ دولت سے مالا مال کر رکھا ہے دنیائے کفر نے مصنوعی جنگ مسلط کر کے ان کی دولت لوٹ رہا ہے۔ انہوں نے کہا کہ دوسری طرف عالم اسلام کے ترقی یافتہ ممالک میں اپنے ایجنٹوں کے ذریعے سے آئی ایم ایف اور ورلڈ بینک سے قرض دلوا کر ان سے مہاجن جیسا کردار ادا کر رہا ہے قرضہ کی بیشتر رقمیں بجائے ترقیاتی پروگرام پر خرچ کرنے کے حکمرانوں نے بیرون ممالک کے بینکوں میں جمع کروا دیں، اس طرح وہ رقمیں تو

بیرونی ممالک کو واپس پہنچ گئیں اور ملک مقروض ہو گیا، انہوں نے کہا کہ بیرونی ممالک کے بینک جو لوٹ کھسوٹ کی دولت کو اپنے ملکوں میں جمع کرتے ہیں وہ مجرمانہ کردار ادا کر رہے ہیں۔ جب ہر شخص کو فارن کرنسی اکاؤنٹ ملک میں کھولنے کی اجازت ہے تو پھر دوسرے ملکوں کے بینکوں میں رقمیں کیوں جمع کروائی جاتی ہیں، بیرون ممالک بدعنوان حکمرانوں کی حوصلہ افزائی کرتے ہیں کہ لوٹ کا مال لاؤ اور ہمارے پاس رکھ دو ہم اس کی حفاظت کریں گے، انہوں نے کہا کہ بیرونی ممالک کے بینک عالم اسلام اور ترقی پذیر اسلامی ممالک کی دولت کو ہڑپ کر رہے ہیں اور حکمرانوں کے لیے رشوت اور انہوں نے کرپشن کا دروازہ کھولا ہوا ہے، انہوں نے کہا کہ بیرون ممالک میں جمع کی ہوئی دولت کو واپس لانے کے لیے حکومت کو آہنی ہاتھ استعمال کرنا چاہیے۔ انہوں نے کہا کہ نظام مصطفیٰ ﷺ کا روشن پہلو یہی ہے کہ بغیر تاخیر کے مجرم کو سزا اور بے گناہ کو معاف کرتا ہے۔

(نوائے وقت کراچی، 6-8-2000)

غدار لندن میں بیٹھ کر امت کر ترجمانی نہیں کر سکتے:

علامہ شاہ احمد نورانی نے حیدر آباد میں مجلس عمل کے زیر اہتمام ملین مارچ سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ جنرل مشرف کی بدولت آج امریکی پاکستان میں دندناتے گھوم رہے ہیں کسی کی بھی عزت اور چار دیواری محفوظ نہیں ہے ہماری آزادی، خودمختاری اور حمیت کو امریکا کے پیروں تلے ڈال دیا گیا ہے۔ انہوں نے کہا کہ اب مسلم امہ کو بیدار ہونے کی ضرورت ہے ابھی عراق کے علاوہ اور بھی کچھ ہونے والا ہے، جس کے لیے نئے نئے جواز بنائے جانے کا مرحلہ شروع ہونے والا ہے انہوں نے کہا کہ امریکا کے ساتھ دینے والے امت کی قیادت نہیں کر سکتے عوام کو غداروں پر نظر رکھنی ہوگی، یہ غدار لندن میں بیٹھ کر امت کی ترجمانی نہیں کر سکتے، عربوں کو پکڑ پکڑ کر امریکا کے حوالے کیا جا رہا ہے اور ان کے خون کے بدلے ڈالر وصول کیے جا رہے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ افغانستان میں شمالی اتحاد اور عراق میں کردوں کی صورت میں امریکا کو غدار مل گئے، پاکستان میں بھی ایسے غدار موجود ہیں عوام ان پر نظر رکھیں، علامہ نورانی نے کہا کہ آنے والے وقت میں یہ غدار امریکا کو کاندھا دیں گے انہوں نے کہا کہ لندن میں بیٹھنے والے رسول ﷺ کی امت کی ترجمانی نہیں کر سکتے بلکہ

انگریزوں اور امریکا کی ترجمانی کریں گے۔ انہوں نے کہا کہ واجپائی اور امریکا کے خلاف جہاد جاری رہے گا، اسی طرح پاکستان سے منافقوں کے ساتھ بھی جہاد جاری رہے گا۔

(جنگ، ریاست، جرأت، انصاف کراچی، 15-4-2003)

عالم اسلام کو درپیش چیلنجز تمام مسلمانوں کے لیے لمحہ فکریہ ہیں:

سینیٹر علامہ شاہ احمد نورانی نے عراق کے حوالے سے کہا کہ عالم اسلام کو جو چیلنجز درپیش ہیں وہ پورے مسلمانوں کے لیے لمحہ فکریہ ہے، اور امریکہ عراق پر آتش و آہن بارود اور آگ کی صورت میں بارش کرنے کی تیاریوں میں مصروف ہے۔ ان نازک حالات میں امریکا کے ناپاک منصوبوں کو صرف مسلمانوں کے اتحاد سے ہی ناکام بنایا جاسکتا ہے۔

(نوائے وقت کراچی، 10-3-2003)

مسلم اُمہ پر اس وقت اس لیے زوال مسلط ہے کہ وہ اپنے مشن سے ہٹ گئے ہیں:

جامع مسجد محمدیہ رضویہ گلبرگ لاہور میں جمعیت علماء پاکستان پنجاب کی مجلس شوریٰ اور عاملہ کے مشترکہ اجلاس سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ ہمیں جمعیت علماء پاکستان کی تنظیم سازی کے لیے پیروں کے خانوادوں سے بے نیاز ہوجانا چاہیے، کیونکہ وہ جدھر کی ہوا ہو وہ اُدھر چلتے ہیں جب کہ ہم نے نظام مصطفیٰ ﷺ کے نفاذ کے لیے ہوا کا رخ موڑنا ہے۔ انہوں نے ملکی مسائل پر تبصرہ کرتے ہوئے کہا کہ پاکستان کی حکومت روس کو او۔آئی۔سی میں شامل کرنے کی سازش کررہی ہے تاکہ بین الاقوامی سطح پر اسلام کا تشخص مجروح ہو، روس کا یہ کہنا کہ چونکہ اس کے ملک میں ایک کروڑ مسلمان آباد ہیں، اس لیے اس کا شامل ہونا ضروری ہے یہ غلط استدلال ہے، کل بھارت بھی او آئی سی میں شمولیت کی درخواست دے گا کہ اس میں بیس کروڑ مسلمان آباد ہیں۔ اصل میں ایسی افواہیں امریکا ایجنڈا ہیں تاکہ بین الاقوامی سطح پر اسلام کا نام مٹا دیا جاسکے۔

امام نورانی نے کہا کہ سعودی عرب اور پاکستان کی طرف سے اسلام کی رضا کار فوج کی تشکیل اصل میں عراق میں امریکی افواج کے تحفظ کے لیے تشکیل دی جارہی ہے، حالانکہ عراق کی فوج بھی اسلام کی امن فوج ہے، امریکا نے پوری دنیا کو ٹھکرا کر عراق پر

جنگ مسلط کی، چاہیے تو یہ تھا کہ اسلامی ممالک امریکا کو اقوام متحدہ سے نکالنے کی کوشش کرتے مگر وہ امریکی تحفظ کا کھیل کھیل رہے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ مسلم امہ پر اس وقت اس لیے زوال مسلط ہے کہ وہ اپنے مشن سے ہٹ گئے، عقیدہ توحید کا تقدس مجروح ہو گیا ہے۔ مسلمانوں نے اللہ کے بجائے امریکا سے ڈرنا شروع کر دیا ہے جب کہ اللہ کا خوف تمام مصیبتوں سے نجات دلاتا ہے۔ انہوں نے کہا کہ پاکستان میں فحاشی، عریانی اور بے حیائی پورے عروج پر ہے، ریڈیو اور ٹیلی ویژن فحاشی کو فروغ دے رہے ہیں۔ مسلمان لڑکیوں کو بازاری عورتوں کی طرح نچایا جا رہا ہے، اشیاء صرف عوام کی قوت خرید سے باہر ہو گئی ہے اسلامی قدریں ایک پروگرام کے تحت پامال کی جا رہی ہیں، اور ان کو ماڈرن ترقی یافتہ اور جدید اسلام کا نام دیا جا رہا ہے۔

(ندائے اہلسنّت اکتوبر 2003ء)

مسلمانوں کے قتل عام پر بطور احتجاج پاکستانی سفیر واپس بلایا جائے:

علامہ شاہ احمد نورانی نے نوائے وقت کے ساتھ خصوصی بات چیت کرتے ہوئے کہا کہ ہندوستان میں کسی بھی مسلم فاتح یا حکمران نے کسی بھی مندر کو کبھی نہیں ڈھایا۔ انہوں نے کہا کہ حتیٰ کہ محمود غزنوی نے سومنات کے مندر کو بھی نہیں ڈھایا۔ برخلاف اس کے بھارت کے انتہاپسند ہندو مسلمانوں کی عبادت خانوں اور مسجدوں کو برداشت نہیں کر رہے ہیں، انہوں نے کہا کہ بی جے پی کی حکومت کے دور میں تاریخی بابری مسجد کو شہید کیا گیا اور اب بھی بی جے پی حکومت کے دور میں رام مندر کی تعمیر کا مسئلہ اٹھایا گیا ہے۔ انہوں نے کہا کہ گجرات میں بھارتی حکومت کی پشت پناہی میں ہزاروں مسلمانوں کا قتل عام ہوا ان کی املاک جلائی گئیں۔ علامہ نورانی نے کہا کہ انسانی تاریخ میں اس طرح کی بربریت اور دہشت گردی کی مثال نہیں ملتی۔

(نوائے وقت کراچی، 3-3-2002)

امریکا اسلام کو بدنام کرنے کے لیے کروڑوں ڈالر خرچ کر رہا ہے:

سرزمین کینیڈا میں 11 ایکڑ پر مشتمل جامع مسجد نور الحرم کے سنگ بنیاد رکھنے کی تقریب سے خطاب کرتے ہوئے علامہ نورانی نے کینیڈا کے مسلمانوں اور ورلڈ اسلامک

مشن کے اراکین کو خراج تحسین پیش کرتے ہوئے کہا کہ انہوں نے ٹورنٹو میں 111 ایکڑ زمین مسجد اور دینی وجدید تعلیم کا جو بندوبست کیا ہے آئندہ نسلیں اس سے استفادہ کرتی رہیں گی اور سرزمین کینیڈا پر اسلام کی شمع تا قیامت روشن اور اسلام کا جھنڈا تا قیامت لہراتا رہے گا۔ انہوں نے کہا کہ اسلام کی تعلیم اور اس کے کلچر کو دیکھ کر غیر مسلم بھی متاثر ہوں گے اور مشرف بہ اسلام ہوں گے۔ انہوں نے کہا کہ امریکا میں اسلامی تعلیمات سے متاثر ہو کر کثیر تعداد میں غیر مسلم اسلام قبول کر رہے ہیں جو امریکا کے لیے پریشانی کا باعث ہیں امریکا کی گھبراہٹ اور بوکھلاہٹ کا یہ عالم ہے کہ وہ کروڑوں ڈالر اسلام کے اصولوں کو بدنام کرنے کے لیے خرچ کر رہا ہے، انہوں نے کہا کہ امریکا عالم اسلام کے ان ممالک جو اسلام کے قلعے ہیں خصوصی طور پر پاکستان میں سازشیں پھیلا کر ان کو کمزور کرنا چاہتا ہے، لیکن اس کی تمنا کبھی پوری نہیں ہوگی۔

(9 اگست 2000ء ہفت روزہ ''دین'' کراچی)

مغرب اور لادینی قوتیں اسلام کو ختم کردینا چاہتی ہیں:

جمعیت علماء پاکستان کی سپریم کونسل ورلڈ اسلامک مشن اور ملی یکجہتی کونسل کے چیئرمین شاہ احمد نورانی نے کہا کہ فلسفہ جہاد ایک جامع نظام ہے اور جہادی قوت کی تربیت دیتا ہے۔ وہ جامع مسجد غوثیہ طارق روڈ میں نماز جمعہ کے اجتماع سے خطاب کر رہے تھے۔ انہوں نے کہا کہ جو لوگ لسانی بنیادوں پر قوم کو تقسیم کرنے کی سازش کر رہے ہیں وہ اسلام دشمن قوتوں کے دسترخوان پر امت واحد کو کمزور کر کے اپنے آقاؤں سے اس کی رقم وصول کر رہے ہیں۔ مغربی اور لادینی قوتیں اسلام کو ختم کر دینا چاہتی ہیں لیکن اسلام ہمیشہ سرخرو رہے گا، اسلام دشمن قوتوں نے افغانستان کی ناکہ بندی کر رکھی ہے۔ افغانی شہاب الدین غوری کی اولاد ہیں جنہوں نے سومناتھ کے مندر کو خاک میں ملا دیا۔ مولانا شاہ احمد نورانی نے کہا کہ مخیر حضرات اور عوام دواؤں اور غذاؤں کے انبار لگا کر افغانستان کی امداد کریں۔

(نوائے وقت کراچی، 20-11-2000)



باب اوّل......(ج)

مسلمان حکمران: ماضی اور حال

مسلمان آج پھر محمد بن قاسم جیسے نڈر سیاہ سالار کے منتظر ہیں:

قائد اہلسنّت علامہ شاہ احمد نورانی نے ''یوم باب الاسلام'' کے مختلف اجتماعات سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ یوم باب اسلام ہماری تاریخ کا حصہ ہے اور سندھ کو برصغیر میں باب الاسلام ہونے کا فخر حاصل ہے۔ محمد بن قاسم نے ساڑھے تیرہ سو سال قبل شرک وکفر کی قوتوں کا مقابلہ کیا تھا آج کے مظلوم مسلمان بھی اسی جیسے نڈر بہادر اور تقویٰ سے سرشار سپہ سالار کے منتظر ہیں۔ جے یو پی سپریم کونسل کے چیئرمین علامہ نورانی نے مزید کہا کہ محمد بن قاسم نے ساڑھے تیرہ سو سال قبل شرک وکفر کی قوتوں کا مقابلہ کیا اور اسلام کا بول بالا ہوا آج پھر محمد بن قاسم کی روح ہم سے مجاہدانہ کردار ادا کرنے کا مطالبہ کر رہی ہے۔

(نوائے وقت کراچی، 27-11-2000)

امت کو آج پھر محمد بن قاسم وصلاح الدین ایوبی کی ضرورت ہے:

علامہ شاہ احمد نورانی نے کورنگی کراچی میں مجلس عمل کے ایک انتخابی جلسے سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ پورے ملک میں مسجد کا نظام قائم کریں گے اور امیر وغریب کا فرق ختم کیا جائے گا۔ انہوں نے کہا کہ ملک نازک دور سے گزر رہا ہے۔ امریکا نے مسلمانوں کے خلاف صلیبی جنگ کا آغاز کردیا ہے اور افغانستان کے بعد وہ عراق پر حملہ آور ہونے کی کوشش کررہا ہے۔ امریکا و یہودی قوتوں سے ٹکرانے کے لیے آج پھر کسی محمد بن قاسم اور صلاح الدین ایوبی کی ضرورت آپڑی ہے۔

(جرأت کراچی، 30-9-2002)

مسلمانوں کو صلاح الدین ایوبی مل جائے گا:

علامہ شاہ احمد نورانی نے کراچی میں ملی یکجہتی کونسل کے اجلاس کے صدارتی خطاب میں صدر مملکت سے مطالبہ کیا کہ امریکا کی بلا جواز ممکنہ صلیبی حملے کے خلاف سیسہ پلائی دیوار بن جائیں۔ انہوں نے کہا کہ عوام کو متحد اور منظم ہو کر صلیبی سازشوں کا مقابلہ کرنا چاہیے۔ انہوں نے کہا کہ قوم جنرل پرویز مشرف سے صلاح الدین ایوبی کے کردار کی توقع رکھتی ہے، ہمیں یقین ہے کہ اگر امریکا نے جنگوں کا آغاز کیا تو مسلمانوں کو صلاح الدین ایوبی مل جائے گا، انہوں نے کہا کہ صلیبی قوتوں کے کلاف ہمارا احتجاج جاری ہے گا۔ انہوں نے کہا کہ ہمیں بھی ملک کی سلامتی عزیز ہے ہم اسلام کے قلعہ کی حفاظت اور صلیبی چیلنج کا مقابلہ کرنے کے لیے اپنا کردار ادا کرتے رہیں گے۔ ایک سوال کے جواب میں انہوں نے کہا کہ اسلامی ممالک افغانستان کی حمایت کریں یا نہ کریں ہم مظلوم کی حمایت کرتے ہیں اور کرتے رہیں گے۔

(نوائے وقت کراچی، 19-2-2001)

اسپین میں مسلمانوں نے سات سو سال حکومت کی:

علامہ شاہ احمد نورانی نے کراچی میں ایک اجتماع سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ پاکستان اللہ کی نعمت ہے، جس نے مسلمانوں کے اس خطہ زمین پر پروان چڑھایا۔ سندھ اور بلوچستان میں قیام پاکستان سے قبل کوئی مسلمان ڈاکٹر نہیں تھا آج ہزاروں کی تعداد میں ڈاکٹرز موجود ہیں، انہوں نے دلیل دیتے ہوئے کہا کہ اسپین میں مسلمانوں نے سات سو سال حکومت کی لیکن عیسائیوں کے قبضے کے بعد اس ملک میں مسلمانوں کا نام ونشان تک مٹا دیا گیا ہے۔

(اوصاف اسلام آباد، 5-11-2000)

ایک ارب مسلمان متحد ہو جائیں تو امریکا کچھ نہیں کرسکتا:

علامہ شاہ احمد نورانی نے حمید نظامی ہال لاہور میں "لیڈر شپ لیکچر سیریز" سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ بھارت جنگ کا متحمل نہیں ہوسکتا۔ ہم کرگل میں جنگ جیت چکے تھے ایک سازش کے ذریعے مجاہدین کو فیصلہ کن موڑ سے واپس بلا لیا گیا، انہوں نے کہا کہ کشمیر

مذاکرات سے نہیں بلکہ بزور شمشیر آزاد ہوگا، بھارت زیادہ سے زیادہ دوسال تک ٹوٹ پھوٹ کا شکار ہو جائے گا۔ افغانستان کو پاکستان کے ایٹمی قوت بننے کی سزا دی جارہی ہے۔ انہوں نے کہا کہ افغانستان کی ناکہ بندی اس لیے ہورہی ہے کہ افغانستان معدنی ذخائر سے مالا مال ہے اور وہ وسط ایشیاء اور پاکستان کے درمیان راستہ ہے۔ انہوں نے کہا کہ تنہا اسامہ بن لادن اس ملک کے لیے مسئلہ ہے جو یہ دعویٰ کرتا ہے کہ میں سپر پاور ہوں، اگر ایک ارب مسلمان متحد ہو جائیں تو امریکا کچھ نہیں کرسکتا، آج افغانستان کے ساتھ جو کچھ ہورہا ہے پاکستان کے ایٹمی قوت بننے کے بعد پاکستان کی دشمنی میں ہورہا ہے، افغانستان پر پابندیوں کا مقصد پاکستان کی معیشت کو کمزور کرنا ہے۔ مولانا شاہ احمد نورانی نے کہا کہ جمہوریت مسلمانوں کا مزاج ہے، حضور نبی کریم ﷺ نے جمہوری مزاج کا شعور دیا ہے، حضرت ابوبکر صدیق کے بعد اور حضرت عمر فاروق کی شہادت کے بعد فوجی انقلاب نہیں آیا۔ بڑے بڑے جرنیل موجود تھے فوجی انقلاب اس لیے نہیں آیا کہ جمہوریت مسلمانوں میں رچ بس گئی تھی۔ انہوں نے کہا کہ پانچ دریا کشمیر سے نکلتے ہیں بھارت نے تین دریاؤں کا رخ بھی موڑ دیا تو پاکستان جنگل بیاباں بن جائے گا۔ انہوں نے کہا کہ اسلام میں جہاد کے لیے چندہ اکٹھا کرنا جائز ہے زبردستی نہیں لینا چاہیے۔

(نوائے وقت کراچی، 15-2-2001)

مسلم حکمران خواب غفلت سے بیدار ہو جائیں:

علامہ شاہ احمد نورانی نے جمعیت علماء پاکستان کراچی کی مجلس شوریٰ کے رکن عثمان عباسی کی قیادت میں ضلع میرپور خاص کے وفد سے بات چیت کرتے ہوئے کہا کہ اسلامی ملکوں میں بڑھتی ہوئی امریکی مداخلت اور دھمکیاں عالم اسلام کی غیرت وحمیت اور خودمختاری کو چیلنج کرنے کے مترادف ہیں، مسلم حکمران خواب غفلت سے بیدار ہو جائیں ورنہ تاریخ انہیں معاف نہیں کرے گی، عالمی دہشت گرد امریکا افغانستان وعراق میں پھنس چکا ہے۔ ان شاءاللہ افغانستان اور عراق امریکی فوجیوں کا قبرستان ثابت ہوگا۔

(جانباز کراچی، 12-11-2003)

عالم اسلام کے حکمرانوں کو یہود و نصاریٰ کا ساتھ نہیں دینا چاہیے:

علامہ شاہ احمد نورانی نے کھی میمن مسجد کراچی میں نماز جمعہ کے موقع پر احتجاجی جلسہ عام سے خطاب فرماتے ہوئے کہا کہ اتحاد امت وقت کی اشد ضرورت ہے۔ امریکا اس کے اتحادی اور پاکستان میں موجود امریکا اور برطانیہ کے گماشتے پاکستان میں مسلمانوں کو آپس میں لڑوا کر مسلمانوں کی قوت کو ختم کرنا چاہتے ہیں، عراق کے مسئلے پر جنگ کی تیاری ہو رہی ہے جب کہ شمالی کوریا سے امریکا بات چیت کر رہا ہے عالم اسلام کے حکمرانوں کو یہود اور نصاریٰ کا ساتھ نہیں دینا چاہیے اور نہ ہی اپنے ملک کی سرزمین مسلمانوں کے خلاف استعمال کرنے دینی چاہیے، انہوں نے کہا کہ امریکا مختلف بہانوں سے مسلمانوں کی دولت اور معدنی ذخائر پر قبضہ کرنا چاہتا ہے۔

(نوائے وقت کراچی، 8-2-2003)

مسلمان حکمرانوں نے قرآن کا راستہ چھوڑ کر امریکا سے رشتہ جوڑ لیا:

ورلڈ اسلامک مشن کے سربراہ مولانا شاہ احمد نورانی نے جامع مسجد فاروق اعظم گودھرا کالونی کراچی میں نماز جمعہ کے اجتماع سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ مسلمانوں کو اللہ کی نازل کی ہوئی کتاب قرآن مجید فرقان حمید سے رہنمائی حاصل کرنی چاہیے۔ انہوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ کی سیرت طیبہ کو پڑھ کر ایمان تازہ ہو جاتا ہے رسول اللہ ﷺ کی ذات تا قیامت مسلمانوں کے لیے نمونہ ہے۔ کافروں نے مسلمانوں پر اقتصادی و معاشرتی پابندی عائد کر رکھی تھی، کوئی ساتھ دینے والا نہیں تھا، لیکن ان کا رب ان کے ساتھ تھا اس دہشت زدہ ماحول میں جس میں بڑے بڑے سردار تھے اور جو کہتے تھے کہ ہم جو چاہیں کر سکتے ہیں ہم طاقتور ہیں سپریم پاور ہیں، اس آزمائش کی گھڑی میں اللہ کے رسول نے اعلان کیا کہ 360 خداؤں سے رشتہ توڑو اور اللہ سے رشتہ جوڑو۔ انہوں نے کہا کہ آج امریکا، یہودی اور ہنود بھی یہی کہہ رہے ہیں کہ وہ جو کچھ چاہیں کر سکتے ہیں، ''بی بی سی'' اور ''سی این این'' شیطانی قوتیں ہیں۔ یہودیوں اور امریکیوں نے افغانستان میں گاؤں کے گاؤں تباہ کر دیئے انہوں نے کہا کہ آج سے مسلمان حکمران کتاب ہدایت کا راستہ چھوڑ کر اور اللہ سے رشتہ توڑ کر

امریکا سے رشتہ جوڑ رہے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ افغانستان، مجاہدوں اور اولیاء اللہ کی سرزمین ہے، امریکا کے صدر بش نے صلیبی جنگ کا نعرہ لگا کر مسلمانوں کی غیرت کو للکارا ہے ہم اس چیلنج کو قبول کرتے ہیں اور افغانستان برطانیہ، امریکا، ہنود اور یہود کا قبرستان بنے گا۔
(نوائے وقت کراچی، 27-10-2001)

مسلم حکمران کفار سے مل کر مسلمانوں کے خون سے ہاتھ رنگ رہے ہیں:

مولانا شاہ احمد نورانی نے جامع مسجد جناح برنس روڈ میں بعد نماز تراویح درس قرآن دیتے ہوئے کہا کہ منافقین وہ ہوتے ہیں جو لوگ بظاہر کلمہ پڑھیں اور دل میں حضور ﷺ کے خلاف گستاخیاں کرتے ہیں، انہوں نے ایک حدیث شریف کا حوالہ دیتے ہوئے کہا کہ کچھ لوگ مسجد نبوی میں آکر نماز پڑھتے تھے ان میں سے کچھ لوگ گستاخ رسول تھے، سب نمازیوں نے حضور ﷺ سے عرض کیا کہ کچھ لوگ آپ ﷺ کی شان میں گستاخیاں کرتے ہیں حضور ﷺ نے فرمایا کہ میں جانتا ہوں کہ وہ میری شان میں گستاخیاں کرتے ہیں لیکن میں ان لوگوں کو اس لیے معاف کر دیتا تھا کہ وہ اسلام میں سچے دل سے داخل ہو جائیں لیکن وہ نہ ہو سکے حضور ﷺ نے اسی دن ان لوئوں کو منافقین کہہ کہ مسجد سے نکال دیا۔ انہوں نے مزید کہا کہ وہ لوگ بھی منافق ہی جو مسلم دنیا کے حکمران ہیں اور مسلمانوں سے ملنے کے بجائے کفار سے دوستی کرتے ہیں اللہ سے مدد مانگنے کے بجائے کفار اور مشرکین سے مدد مانگتے ہیں اور یہ مدد مانگ کر کہتے ہیں کہ ملک ترقی کر رہا ہے۔ مولانا شاہ احمد نورانی نے کہا کہ ہمارے حکمران کفار کے ساتھ مل کر مسلمانوں کے خون سے اپنے ہاتھ رنگ رہے اور بہت سے مساجد و مدارس شہید کروا چکے ہیں، انہوں نے کہا کہ قرآن میں واضح ارشاد ہے کہ کفار و مشرکین کبھی بھی مسلمانوں کے دوست نہیں ہو سکتے قرآن مجید کی رو سے ہمارے حکمرانوں کو ہوش کے ناخن لینے چاہییں اور مسلمانوں کو چاہیے کہ وہ ان مشرکین کو پہچانیں جو ان لوگوں کے ساتھ دوستی کر رہے ہیں جو پوری دنیا میں دہشت گردی ختم کرنے کے نام پر مسلمانوں پر ظلم و ستم اور قتل و غارت گری کا بازار گرم کیے ہوئے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ مسلمانوں کو دہشت گرد کہنے والے ''بش'' جیسے عالمی دہشت گرد سے مسلمانوں کو کسی سرٹیفکیٹ

لینے کی ضرورت نہیں ہے انہوں نے کہا کہ ان عالمی دہشت گردوں سے دوستی کرنے والوں کے لیے اللہ تعالیٰ نے سخت سزا رکھی ہے اور جہنم ان کا ہمیشہ کا ٹھکانا بنا دیا گیا ہے ان مسلم حکمرانوں کو چاہیے کہ وہ اللہ سے معافی مانگیں اور اپنے گناہوں کی توبہ کریں۔

(روزنامہ جانباز کراچی، 31-10-2003)

مسلمانوں کے حقوق سے غداری کرنے والا مسلمان نہیں منافق ہے:

جے یو پی کے قائد علامہ شاہ احمد نورانی نے کچھی میمن مسجد صدر کراچی میں نماز جمعہ کے اجتماع سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ پاکستان کی حفاظت ایٹم بم سے نہیں بلکہ قوت ایمانی سے ہی ممکن ہے۔ انہوں نے کہا کہ پاکستان کو بچانے کا دوسرا طریقہ یہ ہے کہ ملک میں موجود شراب خانے، نائٹ کلب، جوئے خانے اور ناچ گانوں کی محفلیں بند کی جائیں اور اللہ کے دین کو مکمل طور پر ملک میں رائج کیا جائے، انہوں نے کہا کہ سر عام شراب کی دوکانیں اور بدکاریوں کے اڈے کھلے ہیں حکمران طبقہ بدکاری، شراب نوشی اور ناچ کی محفلیں سجانے میں ملوث ہے مسلمانوں کی بیٹیاں یہودیوں، عیسائیوں اور ہندوؤں کی تقریبات میں ناچ رہی ہیں۔ انہوں نے کہا کہ پیغمبروں کی سرزمین بیت المقدس پر مسلمانوں کا خون بہہ رہا ہے آج بیت المقدس خون کے آنسو رو رہا ہے۔ علامہ نورانی نے کہا کہ ایک طرف تو مسلمانوں کا قتل عام ہو رہا ہے اور دوسری طرف پاکستان میں موجود یہودیوں کے ایجنٹ اسرائیل کو تسلیم کرنے کی بات کر رہے ہیں، انہوں نے کہا کہ اسرائیل کو تسلیم کرنے کا مقصد یہودیوں کو مسلمانوں کے قتل عام کا لائسنس دینا ہے۔ مسجد اقصیٰ پر یہودیوں کے قبضے کو تسلیم کرنا ہے، انہوں نے کہا کہ پاکستان کی حکومت میں احمق لوگ ہیں جو یہ مانتے ہیں کہ یہودی، عیسائی اور ہندو ہمارے دوست ہیں جبکہ اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے کہ یہودی اور نصرانی تم سے راضی نہیں ہو سکتے تمہارا دوست ایمان والا ہی ہو سکتا ہے چنانچہ ایمان والوں سے ہی تعلقات صحیح کیے جائیں۔ انہوں نے فرمایا کہ مسلمانوں کے حقوق سے غداری کرنے والا مسلمان نہیں منافق ہے بعض لوگ میر جعفر اور میر صادق کا کردار ادا کر رہے ہیں۔

(ہفت روزہ دین کراچی)

حکمران بزدل ہیں، امریکا سے ڈرتے ہیں:

علامہ شاہ احمد نورانی نے سکھر میں مقام مصطفیٰ کانفرنس سے خطاب اور بعدازاں صحافیوں سے بات چیت کرتے ہوئے کہا کہ عالمی صیہونی، یہود، ہنود اور باطل طاقتیں مسلمانوں اور عالم اسلام کے خلاف متحد ہو کر سازشیں کر رہی ہیں۔ عالمی صیہونی سازشوں کے خلاف امت مسلمہ کے اتحاد کی ضرورت ہے، کیونکہ کفر فروغ اسلام سے لرزہ براندام ہے۔ حالات کا تقاضا ہے کہ ان سازشوں کو ناکام بنانے کے لیے امت مسلمہ متحد ہو جائے اور اپنے اندر جذبہ جہاد پیدا کیا جائے، انہوں نے کہا کہ ملک میں نظام مصطفیٰ کا حقیقی قیام ہی مقام مصطفیٰ کا اولین فریضہ ہے۔ وہ سکھر جناح میونسپل اسٹیڈیم میں اتوار اور پیر کی درمیانی شب رات گئے تک جاری رہنے والی عظیم الشان ''مقام مصطفیٰ'' کانفرنس سے خطاب فرما رہے تھے۔ انہوں نے کہا کہ ہمارے حکمران بزدل ہیں امریکا سے ڈرتے ہیں، ٹیلیفون کی ایک کال پر انہوں نے افغانستان پر حملے کے لیے شہباز ائیر بیس اور شمسی ایئر بیس خاران اور ملکی فضائی حدود امریکا کے حوالے کر دیں، انہوں نے کہا کہ امریکا کو سپر پاور سمجھنے والے احمق اور بزدل ہیں، سپر پاور صرف اللہ تعالیٰ کی ذات مقدسہ ہے، اب امریکا کی باری ہے۔ ان شاء اللہ افغانستان اور عراق امریکیوں کا قبرستان ثابت ہوگا، افغانستان عراق، کشمیر اور چیچنیا میں یہودیوں اور عیسائیوں کے خلاف جہاد جاری ہے۔

انہوں نے کہا کہ مقام مصطفیٰ ﷺ کے درجات انتہائی بلند ہیں جن کی رفعتوں کو انسانی سوچ سمجھ نہیں سکتی۔ مولانا نورانی نے کہا کہ ملک کی نظریاتی سرحدوں کے ساتھ ساتھ اب جغرافیائی سرحدوں پر بھی خطرات منڈلا رہے ہیں جو کہ مشرف حکومت کی غیر دانشمندانہ اور بزدلانہ پالیسوں کا نتیجہ ہیں۔ انہوں نے کہا کہ ملکی تاریخ میں پہلی بار اب مغربی سرحدیں بھی غیر محفوظ ہیں قبائلی اور افغانستان سے ملحقہ علاقے بدامنی کا شکار ہیں، طالبان ملا عمر اور اسامہ کی تلاش کے بہانے امریکی فوجی سرحدوں پر موجود ہیں، امریکی خفیہ ایجنسی ایف بی آئی کی جانب سے تلاشی چھاپے مدارس سے غیر ملکی طلبہ کی گرفتاریوں کا عمل جاری ہے۔

(نوائے وقت کراچی، 30-9-2003)

امریکا کی غلام قیادت بدلے بغیر عالم اسلام میں اتحاد ممکن نہیں:

علامہ شاہ احمد نورانی نے کہا ہے کہ جب تک مسلم امہ او آئی سی اور مسلم ممالک پر وہ قیادت قابض رہے گی جو امریکا کے مفادات کو تحفظ دینے والی اور امریکا کے احکامات کے تابع ہے اس وقت تک عالم اسلام میں اتحاد، اخوت اور بھائی چارے کی فضاء قائم نہیں ہو سکتی اور اس نوعیت کی قیادت بدلے بغیر عالم اسلام میں اتحاد ممکن نہیں۔

(نوائے وقت کراچی، 26-3-2003)

شام کو حملے کی دھمکی عالم اسلام کے منہ پر طمانچا ہے:

علامہ شاہ احمد نورانی نے نیو کراچی میں ایک بڑے اجتماع سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ شام کو حملے کی دھمکی عالم اسلام کے منہ پر طمانچا ہے۔ انہوں نے کہا کہ مسلمان حکمرانوں کی بداعمالیوں نے دنیا بھر میں مسلمانوں کو ذلیل ورسوا کر دیا ہے، انہوں نے کہا کہ امریکا اسرائیل کو مضبوط کر کے اس کو عالم اسلام کے خلاف استعمال کر رہا ہے دراصل اسرائیل کے ذریعے مسلمانوں کو ڈرانا چاہتا ہے۔ لیکن حقائق سے بے خبر مسلمان حکومتیں خود امریکا کی کاسہ لیسی میں مصروف ہیں۔ انہوں نے کہا کہ وہ وقت دور نہیں جب عالم اسلام کے مسلمان بیدار ہوں گے اور یہود ونصاریٰ کے مظالم کے خلاف متحد ہو کر اٹھ کھڑے ہوں گے۔

(انصاف کراچی، جانباز کراچی، 11-10-2002)

مسلمان حکمرانوں میں غیرت ہوتی تو قبرص بلغاریہ کشمیر اور دیگر مسلمانوں پر ظلم کرنے کی سامراجیوں کو جرأت نہ ہوتی:

پندرہ روزہ ندائے اہلسنّت کے انٹرویوں نگاران، علامہ شبیر احمد ہاشمی اور قاری زوار بہادر کو انٹرویو دیتے ہوئے کہا کہ:

سوال: (ورلڈ اسلامک مشن کے پلیٹ فارم سے) اس عظیم تبلیغی کام میں آپ کو دشواریوں کا سامنا بھی کرنا پڑتا ہوگا؟

جواب:! جی ہاں، یوں تو بہت سی دشواریاں ہوتی ہیں مگر سب سے بڑی دشواری ہماری

داخلی ہے کہ پوری دنیا میں عقائد کے اختلاف سے بچ کر صرف اسلام کے لیے کام کرتے رہیں مگر رابطہ عالم اسلامی نام کی حد تک ہے جس کا مرکزی دفتر مکہ معظمہ میں ہے۔ مسلمانوں میں جھگڑے پیدا کرنے میں قابل مذمت اور گھناؤنا کردار ادا کر رہی ہے، بلکہ یوں معلوم ہوتا ہے کہ رابطہ عالم اسلامی نہیں بلکہ رابطہ عالم شیطانی ہے، ہوتا یوں ہے کہ لوگ ان کو بلاتے ہیں کہ اسلامی مرکز قائم کریں مگر وہ شرط لگاتے ہیں کہ پوری مسجد ہماری تحویل میں دو جس مسجد پر قابض ہو جاتے ہیں تو پھر اپنے افکار و نظریات کا پرچار کرتے ہیں اور لوگوں کو جبراً اپنے عقیدہ پر لانے کی کوشش کرتے ہیں، ایک حرکت یہ بھی کرتے ہیں کہ پیسا دے کر مبلغین کو بھیج کہ اسلام کے بجائے اپنے فرقہ کی تبلیغ کرتے ہیں۔ یوں مسلمانوں میں مذہبی اختلافات پیدا کرنے میں گھناؤنا کردار ادا کرتی ہے۔

سوال: جماعت اسلامی کی تبلیغی صورت کیا ہے؟

جواب: جماعت اسلامی بھی رابطہ عالم اسلامی کی رکن ہے اس کے مبلغین سعودی درسگاہوں کے فارغ التحصیل ہیں۔ اس نے امریکا اور دوسرے ممالک میں اپنا کام شروع کر رکھا ہے ''یوکے اسلامک مشن'' ان کا تبلیغی محاذ ہے۔ پوری تبلیغ میں سعودی عرب کے بادشاہ کو اسلامی ریاست کا مرکز بتایا جاتا ہے، وہ اپنے مبلغین کو بڑی بڑی تنخواہیں دیتے ہیں وسائل اور فنڈز بے پناہ ہیں۔ پوری دنیا میں یہ لوگ سعودی بادشاہت کے ترجمان ہیں اور حجاز مقدس میں نجدی ملوکیت کے پنجے مضبوط کرنے کی جدوجہد کرتے ہیں۔ رابطہ عالم اسلامی اور جماعت اسلامی میں کوئی فرق نہیں، جیسا گھناؤنا کردار رابطہ عالم اسلامی کا ہے ویسا ہی جماعت اسلامی کا ہے۔ اس سلسلے میں یہ جماعت سعودی بادشاہ کی دینی سیادت تسلیم کروانے کے لیے جدوجہد کر رہی ہے، اس سلسلے میں اسے سعودی عرب کے علاوہ عرب شیوخ سے بے پناہ پیسا ملتا ہے۔ چنانچہ حالیہ خلیج جنگ کے موقع پر ایک عجیب و غریب واقعہ پیش آیا ہوا یوں کہ جب امریکا عراق پر ظلم ڈھا رہا تھا تو یورپ میں موجود مسلمان بھی اس پر چیخ اٹھے۔ سعودی عرب کے زیر کنٹرول رابطہ عالم اسلامی تبلیغی جماعت اور جماعت اسلامی کے زیر اثر بعض علماء نے بھی علماء اہلسنت کے ساتھ امریکی مظالم کے خلاف احتجاج کیا۔ اس پر جنگ بندی کے بعد لندن میں سعودی سفارت خانہ کے فرسٹ سیکریٹری نے ایک مراسلہ جاری کیا جیسے

روزنامہ جنگ لندن میں شائع کرایا کہ آپ لوگوں نے اتنے فنڈ ہم سے وصول کیے مگر تم نے صدام حسین کی حمایت کر کے نمک حرامی کی ہے۔ یہ مراسلہ اہلسنّت کی بعض مساجد کے علماء کو بھی پہنچ گیا۔ اس کے جواب میں جماعت اہلسنّت لندن نے جواب شائع کرایا کہ ہم نے الحمدللہ آپ سے کوئی فنڈ وصول نہیں کیا جنھوں نے کیا ہے آپ ان سے مطالبہ کریں۔ گویا سعودی پیسا یوں کھیل کھیلتا ہے یہ کھیل صرف جماعت اسلامی، رابطہ عالم اسلامی اور تبلیغی جماعت کا ہے، حقیقت میں سارا کھیل سعودی سلطنت کا ہے۔ یہ تمام جماعتیں صرف اسی پیٹرن پر چل رہے ہیں کہ سعودی ملوکیت کی سیاست ان کا مقصد ہے اور امریکی استعمار کا اسلام کے مقدس نام پر دفاع کیا جائے سعودی حکومت چونکہ امریکی استعمار کی پروردہ ہے اس لیے وہ اپنے وسائل دین کے لیے نہیں بلکہ امریکا کی غلامی میں پختہ کار رہنے کے لیے خرچ کرتے ہیں۔

سوال: امریکا میں یہودیوں کی تعداد تو معمولی ہے مگر وہ سیاسی اور معاشی طور پر بہت مضبوط ہیں، اس صورت حال کا توڑ بھی ورلڈ اسلامک مشن نے کچھ سوچا ہے؟

جواب: یہودی بھی امریکا میں صدیوں سے آباد ہیں انہوں نے دو طریقہ پر اپنی قوم کو امریکا پر مسلط کیا ہے، اولاً معاشی طور پر ثانیاً تعلیمی طور پر، معاشی اعتبار سے یہودی بینکوں انشورنس کمپنیوں، تجارتی اداروں اور صنعتی مرکزوں پر قابض ہیں، تعلیمی طور پر انہوں نے اپنے بہترین افراد کو وائس چانسلرز اور دیگر اہم مناسب تک پہنچایا ہوا ہے۔ یوں اس وقت وہ عیسائیت پر بھی غالب ہیں یہودیت صیہونیت کا اثر ہر طرح اس ملک کی اکثریت پر بھی مسلط ہو چکا ہے۔ میں سمجھتا ہوں کہ ان دونوں طریقوں پر مسلمانوں کو بھی اگے پڑھنا چاہیے۔ معاشی تجارتی اور اقتصادی طور پر جوں جوں مسلمان مضبوط ہوتے جائیں گے توں توں یہودیت کی کمر ٹوٹتی چلی جائے گی۔ ہم مسلسل یہی فکر اپنے مسلمان بھائیوں میں پھیلا رہے ہیں اور خدا کا شکر ہے مسلمانوں میں یہ شعور بیدار ہو چکا ہے۔ خدا کے فضل سے مسلمان معاشی طور پر مسلسل مضبوط ہو رہے ہیں مگر یہودیوں کا مقابلہ کرنے کے لیے مسلمانوں کو کافی عرصہ لگے گا۔

سوال: سعودی عرب وغیرہ کی حکومتیں تبلیغ کے دعوے کرتی ہیں، ان کے سفارت خانے

کیا کرتے ہیں؟

جواب: کویت، ابوظہبی، عرب امارات اور سعودی عرب کے سفارت خانے عیاشیوں کے اڈے ہیں صرف سعودی سفارت خانے میں ایک آدمی رابطہ عالم اسلامی کے لیے کام کرتا ہے۔ باقی سفیر عیش کش، عیاش اور بدکردار ہوتے ہیں۔

سوال: عالم اسلام کی دولت مشترکہ بن سکتی ہے؟

جواب: اس وقت مشکل ہے کہ قیادت مسلمانوں سے ابھر کر نہیں آ رہی، مسلمانوں کو اپنی قیادت منتخب کرنے کا حق نہیں ہے قیادت مسلط کردہ ہے اور وہ استعماری ہے، امریکی جیسے سعودی عرب میں فہد بن عبدالعزیز اور عبداللہ ابن عزیز، عبدالعزیز ابن سعود، یہ لوگ سامراجی ایجنٹ تھے قوم پر مسلط ہو گئے۔ لوگوں کو اپنی قیادت چننے تک کا حق نہیں ملتا اس وقت تک یہ مشکل ہے۔ اس وقت اگر مسلمان قوم میں کہیں انتخابات آزادانہ اور منصفانہ ہوتے ہیں تو وہ صرف ترکی میں ہوتے ہیں۔ دیگر اسلامی ممالک کی قیادتیں جیسا کہ میں نے پہلے عرض کیا، استعماری اور امریکی ہیں۔ ترکی میں 100 فیصد مسلمان حنفی ہیں۔ ترکی میں حالیہ انتخابات کا تذکرہ کرنے سے قبل ذرا ترکوں کا تاریخی پس منظر بھی ایک جھلک کی صورت میں ملاحظہ فرمائیں۔ حقیقت یہ ہے کہ ترکوں نے عالمی استعمار کے مقابلہ میں اسلامی قوت پیدا کی تھی تقریباً 1830ء تک یہ الجزائر میں بھی حکمران تھے، پورا حجاز مکمل مشرق وسطیٰ ترکوں کے زیرنگیں تھا۔ فرانس اور برطانیہ عیسائی قوتیں تھیں، امریکا کسی شمار قطار میں نہ تھا۔ اس وقت ترک ان کے مقابلہ کی اسلامی قوت تھے۔ انہوں نے حکومت کرنے کے ساتھ حقیقت کا بھی تحفظ کیا تھا۔ ترکوں نے 1363ء میں بلغاریہ پر پہلا حملہ کیا تھا، 1385ء میں بلغاریہ کا دارالحکومت صوفیہ ترکوں کے قبضے میں آ گیا، ترکوں نے یورپ کے صلیبی سامراج کو 1395ء میں عبرت ناک شکست دی اور تقریباً 1919ء تک یہاں بھی ترکوں کا سکہ رہا، اس وقت بھی بلغاریہ میں مسلمانوں (یعنی ترکوں کی تعداد 5 لاکھ ہے) بلغاریہ میں انطولیہ سے مسلمان آ کر آباد ہوئے تھے آج بھی بلغاریہ میں ترک مسلمانوں کی سیاسی جماعت یعنی "موومنٹ فار دی رائٹس اینڈ فریڈم آف دی ٹرکس اینڈ مسلمان بلغاریہ" جس کا مخفف "ایم۔ آر۔ ایف" ہے، موجود ہے۔ کمیونسٹوں نے مسلمانوں پر ظلم و ستم کی انتہاء کی مگر مسلمانوں نے ان کا مقابلہ

بھی خوب کیا۔ مسلمانوں پر ختنہ کی پابندی عائد کی گئی، اسلام نام رکھنا ممنوع ہوا، نماز، اذان پر پابندی لگی، ان کا لٹریچر اخبار، رسالے ضبط ہوئے، املاک ضبط ہوئیں، خوف اور دہشت کی فضاء پیدا کی گئی مگر مسلمانوں نے ان کا ڈٹ کر مقابلہ کیا اور ابھی تک ان کا مقابلہ کر رہے ہیں۔ اگر مسلمان حکمرانوں میں غیرت ہوتی تو قبرص، بلغاریہ، کشمیر اور دیگر علاقوں میں مسلمانوں پر ظلم کرنے کی سامراجیوں کو جرأت نہ ہوتی۔ اب بھی مسلمان بلغاریہ میں جیسا کہ میں نے ابھی عرض کیا 15 لاکھ ہیں وہ صوبائی خودمختاری کا مطالبہ کرتے ہیں۔ کشمیر میں مسلمانوں پر جس طرح ظلم ہو رہا ہے اس کی مثال انسانی تاریخ میں نہیں ملتی مگر سلام ہو ترک قوم کو ان باشندوں کو جو آج بھی بلغاریہ میں دشمنان اسلام کا مقابلہ میں ڈٹے ہوئے ہیں۔

سوال: آپ ترکی میں انتخابات کا ذکر فرما رہے تھے؟

جواب: ہاں مولانا، میں عرض کر رہا تھا کہ آج بھی ترکی میں تمام مسلمان ملکوں سے زیادہ منصفانہ انتخابات ہوتے ہیں، ابھی 20 اکتوبر 1991ء کو ترکی میں انتخابات ہوئے ہیں وہاں ووٹروں کی رجسٹرڈ تعداد تین کروڑ ہے۔ ان انتخابات میں 85 فیصد ووٹروں نے اپنا حق رائے دہی استعمال کیا اور 2 کروڑ پچاس لاکھ ووٹ استعمال ہوا ہے۔ پارلیمنٹ کی چار سو پچاس (450) سیٹیں ہیں، چھ سیاسی جماعتوں نے حصہ لیا ہے، کل امیدوار چھ ہزار تھے۔ ترکی کے دستور میں ہے کہ پارلیمنٹ کے اندر اس جماعت کا پارلیمانی گروپ بن سکتا ہے جس کے پاس کم از کم 12 رکن ہوں، ہر جماعت کو ملک کے تمام ووٹوں سے کم از کم دس فیصد ووٹ لینا ہوتے ہیں۔ ان پابندیوں کے باوجود "ترگت اوزال" کے حامی کامیاب نہیں ہوسکے، وہ برسر اقتدار ہیں اس کے باوجود عوام نے اپنے جمہوری حق کو بھرپور طریقے سے استعمال کیا ہے اور اقتدار پر براجمان ہوئے کو اتار پھینکا ہے اس وقت وہ نجم الدین اربکاران کی رفاہ پارٹی سے اتحاد کی بھیک مانگتے پھرتے ہیں ترگت اوزال نے خلیج کی حالیہ جنگ میں امریکی استعمار کی غلامی کی، اپنے مسلمان عراقی بھائیوں پر بمباری کے لیے امریکا کو ہوائی اڈے دے دیے، ظلم میں امریکا کے برابر شریک ہوئے۔ عوام کو جب موقع ملا امریکی ایجنٹوں کو ٹھکرایا، اگر عوام کو یہاں بھی اپنی مرضی سے نمائندے منتخب کرنے کا موقع مل جائے تو یہاں بھی وہ امریکی ایجنٹوں کا وہی حشر کریں جو ترکی کے مسلمان بھائیوں نے کیا ہے۔ اسی لیے

میں عرض کر رہا تھا کہ ترکی ایک واحد مسلمان ملک ہے جہاں پر ووٹ ڈالنے کی آزادی ہے۔

سوال: مگر حضور ترکی نے تو اسرائیل کو بھی تسلیم کر رکھا ہے۔ کیا وہاں کے عوام یہودیوں کے بھی حامی ہیں؟

جواب: نہیں مولانا وہاں کے عوام سچے حنفی مسلمان ہیں، یہودیوں کے حامی نہیں ہو سکتے۔ اسرائیل کو تسلیم کرنے والا فیصلہ انکا جذباتی ہے کہ انہوں نے حرمین طیبین کی خدمت کی، پورے عالم اسلام میں آج بھی کوئی شخص نہیں ہے جو ترکوں کے دور میں حرمین طیبین کے اعزاز و اکرام کو فراموش کر سکے۔ ترکوں نے ڈھونڈ ڈھونڈ کر آثارِ نبوی ﷺ کی حفاظت کی۔ حضور اکرم ﷺ سے جس چیز کو بھی نسبت ہوتی اسی کو بے پناہ عزت واکرام سے محفوظ کیا، شہداء صحابہ کے مزارات مقدس کی عزت و تکریم کی جنت البقیع میں مزارات مقدسہ کی مثال نہیں تھیں۔ وہ مسلسل یورپ کو فتح کرنے کی طرف بڑھ رہے تھے۔ اسلام کا پیغام یورپ کے کلیساؤں تک پہنچنے والا تھا۔ مسلمانوں کی ایک سپر طاقت بن رہے تھے۔ اس کو مغرب کے اسلام دشمن ذہن نے اپنی قوت سمجھا، انہوں نے برطانوی سامراج کے زیر اہتمام لارنس آف عربیہ کو عربوں میں داخل کیا، برطانوی استعمار نے ترکوں کی حکومت کو مٹانے کے لیے نجد کے ڈاکوؤں کو خریدا، یہ محمد بن عبدالوہاب نجدی کا فتنہ ترکوں کے خلاف کھڑا کیا گیا، ترکوں کی اسلامی خدمات کے باوجود عربوں نے اپنے ضمیر برطانیہ کی منڈی میں بیچے، برطانوی فوجوں کے ساتھ ملکر انہوں نے ترکوں کو مارا، عرب قومیت کا فتنہ صرف ترکوں کے خلاف نفرت پیدا کرنے کے لیے کھڑا کیا گیا۔ نجدی ڈاکو برطانوی ایجنٹ بن کر ترکوں کے مقابلے میں آگئے۔ آپ نے ''تاریخ نجد و حجاز'' پڑھی ہوگی۔ نجدیوں کے مظالم کا مطالعہ فرمائیں تو آپ خود اس نتیجہ پر پہنچ جائیں گے کہ اسرائیل کے قیام اور یہودیوں کو فلسطین میں آباد کرنے کا جواز اور موقع خود عربوں نے مہیا کیا۔ 1914ء کی جنگ عظیم اوّل میں فلسطین کے مسلمان لارنس آف عربیہ کے بہکاوے میں آئے 1918ء میں فلسطین میں موجود ترک فوجوں کا قتل عام انگریزوں، عربوں اور فلسطینی مسلمانوں نے مل کر کیا، اس صورت حال سے ترک مسلمان بھی جذباتی ہو گئے، انہوں نے سوچا کہ جب ہم ان کی خدمت کرتے تھے انہوں نے ہمیں نکالا ہے تو ہمیں کیا پڑی ہے کہ یہودیوں سے دشمنی مول لیں، اس لیے انہوں نے اسرائیل کو

تسلیم کرلیا، اس میں صرف ترکوں کی بات نہیں رہی یہودیوں نے فلسطین میں آباد ہونے کی بار ہا درخواستیں کیں مگر ترکوں نے اجازت نہیں دی، عرب مسلمانوں نے خود اجازت دی۔ اب اسرائیل کو تسلیم کرنے میں ترکوں نے بھی کوئی حرج نہ سمجھا، مگر اس کے باوجود ان کا یہ فیصلہ جذباتی تھا۔

سوال: آپ نے عراق اور ایران جنگ بند کروانے کے لیے اقوام متحدہ کے سیکرٹری جنرل سے مذکرات کیے تھے۔ کیا جنگ خمینی صاحب نے خود بند کی تھی یا اقوام متحدہ کا ان پر پریشر تھا؟ مولانا ٹھٹک گئے کہ اچانک میں نے استنبول سے موڑ کر بغداد اور تہران لا کھڑا کیا تھا مگر آپ نے ناراضی محسوس کیے بغیر جواب دیا کہ:

جواب: نہیں جناب خمینی پر اقوام متحدہ کا دباؤ نہیں تھا۔ وہاں یہ بات تھی کہ اب وہ جنگ کرنے کے قابل نہیں رہے تھے ان کا انقلاب اندر سے ٹوٹ پھوٹ کا شکار ہونے والا تھا۔ انہوں نے اقوام متحدہ کے دباؤ کو خدا کی رحمت سمجھ کر قبول کرلیا اور جنگ بندی ہوگئی، ورنہ دونوں اسلام کا نام لینے والے ملک تھے۔ اس میں مسلمانوں کا ہی نقصان ہو رہا تھا، اس جنگ کو بند کروانے کے لیے صدام حسین نے بڑی کوشش کی۔ عالم اسلام کو ثالث بنایا کہ جو فیصلہ تمام مسلمان مل کر کردیں مجھے قبول ہوگا مگر خمینی صاحب اونچی پروازوں میں تھے وہ کسی کی بات ہی نہیں سنتے تھے۔ اس وقت صدر صدام حسین نے بغداد شریف میں ''عالمی امن کانفرنس'' طلب کی۔ اس میں دنیا بھر کے ملکوں سے مسلم اور غیر مسلم وفود بھی بلائے۔ کانفرنس کے لیے خمینی صاحب نے نازیبا جملے بھی کہے، اس کے باوجود دنیا بھر کے نمائندہ وفود نے اقوام متحدہ کے سیکرٹری جنرل سے مل کر اس جنگ کو بند کروانے کا فیصلہ کیا۔ وفد میں سات افراد کو شامل کیا گیا۔ وفد کے قائد سوڈان کے جنرل عبدالرحمٰن سوار الذہب تھے، اس وفد میں آسٹریلیا کے پروفیسر بیرخام، جاپان کے پروفیسر ناگاریکی، لاس اینجلس کے ڈاکٹر محمد موسیٰ ایشیاء کے نمائندہ کے طور پر میرا نام (شاہ احمد نورانی) منتخب ہوا (یہاں امام نورانی نے دو اور نمائندوں کے نام بتائے تھے مگر میں نوٹ نہ کرسکا، اس لیے ان کے نام درج نہ ہوسکے) (اس کے بعد فرمایا کہ) وفد نے نہ صرف سیکرٹری جنرل سے مذاکرات کے لیے بلکہ ویٹو پاور والے ملکوں سے بھی ہم نے گفتگو کی، میں نے صاف کہا کہ اگر اقوام متحدہ صرف قرارداد وں

کے لیے ہے تو اسے بند ہو جانا چاہیے۔ سیکرٹری جنرل نے میری گفتگو کو بڑے غور سے سنا۔ وفد میں تمام افراد پر قائد وفد نے مختلف موضوعات پر گفتگو کرنے کی ذمہ داری ڈالی تھی۔ جو میرے پر تھی میں نے الحمدللہ وہ ذمہ داری پوری کر دی۔ میں نے یہ بھی سیکرٹری جنرل سے کہہ دیا کہ اس جنگ کی طوالت سے اقوام متحدہ کی ساکھ کو نقصان پہنچ رہا ہے، انہوں نے میری بات کو وزن دیا۔

سوال: حضور یہ مصر کے ایک عرب پطرس غالی اب سیکرٹری جنرل ہو گئے ہیں، اس لیے عربوں یا مسلمانوں کو کوئی فائدہ ہوگا؟

جواب: ہرگز نہیں! یہ بھی یہودی ہے امریکا کے یہودیوں اور عیسائی عناصر کی وجہ سے سیکریٹری بنا ہے، اس سے عربوں کو کوئی فائدہ نہیں ہوگا بلکہ اگر ہوا تو اسرائیل کو ہوگا۔ عیسائیوں، یہودیوں کے نیچے گری ہوئی اقوام متحدہ مسلمانوں کو کیا فائدہ دے گی؟ اب دیکھیے انڈونیشیاء کا سوہارتو ہے اقتدار پر قابض مگر اس کی بیوی عیسائی ہے۔ انڈونیشیا میں عیسائی مشینریاں سوہارتو کی بیوی کی شہہ پر اسلام کے خلاف کام کرتی ہیں مگر انہیں کوئی روکنے والا نہیں۔ تیونس کے اقتدار پر ایک شخص حبیب بورقیبہ مسلط ہوئے۔ ان کے اقتدار کی مدت 30 سال ہے ان کے گھر میں فرانس کی یہودن بیوی تھی۔ عربوں کے شیوخ کو دیکھئے ان کی دوشیزائیں یہودی اور عیسائی عورتیں ہیں، یہ لوگ عرب ممالک میں پورے شیطان ہیں، اقتدار پر قابض ہیں امریکی اور یہودی مقاصد کے لیے کام کر رہے ہیں۔ جب تک مسلمان عوام میں سیاسی شعور پیدا نہیں ہوتا اس وقت تک اقتدار انہیں استعماری اور امریکی ایجنٹوں کے پاس رہے گا اس لیے ضرورت ہے کہ ترکی کے عوام کی طرح پورے عالم اسلام میں سیاسی شعور پیدا ہو اور ان شیطانوں اور استعماری مہروں کو لوگ مسترد کر دیں۔ اسی اثناء میں محدث اعظم پاکستان کے مخلص مرید (جن کا نام سیٹھ حبیب ہے) اپنے جواں سال صاحبزادے کی شادی کی تقریب کی دعوت دینے آئے تو حضرت نے ان سے بھی عالمی سیاست، مسئلہ کشمیر موجود حکومت کی بیناہ کاریایوں اور جرائم کی رفتار پر معلومات سے بھرپور گفتگو کی۔

(افکار نورانی ص 270 تا 289)

اسلام پر ہندو، یہودی اور عیسائی قوتیں مستقل یلغار کر رہی ہیں:

مولانا شاہ احمد نورانی نے واضح الفاظ میں کہا ہے کہ ہفتہ 27 مئی 1995 کی ہڑتال قطعی غیر سیاسی اور پر امن ہوگی۔ عوام اس ہڑتال کو کامیاب بنا کر گستاخانِ رسول ﷺ کے تابوت میں آخری کیل ٹھونک دیں گے۔ انہوں نے کہا کہ اسلام اور عالم اسلام کو لاحق سنگین خطرات کے پیش نظر مسلمانوں کی طرف سے طاقت کا یہ مظاہرہ وقت کی اہم ضرورت ہے، کیونکہ اسلام پر ہندو، یہودی اور عیسائی قوتیں مستقل یلغار کر رہی ہیں، توہین رسالت کے قانون میں ترمیم کی کوششوں کے خلاف یہ ہڑتال کفر کی قوتوں کے خلاف مسلمانانِ پاکستان کے ریفرنڈم کی حیثیت رکھتی ہے۔ سانحہ چرار شریف (مقبوضہ کشمیر) بوسینیا میں مسلمانوں کی نسل کشی اور اسرائیلی مقبوضہ علاقوں میں فلسطینی مسلمانوں پر یہودیوں کے مظالم کے پس منظر میں مسلمانوں کی یکجہتی کی جتنی ضرورت آج ہے پہلے کبھی نہ تھی۔

(رپورٹ: نوائے وقت کراچی)

قبلہ اوّل کے تحفظ کے لیے اسلامی سربراہی کانفرنس طلب کی جائے۔

یہودی امریکا کی پشت پناہی سے فلسطینیوں پر ظلم ڈھا رہے ہیں۔ اقوام متحدہ کے رکن اسلامی ممالک فلسطین کے مسئلہ پر سکیورٹی کونسل کا اجلاس بلائیں۔ ورلڈ اسلامک مشن اور ملی یکجہتی کونسل کے چیئر مین مولانا شاہ احمد نورانی صدیقی نے کہا ہے کہ قبلہ اول کے تحفظ کے لیے حکومت پاکستان یا کوئی دوسرا اسلامی ملک اسلامی سربراہوں کا اجلاس طلب کرے اور مسئلے کی سنگینی پر غور کر کے ٹھوس لائحہ عمل اختیار کرے۔ یہ بات انہوں نے مختلف وفود سے گفتگو کرتے ہوئے کہی، مولانا شاہ احمد نورانی نے کہا کہ فلسطینیوں پر امریکا کی پشت پناہی میں یہودی کھلی دہشت گردی کر رہے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ مسجد اقصیٰ اور فلسطینیوں کے تحفظ کے سلسلے میں تمام اسلامی ممالک عملی اقدام کریں۔ مولانا نورانی نے کہا کہ قبلہ اول مسلمانوں کی عظیم عبادت گاہ ہے، جسکا تحفظ کرنا ہر مسلمان اور مسلم حکمرانوں کا فرض ہے، انہوں نے کہا کہ اس اہم مسئلے کے سلسلے میں فوری طور پر او۔ آئی۔ سی۔ کا بھی اجلاس طلب کیا جائے اور متفقہ لائحہ عمل اختیار کر کے یہودیوں کے پنجوں سے فلسطینیوں کو نجات دلائی

جائے۔انہوں نے کہا کہ لگ بھگ پچپن اسلامی ممالک اقوام متحدہ کے رکن ہیں (اب تقریباً 58 ممالک ہیں۔مرتب) ان ممالک کو چاہیے کہ قبلہ اول اور فلسطینیوں کے سلسلے میں فوری طور پر اقوام متحدہ میں قرارداد پیش کر کے سیکورٹی کونسل کا اجلاس بلانے کی درخواست کریں۔
(نوائے وقت کراچی، 6-10-2000)

مسلم ممالک کو سلامتی کونسل میں ویٹو پاور کا حق ملنا چاہیے:

سوال: امریکا ایک مرتبہ پھر عراق پر حملے کی تیاری کر رہا ہے کیا یہ کوئی نئی گلف وار ہوگی امریکا کے مقاصد کیا ہیں؟

جواب: اسرائیل کے مقابلے میں عراق ایک ایسی ابھرتی ہوئی طاقت ہے جو اسرائیل کا مقابلہ کرسکتی ہے۔عراقی صدر نے غلطی یا سازش کے تحت جو کچھ کیا وہ افسوس ناک ہے، دوائیں اسپتالوں میں نہیں ہیں۔امریکا اپنی طے شدہ اسلام دشمن پالیسی کے تحت عراق کو بالکل بے دست و پا کر دینا چاہتا ہے وہ نہیں چاہتا کہ عراق اس قابل رہے کہ اسرائیل کا مقابلہ کر سکے۔اب مسلم امہ کی ذمہ داری ہے کہ وہ اپنے ساتھی اسلامی ملک کو امریکا کی چیرہ دستیوں سے بچائے، کیونکہ اگر اسے نہ روکا گیا تو سب کا ایک ایک کر کے یہی حشر ہوگا۔ امریکا نے لیبیا پر بھی اقتصادی پابندیاں عائد کر رکھی ہیں لیبیا اور سوڈان کو دہشت گرد ملک قرار دے رکھا ہے صرف اس لیے کہ انہوں نے اسرائیل کے خلاف آواز اٹھانے کی کوشش کی ہے میں سمجھتا ہوں کہ اس صورت حال میں ''آرگنائزیشن آف اسلامک کانفرنس'' اپنا کوئی مؤثر کردار ادا نہیں کر سکی، اگر او۔آئی۔سی اپنا کردار ادا کرتی تو یہ صورت حال نہ ہوتی۔ او۔آئی۔سی کو چاہیے تھا کہ وہ سلامتی کونسل میں مسلمانوں کے لیے ویٹو پاور کے ساتھ ایک نشست حاصل کرتی تو آج صورت حال مختلف ہوتی، مسلم ممالک کو سلامتی کونسل میں ویٹو پاور کا حق ملنا چاہیے اور اگر یہ حق مسلمانوں کو نہ دیا جائے تو تمام 55 ممالک کو چاہیے کہ وہ تمام اقوام متحدہ سے باہر آجائیں تاکہ یہ ادارہ غیر مؤثر ہو جائے لیکن شاید ایسا نہ ہو کیونکہ عالم اسلام میں بہت سے مسلم حکمران ایسے ہیں جو لارنس آف عربیہ کا کردار ادا کر رہے ہیں۔

سوال: مسئلہ کشمیر پر آپ کا موقف کیا ہے اور اس کا حل کیا ہے؟

جواب: کشمیر پاکستان کی شہ رگ ہے اور اقوام متحدہ جو اسلام دشمن طاقتوں کا ادارہ ہے،

اس نے ایک قرارداد منظور کی کہ کشمیر میں استصواب رائے ہوگا لیکن اس قرارداد پر کبھی عمل نہیں ہوا اقوام متحدہ اپنی قراردادوں پر عراق میں تیزی سے عمل کراتی ہے۔ فلسطین کا مسئلہ ہو اور کشمیر کا مسئلہ ہو تو تعمیل نہیں کراتی، لیبیا یا سوڈان کا مسئلہ ہو تو فوراً تعمیل کا حکم آجاتا ہے۔ یہ صرف مسلمانوں کو کمزور کرنا ہے کشمیر کا مسئلہ انہوں نے گھٹائی میں ڈال رکھا ہے۔ وزارت خارجہ نے سب سے زیادہ ہمیں نقصان پہنچایا اس میں ایسے افسران ہیں جو امریکی ایجنٹ ہیں گرین کارڈ ہولڈر ہیں برطانیہ اور امریکا کے ایجنٹ وزارت خارجہ میں گھسے ہوئے ہیں، وہ یہ باتیں کرتے ہیں جو امریکا اور برطانیہ چاہتے ہیں افسوس! کہ کسی حکومت نے وزارت خارجہ میں تبدیلی لانے کی کوئی خاص کوشش نہیں کی۔ جب میں باہر جاتا ہوں تو پاکستانی سفیروں کو دیکھتا ہوں وہ شرابی، زانی، بدکار اور نائٹ کلبوں میں جوا کھیلنے والے ہیں ان کا کام ہے کہ دن میں شاپنگ کریں اور شام کو نائٹ کلبوں میں گھومیں انہیں پاکستان یا مسئلہ کشمیر سے کوئی دلچسپی نہیں ہے۔ حل صرف یہی ہے کہ مسئلہ کشمیر اقوام متحدہ کی قراردادوں کے مطابق حل ہونا چاہیے۔

(ماہنامہ احوال و آثار لاہور، مارچ 1998)

جنرل مشرف نے داڑھی اور پردے کا مذاق اڑایا ہے:

مولانا شاہ احمد نورانی نے سینٹ میں حزب اختلاف کے راہنماؤں کے ساتھ واک آؤٹ کر کے پارلیمنٹ کیفے ٹیریا میں قومی اسمبلی میں اپوزیشن لیڈروں کے ساتھ مشترکہ پریس کانفرنس سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ "کوہاٹ ٹنل" میں خطاب کرتے ہوئے صدر جنرل پرویز مشرف نے داڑھی اور پردے کا مذاق اڑایا ہے جو اسلام اور پاکستان کے بنیادی اصولوں کا مذاق اڑانے کے مترادف ہے۔ مولانا نورانی نے کہا کہ دستور پاکستان میں اسلام کو سرکاری مذہب قرار دیا گیا ہے جہاں تک داڑھی کا تعلق ہے یہ سنت رسول ﷺ ہے حجاب بھی اسلامی شعائر میں ایک ہے، مجلس عمل نے کسی سے نہیں کہا کہ وہ زبردستی داڑھی رکھے لیکن جن لوگوں نے سنت رسول کے مطابق داڑھی رکھی ہوئی ہے ان کا مذاق اڑانا زیادتی ہے۔ اسی طرح خواتین کے لیے حجاب اسلامی تعلیمات کے مطابق ہے۔ فرانس کے صدر نے حجاب کی مخالفت کی تو صدر مشرف کیا فرانس کے صدر ہیں یا پاکستان کے صدر ہیں۔

(نوائے وقت کراچی، 12-12-2003)

سردار عبدالقیوم کا مولانا نورانی کے اعزاز میں ظہرانہ:

متحدہ مجلس عمل کے قائد علامہ شاہ احمد نورانی اور جمعیت علماء جموں وکشمیر کے سربراہ عتیق الرحمٰن فیض پوری نے اسٹیٹ گیٹ ہاؤس مظفر آباد میں آزاد کشمیر کے سابق وزیراعظم اور سابق صدر سردار عبدالقیوم خان سے ملاقات کی جس میں تحریکِ آزادیٔ کشمیر اور پاکستان اور آزاد کشمیر کی سیاسی صورت حال پر تبادلہ خیال کیا گیا۔ بعدازیں سردار عبدالقیوم خان نے علامہ نورانی اور پیر عتیق الرحمٰن کے اعزاز میں ظہرانہ دیا جس میں حکومتی وزراء، علمائے کرام اور مسلم کانفرنس کے رہنماؤں اور کارکنوں نے شرکت کی۔ مولانا نورانی نے مظفر آباد میں مختلف وفود سے ملاقات کی انہوں نے آزاد کشمیر میں دینی جماعتوں کے اتحاد پر زور دیتے ہوئے جمعیت علماء جموں وکشمیر کے دونوں گروپوں کو متحد ہونے کی تلقین کی اور کہا کہ اختلافات سے مسائل حل نہیں ہوتے اتحاد میں برکت ہے اس لیے دونوں اطراف سے غلط فہمیوں کا ازالہ کیا جائے۔

(اوصاف اسلام آباد، 4-10-2003)

لوگ یہ سمجھتے ہیں کہ علماء کو سیاست پر گفتگو نہیں کرنی چاہیے:

الحمدللہ یہ ملک مسلمانوں کا ہے اور اسلام کے نام پر حاصل کیا گیا ہے اگر اسلام کا نام بیچ میں نہ ہوتا تو اس ملک کو حاصل کرنا ناممکن تھا۔ کیونکہ ہندوستان میں مختلف صوبے تھے گجرات، مدراس، بہار، یہ سب صوبے تھے گجرات میں گجراتی بولی جاتی تھی مدراس میں تامل زبان بولی جاتی تھی بہار میں بہاری بولی جاتی تھی دہلی میں اردو بولی جاتی تھی بنگال میں بنگالی بولی جاتی تھی۔ ان تمام لسانی اور صوبائی زبانوں کو چھوڑ کر سب نے کہا کہ ہم مسلمان ہیں اور الحمدللہ اسلام کے نام پر یہ ملک معرض وجود میں آیا۔ اسلامی تشخص نہ ہوتا تو پاکستان کبھی وجود میں نہ آتا، ہم نے اپنا مقدمہ اسی طرح پیش کیا کہ ہندو ایک الگ قوم ہے اور مسلمان ایک الگ قوم ہے، یہ کوئی سیاسی گفتگو نہیں بلکہ خالص مذہبی گفتگو ہے، بعض جاہل لوگ یہ سمجھتے ہیں کہ علماء کو سیاست پر گفتگو نہیں کرنی چاہیے کیونکہ سیاست میں نقصان ہوتا ہے اور جان ضائع ہونے کا خدشہ بھی ہوتا ہے اسی لیے علماء کو سیاست سے دور رہنا چاہیے تاکہ انہیں کوئی نقصان

نہ پہنچے، یہ لوگ سمجھتے ہیں کہ علماء کو فائدہ مند مشورہ دے رہے ہیں، ایسے ہی لوگ اگر امام حسین کو یہ قیمتی مشورہ دے دیتے تو کربلا کی تاریخ مرتب نہ ہوتی، معاذ اللہ ہر دور میں کچھ ایسے لوگ ہوئے ہیں کہ جو سمجھتے ہیں کہ جیل جانا سر کٹانا، مصیبتیں برداشت کرنا یہ علماء کا کام نہیں ہے علماء کا کام تو یہ ہے کہ آرام سے گدی پر بیٹھ کر بس تعویذ لکھیں اور مسئلے مسائل بیان کریں، اگر اسلام اسی کا نام ہے تو امام حسین سے بہتر کوئی یہ کام کرسکتا تھا؟ دین صرف تعویذ لکھنا، مسئلے مسائل بیان کرنا، ختم خواجگان کروانا، ختم شریف پڑھوانے ہی کا نام نہیں، الحمد للہ میں بھی ختم شریف پڑھواتا ہوں لیکن ہم لوگوں نے اپنے آپ کو ختم شریف تک محدود کردیا ہے، اس کا نتیجہ یہ نکلا کہ ختم شریف پڑھتے پڑھتے دین ہی کو ختم کردیا۔ مسند ارشاد پر بیٹھے ہوئے علماء کو علم نہیں کہ اس وقت ملک پاکستان میں کیا ہورہا ہے مجھے یہ کہنے دیجئے کہ ہم نے اسلام کے ساتھ سب سے بڑا جرم یہ کیا کہ اسے مسجدوں تک محدود کردیا تھا اس وقت بھی ایسی بلند ہستیاں تھیں جنھوں نے اسلام کو درباروں سے الگ کرنے کی کوشش کی۔ ان ہی ہستیوں میں امام ربانی مجدد الف ثانی شیخ سرہندیؒ بھی ہیں اگر یہ بھی کہتے کہ اکبر بادشاہ جو کچھ کرتا ہے اسے کرنے دو اگر دین الٰہی بناتا ہے تو بنانے دو، مگر امام ربانی مجدد الف ثانی نے اپنی کوشش جاری رکھی۔

محترم سامعین! آپ کے علم میں ہے کہ وزیر اعظم نے جب جمعہ کی چھٹی ختم کی تو کہا کہ اسلام میں چھٹی کا کوئی تصور نہیں ہے اس لیے جمعہ کی چھٹی نہ کی جائے بلکہ کام کیا جائے۔ اب سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ اگر اسلام میں چھٹی کا کوئی تصور نہیں ہے تو پھر یہ اتوار کی چھٹی کیوں دی گئی، حالانکہ یہ عیسائیوں کا تہوار ہے اور عیسائی اس دن چھٹی مناتے ہیں پھر اس دن چھٹی کا کیا جواز ہے، مگر بہت سے علماء نے تائیدی بیان دے دیا کہ اسلام میں چھٹی کا تصور نہیں یہ علمائے سوء ڈرتے ہیں کہ جیلوں میں جانا پڑے گا، حکومت ناراض نہ ہوجائے اور ہماری روٹی پانی بند نہ ہوجائے ان کے ذہن میں ہر وقت یہ خیال رہتا ہے کہ حکومت کے خلاف بول کر کوئی مصیبت نہ آجائے مگر رسول اللہ ﷺ کے کاشانہ نبوت کے شہزادے امام حسینؓ کے ذہن میں تو یہ خیال نہیں آیا کہ یزید بڑا ظالم و جابر ہے اس سے ٹکر کیوں لی جائے۔ امام احمد بن حنبل کے ذہن میں تو یہ خیال نہیں آیا کہ خلیفہ وقت بڑا ظالم

وجابر ہے اس سے ٹکر لینا آسان نہیں۔ امام اعظم ابوحنیفہؒ کے ذہن میں یہ خیال تو نہیں آیا کہ خلیفہ عباسی بڑا ظالم ہے اس کے ہاں کوئی قانون نہیں چلتا لہٰذا اس کے سامنے حق بات نہ کہی جائے نہیں مگر ان ہستیوں نے حق بات کہی اور اپنی جانیں اسلام کے لیے قربان کیں۔ امام ربانی مجدد الف ثانیؒ وہ ہستی ہیں جنہوں نے حاکم کی ہاں میں ہاں نہ ملائی اور حق بات کہیں اور اسلام کو جاہلوں کے ہاتھوں میں نہ جانے دیا۔ علامہ اقبالؒ نے انہیں خراج عقیدت پیش کرتے ہوئے کہا ہے:

گردن نہ جھکی جس کی جہانگیر کے آگے
وہ ہند میں سرمایہ ملت کا نگہبان

محترم سامعین!

صحابہ کرام وہ عظیم ہستیاں ہیں جنہوں نے حضور اکرم ﷺ کی صحبت میں رہ کر اسلام کی خدمت کی۔ یہ حضرات صبح سے شام تک اللہ کے محبوب ﷺ کے حکم پر جانوں کا نذرانہ میدان جہاد میں پیش کرتے تھے، یہ حضرات دن کے وقت غازی اور رات کے وقت نمازی تھے یہ کردار ہے صحابہ کا، کیا اس سے بڑھ کر بھی کسی کا کردار ہوسکتا ہے؟ صحابہ بھی رسول اللہ ﷺ سے عرض کرسکتے تھے کہ ہمارا سیاست سے کوئی تعلق نہیں مدینہ منورہ میں اسلامی ریاست بنانے سے ہمارا کیا تعلق ہے۔ نظام مصطفیٰ ﷺ آتا ہے کہ نہیں آتا اس سے ہمارا کیا تعلق یہ تو سیاسی باتیں ہیں صحابہ نے تو نہیں کہا کہ یارسول اللہ ﷺ آپ سیاسی باتیں کررہے ہیں نماز پڑھوائیں، روزہ رکھوائیں، نہیں بلکہ صحابہؓ کی تو یہ ڈیوٹی لگائی گئی تھی کہ جب دن آئے تو تلواروں کو صاف کرو۔ اس کے علاوہ یہ ڈیوٹی بھی تھی کہ گھوڑے پر بیٹھ کر تیراندازی کی مشق کریں اس موضوع پر ایک حدیث نہیں بلکہ بے شمار حدیثیں ہیں۔ جس میں حکم فرمایا گیا کہ تیراندازی سیکھو گھوڑ سواری سیکھو اور اپنے آپ کو مجاہد کی طرح تیار رکھو، ایک طرف رسول اللہ ﷺ اور صحابہ کرامؓ کی یہ سیرت مبارکہ ہے اور دوسری طرف یہ ڈرپوک اور بزدل علماء وسجادہ نشینوں کا عمل ہے۔ انہوں نے قوم میں یہ مرض پیدا کردیا ہے کہ سہولت سے رہو اسلامی نظام آئے یا نہیں یہ ہمارا مسئلہ نہیں۔ معاذ اللہ یہ مسئلہ ان شرابی اور زانی حکمرانوں کا ہے کہ اسلامی نظام نافذ کریں۔ آپ یہ سمجھتے ہیں کہ وہ حکومت جو امریکی اشارے پر ناچتی

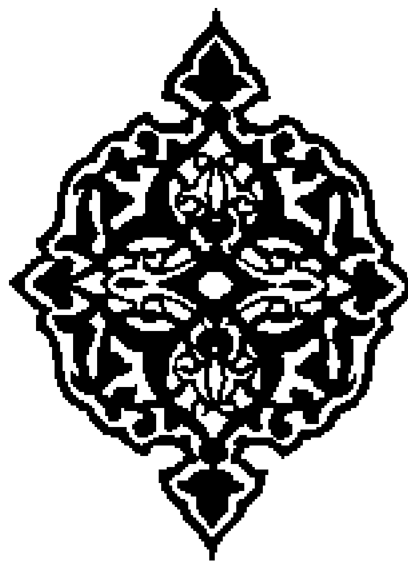
ہے اسلامی نظام لے کر آئے گی؟ ہرگز نہیں بلکہ انہوں نے تو کراچی میں 70 شراب خانوں کا لائسنس دے دیے ہیں یہ کبھی نظام مصطفیٰ نہیں لا سکتے۔ اب بھی اگر آپ یہ کہیں کہ یہ مولویوں کا کام نہیں، مولویوں کا کام تو یہ ہے کہ آرام سے بیٹھے رہیں تو دیکھیں صحابہ کے کردار کو جب احد کا میدان لگا تو حضرت سعد ابن وقاص ؓ کو رسول اللہ ﷺ خود اپنے ہاتھ سے تیر دیتے تھے اور فرماتے تھے کہ سعد تیر پھنکو۔ یہ وہ مقدس صحابی تھے جنہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا، اے سعد میرے ماں باپ تجھ پر قربان اللہ اکبر یہ تھا صحابہ کرام کا جذبہ قرآن پڑھنے والے قاری سے نہیں فرمایا۔ نماز پڑھنے والے نمازی سے نہیں فرمایا بلکہ میدان جہاد میں لڑنے والے غازی سے کہا کہ میرے ماں باپ تجھ پر قربان یہ شان تھی ان مجاہد صحابہ کی، دوسری طرف یہ جاہل علماء و شیوخ ابھی حال ہی میں ایک اجتماع ہوا، اس میں کسی نے اس عالم سے کہا (جو بیان کر رہا تھا) کہ کشمیر کے لیے دعا کریں تو انہوں نے کہا کہ یہ سیاسی مسئلہ ہے اس سے ہمارا کیا تعلق، معاذ اللہ اجتماع میں بیٹھ کر یہ فتویٰ دیا جا رہا ہے کہ یہ سیاسی مسئلہ ہے، کشمیر میں ہمارے مسلمان بھائی مر رہے ہیں اور یہ کہتے ہیں کہ یہ سیاسی مسئلہ ہے۔

محترم مسلمان بھائیو!

اللہ کی راہ میں جہاد کرو، ظالم و جابر حکومت جو برائیوں کو فروغ دے رہی ہے اس کے خلاف آواز بلند کرو، یہ سیاست نہیں بلکہ حکم قرآنی ہے اور قرآن کا حکم بیان کرنا سیاست ہے تو قرآن پاک کو لپیٹ کر مکہ معظمہ اور مدینہ واپس بھیج دو گھروں سے نکال دو، معاذ اللہ ہم ایسا بھی نہیں کر سکتے۔

(ماہنامہ احوال و آثار لاہور، اگست 1998ء)





باب دوم

جہاد اور مجاہدین

باب دوم (الف)

جہاد اور مجاہدین

اللہ تعالیٰ پر بھروسا کرتے ہوئے کفر کے خلاف میدان عمل میں نکلنا جہاد ہے:

مولانا شاہ احمد نورانی نے جامع مسجد جناح کراچی میں نماز تراویح کے بعد درس قرآن دیتے ہوئے کہا کہ جب مسلمان اللہ کی راہ میں جہاد کے لیے نکلتا ہے تو اللہ کی تائید اور نصرت ان مجاہدین کو حاصل ہوتی ہے جو کفر کے خلاف سینہ سپر ہو جاتے ہیں تاریخ اس بات پر شاہد ہے کہ مسلمان قلیل تعداد میں ہونے کے بعد بھی کفر کے کثیر لشکر پر ہمیشہ غالب ہوئے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ جب مسلمان غلامی رسول اللہ ﷺ کا طوق اپنے گلے میں ڈال لیتا ہے تو دنیا اس کے قدموں میں ہوتی ہے اور فرشتے قطار در قطار ان کی مدد کو اترتے ہیں۔ رسول اللہ ﷺ کی امت، امت واحدہ ہے اس میں رنگ، نسل اور زبان کا کوئی مسئلہ نہیں، مسلمان دنیا کے کسی بھی کونے میں آباد ہوں وہ ایک دوسرے کے بھائی ہیں ایک مسلمان کی تکلیف ساری مسلم قوم کی تکلیف ہے مسلمان الگ قوم ہے اور کافر الگ قوم ہے، کافر کبھی مسلمانوں کے دوست نہیں ہو سکتے کفر 14 سو سال سے اسلام کو مٹانے کے درپے ہے۔ انہوں نے کہا کہ ہمارے حکمران اسلام کی اصل روح سے غافل ہیں یہی وجہ ہے کہ اذان کو کہتے ہیں کہ "آذان بج رہی ہے" کاش آج مسلم ممالک کے حکمران اسلامی تعلیمات پر عمل کرتے تو دنیا میں جس طرح یہود اور ہنود مسلمانوں کے خلاف سازشیں کر رہے ہیں اور مسلمان ان کے ظلم کا نشانہ بن رہے ہیں ایسا ہرگز نہ ہوتا، انہوں نے کہا کہ اللہ تعالیٰ ہمارے حکمرانوں کو صحیح راہ دکھائے۔

(ہفت روزہ ضرب اسلام کراچی، دسمبر 2000ء)

حکم ربی ہے کہ اپنے آپ کو دشمن کے مقابلے میں ہر وقت تیار رکھو:

چھانگا مانگا میں عرس ہمدم کی آخری نشست سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ قوم کو

ہر وقت جہاد کے لیے تیار رہنا چاہیے۔ حکم ربی ہے کہ دشمنوں کے مقابلے میں اپنے آپ کو ہر طرح سے تیار رکھو خدا کے فضل سے ہم ایٹمی طاقت بن چکے ہیں، جب پوری قوم ایٹمی طاقت بننے کی خوشی میں جشن منا رہی تھی تو ایک این جی او کا سربراہ قابل فخر سائنس دانوں کے خلاف جلوس اور ان کے پتلے جلا رہا تھا آج بدقسمتی سے وہ موجودہ حکومت کا حصہ ہے۔ کس قدر شرم کی بات ہے کہ ایک این جی او کی سربراہ 70 ہزار کشمیریوں کے خون سے ہاتھ رنگنے والے فوجیوں میں مٹھائیاں تقسیم کرتی ہے، اور ہندوستان میں جا کر اپنے ناچ سے ان کا دل بہلاتی ہے۔ یہودیوں اور نصرانیوں کے پیسے سے پلنے والی یہ تنظیمیں اسلام کا تشخص مجروح کر رہی ہیں اور اسلامی معاشرہ سے بغاوت پر تلی ہوئی ہیں۔ ہماری فوج اسلامی اور جہادی فوج ہے۔ دنیا بھر میں جہاد کے مخالفین کا کوئی کام نہیں انہیں فوراً اہم عہدوں سے الگ کرنا ہی ملک کے مفاد میں ہے دنیا بھر میں امت مسلمہ امت واحدہ کی حیثیت رکھتی ہے اس لیے کشمیر، فلسطین اور چیچنیا میں ہونے والی خونریزی سے پاکستان کے مسلمانوں کے دل بری طرح دکھتے ہیں۔
(ندائے اہلسنت لاہور، نومبر 2000ء)

نبی کریم ﷺ مجاہد اور امام المجاہدین ہیں:

جمعیت علماء پاکستان کی سپریم کونسل کے چیئرمین علامہ شاہ احمد نورانی صدیقی نے کہا کہ قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ نے حضور پرنور ﷺ کی امت پر بے شمار احسانات کا ذکر فرمایا اور جس انداز سے حضور پرنور ﷺ کی اس امت کو "خیر امت" کے لقب سے سرفراز فرمایا، حضور پرنور ﷺ اللہ تبارک وتعالیٰ کے محبوب خود شہادت کی تمنا کیا کرتے تھے۔ آپ نے سیرت صحابہ کا مطالعہ کیا ہوگا اس میں غور فرمایا ہوگا کہ صحابہ کرام بھی شہادت کی آرزو کیا کرتے تھے۔ صحابہ کرام علیہم الرضوان کے پاس جو سواری تھی اور اس زمانے کے ہتھیار تلوار، نیزہ خنجر وغیرہ جو کچھ بھی ہوتا تھا اس کو ہر وقت تیار رکھتے تھے تاکہ کسی بھی وقت جب اللہ کے محبوب کا حکم ہو اور جہاد کا اعلان ہو تو کہیں وہ پیچھے نہ رہ جائیں اور شہادت کی سعادت سے محروم نہ رہ جائیں۔ صحابہ کرام علیہم الرضوان کو شہادت کی تمنا تڑپاتی رہتی تھی وہ بے چین رہتے تھے، وہ اللہ کے رسول ﷺ کے حکم کے منتظر رہتے تھے، جیسے ہی جہاد کی تیاری کا حکم ملتا تھا فوراً اپنی اپنی بساط کے مطابق میدان جہاد میں کود پڑتے تھے۔ اس لیے کہ وہ جانتے تھے کہ شہادت کی

موت سے بڑھ کر کوئی زندگی نہیں ہے۔

صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین حضور ﷺ کے ساتھ آپ کے زیر سایہ اور آپ کی تربیت میں رہ کر آپ کے حکم کی تعمیل کے لیے اسی طرح سے اپنی زندگیوں کو ہاتھ میں لے کر پھرتے تھے کہ وقت آئے تو وہ اسلام کی راہ میں دین کی راہ میں اپنی جان کو قربان کر دیں۔ کسی صحابی رسول اللہ ﷺ نے جان دینے کے سلسلے میں کبھی کوئی ہچکچاہٹ نہیں کی۔ وہ اپنی جان کو ہتھیلی پر لیے پھرتے تھے۔ صحابہ کرام نے حضور ﷺ کے دست مبارک پر جہاد کی بیت کی ایک جہاد وہ کہ میدان جہاد میں نکل کہ کافروں اور دشمنان دین کے خلاف لڑنا پڑتا ہے یہ وہ جہاد المقدس کی آزادی کی جنگ لڑ رہے ہیں ان لوگوں کا مرتبہ بہت بلند ہے۔

رب العالمین ارشاد فرماتا ہے ''وہ جو ایمان لائے اور ہجرت کی اور اپنے مال وجان سے اللہ کی راہ میں لڑے اللہ کے یہاں ان کا درجہ بڑا ہے''۔

حضور ﷺ بڑے مجاہد تھے مجاہدین کے سردار تھے۔ حضور ﷺ ہر وقت جہاد کے لیے تیار رہتے تھے آپ کی تلوار ہر وقت تیار رہتی تھی، آپ کا اسلحہ ہر وقت تیار رہتا تھا آپ مجاہدین سے محبت فرماتے تھے، جہاد پر حضور ﷺ ان سے بیعت لیتے تھے۔

(ہفت روزہ ضرب اسلام کراچی، یکم رمضان المبارک ۱۴۲۱ھ)

زمین پر انصاف قائم کرنا جہاد ہے:

عراقی عوام پر امریکا کے ممکنہ حملے کے خلاف جامع مسجد قصباں صدر کراچی میں ملک گیر یوم احتجاج کے موقع پر علامہ شاہ احمد نورانی نے کہا کہ امریکا یہ سمجھتا ہے کہ مسلمانوں کی نسل کو ختم کر دے گا تو یہ اس کی بھول ہے۔ اللہ نے امریکا میں مسلمان پیدا کیے ہیں جو امریکا میں رہتے ہوئے امریکا کے خلاف جہاد کریں گے۔ انہوں نے کہا کہ اللہ تعالیٰ ظلم کو پسند نہیں کرتا مظلوم مسلمان کی بددعا سے ڈرنا چاہیے، عالم السلام پر اس وقت ظلم ہو رہا ہے۔ زمین پر انصاف قائم کرنا جہاد ہے فلسطین، کشمیر اور عراق عالم اسلام کا حصہ ہیں۔ انہوں نے کہا کہ ساری دنیا میں یہودیوں کی تعداد دو کروڑ سے زائد نہیں لیکن یہودی دنیا کی 70 فیصد مصنوعات پر قابض ہیں اسرائیل کا سب سے بڑا سر پرست امریکا ہے یہودیوں اور عیسائیوں کے عزائم دنیا بھر کے مسلمانوں کے خلاف خطرناک ہیں انہوں نے کہا کہ یہودی

مصنوعات کا بائیکاٹ کیا جائے کیونکہ ان کا 10 فیصد بھتا اسرائیل کو جاتا ہے۔
(نوائے وقت کراچی، 5-1-2003)

جہاد کرنے سے ہی مسلمانوں کو سرخروئی حاصل ہوگی:

علامہ شاہ احمد نورانی نے برنس روڈ کراچی میں نماز تراویح کے بعد درس قرآن سے خطاب فرماتے ہوئے کہا کہ قرآن پاک کے تقریباً 18 پاروں میں بنی اسرائیل کا ذکر آیا ہے ان پر اللہ کی لعنت فرمائی گئی ہے۔ بار بار واقعہ سنانے سے رب العالمین چاہتا ہے کہ مسلمان سبق حاصل کریں اور اللہ تعالیٰ نے اپنے حبیب مکرم ﷺ کے صدقے سے امت مسلمہ پر بے شمار احسانات فرمائے ہیں اسے یاد رکھیں، اور رب تعالیٰ کی فرمابرداری میں لگ جائیں اور رسول اللہ کے بتائے ہوئے بہترین طریقے پر زندگی گزاریں ظلم کے خلاف اٹھ کھڑے ہوں اور جہاد کو مسلمانوں میں جاری کریں، جہاد مسلمانوں کی فلاح کامرانی اور عزت ہے اور مسلمانان عالم دنیا میں جہاد کرنے ہی سے سرخرو ہوں گے۔
(نوائے وقت کراچی، 26-11-2001)

فوجی تربیت اسلامی تعلیمات کا حصہ ہے:

علامہ نورانی نے کچھی میمن مسجد صدر کراچی میں نماز جمعہ کے اجتماع سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ رحمانی قوتوں اور شیطانی قوتوں کا مقابلہ تا قیامت جاری رہے گا۔ انہوں نے کہا کہ جہاد کی غرض سے فوجی تربیت لینا اسلامی تعلیمات کا حصہ ہے اور امت مسلمہ پر دین کا دفاع کرنے کی ذمہ داری ہے۔ مسلمانوں کی تاریخ ہے کہ وہ مسلسل جہاد میں رہتے ہیں مجاہدین کی مدد کرنے والے بھی جہاد میں شامل ہیں۔ دنیا کے بدمست ہاتھی امریکا کا غریب ملک افغانستان نے پانچ ہفتے مقابلہ کیا اور مقابلہ اب بھی جاری ہے اور وہ وقت جلد آئے گا کہ ہم امریکا کی بربادی اپنی آنکھوں سے دیکھیں گے، امریکا بھارت اور یہود و ہنود نے منافقین کے ساتھ مل کر جو افغانستان میں مسلمانوں کا خون بہایا اس کا بدلہ ہم ضرور لیں گے۔
(نوائے وقت کراچی، 1-12-2001)

دوران جنگ عارضی پسپائی شکست نہیں جنگی حکمت عملی ہے:

علامہ شاہ احمد نورانی نے جامع مسجد عیدگاہ قصاباں جامع کلاتھ کراچی کی پہلے مرحلے کی تعمیر کے سنگ بنیاد کی تقریب سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ افغانستان میں جو لوگ جہاد کر رہے ہیں وہ عظیم ہیں کیونکہ فضیلت ان کی جنگی حکمت عملی ہے۔ ہمیں رب العزت کی بارگاہ سے مایوس نہیں ہونا چاہیے۔ قرآن کریم سے ثابت ہے کہ دوران جنگ عارضی پسپائی شکست نہیں بالآخر فتح و نصرت اور تائید ایزدی سے مسلمانوں کا ہی مقدر بنے گی۔

مولانا شاہ احمد نورانی نے مزید کہا کہ اسلام اور مسلمانوں کی قوت ختم کرنے کے لیے یہود، ہنود، نصاریٰ اور مجوسی ساڑھے چھ سو برس سے مسلسل کوششیں کر رہے ہیں۔ خود صلاح الدین ایوبی اور عیسائیوں کا معرکہ 80 برس تک جاری رہا جس میں ایک مرحلے پر مسلمان لشکر کو شکست بھی ہوئی۔ انہوں نے کہا کہ یہ طے ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے نیک بندوں کا امتحان لے کر پھر انہیں دائمی فتح عطا کرتا ہے۔

(نوائے وقت کراچی، 24-11-2001)

مسلمان جہاد کو بھول کر پستی کا شکار ہوئے:

مولانا شاہ احمد نورانی نے دارالعلوم معین الاسلام نیو کراچی کے سالانہ ”جلسہ دستار فضیلت و عرس مولانا سعید حامدی“ سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ جہاد امت مسلمہ کا شعار اور مسلمانوں کی شان کا سبب ہے، جہاد کے فرض کو بھول کر مسلم امہ پستی کا شکار ہوگئی۔ انہوں نے کہا کہ حضور اکرم ﷺ نے صحابہ کرام کو تربیت جہاد دی تھی، صحابہ کرام دن کے غازی اور رات کے نمازی تھے، انہیں جذبہ جہاد نے ناقابل تسخیر بنا دیا تھا۔ انہوں نے کہا کہ آج بھی مسلمانوں کی پستی کا واحد علاج جہاد ہے۔ علماء و مشائخ کو چاہیے کہ وہ لوگوں میں بھی جذبہ جہاد بیدار کریں اور اسوۂ شبیری پر عمل کرتے ہوئے خود بھی مسجدوں اور خانقاہوں سے نکل کر میدان عمل میں آئیں۔

(روزنامہ خبریں، لاہور، 23-4-2000)

صیہونی طاقتیں مسلمانوں میں جذبہ جہاد ختم کرنا چاہتی ہیں:

علامہ شاہ احمد نورانی نے شاہ فیصل کالونی کراچی جے یو پی کے زیر اہتمام ''امام احمد رضا'' کانفرنس سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ اسلام اور پاکستان دشمن قوتوں کے فتنوں کا مقابلہ کرنے کے لیے ملک میں نظام مصطفیٰ عملی طور پر نافذ کیا جائے۔ علامہ نورانی نے اپنے پونے دو گھنٹے کے خطاب میں اعلیٰ حضرت امام احمد رضا کے کردار و افکار پر تفصیل سے روشنی ڈالی۔ انہوں نے کہا کہ فکر رضا یہی پیغام دیتی ہے کہ دنیا کے اندھیروں میں روشنی کی کرن کے لیے قرآن پاک کی تعلیمات پر عمل کیا جائے۔ کتاب مبین میں سے جو روشنی ملے گی وہ امریکا اور لندن کے ایوانوں سے نہیں ملے گی۔ انہوں نے کہا کہ خون، زبان، شہر، صوبہ اور وطن کے رشتے سے بھی بڑھ کر غلامی مصطفیٰ کا رشتہ ہے، مسلمان اس رشتہ پر اپنی جان و مال اور عزت و آبرو قربان کرتے چلے آئے ہیں۔ اسلام کی سربلندی مسلمانوں پر قرض ہے۔ اس کے لیے خواہ جہاد یا جنگ کی صورت اختیار کرنی پڑے، انہوں نے کہا کہ صیہونی طاقتیں امت مسلمہ میں سے جذبہ جہاد ختم کرنا چاہتی ہیں وہ اس سلسلے میں زبان، علاقیت اور طبقات کی بنیاد پر مسلمانوں کو تقسیم کرنے کا شرمناک کھیل کھیل رہے ہیں۔ پوری دنیا میں اسلام کے خلاف کھلے عام محاذ آرائی جاری ہے مظلوم مسلمانوں کو یہودی یا ہنود انتہا پسندوں کے ہاتھوں بے دریغ قتل کروایا جا رہا ہے۔ انہوں نے کہا کہ اس طریقے سے مسلمانوں کی حق خودارادیت کی تحریکوں کو دبایا جا سکتا ہے اور نہ ہی جذبہ جہاد اور شوق شہادت کو ختم کیا جا سکتا ہے۔

(نوائے وقت کراچی، 6-5-2002)

ایمان تقویٰ جہاد فی سبیل اللہ کا موٹو رکھنے والی فوج اسرائیل کو ہرگز تسلیم نہیں کرے گی:

متحدہ مجلس عمل کے قائد علامہ شاہ احمد نورانی نے کراچی پریس کلب کے سامنے مجلس عمل کے زیر اہتمام ایک بڑے احتجاجی مظاہرے سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ ایل ایف او پاکستان پر امریکی تسلط، فضائی اڈوں پر امریکی فوجوں کی موجودگی اور بیت المقدس پر اسرائیلی قبضے کو تسلیم کرنے کا نام ہے۔ پارلیمنٹ اگر پاکستانی ہوائی اڈے امریکا سے خالی کرانے کا مطالبہ کرتے تو ایل ایف او کے ذریعے پارلیمنٹ کو ختم کر کے امریکا کو یہاں

بیٹھانے اور ارکان پارلیمنٹ کو ان کے گھروں میں بھیجنے کا انتظام کیا جائے۔ انہوں نے کہا کہ ایمان تقویٰ جہاد فی سبیل اللہ کا موٹو رکھنے والی فوج اسرائیل کو ہرگز تسلیم نہیں کرے گی۔ افغانستان اور عراق امریکی و برطانوی افواج کے قبرستان بنیں گے پاکستان افواج عالم اسلام کا دفاع کرے گی۔

(روزنامہ حساب کراچی، 5-7-2003)

قادیانی پہلے فلسطینی اور عراقی مسلمانوں کی اور اب پاکستانی مجاہدین کی مخبری کر رہے ہیں:

مولانا شاہ احمد نورانی نے جمعیت علماء پاکستان و مرکزی جماعت اہلسنّت لاہور کے زیر اہتمام سبزہ زار اسکیم لاہور میں عظیم الشان ختم نبوت کانفرنس سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ قادیانی فوجی اور ایف بی آئی مل کر ملکی سلامتی کے خلاف سازشیں کر رہے ہیں۔ جو فوجی گرفتار ہوئے ہیں یہ قادیانیوں کی کارستانی ہے۔ قادیانیوں کا ہیڈ کوارٹر تل ابیب میں ہے اور وہ فلسطینی اور عراقی مسلمانوں کی مخبری کرتے تھے اب وہ پاکستانی مجاہد تنظیموں کے ساتھ ساتھ فوج میں اسلام پر پوری طرح کاربند فوجی افسروں اور جوانوں کی بھی مخبری کر کے انہیں پکڑوا رہے ہیں، یہ حکومت کی بزدلی ہے کہ اس نے اب اپنے فوجیوں کو بھی امریکا کے حوالے کرنا شروع کر دیا ہے جس سے ملک میں انتشار پھیلے گا جو ملکی سلامتی کے لیے انتہائی تباہ کن ہے انہوں نے حکمرانوں کو خبردار کیا کہ وہ اپنی حرکتیں بدلیں اب پانی سر سے گزر چکا ہے۔

(روزنامہ اسلام کراچی۔ 2-9-2003)

مقامات مقدسہ کی بے حرمتی برداشت نہیں کریں گے:

علامہ نورانی نے ملتان میں مجلس عمل کے زیر اہتمام ''ملین مارچ'' سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ آج اس عظیم الشان ''ملین مارچ'' نے عراق کے غیور مسلمانوں کے ساتھ اظہار یکجہتی کر کے دل کی گہرائیوں سے اس خلوص عقیدت اور محبت کا اظہار کر دیا ہے جو یہاں کے عوام کو انبیاء اور اولیاء کی سرزمین عراق سے ہے۔ انہوں نے کہا کہ آج ایک بار پھر عراق کی سرزمین پر کربلا برپا ہو گئی ہے۔ مسلمان بچے سات سات دن سے بھوکے پیاسے بلک رہے ہیں اور ظالم امریکا ان پر آگ اور بارود برسا رہا ہے۔ انہوں نے کہا کہ عراقی عوام

نے امریکا کے جبر واستبداد کے سامنے جھکنے سے انکار کر کے سنت حسینیت کو زندہ کر دیا ہے، اس وقت عراقی مجاہدین صلاح الدین ایوبی کا کردار ادا کر رہے ہیں۔

انہوں نے کہا کہ بھارت نے پاکستان کو دھمکیاں دینا شروع کر دی ہیں لیکن پاکستانی عوام اس کے مقابلے میں سیسہ پلائی ہوئی دیوار ہیں، وہ اس کے عزائم کا بھی مقابلہ کرنے کی ہمت رکھتے ہیں اور عراقیوں نے اپنے جذبوں سے جو آگ روشن کی ہے اس میں وقت کے تمام یزید بھسم ہو جائیں گے۔

(نوائے وقت کراچی، 5-4-2003)

ایٹمی پروگرام کے تحفظ کے لیے ڈاکٹر عبدالقدیر خان کو صدر مملکت بنایا جائے:

علامہ شاہ احمد نورانی نے ''دفاع اسلام محاذ'' کی احتجاجی ریلی کی قیادت (ناصر باغ تا اسمبلی ہال لاہور) کے بعد جلوس کے شرکاء سے خطاب فرماتے ہوئے کہا کہ ہم منافق حکمرانوں کے خلاف جدوجہد جاری رکھیں گے۔ انہوں نے کہا کہ افغانستان امریکا کا قبرستان بن رہا ہے اور اب عراق بھی امریکا کا قبرستان بنے گا۔ بغداد میں سقوط نہیں ہوا جب تک جہاد جاری ہے مسلمان ختم نہیں ہو سکتے۔ مولانا شاہ احمد نورانی نے کہا کہ مسلمان مایوس نہ ہوں اس صدی میں ایک نئی کربلا سج رہی ہے اسلام اس کربلا کے بعد زندہ ہوگا۔ انہوں نے کہا کہ حکمران امت سے کٹ گئے ہیں۔ کیونکہ یہ امریکا اور یہودیوں کا ساتھ دے رہے ہیں۔

اس ریلی کے اہتمام پر مندرجہ ذیل قراردادیں بھی منظور کی گئیں۔

(۱) سب سے پہلے پاکستان کے بجائے سب سے پہلے اسلام کو فروغ دیا جائے۔

(۲) دفاع اسلام محاذ کا یہ نمائندہ احتجاجی جلوس کشمیر پر بھارت کے ناجائز قبضے اور مسلمانوں کی قتل وغارت کی شدید مذمت کرتا ہے۔

(۳) شرکاء نے یہ مطالبہ بھی کی کہ ایٹمی پروگرام کے تحفظ کے لیے ڈاکٹر عبدالقدیر خان کو صدر مملکت کے عہدے پر فائز کیا جائے۔

(نوائے وقت کراچی، 17-4-2003)

عید سادگی سے منائیں:

علامہ شاہ احمد نورانی نے اپنے پیغام عید میں پاکستانی مسلمانوں سے اپیل کی کہ دنیا بھر میں مسلم ممالک کے افسوسناک واقعات مقبوضہ کشمیر میں بھارتی افواج کی درندگی اور بے گناہ فلسطینیوں پر بیت المقدس میں اسرائیلی مظالم کے باعث عید سادگی سے منائیں اور اس موقع پر اپنے دنیا بھر کے مسلمان بھائیوں کو دعاؤں میں یاد رکھیں جو عصبیت، لسانیت، جارحیت، ظلم وستم اور اسلام دشمن عناصر کی سازشوں کے باعث پریشان اور رنجیدہ ہیں ان کے لیے دعا کریں۔

(نوائے وقت کراچی، 13-2-2003)

مجاہد وہ ہوتا ہے جس کے ایک ہاتھ میں تلوار اور ایک ہاتھ میں قرآن ہو:

جماعت اسلامی کے سالانہ اجتماع (قرطبہ لاہور) میں خطاب کرتے ہوئے کہا کہ فلسطین، کشمیر اور چیچنیا کے مسلمانوں کا خون بہہ رہا ہے اور وہ مسلمانوں کو پکار رہے ہیں۔ بیت المقدس کسی عمر فاروق اور اور صلاح الدین ایوبی اور کسی محمد بن قاسم کا انتظار کر رہا ہے۔ مجاہدین کشمیر، چیچنیا اور فلسطین میں بڑی بڑی فوجوں سے نبرد آزما ہیں مجاہدین کی کامیابیوں نے دنیا کو ورطہ حیرت میں ڈال رکھا ہے۔ انہوں نے کہا کہ مایوسی کفر ہے مومن کبھی مایوس نہیں ہوتا آنے والی صدی اسلام کی صدی ہوگی، وعدۂ نبی پورا ہو کر رہے گا۔ پاکستان جہادی قوتوں کا مرکز ہے۔ انہوں نے کہا کہ دنیا کو جہاد اور دہشت گردی میں فرق کرنا ہوگا مجاہد وہ ہوتا ہے جس کے ایک ہاتھ میں تلوار اور ایک قرآن ہو، انہوں نے کہا کہ اسلام میں بادشاہت نہیں بادشاہوں نے انگریزوں کے ذریعے اسلامی حکومتوں پر قبضہ کر رکھا ہے۔ انہوں نے کہا کہ حکومت وراثت میں نہیں ملتی۔ انہوں نے کہا کہ نیکیوں کو پھیلانا اور برائیوں کو مٹانا ہماری ذمہ داری ہے۔

(ندائے اہلسنت نومبر 2000)

کشمیر اور افغانستان میں اب بھی جہاد جاری ہے:

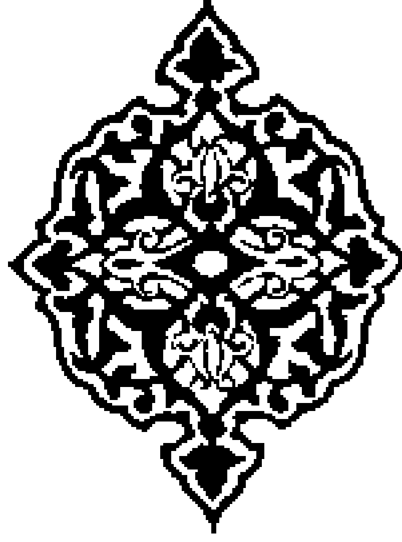
جامعہ رکن الاسلام حیدرآباد میں پریس کانفرنس سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ

اسلام ہر کربلا کے بعد زندہ ہوتا ہے۔ انہوں نے کہا کہ مظلوم کشمیری مسلمانوں کی مدد کے لیے پاکستان سے بھی مسلمان جاتے رہے ہیں اور شہید ہوتے رہے ہیں افغانستان میں بھی یہی معاملہ تھا وہاں مسلمانوں کی مدد کے لیے جانے والے بھی شہید ہوئے۔ جنرل مشرف کے اس بیان پر کہ مذہبی جماعتوں نے نوجوانوں کو افغانستان میں مروایا، مولانا نورانی نے کہا کہ وہاں مسلمانوں کی مدد کے لیے جانے والے شہید ہوئے، بالکل اسی طرح جس طرح بھارت کے خلاف تین جنگوں میں پاکستانی شہید ہوئے، کشمیر اور کارگل میں لوگوں نے اپنی جانوں کے نذرانے پیش کیے، کشمیر اور افغانستان میں اب بھی جہاد جاری ہے۔

ایک سوال کے جواب میں انہوں نے کہا کہ کشمیر اور افغانستان میں فرق ہے افغانستان ایک خودمختار ملک تھا جب کہ کشمیر ہندوستان کی تقسیم کے ایجنڈے کا حل طلب حصہ ہے، اقوام متحدہ کے 8 جنوری 1948ء کو یہ قرارداد منظور کی تھی کہ کشمیریوں کو حق خوارادیت دیا جائے گا کہ وہ ریفرنڈم کے ذریعے فیصلہ کریں وہ بھارت کے ساتھ رہنا چاہتے ہیں یا پاکستان کے ساتھ؟ انہوں نے کہا کہ امریکا پوری دنیا میں ہتھیار تقسیم کر کے مسلمانوں کے خون سے ہولی کھیل رہا ہے۔ فلسطین میں امریکا کا کردار انتہائی گھناؤنا ہے یہودیوں کو مسلمانوں کے قتل عام کے لیے اُکسایا جا رہا ہے اور یہی کچھ بھارت میں ہندو مسلمانوں کے ساتھ کر رہے ہیں، روزانہ مسلمان قتل کیے جا رہے ہیں اور جلائے جا رہے ہیں، 50 ہزار مسلمان کیمپوں میں پڑے ہیں ایک سوال پر انہوں نے کہا کہ او آئی سی عیسائیوں اور یہودیوں کے ایجنڈے پر کام کر رہی ہے وہ کشمیر اور فلسطین سمیت دنیا بھر میں مسلمانوں کے تحفظ کے لیے کردار ادا کرنے میں ناکام رہی ہے۔ انہوں نے حکومت پر زور دیا کہ وہ فلسطینی شہداء کے خاندانوں کی سرپرستی کے لیے سرکاری سطح پر فنڈ قائم کریں۔

(نوائے وقت کراچی، 2001)





باب سوم

قیامِ پاکستان

باب سوم (الف)

قیامِ پاکستان

محمد بن قاسم ایک مسلمان بیٹی کی آواز پر لشکر لے کر آیا اور وہی پاکستان کی بنیاد بنی:

جمعیت علماء پاکستان کے زیر اہتمام جامعہ نعیمیہ لاہور میں ''استاذ العلماء'' کانفرنس سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ علماء کرام متحد ہو کر لادینی قوتوں اور دہشت گردوں کا مقابلہ کریں کسوو میں مسلمانوں کو بھیڑ، بکریوں کی طرح ذبح کیا جا رہا ہے اور مسلمان حکمران بے غیرتی کی تصویر بنے بیٹھے ہیں۔ محمد بن قاسم ایک مسلمان بیٹی کی آواز پر لشکر لے کر آیا اور وہی پاکستان کی بنیاد بنا لیکن آج آزاد کشمیر، کسوو اور بوسنیا میں بہنوں اور بیٹیوں کی عزتیں لوٹی جاری ہیں اور حکمران قوم کو ناچ، گانے دکھانے میں مصروف ہیں، ریڈیو، ٹی وی پر یہودیوں کے ایجنٹ بیٹھے ہوئے ہیں جو ایک منصوبے کے تحت قوم کو بے حیا بنانے میں مصروف ہیں۔
(قائد تحریک نظام مصطفیٰ ص 25, 26)

دس لاکھ سے زائد مسلمانوں نے اسلام کے نام پر قائم ہونے والی اس مملکت کے لیے قربانی دی تھی:

متحدہ مجلس عمل کے سربراہ علامہ شاہ احمد نورانی نے ''حمید نظامی ہال'' لاہور میں لیڈر شپ لیکچر کے سلسلے میں خطاب فرما رہے تھے۔ انہوں نے کہا کہ اس وقت پاکستان کی نظریاتی اساس کو چیلنج درپیش ہے یہ کہنا کہ ''پہلے پاکستان'' دراصل پاکستان کی نظریاتی اساس اور دو قومی نظریہ سے انحراف ہے۔ انہوں نے کہا کہ ہندوستان میں قیام پاکستان کے وقت جب مسلمانوں سے پوچھا گیا تھا کہ آپ کون ہیں تو انہوں نے کہا تھا کہ ہم مسلمان ہیں، حالانکہ مسلمانوں کو ہندوستان میں رہتے ہوئے بارہ سو سال سے زائد عرصہ ہو چکا تھا۔ انہوں نے کہا کہ مسلمان قومیت کسی وطن سے نہیں بلکہ غلامی رسول سے تشکیل پائی ہے۔

انہوں نے کہا کہ حکومت کہہ رہی ہے کہ ہمیں صرف اپنی فکر یعنی (پاکستان) کی فکر کریں اور پرائے پھڈے میں نہ پڑیں اگر ہمارا پرائے پھڈے سے کوئی تعلق نہیں ہے تو پھر ہمیں عالمی اتحاد میں گھس کہ افغانستان میں قتل عام میں حصہ دار بننے کی کیا ضرورت تھی، دس لاکھ سے زائد مسلمانوں نے اسلام کے نام پر قائم ہونیوالی اس مملکت کے لیے قربانی دی اور اب اس کا تحفظ ہماری دینی ذمہ داری ہے، پاکستان تو قائم ہی دین کے نام پر ہوا تھا اب دین کو درمیان سے کیسے نکالا جاسکتا ہے۔ 1973ء کا دستور متفقہ ہے اس میں پہلی مرتبہ ملک کا سرکاری مذہب اسلام قرار دیا گیا تھا (یعنی حکومت کہے گی کہ وہ مسلمان ہے)۔ اس طرح اگر اسلام پر کوئی مشکل آئے گی تو اسلام کا دفاع کرنا بھی حکومت کا آئینی فریضہ ہے حکومت اس کی ذمہ دار ہوگی۔ اس طرح مسلم امہ کی بہتری کے لیے اقدامات کرنا حکومت کا آئینی فریضہ ہے مگر نہایت افسوس کی بات ہے کہ آج تک اس دستور پر عمل نہیں ہوا، تاہم ہمیں جدوجہد کرنی چاہیے کہ مستقبل میں آئین پر عملدرآمد ہو۔ انہوں نے کہا کہ 1973ء کا آئین مولویوں نے سوشلسٹوں سے بنوایا۔ انہوں نے کہا کہ آج کل یہ کہنا فیشن بن گیا ہے کہ دینی جماعتوں کا کردار ختم ہوگیا ہے لیکن ہم واضح کرنا چاہتے ہیں کہ دینی جماعتیں اتنی بے وقوف نہیں ہیں وہ سمجھتی ہیں کہ پاکستان کی سرحدوں پر بھارتی فوج تیار کھڑی ہے اس لیے ملک کے اندر امن کی ضرورت ہے، لیکن جب انتخابی معرکہ آئے گا وہاں ہم اپنا زور ضرور دکھائیں گے۔ انہوں نے کہا کہ امریکی کانگریس کے نہ جانے پیٹ میں کیا درد ہوا ہے کہ اس نے قادیانیوں کو مسلمان قرار دینے کا مطالبہ کیا ہے، حالانکہ اگر قادیانی توبہ کرکے اسلام قبول کرلیں تو ہمارے دروازے کھلے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ سوشلزم اور اس کے نام لیوا ختم ہو چکے ہیں اور اب سکولرازم کی باری ہے۔

(نوائے وقت کراچی، 3-3-2002)

پاکستان کسی غیر ملک کی مدد یا کسی فوج کے بل بوتے پر قائم نہیں ہوا تھا:

علامہ شاہ احمد نورانی نے یوم آزادی کے موقع پر اچھرہ لاہور میں ایک بڑے جلسہ عام سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ 1973ء کے دستور کو ختم کرانے کے لیے این جی اوز کے ذریعے 80 کروڑ روپے تقسیم کیے جاچکے ہیں۔ جب کہ امریکا، برطانیہ، ہندو اور یہودی

مل کر اس سازش میں مصروف ہیں کہ آئندہ اسمبلیوں میں اسلام سے دلچسپی رکھنے والے افراد نہ آئیں تاکہ مسلمانوں کو امریکا اور یہودیوں کی غلامی میں دے دیا جائے۔ متحدہ مجلس عمل پاکستان کے مسلمانوں کے لیے امید کی ایک کرن ہے جس کی روشنی میں ملک کی تقدیر بدل جائے گی۔ واشنگٹن سے ملک کی تقدیر نہیں بدل سکتی، آج ملک کو امریکا کے حوالے کر دیا گیا ہے جگہ جگہ امریکی اڈے قائم ہیں ایف بی آئی کے لوگ پاکستان کے گلی محلوں میں گھوم رہے ہیں تاکہ جسے چاہیں امریکا لے جائیں یا کیوبا میں قید کر دیں۔ پاکستان کسی غیر ملک کی مدد یا کسی فوج کے بل بوتے پر قائم نہیں ہوا تھا قائداعظم کی قابل فخر اور مخلص قیادت نے قوم کو متحد کیا اور انگریز کی تمام تر مخالفانہ کوششوں کے باوجود مملکت خداداد قائم ہوئی۔ بھارت کشمیریوں کا قتل عام کر رہا ہے لیکن اس کے باوجود کشمیر کے مسلمان اور مجاہدین اپنے خون سے آزادی کی ایک تاریخ رقم کر رہے ہیں۔ افغانستان میں امریکی اور اس کے حواری مسلم دشمن قوتوں نے پاکستان کے کندھوں کو عالم اسلام کے خلاف استعمال کیا۔ اسلام آباد میں امریکا کے ایجنٹ اور ورلڈ بینک کے نوکر اپنا کردار ادا کر رہے ہیں ایسے میں عوام کو بیدار ہونا ہوگا۔

(ایکسپریس کراچی، 16-8-2002)

اسلام اور پاکستان لازم و ملزوم ہیں:

علامہ شاہ احمد نورانی صدیقی نے جامع مسجد نورانی قریشی نارتھ کراچی میں نماز جمعہ کے اجتماع سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ پاکستان اسلام کے مقدس نام پر قائم کیا گیا تھا اور اسلام کے نام پر دنیا کے نقشہ پر ہمیشہ قائم رہے گا۔ اسلام اور پاکستان لازم و ملزوم ہیں لیکن بدقسمتی سے یہودی، عیسائی، ہنود اور قادیانی پاکستان کے اسلامی تشخص کو ختم کرنے کے درپے ہیں، ان قوتوں کے خلاف جدوجہد جاری رہے گی۔

انہوں نے کہا کہ امام حسین نے ہمیں سبق دیا ہے کہ انسان ایمان اور سچائی کی طاقت سے باطل کو شکست دے سکتا ہے جو اس کا مقدر ہے۔ فلسطین، کشمیر، چیچنیا، برما اور دنیا کے ہر اس خطے میں جہاں مسلمان باطل قوتوں کے خلاف نبرد آزما ہیں یہ حسین ابن علی کی فقید المثال قربانی ہی کا تسلسل ہے۔ انہوں نے مسلمانوں سے اپیل کی کہ وہ اپنی صفوں میں اتحاد کے ساتھ پاکستان کے اسلامی تشخص کی حفاظت کریں اور اس ملک کو نظام مصطفی ﷺ

کا گہوارہ بنانے کے لیے اپنی جدوجہد تیز کریں۔

(نوائے وقت کراچی، 20-4-2002)

نظریہ پاکستان کی نفی کرنے والوں کی شہریت ختم کی جائے:

جمعیت علماء پاکستان کی سپریم کونسل کے چیئرمین اور ورلڈ اسلامک مشن کے سربراہ علامہ شاہ احمد نورانی نے حکومت سے مطالبہ کیا ہے کہ دوسرے ممالک میں بیٹھ کر نظریہ پاکستان کی نفی کرنے والوں کی شہریت ختم کی جائے۔ این۔ جی۔ اوز۔ کی آمدنی واخراجات کی جانچ پڑتال کے لیے سپریم کورٹ کے جج کی سربراہی میں کمیشن تشکیل دیا جائے، پاکستان میں دینی جماعتیں متحد ہیں، اور وہ پاکستان کے اسلامی تشخص اور نظریاتی اساس کو بدلنے نہیں دیں گی۔ وہ دورہ حیدرآباد کے موقع پر دارالعلوم غوثیہ رضویہ سعیدیہ بکرا منڈی میں صحافیوں سے بات چیت کر رہے تھے۔ انہوں نے کہا کہ حکومت ان نام نہاد این۔ جی۔ اوز۔ کے خلاف بھی کاروائی کرے، جن کی خواتین نے کشمیری مسلمانوں کی قاتل بھارتی فوج کے ساتھ رقص کیا اور انہیں اپنے ہاتھوں سے مٹھائی کھلائی، انہوں نے انکشاف کیا کہ دادو، جیکب آباد، ڈھرکی اور دیگر اضلاع میں منظّم سازش کے تحت مسلمان ووٹرز کے ناموں کے آگے قادیانی لکھ دیا گیا جس سے ان علاقوں میں صورت حال کشیدہ ہوگئی ہے، بیشتر علاقوں میں ووٹر لسٹوں میں 50 فیصد افراد کے نام بھی شامل نہیں کیے گئے ہیں، انہوں نے کہا کہ ادارہ ''نادرا'' میں تطہیر کی جائے، موجودہ حکومت کی ایک سالہ کارکردگی مایوس کن ہے، قرضوں کے معاملات کے سلسلے میں ورلڈ بینک کے جو ملازمین آئے ہیں وہ ورلڈ بینک کے ریکوری افسر ہیں، انہیں پاکستان کے زمینی حقائق اور مہنگائی سے کوئی واسطہ نہیں۔ انہوں نے کہا کہ اسلام اور ملک کی سالمیت کے خلاف کام کرنے والی این جی اوز، اس غلط فہمی میں نہ رہیں کہ وہ پاکستان کو نقصان پہنچائیں گی، دینی جماعتیں ان پر نظر رکھی ہوئی ہیں۔

(روزنامہ جنگ کراچی 12-11-2000)



باب سوم (ب)

پاکستانی عوام

پاکستان کے غیور عوام نہیں چاہتے کہ اس سرزمین پر غیر ملکی افواج موجود رہیں:

علامہ شاہ احمد نورانی نے بی بی سی کے ایک پروگرام اور ایک پرائیویٹ چینل کو انٹرویو دیتے ہوئے کہا کہ اسلامی نظریاتی کونسل کی سفارشات سے استفادہ کرتے ہوئے قانون سازی کی جائے۔ انہوں نے کہا کہ پاکستان کے غیور عوام یہ نہیں چاہتے کہ پاکستان کی سرزمین پر غیر ملکی افواج موجود رہیں اور اس خواہش کے پیش نظر متحدہ مجلس عمل کا موقف بھی یہی ہے۔ انہوں نے کہا کہ پاکستان میں بیرونی مداخلت بالکل نہیں ہونی چاہیے کیونکہ ہمارے چودہ کروڑ عوام اور مسلح افواج ہر صورت حال سے نمٹنے کی اہل ہیں۔ دنیا کے سب سے بڑے ادارے (اقوام متحدہ) کا ذکر کرتے ہوئے انہوں نے کہا کہ آج تک اقوام متحدہ مسئلہ کشمیر اور فلسطین کو حل نہیں کرا سکی اس اقوام متحدہ یا دوسرے بیرونی ملکوں سے امیدیں وابستہ کرنا عبث ہے۔

(نوائے وقت کراچی، 28-10-2003)

پاک سرزمین پر امریکی فوجیوں کا وجود برداشت نہیں:

ملی یکجہتی کونسل کے چیئرمین علامہ شاہ احمد نورانی نے راولپنڈی اسلام آباد پریس کلب کے پروگرام "میٹ دی پریس" سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ افغانستان میں معرکہ صلیب و ہلال برپا ہے اس معرکے میں بالآخر اسلام کو فتح حاصل ہوگی اور امریکا دم دبا کر بھاگ جائے گا۔ لشکر اسلامی طالبان امریکیوں کی لاشوں کے انبار لگا دیں گے جب امریکی فوجیوں کے تابوت ہزاروں کی تعداد میں امریکا پہنچیں گے تو پھر امریکا میں کہرام برپا ہو جائے گا۔ انہوں نے کہا کہ امریکا اور یورپ میں اسلام تیزی سے پھیل رہا ہے اور اس کو

روکنے کے لیے پورا یورپ امریکا کی چھتری تلے متحد ہوگیا ہے، انہوں نے کہا کہ پاکستانی غیور عوام امریکی فوجیوں کا وجود پاک سرزمین پر برداشت نہیں کریں گے، انہوں نے کہا کہ امریکا افغانستان میں انسانی حقوق کے چارٹرڈ کی خلاف ورزی کرتے ہوئے سویلین آبادی پر وحشیانہ بمباری کررہا ہے۔ صلیبی قوتوں نے مساجد کے تقدس کا بھی خیال نہیں رکھا، کسی کو یہ حق نہیں پہنچتا کہ وہ اپنی فوجیں کسی دوسرے ملک میں اُتارے۔ ان شاء اللہ امارات اسلامیہ افغانستان قائم و دائم رہے گی۔ امریکا روس کی طرح ریزہ ریزہ ہوجائے گا۔ انہوں نے کہا کہ افغانستان میں لڑے جانے والے معرکہ حق و باطل میں امت مسلمہ متحد ہوجائے گی اور جو ممالک امریکا کی تابعداری کررہے ہیں ان کے تختے الٹیں گے اور ان کی جگہ وہ مجاہد برسراقتدار آئیں گے جو صلاح الدین ایوبی کے پیروکار ہوں گے۔ امریکا اسلام کو دہشت گرد مذہب کے طور پر اس لیے متعارف کروارہا ہے تاکہ یورپی عوام اسلام قبول نہ کریں۔

(روزنامہ اسلام کراچی، 19-10-2001)

جوہری صلاحیت کی حفاظت کریں گے:

علامہ شاہ احمد نورانی نے کہا کہ افغانستان پر امریکا اور اس کے اتحادیوں کی جانب سے کی جانے والی وحشیانہ بمباری اور شہریوں کی ہلاکت کے خلاف 9 نومبر 2001ء کو ہر صورت میں ملک گیر پرامن ہڑتال کی جائے گی۔ انہوں نے متنبہ کیا اور کہا کہ پاکستان کی ایٹمی صلاحیت کے خلاف یہود و ہنود نے کوئی سازش کی یا بُری نگاہ سے دیکھا تو پاکستان اور افغانستان کے عوام مل کر پاک فوج کے شانہ بشانہ لڑیں گے اور خون کے آخری قطرہ تک جوہری صلاحیت کی حفاظت کا فریضہ انجام دیں گے۔

(نوائے وقت کراچی، 8-11-2001)

پاکستان کے عوام بھارتی جارحیت کے خلاف سینہ سپر رہیں گے:

علامہ شاہ احمد نورانی نے کچھی میمن مسجد صدر کراچی میں نماز جمعہ کے اجتماع سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ امریکا یہود و ہنود اور عالمی برادری کی آڑ میں امت مسلمہ کو ختم کرنا چاہتے ہیں امریکا مسلمانوں کا سب سے بڑا دشمن اور عالمی دہشت گرد ہے۔ بش خاندان کو

مسلمانوں کا خون منہ لگ گیا ہے اور پورے عالم اسلام کو لقمہ تر نوالہ سمجھتے ہیں لیکن یہ اس کی زبردست غلط فہمی ہے کیونکہ انہوں نے کہا کہ مسلمانوں کی زمین پر اس لیے خون بہایا جا رہا ہے ان کا آپس میں اتحاد نہیں، مسلمانوں کی عالمی ٹیم کوئی موثر کردار ادا نہیں کر رہی ہے۔ امریکا کی سرپرستی اور اس کی جارحیت کی پالیسی اپنا کر اب بھارت بھی اپنے مکروہ عزائم کی تکمیل کرنا چاہتا ہے لیکن پاکستانی کے غیور عوام پاکستان کی حفاظت کے لیے سینہ سپر رہیں گے۔

مولانا نورانی نے افغانستان کے مجاہدین کو خراج تحسین پیش کرتے ہوئے کہا کہ وہ دنیا کی سپر پاور کے سامنے سرنگوں نہیں ہوئے اور آج بھی مقابلہ کر رہے ہیں۔ فلسطین اور کشمیر کے مجاہدین یہودیوں اور بھارتی درندوں کا مقابلہ کر رہے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ خون مسلم رائیگاں نہیں جائے گا جب تک غیرت مند مسلمان موجود ہیں کفر کی طاقتیں رزہ براندام ہوتی رہیں گی۔

(نوائے وقت کراچی، 22-1-2000)

میزائل تجربات سے سر فخر سے بلند ہو گئے:

علامہ شاہ احمد نورانی نے کراچی سے صدر مشرف کو ایک خط لکھا ہے، جس میں صدر مملکت جنرل پرویز مشرف کو میزائلوں کے کامیاب تجربات پر مبارکباد دیتے ہوئے کہا کہ یہ ہمارے لیے انتہائی مسرت و شادمانی اور فخر و انبساط کی بات ہے۔ اپنے خط میں انہوں نے کہا کہ پاکستان کے مایہ ناز سائنسدانوں کی انتھک جدوجہد اور اللہ اور اس کے رسول ﷺ کے کرم سے پاکستان اس مقام پر کھڑا ہے کہ تمام پاکستانیوں کے سر فخر سے بلند ہیں۔

انہوں نے کہا کہ ہمارا روایتی دشمن اور تمام کفر کی قوتیں لرزہ بہ اندام ہیں کہ اگر مسلمان طاقتور ہوتا چلا گیا تو یقیناً اپنے مسلمان بھائیوں پر ہونے والے مظالم کے خلاف آواز اٹھائے گا جو ان کے لیے ناقابل برداشت ہوگا، اس لیے بین الاقوامی برادری میں بے چینی کی لہر دوڑ گئی ہے۔ علامہ نورانی نے جنرل مشرف کو دعائیں دیتے ہوئے کہا کہ اللہ رب العزت ان تمام لوگوں کی حفاظت فرمائے جو پاکستان کو ناقابل تسخیر بنانے میں دن رات کوشاں ہیں۔ اس سے یقیناً دشمنوں کی سازشوں کو بہت بڑا دھچکا لگے گا۔

(روزنامہ خبریں کراچی، 31-8-2001)

ہم اس وقت بھارتی، امریکی اور اسرائیل کے گٹھ جوڑ کی زد میں ہیں:

مولانا شاہ احمد نورانی نے ملی یکجہتی کونسل کا متفقہ چیئرمین منتخب ہونے کے بعد پریس کانفرنس سے خطاب کرتے ہوئے پوری قوم کو اتحاد و یکجہتی کے قیام پر مبارک باد دی اور متفقہ اعلامیہ کا اعلان کیا۔ آپ نے فرمایا کہ ہم اس وقت بھارتی امریکی اور اسرائیلی گٹھ جوڑ کی زد میں ہیں وہ ہمیں لسانی، علاقائی، نسلی اور فرقوں کی بنیاد پر لڑانا چاہتے ہیں تاکہ پاکستان میں مکمل خانہ جنگی ہو جس سے ان طاقتوں کو اپنے عزائم پورے کرنے کا موقع ملا۔ سپاہ صحابہ اور سپاہ محمد شیعہ کی دیگر تنظیموں کو ابھار کر پاکستان اور ایران کے درمیان جنگ کروانا چاہتے ہیں (جس طرح عراق ایران جنگ کروائی) تاکہ بعد میں پاکستان کو بھی ختم کر دیں۔ نقشے پر دیکھیں آزر بائیجان ایران سے ملتا ہے اور نئے سروے کے مطابق مستقبل میں آزر بائیجان اور وسط ایشیائی ممالک میں عرب سرزمین سے بھی زیادہ تیل نکلے گا، یہود و ہنود کا مقصد مسلمانوں کی اقتصادیات کو کنٹرول کرنا ہے اس لیے یہ کھیل کھیلا جا رہا ہے۔ جب کہ پاکستان اور دیگر مسلم ممالک کا باہمی امن و تعاون ان کے مقصد کی راہ میں بڑی رکاوٹ ہے، دینی جماعتوں نے اس خطرہ کا بروقت احساس کیا اور امریکا بھارت، اسرائیل اور اسلام دشمن طاقتوں کی سازشوں کو بروقت سمجھا ہے۔ انہوں نے کہا کہ ہم چاہتے ہیں کہ ''وطن عزیز'' پاکستان اس وقت اندونی بیرونی خطرات میں گھرا ہوا ہے امریکی نیو ورلڈ آڈر کے تحت اسلام دشمن قوتیں ملت اسلامیہ کے اتحاد کو پارہ پارہ اور فرقہ واریت کو ہوا دے رہی ہیں۔ حکمرانوں کی مجرمانہ غفلتوں کی وجہ سے پورے ملک میں عموماً اور کراچی میں بالخصوص دہشت گردی اور قتل و غارت کا بازار گرم ہے۔

(عہدداروں میں ایک عبقری شخصیت ص 112, 113)

نیز ملی یکجہتی کونسل نے فیصلہ کیا کہ 26 مئی 1995ء بروز جمعۃ المبارک کو عالم اسلام کے ساتھ یکجہتی کا دن منایا جائے جس کے تحت ملک کی تمام مساجد میں ایک ہی عنوان پر تقاریر ہوں گی۔ چنانچہ قائد اہلسنّت علامہ نورانی نے ملک کے تمام علماء وائمہ کے نام ایک خط جاری کیا جو مولانا نورانی کے ہاتھوں سے لکھا گیا جس میں ان کو فرائض منصبی یاد دلائے گئے۔ اس خط کا ایک اقتباس ''مغربی استعماری طاقتیں اور صیہونیت امریکا کی سربراہی میں

مسلمانان عالم کے خلاف جو کچھ کر رہی ہے آپ کی روحانی اور سیاسی فراست سے پوشیدہ نہیں ہوگا، عالم اسلام کے خلاف دشمنان اسلام، یہود وہنود، عیسائی اور قادیانی جو کچھ کر رہے ہیں وہ توقع کے خلاف نہیں۔ افسوس اس بات کا ہے کہ بعض مسلم ممالک امریکا اور اس کے حواریوں کی خوشنودی میں جان بوجھ کر اس سازش کا شکار ہو رہے ہیں ان مغربی استعماری قوتوں نے انسانی حقوق کی اپنی من مانی تعبیر کر کے مسلمانوں کے خلاف پروپیگنڈا مہم شروع کر رکھی ہے، توہین رسالت کے مرتکب شخص کو سزا دینا ان کے نزدیک انسانی حقوق پر کاری ضرب ہے لیکن اسرائیل اور نصرانی جو کچھ فلسطینی اور بوسنیائی مسلمانوں کے ساتھ کر رہے ہیں۔ نیز ہندو شدت پسند کشمیری مسلمانوں کی نسل کشی کر رہے ہیں یہ سب امریکا اور اس کے حواریوں کے نزدیک جائز اور درست ہے۔ امریکا نے سوڈان، ایران عراق اور کینیا کو دہشت گرد ملک قرار دے دیا ہے پاکستان بھی اس کی زد پر ہے، حکومت پاکستان نہ جانے کس خوش فہمی میں مبتلا ہے پاکستانی حکمران بھی اعلانیہ اسلام کی بنیادی باتوں سے اپنی برات کا اظہار کر رہے ہیں۔ ناموس رسالت جیسے اہم اور بنیادی مسئلہ پر خود معذرت خواہانہ انداز اختیار کر کے مسلمانوں کی ایمانی حمیت اور اسلامی غیرت کو للکار رہے ہیں۔

(عہد رواں میں ایک عبقری شخصیت: ص 117)

ہمیں اپنے ملک کی سرحدوں پر بھی خطرات، خدشات اور اندیشوں کا سامنا ہے:

علامہ نورانی اپنی ایک فکر انگیز تحریر میں لکھتے ہیں کہ بین الاقوامی دنیا میں ہمارا صحیح اسلام سے وابستگی کو ظاہر کرتا ہے۔ ہم اپنے مذہب سے ہٹتے چلے گئے ہیں، یہ بہت بڑا المیہ ہے، اس کے علاوہ ہمیں اپنے ملک کی سرحدوں پر بھی خطرات، خدشات اور اندیشوں کا سامنا ہے۔ سب سے بڑا مسئلہ ہندوستان کا پھر افغانستان کا کہ جہاں پر روسی فوجیں موجود ہیں ہندوستان سے تو ہمارا شروع سے ہی تنازعہ رہا ہے اور ہم تین جنگیں بھی لڑ چکے ہیں، اس وقت صورت حال یہ ہے کہ ان سے کشیدگی اپنی انتہاء کو پہنچ گئی ہے۔ سیاچین گلیشیئر پر انہوں نے قبضہ نہیں کیا بلکہ یہ کہا جائے کہ ہم نے قبضہ دے دیا تو بہتر ہوگا سیاچین گلیشیئر کا رقبہ تقریباً دو ہزار مربع میل کے علاقے پر پھیلا ہوا ہے جن میں سے ساڑھے تین سو مربع میل کا علاقہ بھارت کے پاس چلا گیا ہے، اس کے متعلق ابھی تک معلوم نہیں ہو سکا کہ اس کے کیا اسباب

ہیں، کیونکہ پارلیمنٹ میں آج تک یہ مسئلہ زیر بحث ہی نہیں آیا، جب ہم نے فوج کی توجہ اس مسئلے کی طرف مبذول کرائی اور جرنیلوں پر زور دیا کہ وہ اپنی اصل ذمہ داریاں پوری کریں، ملکی دفاع کی طرف توجہ دیں اور سیاچن گلیشیئر کے بارے میں اپنی اصل ذمہ داریاں پوری کریں تو اس پر چپ سادھ لی گئی جیسے کچھ ہوا ہی نہ ہو۔ لیکن جب یہ مسئلہ ملک بھر میں شدت اختیار کر گیا تو جنرل ضیاء الحق سیاچن گلیشیئر کے بارے میں ایک بھارتی صحافی کے سوال پر برہم ہو گئے اور انہوں نے جواب دیا "کون سا گلیشیئر کیسا گلیشیئر؟ کس گلیشیئر کی بات کرتے ہو؟ وہاں نہ تیل ہے نہ پینے کا پانی اور نہ گھاس اگتی ہے" اس کا مطلب یہ ہے کہ آئندہ بھی ایسے علاقے جہاں گھاس، پانی اور تیل کے کنویں نہیں ہیں اگر دشمن لینا چاہے تو لے لے، حالانکہ انہوں نے وطن عزیز کے چپے چپے کی حفاظت کرنے کا حلف اٹھایا ہوا ہے۔

اگر معاملات کو اسی طرح چلانا ہے تو پھر دفاعی ضروریات پر اتنے اخراجات کی ضرورت کیا ہے؟ گلیشیئر میں 350 مربع میل پر بھارت کا قبضہ ہے پھر وہاں چار درے ہیں جو گلیشیئر کی طرف جاتے ہیں ان میں سے تین پر بھارت کا قبضہ ہے صرف ایک پر ہمارا قبضہ ہے گلیشیئر پر قبضے کی وجہ سے شاہراہ ریشم اب بھارتیوں کی زد میں ہے یہ ابھی معلوم نہیں ہو سکا کہ گلیشیئر کے واقعہ کا کون ذمہ دار ہے، یہ کسی کی غفلت کے سبب ہوا؟ اس سلسلے میں بہت شکوک و شبہادت کا اظہار کیا جا رہا ہے کیونکہ اس پر ایک عرصے تک خاموشی رہی۔ جہاں تک ہندوستان سے تعلقات کا تعلق ہے، ہماری تاریخ گواہ ہے کہ اس میں کبھی بھی دوستی نہیں رہی ان سے ہماری جنگ اور اختلافات بہت پرانے ہیں۔ یہاں میں صرف یہ کہنا چاہوں گا کہ پہلے روس اور پاکستان کی سرحدیں براہ راست نہیں ملتی تھیں، اب واخان کی پٹی بیچ میں حائل تھی یہ پٹی افغانستان کی تھی اب واخان کو روسیوں نے ایک دستاویز کے تحت بالجبر یا باہم رضامندی سے افغانستان سے حاصل کر لیا اور اب آئینی، دستوری اور قانونی طور پر واخان روس کا حصہ بن گیا ہے۔ اس طرح اب روسی فوجیں براہ راست سرحد پر ہمارے روبرو آ گئی ہیں اور روس اب ہماری سرحد پر پہنچ گیا ہے۔ دوسری طرف گلیشیئر پر بھارت نے قبضہ کر لیا ہے۔ ان دونوں علاقوں کے بیچ میں پاکستان کی چھوٹی سی پٹی آ رہی ہے اس طرح روس اور بھارت ایک دوسرے کے بہت قریب پہنچ گئے ہیں اور دونوں ملک ہمارے خلاف کارروائی بھی

کر سکتے ہیں۔ چین سے رسدگاہ شاہراہ ریشم بھی اب اتنی محفوظ نہیں رہی مجھے نہیں معلوم کہ ان کے کیا عزائم ہیں لیکن ایسا لگتا ہے کہ یہ تمام اقدامات ایک منصوبے کے تحت ہو رہے ہیں، پھر اندورنی طور پر محلاتی سازشیں ہیں۔ ہمارے حکمرانوں نے سب سے بڑی غلطی یہ کی کہ فوج کو سیاست میں ملوث کر دیا ایسا لگتا ہے کہ وہ وطن عزیز کے خلاف ہونے والی سازشوں سے بے خبر ہیں۔ جہاں تک افغانستان کا تعلق ہے جنرل ضیاء الحق نے اسے مکمل طور پر امریکا کے تابع بنا دیا ہے اور وہ اس سلسلے میں ہر قیمت پر امریکا کی خوشنودی چاہتے ہیں، ہمارے لیے یہ بڑی اہم بات ہے کہ افغانستان کے مسئلے کو کس طرح حل کیا جائے ہمیں اس سلسلے میں بڑی واضح پالیسی اختیار کرنی چاہیے۔ ایسی بہت سی مثالیں موجود ہیں کہ کسی حکومت کو تسلیم کیے بغیر اس سے بات چیت کی جا سکتی ہے۔ ہمارے حکمرانوں کو داخلی اور خارجی امور میں پوری احتیاط اور ذمہ داری کا ثبوت دینا چاہیے کیونکہ بعض اوقات معمولی معمولی واقعات بڑے دوررس نتائج کے حامل ہوئے ہیں۔ حکومت کو ہر قیمت پر عوام کی خواہشات کا احترام کرنا چاہیے۔ عوام اور حکومت کے درمیان اگر اعتماد کی دیوار نہ رہے تو بڑی ٹوٹ پھوٹ ہوتی ہے یہی وہ حقیقت ہے جسے حکومت وقت جتنا جلد سمجھ لے گی اتنا ہی بہتر ہوگا۔ عوام کی خواہشات کے برخلاف کوئی بھی حکمران زیادہ دیر اقتدار میں نہیں رہ سکتا۔ شاید تاریخ ہمیں یہ سبق سکھاتی ہے۔

(افکار نورانی ص 141, 142, 143)

برطانیہ پاکستان کو توڑنا چاہتا ہے:

نمائندہ ہفت روزہ تکبیر کراچی کو انٹرویو دیتے ہوئے مندرجہ ذیل سوالوں کے جوابات دیئے ہیں۔

تکبیر: شاہ صاحب یہ بتائیں کہ افغانستان کے بعد عراق کے خلاف امریکی اتحادی ممالک کے اقدامات کے حوالے سے آپ عالمی سیاسی منظر نامے کو کس تناظر میں دیکھتے ہیں؟

جواب: مولانا شاہ احمد نورانی: دیکھیں جی بات یہ ہے کہ عراق کسی زمانے میں امریکا کے دوستوں میں شامل تھا۔ آج افغانستان پر لشکر کشی اور مسلمانوں کا کشت وخون کرنے کے بعد

امریکا نے عراق کی جانب اپنا رخ موڑ لیا ہے اور اس کی وجہ عراق میں موجود تیل اور معدنی ذخائر ہیں اور ان پر قبضہ کر کے وہ مشرق وسطیٰ کی منڈی اور معیشت پر بھی اپنا کنٹرول چاہتا ہے، اس کی نظریں اب عراق پر لگی ہوئی ہیں اور وہ اپنے ورلڈ آرڈر کی راہ میں آنے والی ہر طاقت اور خاص طور پر مسلم قوت کو برباد کر دینے کی نیت وارادہ سے متحرک ہے۔ امریکا کی خواہش ہے کہ وہ عراق کو تین حصوں میں تقسیم کر دے وہ عراق کو شیعہ، کرد اور بغداد میں تقسیم کرنا چاہتا ہے۔

تکبیر: کیا امریکا کے اقدامات کا اثر دیگر عرب ریاستوں پر بالواسطہ یا بلاواسطہ نہیں پڑے گا؟

مولانا شاہ احمد نورانی: جی ہاں! بالکل پڑے گا۔ آپ دیکھیں کہ عراق پر ممکنہ حملے کی صورت میں عراق عرب کے جو تیل ومعدنی ذخائر ہیں ان پر قابض ہو جائے گا۔ اصل حقیقت یہ ہے کہ 12 سال کے بعد اس کے پاس موجود تیل کے ذخائر کم ہو جائیں گے یا ختم ہو جانے کے قریب ہوں گے۔ ماضی میں جو جنگیں ہوئیں وہ یورپ میں ہوئیں اب وہ یورپ کو جنگ سے محفوظ رکھنا چاہتا ہے اس کی حکمتِ عملی یہ ہے کہ مشرق وسطیٰ اور عرب ممالک ٹوٹ پھوٹ کا شکار ہو جائیں افغانستان کی تقسیم ہو، عراق بھی تقسیم ہو اور عرب ممالک کی اسلامی قوت بھی پارہ پارہ ہو جائے، اور کوئی اسلامی مملکت کی حمایت اور اقدامات کے خلاف آواز نہ اٹھا سکے۔

تکبیر: امریکا واتحادی ممالک اور اقوام متحدہ کا بھی دعویٰ ہے اور خدشہ ہے کہ عراق کے پاس ایٹمی ہتھیار ہیں کیا یہ دعویٰ کسی حد تک درست ہے؟

مولانا شاہ احمد نورانی: دیکھیں اگر اس دعویٰ کو من وعن تسلیم کر لیا جائے تو پھر اسرائیل کے بارے میں امریکا اقوام متحدہ اور امریکا کے حامی کیا کہیں گے؟ سوال یہ اٹھتا ہے کہ کیا یہ ہتھیار صرف عراق کے پاس ہیں، اسرائیل کے پاس کیا یہ ہتھیار نہیں ہیں؟ اسرائیل میں یہ ہتھیار بھی رہے ہیں، فروخت بھی ہو رہے ہیں، سرد جنگ کے خاتمے کے بعد جو معاہدے ہوئے ان کے تحت اسلحہ بنانے، استعمال کرنے اور فروخت کرنے پر پابندی تھی، لیکن اسی اسلحہ کے بل بوتے پر فلسطین میں مسلمانوں کی نسل کشی ہوئی، خود امریکا اسرائیل کی حوصلہ افزائی کرتے ہوئے 38 سے زائد مرتبہ ان قراردادوں کو ویٹو کر چکا ہے۔ یہ ساری قراردادیں اسرائیل کے خلاف تھیں، آج جن ایٹمی ہتھیاروں کی بات ہو رہی ہے یہ ہتھیار تو برازیل کے پاس بھی ہیں

یہ ہتھیار ساؤتھ افریقا کے پاس بھی ہیں۔

تکبیر: لیکن عراق کے حوالے سے امریکا کا دعویٰ ہے کہ وہ ان مہلک ہتھیاروں کو امریکا کے خلاف استعمال کرسکتا ہے اس میں کس حد تک صداقت ہے؟

مولانا شاہ احمد نورانی: لیکن امریکا نے بھی تو جاپان کے خلاف 1945ء میں یہ ہتھیار استعمال کیے تھے تو کیا یہ مطالبہ نہ کیا جائے کہ پہلے امریکا کو ان ہتھیاروں سے پاک کیا جائے۔ آج تمام اسلامی ممالک ہی نہیں دنیا کا ہر خطہ امریکا کی جانب سے ان ہتھیاروں کے ممکنہ استعمال کے خلاف سے پریشان ہے، ہتھیار تیار کرنا اور اپنا دفاع کرنا ہر مسلمان کا حق ہے اور اسے ضرورت پڑنے پر استعمال بھی کیا جانا چاہیے۔

تکبیر: افغانستان کی صورت حال کے بعد اب عراق پر حملے کی صورت میں عالم اسلام کا کردار اس سلسلے میں کیا ہونا چاہیے؟

مولانا شاہ احمد نورانی: دیکھیں! افغانستان میں امریکی جارحیت کے دوران جو کچھ ہوا اس کی سزا ہمیں آخرت میں ملے گی، مسلمانوں کے ہاتھوں مسلمانوں کا قتل عام کا نتیجہ دنیا نے افغانستان میں دیکھ لیا ہے، جنرل ضیاء الحق نے اپنے حادثہ سے قبل یہ کہا کہ ہم نے کوئلے کی دلالی میں ہاتھ کالے کیے، افغانستان میں ایک لاکھ مسلمان شہید ہوئے، 10 لاکھ بے گھر ہوئے ہزاروں اپاہج اور معذور ہوئے اور ہم اس کا ذریعہ بنے۔ جیکب آباد اور دیگر مقامات پر ہمارے ہوائی اڈے استعمال ہوئے، مسلمانوں کا قتل کرنے پر دنیا میں اور آخرت میں ہمیں سزا ضرور ملے گی، افغانستان میں امریکی جارحیت کی حمائیت ہمارا جرم ہے آج پھر عراق پر حملے کے حوالے سے امریکا کی حمائیت کی باتیں ہورہی ہیں۔

تکبیر: مسلم حکمرانوں کو اس سلسلے میں کیا اقدامات کرنے چاہیں؟

مولانا شاہ احمد نورانی: سب سے پہلے امریکا سے متعلق جو ہمارا بلکہ پورے عالم اسلام کے حکمرانوں کا معذرت خواہانہ رویہ ہے اسے ترک کیا جائے، مساوات اور برابری کے اصول پر بات ہو اور امریکیوں کے ساتھ وہی سلوک تمام مسلم ممالک کریں جو امریکا میں مسلمانوں کے ساتھ ہورہا ہے۔ اسلامی ممالک کی تنظیم عراق پر حملے سے متعلق نہ صرف امریکا بلکہ اگر اقوام متحدہ کی بھی کوئی قرارداد سامنے آئے تو اسے یکسر مسترد کردے، ملک میں داخل ہونے والے

تمام امریکیوں کو رجسٹریشن کیا جائے ان کے فنگر پرنٹس لیے جائیں جس طرح امریکیوں نے مسلمانوں اور پاکستانیوں کا کوٹہ مقرر کیا ہے ان کا بھی کوٹہ مقرر کیا جائے۔

تکبیر: کیا آپ سمجھتے ہیں کہ عراق کے بعد پاکستان کی باری آئے گی؟

مولانا شاہ احمد نورانی: بالکل آسکتی ہے امریکا کسی مسلم قوت کو برداشت نہیں کرے گا ہم تو سمجھتے تھے کہ افغانستان کے بعد حکومت کو عقل آگئی ہوگی اور جب یہ بات کہی گئی کہ عراق کے بعد پاکستان کی باری نہیں آئے گی تو کچھ امید ہوئی کہ حکومت نے عقل کے ناخن لے لیے ہیں مگر اب ایسا لگ رہا ہے کہ کوئی فرق نہیں پڑا، آج امریکا عراق کے ایٹمی ہتھیاروں کے حوالے سے ان پر جنگ مسلط کر رہا ہے، کل وہ کہہ سکتا ہے کہ پاکستان کو بھی ایٹمی ہتھیاروں سے پاک کیا جائے پاکستان کو بھی غیر مسلح کیا جائے۔ تو آپ کیا کریں گے؟ ہمارے حکمران امریکیوں کی حمایت میں نقصان اٹھا چکے ہیں، اب بھی کچھ نہیں ملے گا۔

تکبیر: کیا ایف بی آئی کا پاکستان میں بڑھتا ہوا عمل دخل بھی اس پالیسی کا حصہ ہے؟

مولانا شاہ احمد نورانی: بالکل ہے آج ایف بی آئی کے اہلکار جس طرح ہمارے گھروں میں گھس رہے ہیں گرفتاریاں ہو رہی ہیں راتوں کو چھاپے مارے جا رہے ہیں جنگل کا قانون رائج ہے یہ سب کیا ہے؟ یہ سب امریکی پالیسیوں کا حصہ ہے۔

تکبیر: مسلم ممالک کے سربراہ امریکیوں کی حمایت کرتے رہے ہیں عوام کیا کر سکتے ہیں؟

مولانا شاہ احمد نورانی: عوام انہیں مجبور کر سکتے ہیں کہ وہ غیرت و ہمت پکڑیں، دیکھیں اگر تمام عرب ممالک اور مسلم ممالک کے سربراہان امریکا سے اپنا سفارتی عملہ واپس بلا لیں، امریکی مصنوعات کے بائیکاٹ کا اعلان کر دیں، سفارتی معاملات نچلی سطح تک لے آئیں اور اگر امریکا پھر بھی باز نہ آئے تو امریکا کو ہونے والی تیل کی سپلائی بند کر دی جائے تو امریکا راہ راست پر آجائے گا۔

تکبیر: اقوام متحدہ کا کہنا ہے کہ جب تک معائنہ کاروں کی رپورٹ نہ آجائے امریکا کو کوئی جارحانہ اقدام نہیں کرنا چاہیے، کیا آپ اس مؤقف کو درست تسلیم کرتے ہیں؟

مولانا شاہ احمد نورانی: اقوام متحدہ کی کردار کی کیا بات کی جائے؟ اقوام متحدہ تو امریکا کا غلام بن کر مسلم ملکوں کے خلاف کاروائی کر رہا ہے، آج فلسطین، بوسنیا، یوگوسلاویہ، چیچنیا، کشمیر اور

پاکستان کو تقسیم کرنے کی باتیں ہورہی ہیں۔ آج برطانیہ کے اتحاد پر مسلمانوں کو بالخصوص پاکستان میں عوام کو لسانی، علاقائی اور وطن کی بنیاد پر تقسیم کیا جارہا ہے۔ آج 1973ء کے متفقہ آئین کے خلاف بات ہورہی ہے، لارنس آف عربیہ پاکستان برطانیہ میں بیٹھ کر پاکستان کے خلاف سازش کررہے ہیں، آج ہمیں سندھی، مہاجر، بلوچی، پنجابی اور پٹھان اور دیگر قوموں میں تقسیم کر کے عالم اسلام کے اتحاد کو پارہ پارہ کیا جارہا ہے۔

تکبیر: متحدہ مجلس عمل عراق کے معاملے پر کیا لائحہ عمل اختیار کررہی ہے؟

مولانا شاہ احمد نورانی: متحدہ مجلس عمل امت مسلمہ کے جذبات کی بھرپور ترجمانی کرے گی تاہم حالات کا جائزہ لے رہے ہیں، ہم پاکستان کے عوام کی امنگوں اور جذبات کا احترام کرتے ہوئے مناسب وقت پر حکمت عملی دیں گے۔ ہم نے پہلے بھی افغانستان کے مسلمان بھائیوں کا ساتھ دیا تھا اوران کی ہر طرح سے حمایت کی تھی، ہم عراق کے معاملے پر بھی اپنے مسلمان عراقی بھائیوں کے ساتھ ہیں ہم انہیں تنہا نہیں چھوڑیں گے۔

تکبیر: متحدہ مجلس عمل کی قیادت ملک کے موجودہ سیاسی اور حکومت کی خارجہ وداخلہ پالیسیز سے متفق ہے؟

مولانا شاہ احمد نورانی: نہیں! ہم نے اپنی ترجیحات بیان کردی ہیں ہم چاہتے ہیں کہ ملک مکمل اسلامی فلاحی مملکت ہو، یہاں سیکولر این جی اوز کے ذریعے اسلام کے خلاف سازشیں نہ ہوں، ہم ملک میں نظام مصطفیٰ ﷺ کے عملی نفاذ کی جدوجہد جاری رکھیں گے۔

تکبیر: یہ بتائیں عراق کے حوالے سے معائنہ کاروں کی رپورٹ آچکی ہے اس کے حوالے سے امریکا کے مؤقف میں کیا لچک پیدا نہیں ہونی چاہیے۔

مولانا شاہ احمد نورانی: دیکھیں جی رپورٹ آئی ہے اس نے ثابت کردیا ہے کہ عراق کے پاس مہلک ہتھیار نہیں ہیں، اب یہ امکانات ظاہر کرنا کہ ہوسکتا ہے کہ ہوں، مزید دیکھنا پڑے گا یہ دراصل زبردستی جنگ مسلط کرنے کی ایک سازش ہے، اگر عراق کے پاس ایٹمی ہتھیار ہوتے تو اس عرصے میں معائنہ کاروں کی تفتیش سے کچھ نہ کچھ سامنے آچکا ہوتا۔ اب دیکھیں کہ معائنہ کار اپنی رپورٹ دے چکے ہیں مگر اس کے باوجود امریکا کے رویے میں خاطر خواہ تبدیلی نہیں ہوئی ہے۔ اب یہ اقوام متحدہ کی ذمہ داری ہے کہ وہ اس سلسلے میں امریکا کو پابند کرے

کہ وہ عراق پر کسی بھی قسم کی جارحیت مسلط کرنے سے باز رہے، بصورت دیگر اقوام متحدہ کو عراق کے خلاف پابندیاں عائد کرنا چاہیے۔'' بلکہ اقوام متحدہ امریکا پر پابندی عائد کرے۔'' (مرتب)

تکبیر: عراق کو اس کی کویت میں جارحیت کے تناظر میں عرب ممالک عراق کے ساتھ نہیں ہیں پاکستان کے حوالے سے بھی عراق نے ماضی میں پاکستان کا ساتھ نہیں دیا پھر کیونکہ پاکستان سمیت اسلامی ممالک عراق کی حمایت کریں؟

مولانا شاہ احمد نورانی: جہاں تک کویت کا مسئلہ ہے تو ماضی میں کویت عراق کا حصہ تھا۔ 1920ء کا اٹلس اٹھا کر دیکھیں اس میں کویت نامی کسی خطے یا علاقے کا وجود نہیں تھا بلکہ یہ عراق کی تحصیل تھی اور خود عراق سلطنت عثمانیہ کا حصہ تھا۔ 1918ء میں سلطنت عثمانیہ ختم ہوئی اور اقتدار کی بندر بانٹ ہوئی، لہذا یہ کہنا کہ کویت پر عراق نے جارحیت کی تھی یہ صحیح نہیں ہے۔ اس بات پر کہ اسلامی ممالک عراق کی حمائیت کیوں کریں تو دیکھیں اگر عالم اسلام امریکی ورلڈ آرڈر کے مقابلے میں متحد نہ ہوا تو پھر امریکا امت وحدہ کو برباد کرنے کے لیے تمام حربے استعمال کرے گا، اگر آج تمام اسلامی ممالک امریکا سے اپنے سفارتی تعلقات محدود کردیں ان کے ساتھ ہونے والے تجارتی معاملات محدود کردیں اور اقتصادی طور پر امریکا اور یورپ کا بائیکاٹ کریں تو انہیں معلوم ہو جائے گا کہ یہ کہاں کھڑے ہیں۔

تکبیر: عراق کے معاملے پر پاکستان اور امریکی حکمرانوں کے درمیان اتفاق رائے ظاہر ہو رہا ہے، کیا پاکستان ایک بار پھر عراق کے خلاف اپنی سرزمین امریکا کو استعمال کرنے کی اجازت دے سکتا ہے؟

مولانا شاہ احمد نورانی: اگر ایسا ہوا تو ایسا ہوگا، ہم نے ماضی میں بھی مسلمانوں کے قتل کے جرم میں اپنے ہاتھ رنگے اور اگر اب کی بار بھی ایسا ہوا تو ہم عذاب الٰہی سے نہیں بچ سکیں گے، متحدہ مجلس عمل کی قیادت نے حکومت کے کرتا دھرتاؤں کو واضح کر دیا ہے کہ وہ اب کی بار عوامی امنگوں اور جذبات کا احترام کریں۔ ہم قومی اسمبلی کا اجلاس طلب کر رہے ہیں جہاں ہم اس سلسلے میں حکومت کو مجبور کریں گے کہ عراقی مسلمانوں کی حمائیت کرے اور سلامتی کونسل اقوام متحدہ سمیت ہر عالمی فورم پر امت مسلمہ کی ترجمان کرے۔

تکبیر: ماضی میں دفاع افغانستان پاکستان کونسل کے حوالے سے مذہبی قیادت بھرپور تنقید کا نشانہ بنی تھی، متحدہ مجلس عمل اس حوالے سے کوئی اس جیسی ملک گیر تحریک چلانے کا ارادہ تو نہیں رکھتی؟

مولانا شاہ احمد نورانی: ہم مجموعی صورت حال پر غور کر رہے ہیں، ہماری کوشش ہے کہ ملک میں امن و امان کے قیام کے حوالے سے ہر ممکن تعاون کریں لیکن اگر حکومت نے مجبور کیا تو ہم بھرپور احتجاجی لائحہ عمل مرتب کریں گے لیکن ہماری اولین ترجیح یہ ہے کہ ملک میں موجودہ پارلیمنٹ اور ایوان بالا اس حوالے سے اپنا کردار ادا کریں۔

(ہفت روزہ تکبیر کراچی 26-2-2003)

لسانی، علاقائی تعصّبات کی سیاست سے پاکستان دولخت ہوا:

مولانا شاہ احمد نورانی نے اپنے دورہ جھنڈو اور کشمور (سندھ) کے دوران جھنڈو کی مرکزی جامع مسجد میں اجتماع دستار بندی اور کشمور میں درگاہ بھر چونڈی شریف کی طرف سے دیے گئے استقبالیہ سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ لسانی و علاقائی تعصبات کی سیاست اور قرآن و سنت سے روگردانی کے نتیجے میں پاکستان دولخت ہوا اور عصبیتوں کے زہر نے باقی ماندہ پاکستان کے جسد خاکی کو نیم مردہ کر دیا ہے۔ سیاسی و دینی جماعتوں کو متحد ہو کر لسانیت اور صوبائیت کی سیاست کرنے والوں کے خلاف جدوجہد کرنی چاہیے۔ انہوں نے کہا کہ یہ ملک اسلام کے نام پر حاصل کیا گیا اور اس کی بقاء وسلامتی قرآن و سنت کے نفاذ میں مضمر ہے۔ انہوں نے کہا کہ وطن عزیز کے اہم اور کلیدی عہدوں پر قادیانی کام کر رہے ہیں، جو سرکاری وسائل اسلام اور پاکستان کے خلاف استعمال کر رہے ہیں، اس کا ثبوت یہ ہے کہ نئی ووٹر لسٹوں میں مسلمانوں کو قادیانی ظاہر کیا گیا ہے اس لیے قادیانیوں کو اہم عہدوں سے ہٹا کر ان کے خلاف قانونی چارہ جوئی کی جائے۔

(روزنامہ جنگ کراچی، 14-11-2000)

بنگلا دیشی مسلمان پاکستان سے محبت اور بھارت سے نفرت کرتے ہیں:

علامہ شاہ احمد نورانی نے چٹاگانگ (بنگلا دیش) میں سنی کانفرنس میں شرکت کرنے

کے بعد ملتان میں ہونے والی سنی کانفرنس میں روانگی سے پہلے سیکریٹری اطلاعات محمد احمد صدیقی سے گفتگو کرتے ہوئے کہا کہ بنگلا دیشی مسلمان پاکستان سے محبت اور بھارت سے نفرت کرتے ہیں، چٹاگانگ سنی کانفرنس میں عالم اسلام سے مطالبہ کیا گیا کہ وہ بھارت سے سفارتی وتجارتی تعلقات ختم کردیں۔

(جنگ کراچی، 31-3-2002)

پاکستان اور بنگلا دیش کے قریب آنے سے بھارتی عزائم خاک میں مل گئے ہیں:

علامہ شاہ احمد نورانی جے یو پی کراچی کے راہنماؤں سے ملاقات کے موقع پر اظہار خیال کرتے ہوئے کہا کہ بھارت کی ریاستی دہشت گردی سے 1971ء میں وطن عزیز دولخت ہوگیا۔ انہوں نے کہا کہ برادر اسلامی ملک بنگلا دیش کو قریب تر لانے کے سلسلے میں صدر جنرل مشرف نے ڈھاکا میں 1971ء کے دل خراش واقعات پر اپنے تاثرات اور افسوس کا اظہار کیا ہے قابل تحسین ہیں ان کے جرأت مندانہ اقدامات نے دوقومی نظریہ کو پھر سے اجاگر کیا ہے۔ انہوں نے کہا ہے کہ بنگلا دیش ایک اسلامی ملک ہے اور برصغیر کی تقسیم سے پہلے وہاں کے عوام نے قیام پاکستان کے لیے بے دریغ قربانیاں دیں۔ جنرل پرویز مشرف نے اس سانحہ کو پر کرنے کے لیے سیاسی تدبیر اور بردباری سے کام لیا انہوں نے کہا کہ دونوں ملکوں کے قریب آنے سے ہندوستان پر بڑی گہری ضرب لگی ہے اور دونوں ممالک میں دوری پیدا کرنے کے لیے ہندوستان کے عزائم خاک میں مل گئے۔

(نوائے وقت کراچی، 2-8-2002)



باب سوم......(ج)

پاکستانی فوج

پاکستانی قوم اور فوج مل کر بھارتی جارحیت کا مقابلہ کرے گی:

نیشنل پیپلز پارٹی کے مرکزی سیکریٹری اطلاعات سید ضیاء عباس کی رہائش گاہ (کراچی) میں سرکردہ سیاستدانوں کے اجتماع میں مولانا نورانی نے کہا کہ قومی رہنماؤں اور علماء سے کوتاہیاں ہوئیں جن کے باعث طالع آزماؤں کو جمہوریت کو بے دخل کرنے کے مواقع ملے۔ آج پھر 1965ء اور 1971ء جیسی صورت حال پیدا ہوگئی ہے دونوں جنگوں کے وقت ملک پر فوج کی حکومت تھی۔ بھارت کا مقصد پاکستان کو ختم کرنا ہے امریکا پاکستان کے لیے داخلی خطرہ بن گیا ہے ملک کی حفاظت کرنے والی قوت کے ساتھ دینا چاہیے، فوج جو اقدامات کرے گی سیاستدان اس کی پشت پر ہیں۔ ان شاء اللہ پاکستانی قوم اور افواج مل کر بھارت کی جارحیت کا مقابلہ کریں گی۔

(نوائے وقت کراچی، 29-1-2000)

پاکستان مسلم امہ کا قلعہ ہے، دفاع کے لیے فوج کے شانہ بشانہ لڑیں گے:

مولانا شاہ احمد نورانی نے مدرسہ ہدایت القرآن ملتان میں متحدہ مجلس عمل کے ضلعی صدر مفتی ہدایت اللہ پسروری کی طرف سے دیے گئے عشائیہ کی تقریب سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ امریکا کا عراق پر حملہ تیل اور دوسرے وسائل پر قبضہ کرنا ہی نہیں بلکہ دراصل یہ صلیبی جنگ ہے اور اس کے اتحادی اسے ایک مقدس مذہبی فریضہ سمجھ کر جنگ لڑ رہے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ امریکا میں حال ہی میں چھپنے والی کتاب ''بش ایٹ وار'' اور نیویارک سے نکلنے والے ہفت روزہ ''نیوز ویک سٹی'' کی رپورٹوں میں وضاحت سے بش کے اس مقدس مشن کی تفصیلات ہیں، جن کو پڑھ کر ان مذموم عزائم کا واضح پتا چلتا ہے۔ انہوں نے کہا کہ اس سے قبل ہم بھی سمجھتے تھے کہ یہ صرف تیل کی جنگ ہے لیکن اب صورت حال واضح ہو چکی ہے

مسلم امہ کے پاس اس وقت 56 ممالک ہیں مگر افسوس کہ سب حکمران بزدل ہیں اس چیلنج کا مقابلہ نہیں کر سکتے اب اس قیادت کو تبدیلی کرنا ضروری ہے ان حکمرانوں کو جانا ہوگا۔ پاکستان میں متحدہ مجلس عمل نئی قیادت سامنے لائی ہے جو آنکھوں میں آنکھ ڈال کر بات کر سکے اور امریکا اور بھارت کو محمود غزنوی اور شہاب الدین غوری اور صلاح الدین ایوبی جیسا جواب دے سکے گی۔ پاکستان مسلم امہ کا قلعہ ہے اس کی حفاظت کرنا ہمارا فرض ہے بعد میں انہوں نے صحافیوں سے گفتگو کرتے ہوئے کہا کہ دفاع کے لیے فوج کے شانہ بشانہ لڑیں گے۔

(جانباز کراچی، 14-4-2003)

پاکستانی فوج پہلے ہی امن کی فوج ہے:

علامہ شاہ احمد نورانی نے جامعہ محمدیہ گلبرگ لاہور میں جمعیت علماء پاکستان کی اعلیٰ سطحی اجلاس سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ پاکستان کی فوج پہلے ہی امن کی فوج ہے اس کو کسی بھی اسلامی ملک میں مسلمانوں کے خلاف استعمال نہیں کیا جاسکتا اور سعودی پاک تعلقات سے ناجائز فائدہ اٹھا کر امن فوج کی تشکیل صرف اور صرف عراق میں پاکستانی فوج کو ملوث کرنے اور امریکی ایجنڈے پر عمل کرنے کی خوبصورت الفاظ کے غلاف میں کیمپ ڈیوڈ ایجنڈا پورا کرنے کی سازش ہے۔ پاکستان کسی بھی نام نہاد امن فوج کا حصے دار نہیں بنے گا اور حکمرانوں کو اس کی اجازت نہیں دی جائے گی۔ بعدازیں علامہ نورانی نے وصیت کے مطابق علامہ مفتی عبدالقیوم ہزاروی کی نماز جنازہ پڑھائی۔

(نوائے وقت کراچی، 28-8-2003)

ہم پاکستان کی فوج کو کرائے کی فوج نہیں بننے دیں گے:

متحدہ مجلس عمل کے قائدین علامہ شاہ احمد نورانی اور قاضی حسین احمد نے اسلام آباد میں ایک ہنگامی پریس کانفرنس سے خطاب کیا۔ مولانا شاہ احمد نورانی نے کہا کہ صدر بش نے جنرل پرویز مشرف کے ساتھ جو معاہدے کیے ہیں وہ امت مسلمہ کے مفادات کے خلاف ہیں یہ سودہ بازی تین ارب ڈالر کے اس اقتصادی پیکیج کے لیے کی گئی ہے جو پانچ سال کے عرصے کے لیے ہے اور یہ بات بھی یقینی نہیں ہے کہ یہ رقم پاکستان کو مل بھی جائے گی کچھ نہیں کہا جا سکتا کہ اگلے سال ہی پاکستان میں حکومت تبدیل ہو جائے اور امریکا یہ رقم رکوانے

کے لیے کوئی پرسیلر ترمیم لے آئے۔ انہوں نے کہا کہ ہم نہ اسرائیل کو تسلیم کرنے دیں گے نہ کشمیر پر کوئی روڈ میپ قبول کریں گے نہ پاکستان کی فوج کو کرائے کی فوج بننے دیں گے اور نہ ہی دینی مدارس پر غلبہ حاصل کرنے اور اس کے نصاب میں امریکی مرضی کی تبدیلی کا خواب پورا ہونے دیں گے۔

(نوائے وقت کراچی، 29-6-2003)

مسلح افواج کو چاہیے کہ قوم کو غلام بنانے کے بجائے دشمن کے خلاف ڈٹ جائیں:

متحدہ مجلس عمل کے قائدین بالخصوص علامہ شاہ احمد نورانی نے لاہور کے تاریخی ملین مارچ سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ امریکا اور صدر بش کے جارحانہ طرز عمل کی مذمت کرتے ہوئے عراقی عوام سے یکجہتی کا اظہار کیا اور اعلان کیا کہ امت مسلمہ پر جہاد فرض ہو چکا ہے جو امریکا کے ساتھ کھڑا ہے وہ قرآن کی زبان میں منافق ہے۔ مسلح افواج کو چاہیے کہ قوم کو غلام بنانے کے بجائے دشمن کے خلاف ڈٹ جائیں، سرحدوں کی حفاظت اور دفاع پر واپس آ جائیں جیکب آباد شہباز ایئر بیس سے کہاں کے لیے طیارے اڑتے ہیں قوم کو بتایا جائے۔ یہ کس قسم کا حصہ ہیں قوم آئینی حکومت چاہتی ہے کہ عوام عراق کے ساتھ اور جنرل مشرف دشمنوں کے ساتھ، یہ سب بے نقاب ہو چکے ہیں، اس کے جمہوریت اور انسانی حقوق کے دعوی بے نقاب ہو چکے ہیں کس نام نہاد عالمی چیمپئن کو عراق پر اپنی حکومت مسلط کرنے کا کوئی حق نہیں دیا جا سکتا انہوں نے کہا کہ کربلا کی اسی سرزمین سے اسلام دوبارہ زندہ ہوگا۔ جہاد امت مسلمہ پر فرض ہو چکا ہے جو امریکا کے ساتھ کھڑا ہے وہ قرآن کی زبان میں منافق ہے۔ عزت وذلت خدا کے ہاتھ میں ہے اور خدا نے انہی کو عزت دینے کا وعدہ کیا ہے جو اس کے راستے پر قربانی دیتے ہیں عراق کے پاس ایٹم بم یا میزائل نہیں ہیں مگر وہ پھر بھی امریکا کے سامنے کھڑا ہے اور ہمارے پاس ایٹم بم اور میزائل موجود ہیں مگر پھر بھی ہم اس خوف میں مبتلا ہیں کہ کہیں اس کے بعد ہماری باری نہ آ جائے۔ ہمیں با آواز بلند یہ اعلان کرنا چاہیے کہ جس نے پاکستان کی طرف میلی آنکھ سے دیکھا چاہے وہ امریکا یا بھارت کیوں نہ ہوں ہم اس کے خلاف ایٹم بم اور میزائل استعمال کریں گے۔

(نوائے وقت کراچی، 24-3-2003)

ایٹمی اور میزائل پروگرام جاری رکھا جائے:

علامہ نورانی نے ملتان میں پرہجوم پریس کانفرنس سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ 1923ء آئین متفقہ اور غیر متنازعہ دستور بحال ہو اور پارلیمنٹ کی بالادستی قائم ہو۔ پاکستان میں موجود امریکی فوجیوں اور امریکا کو دیئے گئے فضائی اڈوں سے امریکیوں کو نکالا جائے اور یٹمی پروگرام اور میزائل پروگرام جاری رکھا جائے۔ انہوں نے ایک سوال کے جواب میں کہا کہ فلسطین کے مسئلہ پر مجلس عمل کا مؤقف واضح ہے کہ اسرائیل کو تسلیم نہ کیا جائے۔ یہ مسئلہ عربوں کا نہیں مسلمانوں کا مسئلہ ہے۔ پاکستانی فوج کا شعار ''ایمان تقویٰ'' اور جہاد فی سبیل اللہ ہے یہ امریکا کی حفاظت کے لیے نہیں بلکہ پاکستان کی سرحدوں کی حفاظت کے لیے ہے یہ عراق میں مسلمانوں کو قتل کرنے کے لیے بھی نہیں ہے۔ انہوں نے ایک سوال کے جواب میں کہا کہ پارلیمنٹ کی بساط الٹنے سے علماء کرام کا کچھ نہیں بگڑتا ہمیں ممبری جانے کا غم نہیں کیونکہ علماء کے پاس منبر تو ہیں۔

(جرأت کراچی، 8-7-2003)

LFO جرنیلوں کو پاکستان پر مسلط رکھنے کا ایک نعرہ اور نشان ہے:

مجلس عمل کے قائدین نے لیاقت باغ راولپنڈی میں یوم آزادی کے موقع پر منعقدہ ایک بڑے جلسہ عام سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ اسلام آباد میں بددیانت اور ضمیر فروش قیادت مسلط ہونے کے باعث پورے ملک میں بددیانتی، کرپشن اور بدامنی عروج پر ہے، عالم اسلام کو امریکا اور پاکستان کو کرپشن بددیانتی اور بے امنی سے بچانے کے لیے اسلام آباد کی صفائی ناگزیر ہے۔ ایل ایف او جرنیلوں کو پاکستان پر مسلط رکھنے کا ایک نعرہ اور نشان ہے قیام پاکستان میں فوج کا کوئی کردار نہیں اس لیے عوام اور علماء نے قربانیاں دی اور پاکستان پر حکمرانی کا حق بھی عوام کو ہے۔ عراق میں فوج بھیجنے اور اسرائیل کو تسلیم کرنے کو ملت اسلامیہ کے ساتھ غداری قرار دیتے ہوئے اعلان کیا ہے کہ ایسے اقدامات کی صورت میں حکومت کو ملک کے طول و عرض میں مزاحمت کا سامنا کرنا پڑے گا۔ فوجی حکمران عوامی فیصلوں کو تسلیم کریں ورنہ فوج عوامی سیلاب کا مقابلہ نہیں کر سکے گی خود متنازعہ جرنیل

اب پوری فوج کو متنازعہ بنانا چاہتے ہیں۔ موجودہ حالات میں قوم مجلس عمل کے پلیٹ فارم پر جمع ہو جائے جلد اسلام آباد کی طرف مارچ اور دھرنے کی کال دی جائے گی۔

علامہ شاہ احمد نورانی نے اپنے خصوصی خطاب میں کہا کہ پاکستان دوقومی نظریے کے بنیاد پر اسلام اور امت مسلمہ کے لیے حاصل کیا گیا تھا آج ہمیں یہ دیکھنا ہے کہ یہ ملک کہاں تک آزاد ہے لیکن بدقسمتی سے یہ ملک آزاد نہیں ہے ہوائی اڈوں پر امریکا و یہود اوران کے پنجے جمے ہوئے ہیں ہمارے اڈے امریکا کے قبضے میں ہیں ایف بی آئی اپنے کتوں کے ساتھ پاکستانی گھروں پر چھاپے مار رہی ہے۔ ہماری مغربی سرحدیں غیر محفوظ ہیں افغانستان میں پاکستان کی اسلامی برادری سے تعلق رکھنے والی حکومت تھی حکمرانوں نے وہاں پاکستان سے محبت رکھنے والی ختم کروائی اور شمالی اتحاد کے نام پر ہندوؤں کی حکومت قائم کی، خارجہ پالیسی ناکام ہو چکی داخلی طور پر عدم استحکام ہے۔ ہم پاکستان کو امریکا کی غلامی میں دینے کے خلاف جدوجہد کر رہے ہیں تاکہ پاکستان کو صحیح معنوں میں اسلامی فلاحی ریاست بنایا جا سکے، مجلس عمل اسلامی اقتدار کے فروغ اور عوامی فلاح و بہبود کے لیے امت مسلمہ کی ایک تحریک ہے عوام کی حمایت سے ملک کو امریکا سے آزاد کرائے گی اس وقت پاکستان کے غیور مسلمان آزادی سے محروم ہیں۔

(جانباز کراچی، 16-8-2002)



باب سوم......(د)

پاکستان کے حکمران

کیا پاکستان کی حکومت مسلمان اقلیتوں کو دوہرے ووٹ کا حق دلاسکتی ہے:

ڈیرہ غازی خان میں جمعیت علماء پاکستان کے صوبائی رہنما سردار محمد خان لغاری کی طرف سے دیے گئے ظہرانے سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ فرانس میں 40 لاکھ، برطانیہ میں 20 لاکھ، کینیڈا میں 50 لاکھ اور امریکا میں 50 لاکھ مسلمان بستے ہیں۔ کیا پاکستان کی موجودہ حکومت ان مسلمان اقلیتوں کو دوہرے ووٹ کا حق دلاسکتی ہے، اگر ایسا ممکن نہیں ہے تو پھر پاکستان میں کس قانون کے تحت اقلیتوں کو دوہرے ووٹ کا حق دیا جارہا ہے۔

(قائد تحریک نظام مصطفیٰ ص 22)

سرحدوں پر رہنے والے مہاجرین بے یارومددگار ہوگئے ہیں:

علامہ شاہ احمد نورانی صدیقی نے جمعیت علماء پاکستان کراچی کے تحت جامع مسجد امام اعظم ابوحنیفہ گلشن اقبال میں ''خادمین تربیتی کنونشن'' سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ کشمیر کنٹرول لائن پر روزانہ بھارت کی جانب سے فائرنگ کی جارہی ہے۔ سرحدوں پر رہنے والے بے یارومددگار ہوگئے ہیں اور اپنے کاروبار اور گھربار سے محروم ہیں اور اب اپنی زندگیوں سے بھی محروم ہوتے جارہے ہیں۔ مشرقی سرحدیں ہمیشہ سے بہت زیادہ خطرناک رہی ہیں لیکن اب مغربی سرحدوں پر بھی خطرہ بڑھتا جارہا ہے۔ افغانستان میں پاکستان اور اسلام دشمن حکومت موجود ہے جو امریکا اور بھارت کے اشارے پر چل رہی ہے۔ اندونی صورت حال بھی بدتر ہوتی جارہی ہے۔ انہوں نے کہا کہ اگر قوم میدان عمل میں نہیں نکلتی تو انگریزوں کے ٹکڑوں پر پلنے والے ہی قیادت کریں گے انہوں نے کہا ہے کہ بدی کی قوتوں کا مقابلہ ہر مسلمان کی مذہبی ذمہ داری ہے۔

(ندائے اہلسنت نومبر 2003)

اقتدار میں آنے والے واشنگٹن سے رشتہ توڑ کر مدینہ والے آقا سے رشتہ جوڑ لیں:

علامہ شاہ احمد نورانی نے 11 ستمبر کے واقعے کو انسانی افسوسناک واقعہ قرار دیا اور کہا ہے کہ یہ امریکا یہود و ہنود کی اپنی چال تھی جس میں مسلمانوں کو پست کرنے کا شرم ناک کھیل کھیلا گیا اور اس کو دہشت گردی قرار دے کر اس کی آڑ میں عالم اسلام کے خلاف اپنی درندگی اور اپنے وحشیانہ عزائم کا جس سفاکی سے امریکا نے افغانستان میں کارپٹ بمباری کر کے کیا اس کی مثال نہیں ملتی۔ انہوں نے کہا کہ ایک طرف تو امریکی عالمی انسانی حقوق کے علمبردار ہیں دوسری طرف اس طرح کا طرز عمل کہ عام بستیوں پر حملے کیے گئے یہ کہاں کا انصاف ہے ہم سمجھتے ہیں کہ 11 ستمبر کے واقع کے بعد امریکا نے جو اقدامات اٹھائے ہیں ان میں صرف مسلمانوں کو یکطرفہ نشانہ بنایا گیا ہے۔ امریکا آج خود صدر مشرف کے اختیارات پر اعتراض کر رہا ہے، شفاف انتخابات مشکوک نظر آ رہے ہیں جس کی وجہ سے یورپین مبصرین یہاں آ دھمکے ہیں۔ غرض امریکا آج بھی جنرل مشرف سے مطمئن نہیں اور نہ ہی اپنی دوستی کا اہل سمجھتے ہیں۔ پاکستان کے حکمران اگر سمجھتے ہیں کہ انہیں کوئی کامیابی ہوئی تو وہ بتا دیں کہ کیا انہوں نے کشمیر کے مسائل کو حل کر لیا یا فلسطین میں جاری حملے بند ہو گئے یا ہمارے ملک میں مہنگائی کا سیلاب بند ہو گیا، ملک و قوم خوشحال ہو گئی؟ سب کچھ پہلے سے بھی زیادہ ابتری حالات میں دکھائی دیتا ہے اسے کامیابی نہیں ناکامی کہتے ہیں۔

(نوائے وقت کراچی، 9-9-2002)

ملکی خارجہ و معاشی پالیسی کو بہتر بنایا جائے گا:

علامہ شاہ احمد نورانی نے مرکزی جماعت اہلسنّت پاکستان کے سیکرٹری اطلاعات عثمان عامر عباسی سے گفتگو کرتے ہوئے کہا کہ ہم ملک میں عادلانہ اور منصفانہ نظام کے قیام کے لیے جدوجہد کر رہے ہیں۔ تمام ظالمانہ اور غیر ضروری ٹیکسوں کو ختم کریں گے اور تاجروں، سرمایہ کاروں کو بہتر سے بہتر سہولتیں فراہم کرنے کا جذبہ اور عزم رکھتے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ مجلس عمل کی حکومت میں خواتین کو باعزت مقام حاصل ہوگا اور اقلیتوں کو مکمل تحفظ فراہم کیا جائے گا۔ مجلس عمل کے منشور کے مطابق ہم اپنی سرزمین پاک کی خود حفاظت کریں گے، اقتصادی خود کفالت و فاق پارلمانی نظام کا تحفظ، پاکستان سے ہر طرح کی بیرونی

مداخلت کا خاتمہ کشمیر کی سیاسی و اخلاقی امداد کو جاری رکھیں گے اور افغان عوام سے یکجہتی شامل ہے۔انہوں نے کہا کہ ملکی خارجہ و معاشی پالیسی کو بہتر بنایا جائے گا۔اس سلسلے میں کسی کا دباؤ قبول نہیں کیا جائے گا۔انہوں نے کہا کہ اسلام کے عادلانہ اور منصفانہ نظام میں ہی ملکی سلامتی دفاع اور استحکام کا راز مضمر ہے۔ملک میں قرآن وسنت کی بالادستی کے لیے ہماری جدوجہد جاری رہے گی۔

(نوائے وقت کراچی، 2-10-2002)

ہم اپنی پارلیمنٹ سے مطالبہ کرتے ہیں کہ امریکا کو پاکستانی اڈے استعمال نہ کرنے دے:

علامہ شاہ احمد نورانی نے کراچی میں ملین مارچ سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ وہ وقت آنے والا ہے کہ امریکا خود تباہ ہو جائے گا۔ترکی کی پارلیمنٹ قابل مبارک باد ہے کہ امریکا نے بلین ڈالر کی پیشکش کی ترکی کی پارلیمنٹ نے اسے مسترد کر دیا۔ہم اپنی پارلیمنٹ سے مطالبہ کرتے ہیں کہ امریکا کو پاکستان اڈے استعمال نہ کرنے دے نہ امریکی فوجیں اتاریں۔پاکستان کی سرزمین کو کسی مسلمان ملک کے خلاف استعمال نہیں کرنے دیں گے۔انہوں نے کہا کہ مسلمانوں پر اللہ کی رحمت برس رہی ہے آنے والے وقت میں اللہ کی دی ہوئی قوت سے عوام کی مدد سے مجلس عمل پارلیمنٹ میں عوام کی آواز ہوگی عوام کی ترجمانی کرے گی۔عوام سے اپیل کی کہ عمل کا وقت آ گیا ہے امریکا کے خلاف عملی مارچ پاکستان کے قریہ قریہ شہر شہر ہوں گے ظلم کے خلاف سچائی کا سورج طلوع ہو کر رہے گا۔ملین مارچ سے قاضی حسین احمد، مولانا فضل الرحمٰن، مولانا سمیع الحق و دیگر قائدین نے خطاب کیا۔

(نوائے وقت کراچی، 3-3-2003)

کراچی ایئرپورٹ پر امریکی فورسز نگرانی پر تعینات ہیں:

متحدہ مجلس عمل کے قائد مولانا شاہ احمد نورانی نے ملتان کے ایک مقامی ہوٹل میں صحافیوں سے بات چیت کرتے ہوئے کہا کہ موجودہ حکومت کی غلط پالیسیوں کی بناء پر حالات اس قدر سنگین اور دگرگوں ہو گئے ہیں کہ کراچی ایئرپورٹ پر ایف بی آئی اور امریکی فورسز کے چار سو سے زائد افسر اور اہلکار نگرانی پر متعین ہیں اور انہوں نے ایئرپورٹ کی مسجد میں اسپیکر میں اذان دینے کی ممانعت کر دی ہے، پاکستان کے مسلمانوں کے لیے یہ صورت

حال انتہائی اذیت ناک اور تکلیف دہ ہے۔

(نوائے وقت کراچی، 7-10-2002)

خارجہ پالیسی خوف اور بزدلی کا شکار ہے:

متحدہ مجلس عمل کے سربراہ مولانا شاہ احمد نورانی متحدہ مجلس عمل کی سپریم کونسل کے اجلاس کے بعد اسلام آباد میں اخبار نویسوں سے گفتگو کرتے ہوئے کہا کہ بھارت پاکستان کا ازلی دشمن ہے اس لیے عوام کو چاہیے کہ وہ بھارت کے خلاف یک جان ہو جائیں حکومت کی خارجہ پالیسی بزدلی اور خوف کا شکار ہے، عراق پر جنگ مسلط کرنے پر امریکا اور برطانیہ نے جنیوا کنونشن کی خلاف ورزی کی ہے اور یہ جنگ مسلمانوں کے خلاف جنگ تھی کوفی عنان کو چاہیے کہ وہ استعفیٰ دے کر چلے جائیں۔

(روزنامہ ریاست کراچی، 10-4-2003)

پاکستان کی خودمختاری کو بیچ دیا گیا ہے:

علامہ شاہ احمد نورانی نے پیر اعجاز ہاشمی کے دفتر لاہور میں پریس کانفرنس سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ ہمارا حکومت سے خارجہ پالیسی اور اقتصادی پالیسی پر اختلاف ہے۔ افغان پالیسی کی وجہ سے ہماری مغربی سرحدیں غیر محفوظ ہوگئی ہیں۔ امریکا کے تابع ہونے کی وجہ سے ڈیورنڈ لائن کو متنازعہ بنا دیا گیا ہے۔ قبائلی علاقوں میں ہماری جھڑپیں ہو رہی ہیں امریکا بہادر کا زرفریضہ کمیشن بن گیا ہے جس کا مطلب ہے شمالی اتحاد اور بھارت اس میں شامل ہیں، پہلے مشرقی سرحدیں غیر محفوظ تھی اب مغربی سرحدیں غیر محفوظ ہوگئیں ہیں۔ انہوں نے کہا کہ ہمارا اختلاف یہ بھی ہے کہ امریکا سے اڈے خالی کرائے جائیں پاکستان کی خودمختاری بیچ دی گئی ہے۔

(نوائے وقت کراچی، 3-8-2003)

مذہبی جماعتوں کا اقتدار میں آنا ضروری ہے:

علامہ شاہ احمد نورانی نے مرکزی جماعت اہلسنت پاکستان صوبہ سندھ کے امیر مفتی محمد جان نعیمی کی قیادت میں وفد سے ورلڈ اسلامک مشن کے دفتر میں ملاقات کے دوران گفتگو

کرتے ہوئے کہا کہ یوم آزادی یوم تشکر اور محاسبے کا دن ہے پوری قوم حصول پاکستان کے تقاضوں کو متحد و منظم ہو کر پورا کرے۔انہوں نے کہا کہ داخلی و خارجی چیلنجوں کا مقابلہ کرنے کے لیے حکومت انتہائی مہارت کا ثبوت دے۔مولانا شاہ احمد نورانی نے کہا کہ ملک کی نظریاتی اور جغرافیائی سرحدیں اگر مضبوط ہوں گی تو ملک مضبوط ہوگا، اس لیے مذہبی جماعتوں کا اقتدار میں آنا انتہائی ضروری ہے تا کہ ان کا تحفظ یقینی ہو سکے۔

(نوائے وقت کراچی، 2002-8-9)

مجلس عمل امریکا، بھارت اور اسرائیل سے انہی کی زبان میں بات کرے گی:

متحدہ مجلس عمل کے سربراہ علامہ شاہ احمد نورانی نے کہا ہے کہ سوچنے کا وقت ختم ہو گیا ہے فیصلہ کا دن آ گیا ہے۔انہوں نے کہا کہ آج عوام کفر کی متحد قوتوں کے خلاف دین کی متحد قیادت کو ووٹ دے کر پاکستان میں نفاذ اسلام کی راہ ہموار کریں گے، انہوں نے کہا کہ مجلس عمل منتخب ہو کر امریکا، بھارت اور اسرائیل سے ان کی زبان میں بات کرے گی جس زبان میں آج وہ مسلمانوں سے بات کر رہے ہیں، انہوں نے کہا کہ مسلمان دہشت گرد نہیں امریکا اسرائیل اور بھارت دہشت گردی کر رہے ہیں۔

مولانا شاہ احمد نورانی نے یہ باتیں شاہراہ عراق صدر کراچی میں ایک بڑے جلسے سے خطاب کرتے ہوئے کہیں انہوں نے کہا کہ عوام انتخابات میں نظام مصطفیٰ کے نفاذ کے لیے ووٹ مجلس عمل کے امیدواروں کو دیں۔

(روزنامہ امروز کراچی، 2002-10-10)

اگر مجلس عمل نہ ہوتی تو مشرف ہماری عبادت گاہوں، مدرسوں کا سودا کر چکا ہوتا:

علامہ شاہ احمد نورانی نے سیالکوٹ کی تحصیل ڈسکہ کے ایک مقامی ہوٹل میں جے یو پی کے ورکرز کنونشن سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ اہل ایف او دراصل امریکا کی بالادستی کا نام ہے جسے مجلس عمل کبھی برداشت نہیں کرے گی، انہوں نے کہا کہ جنرل مشرف امریکا کے اشاروں پر ناچتے ہوئے اسرائیل کو تسلیم کرنے جا رہے ہیں کل کو کشمیر کا سودا بھی کر دیں گے، کیا انہیں فلسطین میں مسلمانوں کے قتل عام کشمیر میں ایک لاکھ سے زائد بے گناہ

کشمیریوں کے بے جا قتل عام کی کوئی خبر نہیں۔ چیچنیا، بوسنیا میں یہود و نصاریٰ کے ہاتھوں قتل عام دکھائی نہیں دے رہا کہ اسرائیل کو تسلیم کرنے جا رہے ہیں۔ چنانچہ اسرائیل کو تسلیم کرنا مسجد اقصیٰ سے دستبردار ہونے کے مترادف ہے۔ اسرائیل کو تسلیم کرنے سے پہلے لاکھوں کروڑوں پاکستانی عاشقان رسول ﷺ کی لاشوں سے گزرنا ہوگا۔ انہوں نے کہا کہ ہماری حکومت کا ایک مخصوص ٹولہ امریکا اور بھارت کے ایجنٹ مرزائیوں کے اشاروں پر ناچ رہا ہے۔ اگر آج مجلس عمل نہ ہوتی تو جنرل مشرف ہماری عبادت گاہوں اور مدرسوں کا بھی سودا امریکا کی خوشنودی حاصل کرنے کے لیے کر چکا ہوتا۔

انہوں نے کہا کہ اللہ تعالیٰ نے ہمیں ایٹمی قوت سے سرفراز کیا ہے اب یہ ہم پر منحصر ہے کہ ہم اس کی حفاظت کرتے ہیں کہ نہیں یا امریکا کے حوالے کرتے ہیں امریکا ہمارا ازلی دشمن ہے، اللہ نے قرآن مجید میں 42 بار مشرکین کو دوست نہ بنانے کی تاکید کی ہے اور واضح الفاظ میں فرمایا کہ ان لوگوں سے بچو...! انہیں جب بھی موقع ملا تمہیں نقصان پہنچائیں گے، لیکن چند ہزار ڈالر وصول کرنے کی خاطر امریکا کی ہاں میں ہاں ملانا ہمارے حکمرانوں کے گھٹیا ضمیر کی عکاسی کرتا ہے۔ انہوں نے کہا کہ ہم نے امریکا کو پانچ اڈے دے کر ملکی سالمیت خطرے میں ڈال دی ہے۔ پاکستان کی سرحد سے 57 ہزار مرتبہ اُڑ کر عیسائیوں نے افغانستان پر بمباری کر کے تورا بورا کو کھنڈر بنا دیا اور لاکھوں بے گناہ معصوم لوگوں کی جان لی گئیں، اس ساری کارروائی کی ذمہ داری ایل او ایف کی ہے اب اس کے خاتمے کا وقت آ گیا ہے۔ انہوں نے کہا کہ متحدہ مجلس عمل سرگرم ہے اور اپنی جدوجہد جاری رکھے ہوئے ہے۔

ایک سوال کے جواب میں انہوں نے کہا کہ متحدہ مجلس عمل اقتدار، حکومت اور وزارتوں وغیرہ کے لالچ سے اس کا دامن پاک صاف ہے، ہماری جدوجہد صرف نظام مصطفیٰ ﷺ اور شریعت کا نفاذ ہے ہم پاکستان کو مشرکین کے اثر و رسوخ سے پاک دیکھنا چاہتے ہیں، انہوں نے انڈیا (بھارت) مذاکرات کے نتائج کے بارے میں کہا کہ میں پہلے بھی کہہ چکا ہوں مسلمان اور مشرک کی دوستی ہرگز نہیں ہو سکتی۔ لہٰذا یہ سب وقتی ڈرامے ہیں، انہوں نے کہا کہ ان شاء اللہ ایل او ایف کے خاتمے کے بعد امریکا کے کاتمے کی باری آئے

گی کیونکہ اگر یہ رہا تو مشرف تو امریکا کے کہنے سے آج اسرائیل کو تسلیم کرنے جا رہے ہیں کل امریکا کے کہنے سے مدرسوں کا نصاب اور پھر بعد میں مدرسوں کے خاتمے کا بھی سوچنا شروع کر سکتے ہیں۔

(روزنامہ کراچی کراچی، 4-8-2003)

ہمیں فخر ہے کہ ہم مسجد کے ٹکڑوں پر پلے ہیں، امریکیوں اورانگریزوں کے ٹکڑوں پرنہیں پلے:

متحدہ مجلس عمل کے سربراہ نے قاضی حسین احمد، مولانا فضل الرحمٰن، لیاقت بلوچ، پروفیسر ساجد میر، علامہ ساجد نقوی، پیر اعجاز ہاشمی، مولانا ریاض ہمدانی اور دیگر راہنماؤں کے ہمراہ قاضی حسین احمد کی علالت کی وجہ سے ڈاکٹرز ہسپتال لاہور میں منعقد سربراہی اجلاس سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ حکومت امریکا سے فوری طور پر ہوائی اڈے خالی کرائے، ملک میں اسلامی قوانین نافذ کیے جائیں۔ قائدین کو بریفنگ دیتے ہوئے علامہ نورانی نے کہا کہ وزیراعظم جمالی اور شیخ رشید احمد نے علماء اور دینی مدارس کے سلسلے میں جولب ولہجہ اختیار کیا ہے اسے ہرزہ سرائی کہا جا سکتا ہے۔ ہمیں فخر ہے کہ ہم مسجدوں کے ٹکڑوں پر پلے ہیں، امریکیوں اور انگریزوں کے ٹکڑوں پرنہیں پلے۔

(نوائے وقت کراچی، 6-6-2003)

وہ پیر اور مولوی اسلام کا دشمن ہے، جو سیاست کو اسلام سے جدا سمجھتا ہے:

گوجرانوالہ میں مشہور کشمیری رہنما عالم دین مولانا محمد سعید احمد مجددیؒ کے پہلے عرس مبارک میں بڑے اجتماع سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ خانقاہی نظام تو جہاد کا مرکز رہا ہے حضرت خواجہ خواجگان سیدنا معین الدین اجمیری نے خانقاہ میں بیٹھ کر ہی پرتھوی راج کے خلاف جہاد کو منظم کیا تھا اور شہاب الدین غوری کو خواب میں حکم دیا کہ تم غزنی سے اٹھو دہلی کا تخت تمہارا انتظار کر رہا ہے۔ چنانچہ غوری اسی حکم سے دہلی پر حملہ آور ہوا اور راجا پتھورا قتل ہوا۔ امام نورانی نے کہا کہ امام ربانی حضرت سیدنا مجدد الف ثانی نے جہانگیر کے خلاف جہاد اسی خانقاہ سے ہی کیا تھا مگر آج خانقاہی نظام نااہلوں اور جاہلوں کے تصرف میں چلا گیا ہے، وہ پیر اور مولوی اسلام کا دشمن ہے جو سیاست کو اسلام سے جدا سمجھتا ہے۔ اسے معلوم ہونا چاہیے کہ نبی پاک ﷺ کے صحابہؓ سے زیادہ کوئی صوفی نہیں ہے صحابہ کا طریقہ یہ تھا کہ وہ

رات کے نمازی اور دن کے غازی تھے۔

امام نورانی نے کہا کہ سیدنا غوث اعظم کے نام نامی پر گیارہویں شریف تو پیر اور مولوی کھاتا ہے مگر جب بغداد معلیٰ پر بم برستے تھے تو مولوی اور پیر کہتا تھا کہ میرا سیاست سے کوئی تعلق نہیں انہوں نے کہا کہ بزرگوں کے آستانوں پر ڈاڑھی منڈے پیر مسلط ہیں، حالانکہ ڈاڑھی منڈوانا حرام ہے۔ یوں حرام کار بزرگوں کے جانشین ہیں عوام اہلسنّت کو ان سے بغاوت کرنا چاہیے کیونکہ اگر ہم نے اب بھی کروٹ نہ لی تو گھروں میں بھی کوئی ختم خواجگان نہیں پڑھنے دے گا۔ دینی مدارس میں بے دین حکومت مداخلت کر رہی ہے مگر اہلسنّت کو اپنے مدارس کی حفاظت کا ابھی سے اہتمام کرنا چاہیے۔ انہوں نے کہا کہ تحریک آزادی کشمیر پر کوئی سودے بازی نہیں چلنے دی جائے گی کشمیر کے مسلمان ہندو سے لڑ رہے ہیں، وہ تحفظ پاکستان کی جنگ لڑ رہے ہیں۔ فلسطین کا مسلمان یہودی سے معرکہ آزما ہے۔ برما اور فلپائن میں مسلمان بدھوں سے معرکہ آزما ہیں۔ بوسنیا اور چیچنیا میں مسلمانوں کے خلاف امریکی لابیاں لڑ رہی ہیں۔ اسے عالم میں جمعیت علماء پاکستان اور اہلسنّت کے اداروں کو مضبوط کرنا ضروری ہے۔

(ندائے اہلسنّت لاہور، اکتوبر 2003)

ہم جنرل صاحب کے ایک ہاتھ میں تلوار اور دوسرے میں قرآن دیکھنا چاہتے ہیں:

ہم نے کہا جنرل پرویز مشرف صاحب آپ مسلمان جنرل ہیں، ہم کو اپنی فوج سے محبت ہے ہم دعاء کرتے ہیں کہ اے اللہ جو پاکستان کی حفاظت فرما رہے ہیں تو بھی ان کی حفاظت فرما، یہ محب وطن فوج ہے آپ سرحدوں کے محافظ ہیں آپ اسلام کے سپاہی ہیں اس کا مطلب یہ ہے کہ جس طرح آپ وطن کی عزت و ناموس کے محافظ ہیں اسی طرح اسلام کی عزت و ناموس کے بھی محافظ ہیں۔ یہ قادیانی عورتیں کھلے عام اسلام آباد، لاہور اور دہلی میں پھر رہی ہیں قادیانی معاشرے کے اندر اشتعال پھیلا رہے ہیں، خانہ جنگی کا ماحول پیدا کر رہے ہیں، آپ اس فیصلہ کو واپس لے لیں۔ الحمد للہ! انہوں نے ایف۔ آئی۔ آر درج کرنے کے طریقہ کار میں تبدیلی کا فیصلہ واپس لے لیا ہم ان کے ایک ہاتھ میں قرآن اور

دوسرے میں تلوار دیکھنا چاہتے ہیں۔ ہم آج بھی ان کے کردار میں محمود غزنوی کا کردار زندہ دیکھنا چاہتے ہیں آج بھی ایسے ولی موجود ہیں جن کی قبر پر حاضر ہو کر خواجہ خرقانی کی طرح دعا کی جائے تو قبول ہو گی۔ محمود جب وہاں گئے تو خواجہ نے اپنا جبہ اتارا اور کہا: یہ لے جاؤ جب وقت پڑے تو اس پر ہاتھ رکھ کر دعا کرنا اللہ کی مدد و نصرت آئے گی۔ معلوم ہوا، اللہ کے ولی کے جبے میں برکت ہوتی ہے اور اللہ تعالیٰ کے نبی کے کرتے میں بھی برکت ہوتی ہے، ہم چاہتے ہیں کہ ہماری فوج دہلی سے وہ سلوک کرے جو شہاب الدین غوری اور اورنگزیب عالمگیر نے کیا تھا۔ آج فلسطین کے صحراؤں، کشمیر کی وادیوں اور چیچنیا کے پہاڑوں میں مسلمان دوشیزائیں پکار رہی ہیں ان کی آوازیں آتی ہیں کہ ہماری مدد کو پہنچو، مجاہدین ان مظلوموں کی مدد کو پہنچتے ہیں تو امریکا کہتا ہے کہ دہشت گرد گھس آئے ہیں جہاد اور دہشت گردی الگ الگ ہیں۔ مسلمان جہاد کرتا ہے اور امریکا دہشت گردی کرتا ہے۔ دیکھو! امریکا صرف ایک مجاہد مسلمان سے خوفزدہ ہے وہ کہتا ہے کہ ڈر لگ رہا ہے اس کے پاؤں لرزتے ہیں اگر تمام مسلمان مجاہدین بن جائیں تو کوئی دنیا میں سپر پاور نہ رہے۔ عالم اسلام کا سب سے بڑا دشمن روس اور امریکا ہیں وہ کہتا ہے کہ میں ورلڈ آرڈر ہوں چیچنیا کے 15 لاکھ مسلمانوں نے 30 کروڑ روسیوں کو ہلا کر رکھ دیا ہے۔ امریکا کے پاس آٹھ ہزار اور روس کے پاس 9 ہزار 4 سو ایٹمی ہتھیار ہیں لیکن روس کے خلاف افغانستان کے مجاہدین پیٹ پر پتھر باندھ کر کھڑے ہو گئے تو اللہ نے فرمایا ''اگر تم ایک ہزار ہو تو دو ہزار پر بھاری ہو گے'' (الانفال ۱۰) حضرت خالد بن ولید نے 60 آدمیوں کے ساتھ 60 ہزار کا منہ پھیر دیا۔ اب 6 ہزار مجاہدین کشمیر میں آٹھ لاکھ ہندو فوج سے جنگ کر رہے ہیں اللہ تعالیٰ ان کو فتح نصیب فرمائے، (آمین) ہم چاہتے ہیں کہ ہماری فوج ناموس مصطفیٰ ﷺ اور ختم نبوت کی بھی حفاظت کرے، ہم محبت سے کہہ رہے ہیں کہ آپ ہمارے بھائی ہیں آپ بھی مسلمان ہیں آپ کو اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ سے اتنی ہی محبت ہونی چاہیے جتنی اہل ایمان کو ہے، حکومت اور اختیار آپ کے پاس ہے جس طرح حضرت ابو بکر صدیقؓ نے مسلمان فوج کو حکم دیا کہ مسلمہ کذاب کا قصہ تمام کر دو، اس کے خلاف جنگ لڑو اور فرمایا کہ ابو بکر زندہ ہو اور کوئی ناموس رسالت کو چیلنج کرے یہ نہیں ہو سکتا۔ آپ بھی خالد بن ولید کی پیروی کریں ہم آپ

سے یہی توقع رکھتے ہیں۔ دعا ہے کہ اللہ کریم ختم نبوت کے عقیدے کی حفاظت کے لیے فوج کو توفیق عطا فرمائے۔ این۔ جی۔ اوز۔ امریکی دہشت گردی میں معاون ہیں یہ اس کی ایجنٹ ہیں ان کا صفایا بھی بہت ضروری ہے یہ آگ بھڑکاتی اور فساد پھیلاتی ہیں۔ اس ملک میں اسلام اور ختم نبوت کی حفاظت کرنا عین عبادت ہے دیکھو گستاخ رسول کا مقابلہ کرتے ہوئے حضرت خالد بن ولید کی سربراہی میں 18 ہزار صحابہ کرام نے جہاد کیا ایک سو شہید ہوئے مگر جہاد سے منہ نہیں موڑا حتیٰ کہ فتنہ ہمیشہ کے لیے ختم ہو گیا اللہ ہم سب کو اس مسئلے کو خوش اسلوبی سے حل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔

(ماہنامہ احوال و آثار لاہور مئی 2000ء)

ہمارے مغرب زدہ حکمرانوں کو پاکستان کے بجائے یورپ میں رہنا چاہیے:

کھاریاں کی عیدگاہ گراؤنڈ میں جہاد کانفرنس سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ وزیراعظم کے ہاتھ میں تسبیح محض دکھاوا ہے۔ ہمارے مغرب زدہ حکمرانوں کو چاہیے کہ پاکستان کے بجائے یورپ میں رہیں۔ قوم کی بیٹیوں کو کس خوشی میں نچوایا جارہا ہے کیا کشمیر آزاد ہو گیا ہے یا ملک سے بے روزگاری ختم ہو گئی ہے؟ ایک کروڑ تیس لاکھ بے روزگار نوجوانوں کے ملک کی وزیراعظم کے شوہر گھوڑوں کے علاج پر لاکھوں روپے صرف کر رہے ہیں۔

(قائد تحریک نظام مصطفیٰ ص 23)

وزیر داخلہ دین کی الف ب سے بھی واقف نہیں:

جے یو پی کے صدر مولانا شاہ احمد نورانی نے کہا کہ مساجد دین اسلام کا ہیڈ کوارٹر اور سیکرٹریٹ ہیں تمام مساجد کا رخ کعبہ شریف کی طرف ہے اور ہمارے حکمرانوں کے رخ واشنگٹن اور برطانیہ کی طرف ہیں، لیکن مذہبی قوتیں حکومت مدینہ کی طرف موڑ کر دم لیں گی۔ وہ جامع مسجد بیت المعمور کورنگی کے ایریا کراچی میں نماز جمعہ کے اجتماع سے خطاب کر رہے تھے۔ انہوں نے کہا کہ وزیر داخلہ الف۔ب سے بھی واقف نہیں اور کہہ رہے ہیں کہ ہم مسجدوں کو سیاسی اکھاڑہ نہیں بننے دیں گے، انہوں نے کہا کہ وزیر داخلہ کو معلوم ہونا چاہیے کہ حضور اکرم ﷺ نے مسجد کے منبر پر بیٹھ کر جنگ و جہاد کے فیصلے کیے رسول اللہ نے جنگ بدر،

جنگ تبوک، جنگ احد اور دیگر غزوات کے فیصلے اقتدار کی کرسی یا پارلیمنٹ کے ایئر کنڈیشن سیکریٹریٹ میں بیٹھ کر نہیں بلکہ مساجد اور منبر پر بیٹھ کر کیے۔ انہوں نے کہا کہ امریکا، یہودیوں اور قادیانیوں کے کٹھ جوڑ سے مدارس اسلامیہ کو بند کرانے کے شرمناک منصوبے کو اہل ایمان کسی بھی قیمت پر کامیاب نہیں ہونے دیں گے، انہوں نے کہا کہ امریکا کی دین اسلام میں بلا جواز مداخلت وطن عزیز کی آزادی اور خودمختاری کے لیے ایک بہت بڑا چیلنج ہے۔

(نوائے وقت کراچی، 3-8-2002)

وزیر داخلہ اسلامی تاریخ سے واقف نہیں:

پندرہ روزہ فیضان کو انٹرویو دیتے ہوئے کہا:

سوال: وزیر داخلہ معین الدین حیدر نے جہاد فنڈ جمع کرنے پر پابندی عائد کر دی ہے کیا جہاد کے لیے چندہ حاصل کرنا غیر اسلامی ہے؟

شاہ احمد نورانی: میرے خیال میں وزیر داخلہ اسلامی تاریخ سے پوری طرح واقف نہیں، انہیں چاہیے کہ اسلامی تاریخ کا مطالعہ کریں اسلامی تاریخ کے ابتدائی دور میں جتنی جنگیں لڑی گئیں وہ چندہ کے بل بوتے پر لڑی گئی ہیں۔ سب جانتے ہیں کہ مسلمانوں کے پاس دولت کی ریل پیل نہیں تھی ان کے مقابلے میں غیر مسلم طاقتیں بے پناہ مضبوط تھیں اور انہوں نے مسلمانوں کو تنگ کیا ہوا تھا ان کا مقابلہ کرنے کے لیے مسلمانوں کو چندے کا سہارا لینا پڑا، جب کسی جنگ کی تیاری کی جاتی تھی تو باقاعدہ چندہ جمع کرانے کا اعلان ہوتا تھا چندہ کر کے جہاد سے قیصر و کسریٰ کی سلطنتیں زمیں بوس ہوئیں غزوہ تبوک کے دوران جس طرح چندہ اکٹھا کیا گیا اس کی مثال واضح طور پر اسلامی تاریخ میں موجود ہے۔ اعلان ہوا کہ جو کوئی جتنا کچھ دے سکتا ہے دے۔ اس موقع پر حضرت ابوبکر صدیقؓ، حضرت عمر فاروقؓ، حضرت عثمان غنیؓ اور حضرت علیؓ نے جس سخاوت کا مظاہرہ کیا وہ کسی سے ڈھکی چھپی بات نہیں اسلامی تاریخ میں ایسے بے شمار واقعات موجود ہیں کہ جب جنگ کی تیاری کے لیے چندہ اکٹھا کیا گیا غزوہ بدر، غزوہ احد اور غزوہ حنین بھی چندے سے لڑی گئیں۔

سوال: وزیر داخلہ کا خیال ہے کہ افغانستان میں جہاد نہیں فساد ہو رہا ہے، آپ کا کیا خیال ہے؟

مولانا شاہ احمد نورانی: 1958ء میں مجھے افغانستان جانے کا اتفاق ہوا۔اس کے بعد کئی مرتبہ دعوت ملی مگر بدقسمتی سے میں نہ جاسکا۔بہر حال پاکستان میں افغان ذمہ داران افسران سے ملاقات رہتی ہے۔کراچی میں افغانستان کے قونصلیٹ سے بھی ملاقات ہوتی رہتی ہے میں افغانستان کی صورت حال کو قرآن وحدیث کی روشنی میں بیان کرتا ہوں سورۃ الحجرات کا پہلا رکوع 8ویں آیت میں ارشاد باری تعالیٰ ہے:''جب مسلمانوں کی دو جماعتیں آپس میں لڑ پڑیں تو ان میں صلح کرادو پھر ان میں سے اگر کوئی ایک بغاوت کردے تو اس سے جہاد کرو یہاں تک کہ وہ اللہ کے حکم کے آگے جھک جائے عدل سے کام لو ایمان والے آپس میں ایک دوسرے کے بھائی ہیں۔''

سوال: افغانستان میں ایسا کیا ہوا؟

مولانا شاہ احمد نورانی: جب افغانستان میں مسلمانوں کے مختلف دھڑے آپس میں لڑ رہے تھے تو مسلم امہ نے ان میں صلح کرانے کی کوشش کی''معاہدہ طائف''اس کی واضح مثال ہے جس پر مولانا ربانی،حکمت یار،احمد شاہ مسعود اور دوستم نے دستخط کیے لیکن کچھ ہی عرصہ میں ربانی گروپ نے معاہدہ توڑ دیا اور آپس میں لڑائی کا سلسلہ تیز ہو گیا،جس گروپ نے معاہدہ توڑا اس کے خلاف جہاد کرنا جائز ہے اس لیے افغانستان کے جہاد کو خانہ جنگی قرار دینا درست نہیں طالبان نے افغانستان میں امن قائم کیا ہے ان کی یہ بہت بڑی کامیابی ہے۔

سوال: اسامہ بن لادن کے مسئلہ کو بہت پیچیدہ بنایا جارہا ہے اس بارے میں آپ کا کیا مؤقف ہے؟

مولانا شاہ احمد نورانی: اسامہ بن لادن کا مسئلہ بالکل سیدھا سادہ ہے انہوں نے حضورﷺ کی سنت کے مطابق کام کیا۔مغرب اور سعودی عرب میں امریکا کے ہم خیال حکمران اسامہ کے خلاف ہو گئے۔حضور اکرمﷺ جب علیل ہوئے تو انہوں نے حضرت ابوبکر صدیقؓ اور حضرت عمر فاروقؓ کو بلایا اور ارشاد فرمایا کہ''جزیرۃ العرب سے یہودیوں اور عیسائیوں کو نکال دو۔''آج جو بھی شخص اس قسم کا مطالبہ کرتا ہے اسے دشمن قرار دے دیا جاتا ہے۔اسامہ بن لادن نے بھی یہودیوں اور عیسائیوں کو جزیرۃ العرب سے نکالنے کا نعرہ بلند کیا تو سعودی عرب میں ہمارا داخلہ بند کر دیا گیا۔اسامہ بن لادن کافی عرصہ سے خطرے کی بو سونگھ رہے

تھے، انہوں نے بہت پہلے بتا دیا تھا کہ امریکا اور مغربی ممالک سعودی عرب میں اڈے قائم کرنا چاہتے ہیں 1990ء میں یہ بات سچ ثابت ہوگئی۔

سوال: امریکی اور مغربی فوجوں کی سعودی عرب میں موجودگی سے کیا فرق پڑے گا؟

مولانا شاہ احمد نورانی: مسلم شریف کی حدیث ہے کہ جزیرۃ العرب میں دو دین اکھٹے نہیں ہو سکتے، ہمارا اس حدیث پر کامل یقین ہے۔ جہاں تک فرق پڑنے کی بات ہے۔ امریکی فوجیں جہاں بھی جاتی ہیں موبائل چرچ اور موبائل سیکس فری زون بھی ان کے ساتھ جاتے ہیں۔ سعودی عرب میں یہ نحوستیں پہنچ چکی ہیں، وہاں عیسائیت کی تبلیغ بھی جاری ہے اور سیکس فری زون بھی قائم ہو چکے ہیں، سعودی کلچر بری طرح متاثر ہو رہا ہے۔ اب صرف اسامہ بن لادن کا مسئلہ نہیں قرآن وسنت کی روشنی میں سعودی حکومت کے کردار پر نظر ڈالنے کی ضرورت ہے۔

سوال: اگر سعودی حکومت عراق حملے سے بچنے کے لیے امریکی فوج کو نہ بلاتی تو اس کا اور کیا حل ہو سکتا تھا؟

مولانا شاہ احمد نورانی: خلیجی جنگ میں امریکی فوج کو بلانا ایک بہت بڑی غلطی تھی۔ اگر یہود و نصاریٰ کی فوجوں کو بلانے کی بجائے 56 اسلامی (اب 58 ہیں ''مرتب'') ممالک کو دعوت دی جائے تو کم از کم 25 ممالک پانچ پانچ ہزار فوجی بھیج دیتے اور یوں عراق پر اخلاقی دباؤ بھی بڑھ جاتا اور یہ مسئلہ بڑے احسن طریقے سے حل ہو جاتا تمام مسلم ممالک کے لیے حرمین شریفین کا تحفظ لازم ہے ہر کسی نے اپنا کردار ادا کرنا تھا۔

(افکار نورانی ص 206, 207)

ملک دشمن قوتیں اپنے ناپاک عزائم میں کامیاب نہیں ہوسکتیں:

علامہ شاہ احمد نورانی نے نیومیمن مسجد بولٹن مارکیٹ کراچی میں نماز جمعہ کے اجتماع سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ اسلام امن وانصاف اور رواداری کا مذہب ہے جو مساوات اور بھائی چارہ کا درس دیتا ہے، اسلام کی تبلیغ اور تعلیمات پوری دنیا میں تیزی سے پھیل رہی ہیں لیکن بدقسمتی سے ملک میں مذہبی خودمختاری پر شب خون مارا جارہا ہے نیکی اور خیر کے پیغام

کو عام کرنے کی آزادی کو مسخ کیا جا رہا ہے۔ انہوں نے کہا کہ آنے والا وقت کشمیر اور فلسطین کی آزادی کا تقاضا کر رہا ہے۔ انہوں نے کہا کہ مسلمانوں کے خلاف مغربی میڈیا پر منفی پروپیگنڈے کو بے اثر کرنے کے لیے حکومت کو مؤثر حکمت عملی اختیار کرنا ہوگی، انہوں نے کہا کہ محب وطن قوتیں حالات کی روشنی میں ملک کو سیکولر قوتوں کے عزائم سے نجات دلانے اور معیشت و جمہوریت کی بحالی کے لیے مذہبی سوچ رکھنے والی قوتیں میدان عمل میں ہیں ملک دشمن قوتیں اپنے ناپاک عزائم میں کامیاب نہیں ہوسکتیں۔

(نوائے وقت کراچی، 108-2002)

موجودہ نازک حالات میں پاکستان کو فل ٹائم کمانڈر انچیف چاہیے:

علامہ شاہ احمد نورانی جامعہ برکات العلوم لاہور میں اپنے اعزاز میں منعقد تقریب سے خطاب فرماتے ہوئے کہا کہ امریکا اور اسرائیل مسلمانوں کے دشمن ہیں، ہندو عیسائی اور یہودی عالم اسلام کے خلاف پروگرام رکھتے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ ہم پر اعتراض کیا جاتا ہے کہ ہم بار بار وردی کا ذکر کر رہے ہیں۔ مجلس عمل کا رویہ بہت سخت ہے، جہاں تک وردی کا تعلق ہے جو تقویٰ اور جہاد فی سبیل اللہ کے نام پر وردی پہنتا ہے ہمیں اس پر فخر ہے وردی والے اپنا کام کریں بے وردی والے اپنا کام کریں ہر کوئی اپنا کام کرے۔ علامہ شاہ احمد نورانی نے کہا کہ مشرق میں بھارت ہمارا ازلی دشمن ہے جب کہ افغانستان میں امریکا اور ہندوؤں کے ایجنٹ شمالی اتحاد والے بیٹھے ہیں ایسے حالات میں آپ کو اور مجھ کو فل ٹائم کمانڈر انچیف چاہیے، اب آپ یا تو فل ٹائم صدر بن جائیں یا فل ٹائم کمانڈر انچیف کی حیثیت سے ملک کی سرحدوں پر نظر رکھیں۔

(نوائے وقت کراچی، 18-4-2003)

این جی اوز سے کوئی پوچھے ان کا پیسا کہاں سے اور کس مقصد کے لیے آ رہا ہے:

علامہ شاہ احمد نورانی نے مدینہ مسجد مچھلی مارکیٹ ملتان میں نماز جمعہ کے اجتماع سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ حکومت جس طرح ضابطہ اخلاق بنائے مدارس کے حساب و کتاب چیک کرنے کے لیے اسی طرح این جی اوز سے بھی پوچھے کہ ان کے پاس پیسا کہاں سے اور

کس مقصد کے لیے آ رہا ہے؟ انہوں نے کہا کہ فلسطین، کشمیر اور بھارت کے مسلمان خون میں نہا رہے ہیں، امریکا اپنے مفادات کے تحفظ کے لیے عالم اسلام پر ہونے والے مظالم پر خاموش تماشائی بنا ہوا ہے۔

(نوائے وقت کراچی، 4-5-2002)

پاکستان امریکا کا فرمانبردار غلام ملک ہے:

ساحل: خلیج کی تازہ صورت حال یہ کہ جس میں امریکا نے ارض مقدس پر اپنی فوجیں اتار دی ہیں دینی اور سیاسی نقطہ نظر سے امت مسلمہ کا کیا نقطہ نظر ہونا چاہیے؟

مولانا شاہ احمد نورانی: میرے نقطہ نظر سے حرمین شریفین کا تقدس اور اس تقدس سے مسلمانوں کا جذباتی تعلق ہے، دوسرا عالم اسلام کے گرد اور خاص طور پر مشرق وسطیٰ کے گرد فوجی حلقہ بندی جس طرح سے عیسائی قوم نے گھیرا ڈالا ہے، ماضی کو پیش نظر رکھا جائے تو حال میں جو کچھ ہو رہا ہے اس کا اگر تجزیہ کیا جائے تو جنگ صلیب وہلال میں عیسائی اور یہودیوں کے اتحاد سے مسلمانوں کی معرکہ آرائی جو صدیوں سے چلتی یہاں تک پہنچی ہے، تو معلوم یہ ہوا کہ تاریخ اپنے آپ کو دھرا رہی ہے۔ دینی نقطہ نظر سے اللہ تبارک وتعالیٰ کا واضح ارشاد ہے کہ حرمین شریفین پر فرد واحد کا یا کسی خطہ سے تعلق رکھنے والے قبیلے کا کوئی حق نہیں۔ اگر سعودی خاندان یہ کہے یا حجازی لوگ یہ کہیں یا عربی لوگ یہ کہیں کہ اس کی حفاظت کا حق ہم کو حاصل ہے تو یہ غلط ہے۔ اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم سورۃ الحج میں ارشاد فرمایا ہے:

ترجمہ: ''وہ بے شک جنہوں نے کفر کیا اور روکتے ہیں اللہ تعالیٰ کی راہ اور اس ادب والی مسجد سے جسے ہم نے سب لوگوں کے لیے مقرر کیا کہ اس میں ایک سا حق ہے وہاں کے رہنے والے اور پردیس کا اور جو اس میں کسی زیادتی کا ناحق ارادہ کرے ہم اسے دردناک عذاب چکھائیں گے۔'' (الحج آیت 125)

اس آیت کی رو سے حرم شریف پر وہاں کا رہنے والا اور اس سے باہر کا رہنے والا برابر کا استحقاق اور ذمہ داری کا حامل ہے، یہاں ملکی اور غیر ملکی حکمران اور رعایا میں کوئی فرق نہیں، دونوں برابر ہیں اس ارض مقدس پر پوری مسلم امہ کا حق ہے اس لحاظ سے کسی مقامی

آبادی کو ارض مقدس پر اپنا کنٹرول قائم کرنے کی کوئی گنجائش نہیں دوسری آیت میں ارشاد ہوا کہ "مشرک نجس ہیں حدود میں انہیں قریب نہ آنے دیا جائے" مشرکین اور یہود و نصاریٰ کا کوئی حق نہیں اس کو وضاحت بخاری شریف مسلم شریف، مسند امام احمد بن حنبل میں موجود احادیث میں جناب رسالت مآب ﷺ نے یوں فرمایا ہے۔

ترجمہ: "جزیرۃ العرب سے یہود و نصاریٰ کو نکال دو"۔

حضور کا یہ ارشاد حضرت عائشہ صدیقہؓ کی روایت کے مطابق سفر آخرت سے قبل کی اہم ترین وصیت میں سے ایک ہے۔ چنانچہ جب حضور اکرم ﷺ یہ ارشاد فرما رہے تھے تو روایت کے مطابق حضرت سیدنا صدیق اکبر نے سن کر فرمایا لبیک یا رسول اللہ حضرت عمر فاروق نے فرمایا لبیک یا رسول اللہ (میں حاضر ہوں) چنانچہ حضور ﷺ کی اس وصیت کی تکمیل کے مشن کی ابتداء دور صدیقی میں حضرت ابوبکر صدیقؓ سے شروع ہوئی اور دور فاروقی میں اس کی تکمیل ہوئی، چنانچہ 1300 سال قبل پورے جزیرۃ العرب صرف حجاز مقدس ہی نہیں اس میں خیبر بھی مدینہ منورہ، بصرہ اور نجران تک کا علاقہ شامل ہے، اسے یہود و نصاریٰ کی تطہیر مکمل ہوئی، ایک اور حدیث میں جناب رسالت مآب نے ارشاد فرمایا ہے کہ دو دین جزیرۃ العرب میں نہیں رہ سکتے، یعنی صرف اسلام ہی دین واحد کے طور پر پورے جزیرہ العرب میں نافذ العمل ہوگا۔ برابری کا یہاں تک تعلق ہے تو جو حق اہل مکہ کو مکہ میں یا اہل مدینہ کو مدینہ میں حاصل ہے باہر سے آنے والا مسلمان بھی اس کے مساوی حقوق کا مستحق ہے۔ یہ بات تو قرآن مجید فرقان حمید سے ثابت ہے چنانچہ امام اعظم ابو حنیفہؒ کا فتویٰ ہے کہ سرزمین مکہ پر مملکت کے حقوق کسی کو حاصل نہیں، اسے کرایہ پر نہیں دیا جا سکتا۔ چنانچہ دینی نقطہ نگاہ سے سرزمین عرب پر یہود و نصاریٰ کا وجود برداشت نہیں کیا جا سکتا، سعودی حکومت نے اپنے تمام تر دعویٰ کے باوجود یہود و نصاریٰ کی جزیرۃ العرب سے تطہیر کا عمل جو کہ 13 سو سال قبل مکمل ہو گیا تھا حضور ﷺ کی وصیت کے مطابق اپنے مذموم مقاصد کے تحفظ کے لیے یہود و نصاریٰ کو سرزمین مقدس میں داخل ہونے کی دعوت دی۔ حضور ﷺ کا یہود و نصاریٰ سے سرزمین مقدس کو پاک رکھنے کی وصیت کے مقاصد جو میں سمجھ سکا وہ یہ تھے کہ حرمین شریفین جو کہ مسلمانوں کا قبلہ ہے اسلام کا مرکز وحدت و اخوت ہے، اس میں علاوہ مسلم تہذیب و تمدن

کے کسی دوسری تہذیب و ثقافت کو داخل نہ ہونے دیا جائے تاکہ عالم اسلام کے مرکز میں تہذہب وتمدن کا تصادم نہ ہو، اسلامی تہذیب وتمدن کا تشخص ہمیشہ اجاگر رہے، اس طرح سے اس مرکز سے پورا عالم اسلام رہنمائی حاصل کرتا ہے۔ دوسرا یہ کہ اسلام جن اعلیٰ روحانی اورانسانی قدروں کا حامل ہے وہ اپنی صحیح حالت میں اس مرکز اسلام میں قائم رہیں اس خطہ میں اسلامی رنگ ہمیشہ غالب رہے دینی نقطہ نگاہ سے تو یہ بات واضح ہوگئی کہ سرزمین مقدس پر پورے عالم اسلام کا حق اور ذمہ داری یکساں ہے اس سرزمین پر کسی صورت بھی مشرکین کو داخل نہ ہونے دیا جائے۔ سیاسی نقطہ نگاہ سے اگر دیکھا جائے تو سعودی حکمرانوں نے جہاں اور بے شمار مظالم ڈھائے ہیں، مثلاً سعودی خاندان کی بادشاہت سے قبل سعودی عرب کا نام حجازِ مقدس تھا اسے تبدیل کر کے سعودی عرب رکھا اس لحاظ سے سعودی عرب دنیا کا غالباً واحد ملک ہے کہ جس کا نام اس کے حکمرانوں کے باپ کے نام پر ہے تو سعود خاندان نے حجاز مقدس کے تشخص کو ختم کر کے اسے اپنی خاندانی جاگیر بنالیا۔ مزید یہ کہ اسلام کے اس مرکز پر بادشاہت کو قائم کیا، اسلام میں ملوکیت کی قطعاً گنجائش نہیں، اگر اسلام میں نسلی حکومت کی گنجائش ہوتی تو حضور کے وصال مبارک کے بعد سیدنا علی کرم اللہ وجہہٗ اور ان کے بعد امام حسن وحسینؓ خلیفہ ہوتے، قرآن پاک میں واضح ارشاد ہے کہ ملوکیت فساد ہے بادشاہ ضدی ہوتے ہیں، الا ماشاء اللہ سب ہی تو نجدی حکمرانوں نے اسلام کے سنہرے اصولوں کے برخلاف خاندانی آمریت مسلط کی۔ نجدی سعودی حکمرانوں کو مسلم امہ اور حرمین شریفین کے تقدس کا کوئی خیال نہیں، یہ بات ہم تو پہلے بھی جانتے تھے، لیکن اب یہ بات مسلم امہ کو جان لینا چاہیے کہ انہوں نے پہلے بھی محض اپنے تاج وتخت کی خاطر 1924ء میں حرم شریف میں ترکی مسلمانوں کا قتل عام کیا، خلافت عثمانیہ جو کہ عالم اسلام کے اتحاد کی علامت تھی سے بغاوت کی محض انگریزوں کی پشت پناہی اور ان کے اشاروں پر مزارات مبارکہ کی بے حرمتی کی گئی۔ دراصل سعودی خاندان مجرموں کا ٹولہ ہے اس نے پہلے بھی اتحاد عالم اسلام کی پیٹھ میں چھرا گھونپا تھا اور اب بھی اس جرم کا مرتکب ہوا ہے۔ سیاسی نقطہ نگاہ سے جہاں تک یہودیوں کے عزائم کا تعلق ہے تو یہ بات سب کو معلوم ہے کہ یہودیوں کی سرکاری زبان خیبرو میں یہودی سلطنت عظمیٰ کے جتنے بھی نقشے شائع ہوئے ہیں اس میں ارض بابل و یہودیوں کا

مرکز مدینہ منورہ، شام فلسطین اور خیبر تک کا سارا علاقہ یہودی سلطنت عظمیٰ میں دکھایا گیا ہے، یہ نقشہ آج کل بھی یہودیوں کے تعلیمی اداروں کے نصاب میں شامل ہے، اس طرح وہ اپنی نسل در نسل اس تصور کو اجاگر کر رہے ہیں یہودی قوم کے ذہنوں میں یہودی سلطنت عظمیٰ کا نقشہ بیٹھایا جارہا ہے۔ یہودی اپنے ان مذموم عزائم کو جنگ کے ذریعے یا کسی اور طریقہ سے پتا نہیں کب پورا کریں، مگر سعودی حکمرانوں نے تو طشتری میں رکھ کر سعودی عرب کو یہودیوں کے ہاتھ میں دے دیا۔ اس وقت سعودی عرب میں ڈھائی لاکھ کی تعداد میں امریکی افواج موجود ہیں۔ امریکی افواج میں بھرتی ہونے کے لیے کسی سیکس کی تخصیص نہیں ہے فوج میں عورت مرد دونوں آزادانہ طور پر بھرتی ہو سکتے ہیں اسی طرح یہ اندازہ نہیں لگایا جاسکتا کہ ان ڈھائی لاکھ مخلوط افواج میں کتنی عورتیں اور کتنے مرد ہیں، امریکی فوجی خنزیر بھی کھاتے ہیں شراب بھی پیتے ہیں یہ سب لوازمات بھی سعودی عرب کی سرزمین پر آزادانہ طور پر پہنچ رہے ہیں سب سے بڑی بات یہ ہے امریکی افواج کے بیس کیمپ (چھاؤنیاں) جہاں جہاں ہیں مثلاً (جاپان، فلپائن وغیرہ وغیرہ) وہاں بیس کے ساتھ ساتھ سیکس فری زون باقاعدہ قائم ہوتے ہیں جس میں کیسینو، نائٹ کلب وغیرہ وغیرہ سب کچھ ہوتا ہے، اب یہ حرام کاریاں سعودی عرب میں بلا روک ٹوک ہوا کریں گی۔ سعودی عربیہ اور امریکی افواج کے ساتھ ساتھ حرام کاری خنزیر، شراب، کنجریاں اور رنڈیاں بھی آئیں گی اس سے عالم اسلام کے مرکز پر کیا اثرات مرتب ہوں گے، ایک معمولی سوجھ بوجھ کا مالک شخص بھی اچھی طرح سمجھ سکتا ہے۔ سعودی عرب میں امریکی افواج آنے سے اسرائیل کو تحفظ فراہم ہو گیا ہے اس لیے کہ اب عراق اگر اسرائیل پر حملہ آور ہوتا ہے تو خلیج میں امریکی افواج کی موجودگی اس کی راہ میں حائل ہو جائے گی۔ چار ماہ قبل صدر صدام حسین نے کہا تھا کہ اسرائیل نے ہمارے ایٹمی ری ایکٹر کو تباہ کیا اس وقت ہم کیونکہ ایران سے جنگ میں مصروف تھے اس لیے جوابی کاروائی نہ کر سکے، لیکن اب اگر اس نے ایسا کیا یا کسی بھی اسلامی ملک پر حملہ کیا تو اگرچہ ہمارے پاس ایٹم بم نہیں ہے تاہم ایسے مہلک ہتھیار ہیں کہ جس سے ہم خود ختم ہونے سے پہلے آدھے اسرائیل کو ختم کر دیں گے۔ سعودی عربیہ میں امریکی افواج کی آمد سے اسرائیل کو تحفظ ملنے کے ساتھ ساتھ عرب ممالک کے تیل کے مراکز براہ راست امریکا کے کنٹرول میں چلے گئے

ہیں۔ایک بات جو خلیج کی صورت حال کے حوالے سے اہمیت رکھتی ہے کہ اب روس اور امریکا اس بات پر متفق ہو چکے ہیں کہ یورپ میں جنگ نہیں ہوگی پورا یورپ تباہ ہوا دوسری جنگ عظیم کا میدان بھی یورپ بنا اور تباہ ہوا۔لہٰذا اب اگر مستقبل میں کوئی تصادم کی صورت پیدا ہو تو میدان خلیج ہوتا کہ عالم اسلام تباہ ہو۔اس لیے کہ اب مغرب کو کمیونزم سے کوئی خطرہ نہیں،خطرہ تو پہلے بھی نہیں تھا۔یہ بات سیاح نکلس نے اپنی یادداشتوں میں واضح طور پر لکھا ہے کہ مغرب کو اصل خطرہ عالم اسلام سے تھا اور ہے اس لیے وہ عالم اسلام کو نقصان پہنچانے کے درپے ہیں۔عالم اسلام میں امریکا کو چیلنج کرنے والی کوئی شخصیت اب نہیں تھی اس لیے کہ جمال عبدالناصر کہ جس نے مغرب کو چیلنج کیا اس کے بعد اس کے جانشین انور السادات کے کیمپ ڈیوڈ سمجھوتے کے ذریعے اسرائیل کو تسلیم کرلیا اور امریکا کو چیلنج کیا مغرب کی آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر کہ بات کی،نہر سوئز کو فرانس سے آزاد کروا کے اس کی آمدنی پر مصر کے حق کو حاصل کیا،نہر سوئز کو فرانسیسی اور برطانوی اثرات کو مکمل طور پر آزاد کرالیا مغرب نہر سوئز کے بعد عالم اسلام کے جس ہتھیار سے خوف زدہ تھا وہ تیل کا ہتھیار تھا،آئل آبار گو تیل کے ہتھیار کو سب سے پہلے بادشاہ فیصل نے متعارف کرایا،عالم اسلام کو خود اور مغرب کو اس بات کا احساس ہوا کہ تیل واقعتاً ایسا ہتھیار ہے کہ جس سے عالم اسلام مغرب کے نقصان پہنچا سکتے ہیں۔نہر سوئز کو مصر کے حوالے کیے جانے کے باوجود بھی مغرب کو نہر سوئز کے استعمال میں تمام تر سہولتیں حاصل ہیں،مصر جو کہ ان کا فرمانبردار ملک ہے اس میں اتنی بھی غیرت نہیں کہ وہ مغرب کے ایٹمی اور دیگر مہلک ہتھیاروں سے مسلح جہازوں کے سوئز میں داخلے پر پابندی لگائے۔یورپ کا ایک چھوٹا سا ملک نیوزی لینڈ نے اپنی بندرگاہوں پر امریکا کے ایٹمی ہتھیار بردار جہازوں کے لنگر انداز ہونے پر پابندی عائد کی ہوئی ہے مگر مصر ہے کہ اس کی نہر سوئز سے تمام تر ایٹمی بردار جہازوں کے گزرنے کی اجازت دی ہوئی ہے،اس تناظر میں جب کہ نہر سوئز پر مغرب کو تسلی بخش کنٹرول حاصل ہو گیا تھا تیل کے ہتھیار سے البتہ وہ فکر مند تھے۔اب خلیج میں قابض فوج کو اتار کر امریکا نے تیل کی تمام تنصیبات پر اپنا کنٹرول حاصل کر لیا ہے پہلے وہ یہ کام اپنے ایجنٹوں سے لیا کرتے تھے مگر جب معاملہ ان کے ہاتھ سے نکلتا نظر آیا تو اب امریکا نے براہ راست تیل کی پیداوار پر اپنا کنٹرول حاصل کر لیا جب تک وہ خود

تیل حاصل کرنے کی پوزیشن میں ہونگے ان کنوؤں کو کھلا رکھیں گے اور جب انہیں اپنے قبضے کا خطرہ محسوس ہوا تو ان تیل کے کنوؤں کو تباہ کر دیں گے، سیاسی طور پر خطرے کی گھنٹی ہے۔ پورا عالم اسلام یہودیوں اور نصرانیوں کے نرغے میں آچکا ہے، خلیج کے بحران میں پاکستان نے جو مؤقف اختیار کیا ہے اس سے پاکستان نے اپنے وجود کو خطرے میں ڈال لیا ہے، لوگ تو یہ سمجھتے ہیں کہ ہم نے امریکا کے حکم کی تعمیل کرتے ہوئے پاکستانی افواج سعودی عرب بھیج کر اپنے آپ کو تحفظ فراہم کر لیا ہے اس طرح سے ہم پہلے تو امریکا کے محتاج تھے ہی اب مزید ہو جائیں گے، ہمارے خطرات اب بڑھ جائیں گے۔ امریکی سی آئی اے کے ایک ریٹائرڈ افسر باب دوڈ دوڈے نے ایک کتاب لکھی جو کہ 1989ء میں شائع ہوئی اس کتاب میں اس نے 1980ء سے 1988ء تک کی سی آئی اے کی سرگرمیوں کے بارے میں انکشافات کیے ہیں، اس نے لکھا ہے کہ دنیا بھر میں امریکا کے بعد اسلام آباد سی آئی اے کا سب سے بڑا مرکز ہے اس سے پاکستان پر امریکی اثرات کا اندازہ کیا جا سکتا ہے۔ کیونکہ وہ یہاں موجود ہیں اس لیے یہاں سے بیٹھ کر خلیج میں مداخلت ان کے لیے آسان ہے جیوانی سے خلیج کا دھانہ 250 میل ہے کوئی زیادہ دور نہیں، اگر امریکا چاہے تو خلیج سے آکر پاکستان میں مداخلت کر سکتا ہے مگر اسے پاکستان میں مداخلت کی ضرورت نہیں اس لیے کہ پاکستان امریکا کا بہت ہی فرمابردار غلام ملک کی حیثیت اختیار کر گیا ہے۔ ہونا یہ چاہیے تھا کہ پاکستان اپنی خارجہ پالیسی کی بنیاد اس پر رکھتا کہ وہ عالم اسلام کا حصہ ہے، عالم اسلام کے کسی تنازعہ میں فریق بننے کے بجائے اپنا مصالحتی کردار ادا کرنا چاہیے، پاکستان کیونکہ ایک نظریاتی اسلامی مملکت ہے۔ ہم نے سعودی عرب میں فوج بھیج کر مصالحتی کردار کے بجائے ایک فریق کا کردار ادا کیا ہے، اس بات کی کوئی ضمانت نہیں کہ پاکستان کی 5000 فوج سعودی عرب میں امریکا کی ڈھائی لاکھ فوج کی زیر کمان نہیں ہوگی، یہ پانچ ہزار فوج کیا امریکا کی فوج کی کمان کے لیے گئی ہے، کوئی بھی شخص اس بات کو ماننے کے لیے تیار نہیں ہم نے اس طرح سے اپنے آپ کو مکمل طور پر امریکی پالیسیوں سے مربوط کر لیا ہے جس کے آگے چل کر نتائج بُرے ظاہر ہوں گے۔ لوگ کہتے ہیں کہ عراق نے کویت پر جارحیت کی، کسی نے نہیں کی۔ یہ مسئلہ مسلمانوں کا ہے۔ یہودیوں اور عیسائیوں کا نہیں مسلمانوں کے پاس ایک بہت بڑی

عظیم طاقت O.I.C ''آرگنائزیشن آف اسلامک کانفرنس'' 46 مسلمان ملک اس کے ممبر ہیں جس کا ہیڈ کوارٹر جدّہ میں ہے۔ اگر سعودی حکمرانوں کو عراق سے کوئی خطرہ تھا اوّل تو کوئی خطرہ نہیں تھا میں اس کو نہیں مانتا اگر خطرہ تھا تو خود سعودی حکومت حجاز مقدس کے لیے خطرہ ہے انہوں نے ماضی میں بھی ظلم کیا۔ 1924ء میں ترکی افواج کو مار کر حجاز پر قبضہ کر لیا۔ سعودی خاندان کا اقتدار ایسا تو نہیں کہ 14 سو سال سے چلا آ رہا ہو صرف 50 سال قبل انہوں نے خلافت عثمانیہ سے بغاوت کر کے اقتدار حاصل کیا، تو اگر عراق سے سعودی عرب کو کوئی خطرہ تھا تو عالم اسلام کا مسئلہ تھا امریکا 7000 میل دور سے چل کر وہاں کیوں آیا ان کو کیا ضرورت تھی کہ پرائے جھگڑے میں ٹانگ اڑائے، سعودی عرب کو چاہیے تھا کہ وہ او آئی سی سے رابطہ کرتا اور کہتا کہ حرمین شریفین کی حفاظت مسلمانوں کی مشترکہ ذمہ داری ہے لہٰذا ہر ملک پانچ ہزار فوجی سعودی عرب بھیجے۔ عراق اور کویت کو نکال دیجیے 50 ممالک رہتے ہیں ہر ملک کی پانچ فوج کے حساب سے 2 لاکھ 40 ہزار کی تعداد بن جاتی ہے، خود سعودی عرب کی 50 ہزار فوج ملا کر تقریباً 3 لاکھ کی فوج حجاز مقدس کی حفاظت کے لیے کافی تھی، کیا ضرورت تھی یہودیوں اور عیسائیوں کو حرم شریف کی سرزمین پر بلانے کی اب وہ 1300 سو سال بعد سرزمین مقدس پر دندناتے پھر رہے ہیں، سعودی حکمرانوں نے یہ ثابت کر دیا ہے کہ وہ حرمین شریفین کی حفاظت کی اہلیت نہیں رکھتے ان کی غیرت ایمانی کا تقاضا تو یہ تھا کہ اگر وہ خود حفاظت کرتے۔ اس لیے کہ یہ واضح ہے کہ سرزمین مقدس کی حفاظت کی ذمہ داری پوری مسلم امہ پر برابر کی ہے، سعودی حکمرانوں نے غیر مسلم افواج بلا کر پورے عالم اسلام کی پیشانی پر کلینک کا ٹیکا لگا دیا ہے اور یہ ثابت کر دیا کہ پورا عالم اسلام اپنے مرکز کی حفاظت کا اہل نہیں، یہودی عیسائی حرمین شریفین کی حفاظت کے اہل ہیں۔

سائل: دوسرے اسلامی ممالک کی طرح جہاں جہاں یہ امریکی مداخلت کے خلاف اور سرزمین مقدس کی حفاظت کے لیے رضا کار بھرتی کیے جا رہے ہیں۔ آپ پاکستان میں رائے عامہ کی بیداری کے لیے کسی قسم کی مہم شروع کرنے کا ارادہ رکھتے ہیں؟

مولانا شاہ احمد نورانی: سرزمین مقدس کو تحفظ کی ضرورت نہیں اسے کوئی خطرہ نہیں تھا، ہاں اب اگر خطرہ ہے تو امریکی افواج سے اور خود سعودی حکومت سے خطرہ ہے۔ جس نے اپنے

اقتدار کے تحفظ کے لیے امریکی آقاؤں کو بلا لیا اور دنیا کو دکھانے کے لیے کچھ اسلامی ممالک کے فوجیوں کو بھی۔ جہاں تک رضا کار بھرتی ہونے کا تعلق ہے تو اس ضمن میں بات یہ ہے کہ اگر رضا کار بھرتی کر بھی لیے جائیں تو وہ سعودی عرب کس طرح داخل ہوں گے؟ سعودی حکومت تو انہیں داخل ہونے نہیں دے گی۔ امریکی تو جہاں جاتے ہیں اپنے ساتھ بہت سی بیماریاں بھی لے جاتے ہیں، مثلاً ایڈز ایسا خطرناک مرض ہے یہ امریکی فوجیوں سے پھیلتا ہے ان کی حرام کاریوں سے پھیلتا ہے ساری اخلاقی روحانی انحطاط تو پہلے ہی سعودی عرب میں بادشاہت کی وجہ سے تھا۔ اب امریکی فوجیوں کی آمد سے اس کا آخری باب رقم ہو رہا ہے۔

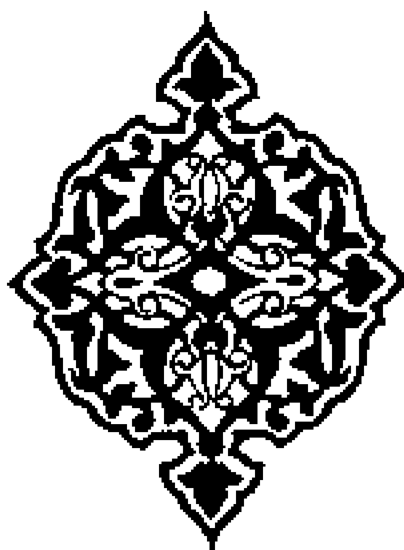
(ماہنامہ ساحل کراچی، اکتوبر 1990)

اسلامی نظام سے پہلو تہی کر جا رہی ہے:

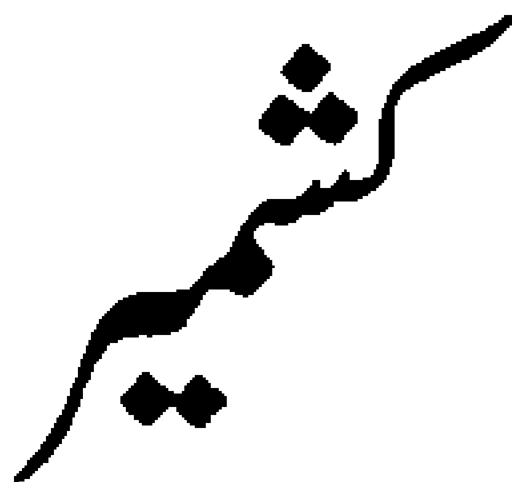
مولانا شاہ احمد نورانی نے جامع مسجد انوار حرم فیض پور شریف (ڈھانگری) میر پور آزاد کشمیر نماز تراویح میں قرآن پاک کے آخری پارے کی تلاوت کرنے کے بعد اجتماع سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ عام آدمی مہنگائی اور غربت کی چکی میں پس رہا ہے سرمایہ دار اور وڈیرے ملک کو لوٹ رہے ہیں، حکومت میں شامل امریکی ایجنٹ امریکی احکامات نافذ کر رہے ہیں اسلامی نظام سے پہلو تہی کی جا رہی ہے، حالانکہ ملک اور قوم کی تقدیر نظام مصطفیٰ کے نفاذ کے ذریعے ہی سنور سکتی ہے۔ انہوں نے کہا کہ گزشتہ 55 سالوں میں پاکستان کے حکمرانوں نے ملک و قوم کو درپیش مسائل حل کرنے کے بجائے اپنے مسائل حل کیے، کشمیر کا مسئلہ حل نہیں کیا بلکہ اسے الجھائے رکھا جس کی وجہ سے ان حکمرانوں کا انجام عبرتناک ہوا۔ انہوں نے عیسائیوں کی طرح ملک میں عیاشی، بدکاری، فحاشی اور عریانی کو فروغ دیا۔ اس اجتماع میں جمعیت علماء جموں و کشمیر کے امیر علامہ پیر عتیق الرحمٰن فیض پوری، جماعت اہلسنّت آزاد کشمیر کے امیر مفتی محمد حسین چشتی جمعیت علماء جموں و کشمیر کے مرکزی راہنما مولانا محمد حیات قادری ہجیرہ اور مقتدر علماء مشائخ اور عوام کی کثیر تعداد موجود تھی (یاد رہے مولانا نورانی کی وفات سے قبل آزاد کشمیر کا یہ آخری دورہ تھا۔ مرتب)

(نوائے وقت کراچی، 25-11-2003)





باب چہارم



باب چہارم (الف)

کشمیر

کوئی طاقت کشمیریوں کو حق خود ارادیت سے نہیں روک سکتی:

علامہ شاہ احمد نورانی نے جماعت اسلامی آزاد کشمیر کے امیر سردار اعجاز افضل سے اسلام آباد میں ملاقات کے موقع پر گفتگو کرتے ہوئے کہا کہ کشمیر امت کے جسم کا حصہ ہے کشمیریوں کی جدوجہد ایک مقدس مشن کے حصول کے لیے ہے، دنیا کی کوئی طاقت کشمیریوں کو حق خود ارادیت سے محروم نہیں رکھ سکتی۔ انہوں نے کہا کہ متحدہ مجلس عمل کشمیری بھائیوں کی جدوجہد میں شانہ بشانہ سیاسی سفارتی اور قانونی جدوجہد جاری رکھے ہوئے ہے اور مستقبل میں بھی انہیں مایوس نہیں کرے گی۔

(نوائے وقت کراچی، 22-9-2002)

اقوام متحدہ کشمیر میں فوراً استصواب رائے کرائے:

جماعت اہلسنت سندھ کے زیر اہتمام منعقد یارسول اللہ کانفرنس میں حسب ذیل چند قراردادیں پیش کی گئیں:

(۱) حکومت سے مطالبہ کیا گیا کہ وہ افغانستان پر امریکا اور برطانیہ کی وحشیانہ بمباری کے بعد اپنے تعاون کی پالیسی پر نظر ثانی کرے۔

(۲) امریکا سے افغانستان پر بمباری بند کرنے اور مسلم ممالک کے اندرونی معاملات میں بے جا مداخلت کو ختم کرنے کا مطالبہ کیا گیا اور کہا گیا کہ اقوام متحدہ کشمیر میں فوری طور پر استصواب رائے کرائے۔

(۳) امریکا، یہود اور ہنود کے اسلام اور مسلمانوں کے اتحاد کے خلاف پاکستان کے مسلمانوں سے اپیل کی گئی کہ وہ امریکی برطانوی یہودی اور بھارتی مصنوعات کا مکمل بائیکاٹ

کریں۔

(۴) حکومت کی غلط اقتصادی پالیسیوں اور ورلڈ بینک کے کارندوں کی بحیثیت مشیر اسلام آباد میں تعیناتی پر تشویش کا اظہار کیا گیا اور مہنگائی، بے روزگاری کو ختم کرنے اور روپے کی قدر کو مستحکم کرنے کا مطالبہ کیا گیا۔

(جرأت کراچی، 22-10-2003)

کشمیر کی تقسیم نہیں، آزادی تک جہاد جاری رہے گا:

علامہ شاہ احمد نورانی نے مظفر آباد آزاد کشمیر میں ''اتحاد ملت مارچ'' سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ کشمیریوں کی آزادی کی تحریک جہاد ہے اسے دہشت گردی قرار نہیں دیا جا سکتا۔ سارا عالم اسلام مقبوضہ کشمیر کے مجاہدین کی ہر طرح کی مدد کرے اور جہاد میں شریک ہو کر کفر کے ظلم کا ہاتھ روک دیں ساری پاکستانی قوم کشمیریوں کے ساتھ ہے۔ کشمیر پاکستان کی شہ رگ ہے وطن عزیز کی شہ رگ کے دفاع کے لیے کسی قربانی سے دریغ نہیں کیا جائے گا حکومت پاکستان اور اس کی پالیسیوں نے کشمیریوں کو مایوس کیا سب سے پہلے پاکستان کا نعرہ لگا کر کشمیریوں کو مایوس کیا گیا متحدہ مجلس عمل نے کشمیریوں کو مایوسی کی دلدل سے نکالا ہے۔ پاکستان کے آئین اور قومی مفادات کا تحفظ کریں گے۔ ہمیں اپنی آزادی کا دفاع کرنا ہوگا حکمران اور ان کی ٹیم دفاع کی صلاحیت کم کر چکے ہیں۔ اسمبلی میں ہم ایک ہاتھ میں قرآن اور دوسرے میں آئین اٹھا کر کلمہ کا ورد کرتے ہوئے جاتے ہیں۔ امریکا و برطانیہ اور اسرائیل کی اسلام دشمن پالیسیوں کو ناکام بنانے کے لیے قوم کو اختلافات بھلا کر اتحاد کا مظاہرہ کرنا چاہیے۔ ان خیالات کا اظہار جملہ قائدین نے اس عظیم الشان مارچ (اتحاد امت مارچ) سے خطاب کرتے ہوئے کہا۔

علامہ شاہ احمد نورانی نے مزید کہا کہ جہاد مذہبی فریضہ ہے پاکستان یا دنیا کا کوئی حکمران اور حکومتیں کشمیریوں کو جہاد کے راستہ سے نہیں روک سکتیں۔ انہوں نے کہا کہ آزاد کشمیر کو بیس کیمپ بنا کر کشمیریوں نے نئی تاریخ رقم کی اور مسئلہ کشمیر نے عالمی توجہ حاصل کی وہ وقت جلد آنے والا ہے جب کشمیر آزاد ہوگا اس لیے جدوجہد کی بھی ضرورت ہے۔ انہوں نے کہا کہ آزاد خطہ میں رہنے والے ہر نوجوان کا فریضہ ہے کہ آزادی کی تحریک میں اپنا خون

شامل کرے۔

انہوں نے کہا کہ ہمارے دل کشمیریوں اور مجاہدین کے ساتھ دھڑکتے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ کشمیریوں کے خون کا حساب لینا ہم سب کی ذمہ داری ہے اور اس فرض کو ادا کرنا ہے۔ انہوں نے کہا کہ جہاد قیامت تک جاری رہے گا اور یہ فرمان رسول پاک ﷺ کا ہے انہوں نے کہا کہ جذبہ جہاد کو زندہ رکھنا ہے اس کے لیے ساری امت کو اپنا کردار ادا کرنا ہوگا ہم کشمیریوں کی حمایت جاری رکھیں گے، انہوں نے مقبوضہ کشمیر کی آزادی، عراق، فلسطین اور افغانستان کے تحفظ کے لیے دعا کی۔ اس مارچ سے دیگر قائدین نے مجلس نے بھی خطاب کیا۔

(نوائے وقت کراچی، 24-4-2003)

اقوام متحدہ میں کشمیریوں کی ترجمانی پر جنرل مشرف قابل مبارک باد ہیں:

ملی یکجہتی کونسل کے چیئر مین ورلڈ اسلامک مشن کے سربراہ علامہ شاہ احمد نورانی نے کہا ہے کہ اقوام متحدہ میں ہونے والے عالمی راہنماؤں اور سربراہوں کے ملینیم اجلاس سے خطاب کرتے ہوئے جنرل مشرف نے بڑی جرأت مندانہ اور دوٹوک الفاظ میں مسئلہ کشمیر کو بین الاقوامی فورم پر پیش کیا وہ اس کے لیے قابل مبارک باد ہیں۔ یہ بات مولانا نورانی نے برطانیہ کے شہر برمنگھم میں جمعہ کے دن ایک عظیم الشان اجتماع سے خطاب کرتے ہوئے کہی۔ انہوں نے کہا کہ بیرونی ممالک کے بینک غیر ملکیوں کے بد کرداراور بد عنوان حکمرانوں کی لوٹی ہوئی دولت کو اپنے بینکوں میں جمع کر کے کرپشن اور لوٹ کھوٹ کرنے کے خلاف حوصلہ افزائی کرتے ہیں اور ان کی پشت پناہی کرتے ہیں، ان ممالک نے رشوت، نفرت اور لوٹ مار کے دروازے کھول دیے ہیں، یہ کردار جو ایک مجرمانہ فعل ہے۔ مولانا نورانی نے کہا کہ بھگوڑوں، لٹیروں اور وطن کے دشمنوں اور افسر شاہی کے دلوں سے رحم کرنے کا خوف ختم ہو چکا ہے اس لیے لوٹو بھاگو اور سیاسی پناہ حاصل کرلو ان کا مشن ہے۔ مولانا نورانی نے اقوام متحدہ میں جنرل مشرف کے اس مطالبہ کو سراہا کہ ناجائز ذرائع سے حاصل کردہ دولت کے انتقال پر پابندی عائد کی جائے۔

(نوائے وقت کراچی، 10-9-2000)

کشمیر کو اقوام متحدہ کی قراردادوں کے مطابق حل کیا جائے:

مولانا شاہ احمد نورانی نے نشتر پارک کراچی میں اسلامی جمہوری محاذ اور اسلامک فرنٹ کے مشترکہ جلسہ عام سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ عوام کا فیصلہ پاکستان کے دفاع کو ناقابل تسخیر بنا سکتا ہے۔ انہوں نے کہا کہ پاکستان میں یہ انتخابات (یہ 1997ء کے الیکشن کی تقریر ہے) بہت بڑے حادثات کے وقت ہو رہے ہیں۔ یہ حادثات امت مسلمہ کو در پیش ہیں جو ہماری دینی، ملی قومی اور اخلاقی غیرت کا امتحان ہے۔ پاکستان کی معاشی ابتری، قتل و غارتگری، ڈکیتیاں معصوم بچوں کے اغوا اور جس طرح دہشت گری ہو رہی ہے ان حالات میں فیصلہ عوام نے کرنا ہے کہ پاکستان کو لادین عناصر جو اسے اپنی آماجگاہ بنانا چاہتے ہیں اور قوم کو یہ فیصلہ کرنا ہے کہ وہ اسلام کے اس قلعے میں کسی کو دراڑیں نہیں ڈالنے دے گی یا نہیں۔ انہوں نے کہا کہ پاکستان کی معیشت کو امریکا میں گروی رکھ دیا گیا اور پاکستان کا دفاع بھی امریکا کے حوالے کیا جا رہا ہے۔ انہوں نے کہا کہ اس ملک کا دفاع اسلام سے ہے جیسے ہماری دلیر مسلح افواج کو کرنا ہوگا۔ بھارت جیسی بڑی طاقت کا مقابلہ کیسے کر سکتے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ اب محمود غزنوی کے کردار کے حامل امیدوار کو کامیاب بنانے کی ضرورت ہے۔ انہوں نے کہا کہ دفاع کو ناقابل تسخیر بنانے، کشمیر کے مسئلہ کو اقوام متحدہ کی قراردادوں کے مطابق طے کرنے، ملک میں نظام مصطفیٰ کے نفاذ اور ایٹمی پروگرام کو جاری رکھنے کا پروگرام لے کر آیا ہے۔

(روزنامہ جنگ کراچی)

فلسطین اور کشمیر کے مسائل حل کرنے کے لئے او۔آئی۔سی کا اجلاس بلایا جائے:

علامہ شاہ احمد نورانی کی زیر صدارت ایک اہم اجلاس لاہور میں منعقد ہوا جس میں متعدد قراردادیں منظور کیں گئیں۔ نیز اس اجلاس میں قاضی حسین احمد، مولانا سمیع الحق، پروفیسر ساجد میر، علامہ ساجد نقوی و دیگر رہنما شریک ہوئے۔ اس موقع پر پہلی قرارداد میں قبائل علاقوں میں امریکی کارروائیوں کی مذمت کرتے ہوئے کہا گیا کہ ملک میں ایف آئی اے کے دفاتر کھولنے، انٹیلی جنس کارروائیوں، فضائی و سمندری حدود کے استعمال کی اجازت واپس لی

جائے، لاجسٹک سپورٹ اور ہوائی اڈے امریکیوں سے واپس لیے جائیں۔ پاک سرزمین کو غیر ملکی فوجیوں سے پاک کیا جائے اور مدارس دینیہ و جہادی تنظیموں کے حسابات کی پڑتال غیر ضروری ہے۔ ایک قرارداد میں مطالبہ کیا گیا کہ عقیدہ ختم نبوت کا حلف ووٹر فارم میں شامل کیا جائے، فلسطین اور کشمیر کے مسائل کا حل کرنے کے لیے او آئی سی کا اجلاس بلایا جائے۔

(نوائے وقت کراچی، 14-5-02)

اسرائیل کو تسلیم کرنے اور کشمیر سے دستبردار ہونے کی جرأت کوئی حکمران نہیں کر سکے گا:

مولانا شاہ احمد نورانی نے کچھی میمن مسجد صدر کراچی میں نماز جمعہ کے اجتماع سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ پاکستان کی موجودہ حکومت کو امریکا کی دوستی نہیں بچائے گی۔ اسرائیل کو تسلیم کرنے اور کشمیر سے دست بردار ہونے کی کوئی حکمران جرأت نہیں کر سکے گا۔ انہوں نے کہا کہ اُردن کا مسلمان بادشاہ عیسائیوں کا اور یہودیوں کا دوست تھا مگر بیت المقدس مسلمانوں کے ہاتھوں سے کیوں نکلا؟ کیونکہ شراب خانے، قبہ خانے کھلے تھے، اس لیے مسلمان بیت المقدس سے محروم ہو گئے، انہوں نے کہا کہ ان شاء اللہ کے دین کی حفاظت خود اللہ کرتا ہے۔ فلسطین اور کشمیر میں مسلمانوں کا قتل عام ہو رہا ہے، مسلمان مزاحمت کرتے ہیں تو ان کو دہشت گرد قرار دیا جاتا ہے۔ انہوں نے کہا کہ پاکستان کی حفاظت ایٹم بم سے نہیں ہو گی مسلمانوں کی اصل قوت ایمان ہے۔

(نوائے وقت کراچی، 13-9-2003)

مجلس عمل کا کشمیریوں کی حمایت جاری رکھنے کا اعلان:

متحدہ مجلس عمل کے قائدین علامہ شاہ احمد نورانی، قاضی حسین احمد، مولانا فضل الرحمٰن، مولانا سمیع الحق اور علامہ ساجد علی نقوی سے اسلام آباد میں کشمیری راہنماؤں کے وفد نے ملاقات کی۔ وفد سے بات چیت کرتے ہوئے رہنماؤں نے کشمیریوں کے حق خود ارادیت کے لیے پوری قوت سے حمایت جاری رکھنے کا اعلان کیا۔ علامہ شاہ احمد نورانی نے کہا کہ متحدہ مجلس عمل کشمیریوں کی لازوال جدوجہد کی حمایت کرتی ہے کشمیریوں کی طرف سے جو ذمہ داریاں ہمیں دی گئیں وہ دل جان سے پوری کریں گے۔ وفد میں عبدالرشید ترابی، محمد فاروق

رحمانی محمد احمد مسافر اور مولانا غلام نبی نوشہری پروفیسر نذیر احمد اور ارشاد احمد شاہل تھے کشمیری راہنماؤں کی طرف سے مولانا غلام نبی نوشہری نے مجلس عمل کے زعماء کے نام یاداشت مولانا نورانی کو پیش کی یاداشت میں مجلس عمل کو حالیہ انتخابات میں کامیابی پر مبارک بادی گئی ہے۔

(امت کراچی، امروز کراچی، 25-10-2002)

کشمیر ہمارے لیے موت اور زندگی کا مسئلہ ہے:

متحدہ مجلس عمل کے قائدین نے پریس کانفرنس سے خطاب کرتے ہوئے اپنے جذبات کا اظہار کیا کہ کشمیر کے بارے میں حکومت کے طرز عمل کو پسپائی سے تعبیر کرتے ہوئے کشمیر پر کسی بھی نوعیت کی ممکنہ خفیہ ڈیل کی بھرپور مزاحمت کرنا اور کشمیر پالیسی پر یوٹرن لینے کی اجازت نہ دینے کا اعلان کیا ہے مجلس عمل نے کشمیر پر حکومتی رویہ کی شدید مذمت کرتے ہوئے کہا کہ حق خود ارادیت کے حصول کے لیے کشمیری عوام کی لازوال قربانیوں کا سودا کرنے کی بھی اجازت نہیں دی جائے گی اور کشمیری عوام کے ساتھ یکجہتی کے اظہار کے لیے 16 جون کو سیمینار میں شرکت کریں گے۔

(نوائے وقت کراچی، 13-6-2002)

کشمیر کے سلسلے میں جو آپ نے پالیسی مرتب کی وہ پاکستانیوں کے دل کی آواز ہے:

ورلڈ اسلامک مشن اور ملی یکجہتی کونسل کے چیئر مین علامہ شاہ احمد نورانی صدیقی نے پرہجوم کانفرنس سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ پاکستان کی سرحد کی لکیر برصغیر کے دس لاکھ مسلمانوں نے اپنے خون سے کھینچی ہے اور ستر لاکھ مسلمان بے گھر ہوئے۔ یہ بات انہوں نے جنرل پرویز مشرف سے ملاقات کرنے کے بعد کراچی میں صحافیوں سے گفتگو کرتے ہوئے کہی۔ مولانا شاہ احمد نورانی نے کہا کہ انہوں نے قانون ناموس رسالت کے تحفظ، قادیانیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دینے اور 1973ء کے دستور کی تمام اسلامی دفعات کو عبوری آئین میں شامل کرنے پر صدر کو مبارک باد دی۔ مولانا نورانی نے کہا کہ میں نے جنرل صاحب سے کہا کہ آپ نے جہاد اور دہشت گردی کے فرق کو واضح کرنے میں مغربی قوتوں کے سامنے جو مؤقف اختیار کیا ہے وہ لائق تحسین ہے۔ کشمیر کے سلسلے میں جو آپ نے پالیسی

مرتب کی ہے وہ پاکستان کے دل کی آواز ہے، بھارت سے مسئلہ کشمیر سے ہٹ کر کسی قسم کی کوئی بات نہیں ہونی چاہیے۔

این۔ جی۔ اوز۔ کے سلسلے میں دینی جماعتوں کا مؤقف بالکل واضح ہے اور ہم نہیں چاہتے کہ کسی کے ساتھ ناانصافی ہو اس لیے سپریم کورٹ کے جج کی سربراہی میں کمیشن بنادیا جائے کہ کن این جی اوز کو یہودیوں اور عیسائیوں کی سرپرستی حاصل ہے۔ جو بھارت جا کر وہاں کے فوجیوں کو مٹھائی کھلاتی ہیں ان فوجیوں کو جن کے ہاتھ کشمیر کے بے گناہ مسلمانوں کے خون سے رنگے ہوئے ہیں اور واپس آ کر کہتی ہیں کہ برصغیر کی لکیر غلط ہے یہ این۔ جی۔ اوز خط تقسیم کا مذاق اڑاتی ہیں، غداری کے جرم میں انکو سزا دینی چاہیے اور وہ این جی اوز جنہوں نے 28 مئی کو عالم اسلام کے ہیروز جن کے نام صرف پاکستان کی تاریخ میں ہی نہیں بلکہ عالم اسلام کی تاریخ میں سنہرے حرفوں سے لکھے جائیں گے انکے پتلے جلائے گئے لیکن اٹل بہاری واجپائی کا پتلا نہیں جلایا گیا۔

انہوں نے کہا کہ جو لوگ لندن میں بیٹھ کر پاکستان کو تاریخ کی سب سے بڑی غلطی کہہ رہے ہیں، ہندوستان سے مدد مانگ رہے ہیں اپنے وفود بھارت بھیج رہے ہیں، وہ لارنس آف عربیہ ہیں، وہ لارنس آف پاکستان کا کردار لندن میں بیٹھ ادا کر رہے ہیں، وہ قوم کے غدار ہیں، ان کا پاسپورٹ ضبط کیا جائے اور ان کی شہرت ختم کی جائے اس لیے جو پاکستان کو غلط کہہ رہے ہیں انکا پاکستان میں رہنے کا کوئی جواز نہیں ہے۔ مولانا نورانی نے کہا ہے کہ میں نے جنرل صاحب سے کہا کہ اگر ان کی سرکوبی نہیں کی گئی تو میر جعفر اور میر صادق کی نسل بڑھتی جائے گی مولانا نورانی نے کہا کہ مرزا غلام احمد نے نعوذ باللہ جہاد کو حرام قرار دیا اور ہماری بہادر افواج کا موٹو، ایمان۔ تقویٰ اور جہاد فی سبیل اللہ ہے۔ افواج پاکستان دنیا کی سب سے بڑی جہادی قوت ہے اور ایک نظریاتی فوج ہے جو لوگ جہاد کو حرام سمجھتے ہیں اس جہادی فوج میں ان کو کیسے شامل کیا جا سکتا ہے۔ پاکستان افواج سے ان کو نکالا جائے اور آئندہ پاکستانی افواج اور حساس اداروں میں ان کی شمولیت پر پابندی لگائی جائے، فوج اور حساس اداروں میں انکی ملازمت کا مقصد یہودیوں اور انگریزوں کے لیے جاسوسی کرنا ہے۔

مولانا نورانی نے کہا کہ میں نے جنرل مشرف سے جمعیت علماء پاکستان اور دینی جماعتوں کے نقطۂ نگاہ کو بیان کرتے ہوئے کہا کہ آئندہ متناسب نمائندگی کے نظام کو انتخاب میں اپنایا جائے تا کہ جماعتوں کو ووٹ ملیں۔ بڑے بڑے وڈیرے اور جاگیردار دھاندلی کر کے نہ آسکیں۔ انہوں نے کہا کہ امریکا اب تک عراق میں اقوام متحدہ کی چھتری کے نیچے اقتصادی پابندی لگوا کر لاکھوں مسلمان بچوں، بوڑھوں اور خواتین کی نسل کشی کر چکا ہے۔ خیر سگالی کے طور پر پاکستان عراق میں دوائیں اور غذا لے جائے۔

(ہفت روزہ ضرب اسلام کراچی، 29-1-2000)

مسئلہ کشمیر کے حل کے لیے بین الاقوامی فورم پر آواز اُٹھانی چاہیے:

ہفت روزہ آوازِ کشمیر سے گفتگو کرتے ہوئے کہا کہ پاکستان اور آزاد کشمیر کی حکومتوں کو مقبوضہ کشمیر کے حریت پسندوں کی ہر ممکن اخلاقی اور سیاسی امداد کرنی چاہیے۔ کشمیر کے مسئلے پر پاکستان کو بھارت کے ساتھ جنگ سے گریز کرنا چاہیے کیونکہ بھارت کی طرف سے جنگ مسلط کیے جانے کی صورت میں مسئلہ کشمیر کھٹائی میں پڑ جائے گا اور حریت پسندوں کی تحریک آزادی کو نقصان پہنچے گا کشمیر پر پاکستان اور بھارت کے درمیان تین جنگیں ہو چکی ہیں جن کے بعد اقوام متحدہ مصالحتی کمیشن اور سپر طاقتیں درمیان میں آگئیں اور مسئلہ کشمیر سرد خانے کی نذر ہو گیا۔ بھارت تحریک آزادی کو ختم کرنے کے لیے پاکستان کے ساتھ جنگ کرنا چاہتا ہے جب کہ ہمیں جنگ کے بجائے تحریک آزادی کو جاری رکھنے کے لیے حریت پسندوں کی حمائیت کرنی چاہیے اس سلسلے میں بین الاقوامی فورم پر آواز اٹھانی چاہیے۔

(ہفت روزہ آواز کشمیر اکتوبر 1990ء)

مسئلہ کشمیر میں آزاد کشمیر کی حکومت کا کردار افسوس ناک بلکہ مجرمانہ تغافل ہے:

ندائے ملت: مسئلہ کشمیر پر آپ کا کیا مؤقف ہے؟

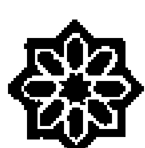
علامہ شاہ احمد نورانی: میں سمجھتا ہوں کہ مسئلہ کشمیر کو پاکستان کے مسلمانوں نے زندہ نہیں کیا بلکہ مسئلہ کو زندہ خود کشمیر کے حریت پسندوں نے کیا ہے۔ مسئلہ کشمیر میں حکومت پاکستان اپنی خارجہ پالیسی کے ذریعے وہ مقاصد حاصل نہ کر سکی جو اسے حاصل کرنے چاہیے تھے حکومت

پاکستان کو چاہیے یہ تھا کہ وہ عرب ممالک سے رابطہ کرتی آرگنائزیشن آف اسلامک کونسل سے رابطہ کرتی جس میں 46 کے قریب ممالک شامل تھے اور جب کہ سعودی عرب، ایران، ترکی اور پاکستان یہ صرف چار اسلامی ممالک ہیں جنہوں نے کشمیر کے مسئلہ کے لیے کچھ کیا ہے، مثلاً اس طرح کہ خیال رکھے کہ گولی آہستہ چلا دے وغیرہ اس سے زیادہ کچھ نہیں کیا۔ یعنی عالم عرب اور عالم اسلام کی طرف سے مظلوم کشمیریوں کے حق میں جو آواز اٹھنی چاہیے تھی وہ نہیں اُٹھ رہی ہے اور اس سے یہ بات ثابت ہوتی ہے کہ ہماری خارجہ پالیسی میں کچھ کوتاہی ضرور ہے اور اگر 46 اسلامی ممالک ایک جگہ بیٹھ جائیں تو یہ بہت بڑی آواز بن سکتی ہے، لیکن اس کی بڑی وجہ یہ ہے کہ ہماری خارجہ پالیسی نے اسلامی ممالک کو ماضی میں اور آج بھی کسی کو باخبر نہیں رکھا اور ہماری خارجہ پالیسی امریکا کے طابع ہے، اور ہم اقتصادی طور پر آزاد نہیں ہیں اس لیے ہم آزاد خارجہ پالیسی بنانے سے قاصر ہیں۔ کیا وجہ ہے کہ اسلامی ممالک خاموش ہیں، ہماری حکومت کو چاہیے تھا کہ وہ پارلیمانی اور علماء کے وفود دوسرے اسلامی ممالک روانہ کرتی وہاں عربی میں تقاریر کرتے اور اپنے مؤقف کی وضاحت کرتے ہم حکومت پاکستان کو تو تھوڑا بہت الزام دے سکتے ہیں۔ لیکن اس میں آزاد کشمیر کی حکومت سب سے بڑی مجرم ہے وہ کچھ نہیں کر رہی ہے صرف ہوٹل کانٹی نینٹل میں کشمیر کے نام پر کانفرنسیں بلانے کے علاوہ انہوں نے کچھ نہیں کیا یا پھر سردار عبدالقیوم نے بیانات دے دیے، اس کے علاوہ ان کو مسئلہ کشمیر سے کوئی دلچسپی نہیں ہے کیونکہ سردار عبدالقیوم اور ان کی حکومت یہ نہیں چاہتی کہ مسئلہ کشمیر حل ہو کیونکہ اگر مقبوضہ کشمیر کے ساتھ مل جاتا ہے تو پھر سردار قیوم اور ان کی لیڈری کہیں نہیں رہے گی اور ان کی جماعت تین فیصد ووٹ بھی حاصل نہیں کر سکے گی اور اس کے بعد انتخابات میں یہ لوگ کہیں نہیں ہوں گے کیونکہ یہ صدارت کے مزے لوٹتے رہے اور کشمیری حریت پسند قربانیاں دیتے رہے۔ مسئلہ کشمیر میں سب سے افسوس ناک کردار آزاد کشمیر کی حکومت کا ہے اس نے مجرمانہ تغافل برتا ہے۔

موجودہ حالات میں مشرقی یورپ میں جو ٹوٹ پھوٹ ہو رہی ہے۔ ہمیں اس سے بھرپور فائدہ اٹھانا چاہیے، پہلے یہ تھا کہ روس جس کا 15 سالہ دفاعی معائدہ بھارت کے ساتھ تھا اور اس نے 1971ء میں کھل کر بھارت کا ساتھ بھی دیا اور آج اس روس کو خود آکسیجن کی

ضرورت ہے وہ بے حال ہو رہا ہے اور اس وقت روس ہندوستان کی کوئی مدد نہیں کر سکے گا۔ چنانچہ روس کا جو بیان آیا ہے جس میں کہا گیا ہے کہ شملہ معاہدہ کی روشنی میں اس پرانے مسئلہ کو حل کرنا چاہیے، یعنی اب وہ اس کا اعتراف کر رہے ہیں کہ مسئلہ کشمیر موجود ہے ورنہ وہ یہ کہہ سکتے تھے کہ یہ بھارت کا اٹوٹ انگ ہے۔ یعنی اب ان کا رویہ بدل رہا ہے یعنی روس اب اس معاملے میں مداخلت نہیں کر رہا ہے چنانچہ جب بھی اقوام متحدہ میں اس مسئلہ کو لے کر گئے تو روس نے ویٹو کر دیا لیکن اس وقت روس اپنے مسائل میں گھرا ہوا ہے۔

(ہفت روزہ ندائے ملت 21 مارچ 1990ء)



باب چہارم (ب)

پاکستان اور کشمیر لازم وملزوم ہیں

کشمیر کے مسئلے پر جنگ کرنی چاہیے کشمیر پاکستان کی معیشت کے لیے اہم ہے:

جنگ: آپ کے خیال میں مسئلہ کشمیر جنگ سے حل ہوگا یا اس مسئلے کے حل کے اور بھی طریقے موجود ہیں؟

مولانا شاہ احمد نورانی: مسئلہ کشمیر کے ضمن میں بنیادی بات یہ ہے کہ 1948ء میں خود بھارت اقوام متحدہ میں گیا اقوام متحدہ کی قراردادوں کے مطابق کشمیر میں استصواب رائے ہونا چاہیے تھا اور اس کے لیے ایک کمیشن کا تقرر ہونا تھا بھارت اور پاکستان دونوں کی فوجوں نے کشمیر خالی کرنا تھا اور وہاں اقوام متحدہ کی فوج تعینات ہونی تھی اس کے بعد وہاں انتخابات کے نتائج کے تحت کشمیریوں کی رائے کا احترام کرتے ہوئے کشمیر کو اس ملک کے حوالے کر دینا تھا جس سے الحاق کا وہ فیصلہ کرتے۔ لیکن بھارت نے اس قرارداد پر عمل نہیں کیا۔

اس کے بعد انہوں نے کہنا شروع کر دیا کہ چوں کہ پاکستان سیٹو، سینٹو اور بغداد پیکٹ کا رکن ہو گیا ہے لہٰذا حالات بدل گئے ہیں اور اقوام متحدہ کی قراردادوں پر عمل نہیں کیا جاسکتا، اس کے بعد مسئلہ کشمیر سرد خانے میں چلا گیا صدر ایوب کے زمانے میں کشمیر کے مسئلے کو کچھ اہمیت حاصل ہوئی مگر اس کا نتیجہ بھی کچھ نہ نکلا میرا خیال ہے کہ 1965ء کی پاک بھارت جنگ میں کشمیر کے لوگوں نے ہمارا ساتھ نہیں دیا تھا ان کا خیال تھا کہ یہاں اقوام متحدہ کی نگرانی میں استصواب ہو ہی جائے گا۔ پھر پاکستان سے کچھ لوگ بھی بھجوائے گئے بعد ازاں بھارت نے کشمیر کے اسٹیٹس کو تبدیل کیا اور وہاں وزیر اعظم کے عہدے کو ختم کر دیا گیا الیکشن میں دھاندلی ہونے لگی مزے کی بات یہ ہے کہ بھارت کے اپنے انتخابات میں دھاندلی نہیں ہوتی تھی لیکن مقبوضہ کشمیر میں شیخ عبداللہ کی پارٹی کو کامیاب کرانے کے لیے ہر جتن کیا جانے لگا۔ سب کشمیر کے لوگ ہندوستان سے مایوس ہو گئے اور آخر کار بھارتی مظالم

سے تنگ آ کر 1989ء میں انہوں نے ہتھیار اٹھا لیے۔

جنگ: مولانا! ایک نقطۂ نظر یہ بھی ہے کہ ہمیں کشمیر میں اپنے وسائل جھونکنے کی بجائے معیشت کو بہتر کرنا چاہیے؟

شاہ احمد نورانی: معیشت کا انحصار بھی کشمیر پر ہے۔

جنگ: وہ کیسے۔۔۔؟

شاہ احمد نورانی: اگر بھارت کا کشمیر پر قبضہ ہو جاتا ہے تو جو ہمارے پاس تین دریا رہ گئے ہیں ان سے بھی محروم ہو جائیں گے۔ صدر ایوب نے سندھ طاس معاہدے میں تین دریا تو ان کو دے دیئے تھے، باقی جو رہ گئے ہیں وہ بھی ختم ہو جائیں گے۔ قائد اعظم نے صحیح فرمایا تھا کہ کشمیر معیشت اور دفاع کی شہ رگ ہے پھر پاکستان کا عالم یہ ہوگا کہ یہ بنجر ہو جائے گا خدانخواستہ لوگ ایک دوسرے کو کھائیں گے اور مریں گے۔

جنگ: لوگ کہتے ہیں کہ جس طرح ہم نے افغانستان کو مس ہینڈل کیا اور وہاں پر انارکی پھیل گئی کشمیر میں بھی ایسا ہی ہوگا؟

شاہ احمد نورانی: نہیں کشمیر میں ایسا نہیں ہوگا، اس لیے کہ مقبوضہ کشمیر میں جتنی جہادی تنظیمیں کام کر رہی ہیں وہ صرف کشمیر کے لیے کام کر رہی ہیں لیکن افغانستان میں تنظیمیں ایسی بھی تھیں جن کے لیے بیرونی امداد بھی آتی تھی اس نے مسئلہ خراب کیا۔ کشمیر میں کوئی بیرونی امداد نہیں ہے یہ سب لوگ ہم سے اور آپ سے چندہ لیتے ہیں۔

جنگ: کشمیر اور افغانستان میں بریلوی مکتب فکر کے جہادیوں کی تعداد کم ہے؟

شاہ احمد نورانی: ہاں (طنزیہ انداز میں) اب آیئے کشمیر کے سلسلے میں ہم نے تو یہ فتویٰ نہیں دیا تھا کہ کشمیر میں جہاد نہیں ہے؟

جنگ: تو پھر کس نے یہ فتویٰ دیا تھا؟ وضاحت کریں۔

شاہ احمد نورانی: جنہوں نے آپ سے یہ کہا ہے کہ آپ انہی سے پوچھیں کہ مولانا مودودی صاحب کا فتویٰ کیا تھا؟ اب تو کشمیر اور افغانستان میں فتویٰ کے خلاف سب کچھ ہو رہا ہے (قہقہے) ہم نے تو کشمیر میں پہلے دن سے جہاد کیا۔ علامہ ابوالحسنات صاحب قادری یہیں لاہور سے کشمیر تشریف لے گئے اور یہاں سے ہر دوسرے تیسرے ہفتے وہاں سامان لے

کر جاتے اور مجاہدین کی مدد کرتے اور بھرتی کرتے تھے۔ پیر کرم شاہ صاحب کے والد ماجد اور علامہ کاظمی، علامہ بدایونی اور پیر فضل شاہ صاحب، یہ سب نہ صرف مریدین بھرتی کر کے جہاد کے لیے بھجواتے بلکہ خود بھی جہاد پر جاتے تھے۔ بعد میں کشمیر میں خود جہاد نہیں ہوا، پھر یہ انتظار ہوتا رہا کہ اب مسئلہ حل ہوگا اس کے بعد کشمیری مجاہدین نے خود جہاد شروع کر دیا اور یہاں کی کئی تنظیمیں اس میں لگ گئیں پھر اس بات میں کوئی شک نہیں کہ ہم نے اس میں کوئی زیادہ دلچسپی نہیں لی اور ہم یہ سمجھتے رہے کہ ٹھیک ہے چل رہا ہے چلئے دیکھتے ہیں کہ کیا ہوتا ہے؟ لیکن بعد میں سُنی جہاد کونسل بنی اور اس نے جہاد میں حصہ لیا، لیکن یہ زیادہ نمایاں نہیں تھی ہم نے تشہیری ذرائع کو زیادہ استعمال نہیں کیا اور اس طرح سے ملک گیر سطح پر چندہ بھی حاصل نہیں کیا۔

جنگ: یعنی۔۔۔؟

شاہ احمد نورانی! جہاد کشمیر کے لیے ملک گیر سطح پر چندہ اکھٹا کرنا، لوگوں سے پیسے اکھٹا کرنا اور کہنا کہ آؤ بھائی چندہ فنڈ میں پیسے دو۔ یہ کام ہم نے نہیں کیا اس لیے زیادہ شہرت بھی نہیں ہوئی۔ ہم مقامی طور پر کام کرتے رہتے تھے اور اب بھی کرتے ہیں کشمیر میں تو فرنٹ لائن پر ہم جاتے ہیں میں خود پچھلے سال بھی گیا تھا اور آزاد کشمیر اسمبلی کے ممبر مولانا عتیق الرحمٰن بھی جو ہماری جمعیت علماء جموں و کشمیر کے صدر بھی ہیں۔ ہمارے ساتھ تھے۔

جنگ: آپ کے مخالفین کہتے ہیں کہ افغانستان کے جہاد میں آپ کا کوئی کردار نہیں رہا؟

شاہ احمد نورانی: آپ ان سے پوچھئے کہ سید احمد گیلانی، مولانا نبی محمدی اور صبغت اللہ مجددی جہاد کی فرنٹ لائن پر تھے یہ کون لوگ ہیں؟ یہ سب ہمارے مکتب فکر کے لوگ ہیں یہ افغانستان کے رہنے والے تھے اور ہم ان کی مدد کر رہے تھے۔ سید احمد گیلانی تو بغداد شریف کے پیر صاحب ہیں اور یہ خاندان ڈیڑھ سو سال پہلے وہاں جا کر آباد ہو گیا تھا یہ سبھی درود وسلام پڑھنے والے لوگ ہیں۔ افغانستان کے جہاد میں ہماراان جماعتوں سے رابطہ رہتا تھا ہم نے کوئی الگ جماعت نہیں بنائی بلکہ جن کے متعلق ہمیں معلوم تھا کہ یہ اچھے اور دیانت دار لوگ ہیں اور کام کر رہے ہیں، ان ہی کی ہم مدد کرتے تھے۔

جنگ: مولانا مودودی اور جاوید غامدی کی رائے ہے کہ پرائیویٹ جہاد اسلام کے خلاف

ہے، اسلامی جہاد تب ہی ہوسکتا ہے، جب ریاست اس کا اعلان کرے؟

شاہ احمد نورانی: ظاہر ہے کشمیر میں ریاست تو جہاد کا اعلان نہیں کرے گی لیکن کشمیر پر بھارتی افواج قابض ہے۔ اقوام متحدہ نے اس کو متنازع علاقہ قرار دیا ہے، جنوری 1948ء کی قرارداد بھی یہی ہے وہاں پر قابض فوج اس کو چھوڑنا نہیں چاہتی، ظلم وستم ہورہا ہے اب جو مسلمان ان کے خلاف اٹھ کھڑے ہوئے ہیں یہ جہاد ہے، اس میں فتویٰ کی ضرورت نہیں ہے، فتویٰ تو دے ہی دیا۔۔۔ فتویٰ کی بنیاد پر تو جہاد ہوگا لیکن مزید چھان بین کی ضرورت نہیں ہے۔ اپنے وطن عزیز کا دفاع کرنا اور اس کو غیر ملکی فوجوں سے آزاد کرانا جہاد ہے۔

جنگ: مولانا فضل الرحمٰن کہتے ہیں کہ کشمیر میں زمین پر قبضے کی جنگ ہے اس کو جہاد نہیں کہا جاسکتا؟

شاہ احمد نورانی: یہ ان کا اپنا نقطۂ نظر ہے، میں اس سے اتفاق نہیں کرتا کشمیر میں زمین پر قبضے کی جنگ نہیں ہے۔ کشمیری 82 فیصد ہیں اور 82 فیصد اپنی آزادی کے لیے غاصب قوتوں سے لڑ رہے ہیں یہ تو جہاد ہے۔

جنگ: تو پھر مولانا فضل الرحمٰن ایسا کیوں کہتے ہیں۔ آپ کہتے ہیں کہ کشمیر پاکستان کی شہ رگ ہے اور علمائے بریلی نے سب سے پہلے جہاد شروع کیا اتنے بنیادی مسئلے پر آپ کا اختلاف ہے پھر بھی آپ اکٹھے ہیں؟

شاہ احمد نورانی: ہماری طرف سے تو 1947ء کے دسمبر میں مولانا سید ابوالحسنات صاحب، علامہ بدایونی صاحب اور مفتی محمد صاحب داد صاحب سمیت تمام علماء اور مشائخ کے دستخطوں سے یہ فتویٰ جاری ہوا تھا کہ یہ جہاد ہے۔

جنگ: لیکن علمائے دیوبند کیوں نہیں مانتے؟ وہ تو اپنی دیوبند کانفرنس میں بھی اس مسئلے پر نہیں بولے؟

شاہ احمد نورانی: وہ تو بولے ہی نہیں اور ان کے ہاں تو کشمیر کے لیے دعا بھی نہیں ہوتی بھارت سے لوگ آتے ہیں رائے ونڈ کے تبلیغی جماعت کے اجتماع میں نہ کشمیر، نہ افغانستان اور نہ ہی فلسطین کے متعلق کوئی بات ہوتی ہے، حالانکہ فلسطین کا مسئلہ تو بڑا احساس ہے۔

جنگ: رائے ونڈ کے اجتماع میں ان کے حق میں دعا کیوں نہیں کروائی گئی آپ کی نظر میں

اس کی کیا وجہ ہے؟

شاہ احمد نورانی: اس لیے کہ وہ علماء بھارت سے آتے ہیں۔

جنگ: لیکن وہ دعا مانگنے والے عوام تو پاکستانی ہوتے ہیں؟

شاہ احمد نورانی: جی ہاں، اب عوام کو خود سمجھنا چاہیے۔

جنگ: دعا میں فلسطین یا کشمیر کا ذکر نہ کرنے میں کیا مصلحت ہوسکتی ہے؟ میں سمجھنا چاہتا ہوں؟

شاہ احمد نورانی: ایسے لوگوں کی دعا قبول نہیں ہوتی جن کی دعاؤں میں کافروں کی بربادی کا ذکر نہ ہو، ایسی دعا قبول ہی نہیں ہوتی وہ دعا جس میں مجاہدین کی فتح ونصرت کے لیے دعا نہ ہو، قبول نہیں ہوتی۔ تبلیغی جماعت کے اکثر رہنما بھارت میں رہتے ہیں، اس مصلحت کی وجہ سے دعا نہیں کرائی گئی۔

جنگ: کیا بھارت کے رہنے والے بریلوی علماء بھی یہ مصلحت اختیار کرتے ہیں؟

شاہ احمد نورانی: جی نہیں وہ تو مقبوضہ کشمیر کے مسلمانوں کے حقوق کی بات کرتے ہیں۔ وہاں بریلی، بدایوں اور لکھنو میں علماء تقریریں کرتے ہیں کہ کشمیر میں ظلم ہو رہا ہے تحقیقات ہونی چاہیے اور بعض تو انسانی حقوق کی تنظیموں کے رکن ہیں۔

جنگ: تو کیا بھارت میں دیوبند کے علماء اور بریلی کے علماء کشمیر کے حوالے سے نقطہ نظر میں فرق ہے؟

شاہ احمد نورانی: جی ہاں وہاں بھی فرق ہے اور یہاں بھی بعض جگہ پر فرق ہے لیکن ہم پھر بھی دیوبند والوں کو ساتھ لے کر چلتے ہیں اور چلنا چاہیے۔

(انٹرویو نگار: سہیل وڑائچ، 2 مارچ 2002ء جنگ سنڈے میگزین کراچی)

سوال: آپ کی طرف سے طالبان کی حمایت کچھ ناقابل فہم تھی کیونکہ اسلام کو جو تصور طالبان پیش کرتے رہے شاید آپ اس سے اتفاق نہیں کرتے اور نہ ہی وہ پاک وہند بریلوی سوادِ اعظم کی تشریحات پر پورا اترتے تھے۔ اس حوالے سے آپ کیا فرمائیں گے؟

مولانا شاہ احمد نورانی: پاکستان میں جو نظام ہے وہ بھی اسلام کے مطابق نہیں ہے، یعنی یہاں جس طرح سے بے حیائی اور بے پردگی ٹیلی ویژن پر ہے، یورپ کے ٹیلی ویژن میں اور یہاں کے ٹیلی ویژن میں بظاہر کوئی فرق نہیں اور جہاں تک یہ بات ہے کہ طالبان کا نظام

اسلام کے مطابق نہیں تھا تو پاکستان کا نظام بھی اسلام کے مطابق نہیں ہے۔

سوال: مثلاً طالبان کی کون سی باتیں غلط تھیں؟

مولانا شاہ احمد نورانی: مثلاً یہ کہ انہوں نے زبردستی داڑھی رکھنے کا حکم دیا، اسلام میں اس بارے میں کوئی زبردستی نہیں ہے ایسا ماحول پیدا کیا جائے، جیسا حضور پر نور ﷺ نے مدینہ کی اسلامی ریاست میں پیدا فرمایا کہ لوگ خود بہ خود اس پر عمل پیرا ہوئے اور بعض چیزیں اور بھی ہو سکتی ہیں لیکن اس کا یہ مطلب نہیں کہ وہ اسلام سے خارج ہو گئے تھے۔

سوال: بعض افراد کہتے ہیں کہ افغانستان پہلی دیوبندی ریاست تھی اور سواد اعظم اور بریلوی مسلک کے رہنما کی حیثیت سے آپ کی طرف سے ان کی حمایت کچھ نا قابل فہم تھی؟

مولانا شاہ احمد نورانی: میں نہیں سمجھتا کہ طالبان نے دیوبندی ریاست بنائی وہ مسلمانوں کی ریاست تھی۔ کیا طالبان مجاہدین کہتے ہیں کہ وہ دیوبندی ہیں؟ ان کے ہاں با قاعدہ فاتحہ خوانی اور ختم شریف ہوتے ہیں وہ با قاعدہ مزاروں پر جاتے تھے وہ دیوبندی نہیں ہیں، ایسے ہی زبردستی ان کو کہا گیا کہ وہ دیوبندی ہیں۔

سوال: پاکستان میں تو لوگوں کا عام خیال یہی ہے کہ طالبان دیوبندی مدرسوں کے پڑھے ہوئے ہیں اور دیوبندی ہیں؟

مولانا شاہ احمد نورانی: جہاں تک دیوبندی مدرسوں میں پڑھنے کی بات ہے تو دیوبندی اور بریلوی مکتبہ فکر میں جو اختلافات ہیں وہ سب اردو میں ہیں اور طالبان کا اردو سے کوئی تعلق نہیں ایسی اختلافی کتابیں اردو زبان میں ہیں مثلاً دیوبند کے بعض علماء سے بریلوی علماء کو اختلاف ہے اور جن عبارتوں پر اختلاف ہے وہ سب اردو میں ہیں۔

سوال: کیا آپ بھی دارالعلوم دیوبند کے بارے میں یہی سمجھتے ہیں؟

مولانا شاہ احمد نورانی: وہ سمجھتے ہیں میں نہیں سمجھتا میں تو سمجھتا ہوں کہ انگریز نے اس مدرسہ کو قائم کیا اور اس سے اختلاف پیدا ہوا، لیکن بہر حال ہم ان کو برداشت کر رہے ہیں اور قومی مفاد میں ان کے ساتھ چلتے ہیں۔ اس وقت اسلام کا اجتماعی مفاد یہی ہے پاکستان میں اسلامی ریاست کے قیام کا مفاد ہمارے پیش نظر ہے اور اس کے لیے مل جل کر جدو جہد کرنا ہوگی۔

سوال: کچھ لوگوں کا کہنا ہے کہ بریلوی حضرات صوفیہ کے پیروکار ہیں اور ان پر یقین

رکھتے ہیں، اسی لیے بریلوی جہاد میں متحرک نہیں ہیں۔ مولانا فضل الرحمٰن اور قاضی حسین احمد دونوں سے بات ہوئی ہے ان کا کہنا ہے کہ بریلوی مکتب فکر کے لوگ جہاد میں کم ہیں؟

مولانا شاہ احمد نورانی: علماءِ بریلوی نے انگریز کے خلاف جہاد کیا تھا۔ مولانا فضل حق خیرآبادی نے انگریز کے خلاف جہاد کا فتویٰ دیا، جہاد کیا اور کالے پانی کی سزا بھی قبول کی۔ اسی طرح علامہ مدارسی اور مولانا شاہ عنایت کاکوروی کو پھانسی دی گئی تو جہاد تو کیا گیا لیکن اس کے بعد تحریک ٹھنڈی پڑگئی یہ بات صحیح ہے۔ دوسری طرف دیوبندیوں نے بھی سکھوں کے خلاف جہاد کیا، انگریزوں کے خلاف تو جہاد نہیں کیا، ہم نے تو انگریزوں کے خلاف جہاد کیا جب انگریزوں کی حکومت مستحکم ہوگئی تو تحریک خلافت کے پلیٹ فارم پر تمام علماء اہلسنّت موجود تھے اور فتوے بھی موجود تھے۔

سوال: کیا افغان جہاد کے بارے میں آپ کے کوئی تحفظات تھے؟

مولانا شاہ احمد نورانی: نہیں تحفظات نہیں تھے بلکہ جان بوجھ کر ہمیں الگ رکھنے کی کوشش کی گئی کیونکہ اس زمانے میں آپ کو معلوم ہے کہ ضیاء الحق صاحب سے ہماری کچھ کھٹ پٹ رہتی تھی تو جن جماعتوں سے اُن کی کھٹ پٹ نہیں تھی ان کو مدد ملتی تھی اور ان ہی کو کیمپوں میں جانے کی اجازت تھی اب آپ سمجھ گئے ہوں گے (قہقہے)۔

سوال: کیا آپ کو کیمپوں میں جانے سے روکا گیا تھا؟

مولانا شاہ احمد نورانی: نہیں کیمپوں میں جانے کی اجازت ہی نہیں تھی کیونکہ کیمپوں کے ٹھیکے دے دیے گئے تھے۔ (قہقہے)

سوال: آپ کے خیال میں اسلامی دنیا کے مفاد ہمیں پاکستان کے مقابلے میں زیادہ عزیز ہیں؟

مولانا شاہ احمد نورانی: جی بالکل جب ہم کہتے ہیں کہ پاکستان اسلام کا قلعہ ہے تو مفادات کس کے ہوئے؟ ظاہر ہے اسلام کے، جب اسلام کے مفادات عزیز ہوں گے تو پھر اس کے قلعے کی حفاظت بھی ہوگی۔ قائداعظم اور علامہ اقبال اسی نظریئے کے تو علمبردار تھے۔

سوال: مولانا یہ فرمائیں کہ کیا پاکستان میں جہاد جائز ہے؟

مولانا شاہ احمد نورانی: حکومت سے نہیں! سوال ہی پیدا نہیں ہوتا حکومت سے کیسے جہاد ہوسکتا ہے۔

سوال: افغانستان میں تو حکومت کے خلاف جہاد ہوا تھا؟

مولانا شاہ احمد نورانی: نہیں، وہاں روسی فوجیں قابض ہوگئی تھیں اور ببرک کارمل کو لیکر آئی تھیں۔ پاکستان میں تو ایسی بات نہیں ہے۔ یہاں الحمدللہ ہماری اپنی حکومت ہے اور اپنی فوج ہے اور انہوں نے امریکا کو لاجسٹک سہولتیں دی ہیں اس کی وجہ سے جہاد نہیں ہوگا صرف یہ ہے کہ ان کو ختم کروایا جائے۔

سوال: مولانا 20 سال تک ہم نے جو افغان پالیسی اپنائی کیا وہ درست تھی؟

مولانا شاہ احمد نورانی: وہ درست فیصلہ تھا افغانستان کے بعد پاکستان کا نمبر تھا کیونکہ روس کو گرم پانی تک پہنچنا تھا۔

سوال: لیکن پھر جو نتائج نکلے اور انارکی پھیلی وہ؟

مولانا شاہ احمد نورانی: انارکی وجہ سے یہ ہے کہ جو کام ہمیں بعد میں کرنا چاہیے تھا وہ ہم نہیں کر سکے۔

سوال: مثلاً کیا؟

مولانا شاہ احمد نورانی: تعمیر نو کا کام افغانستان سے جیسے ہی روسی فوجیں گئی تھیں اس وقت جہادی قوتیں ہمارے زیر اثر تھیں ہم نے ان پر کام نہیں کیا اور اپنے مسائل میں الجھ گئے جنرل محمد ضیاء الحق صاحب اور پھر دوسری حکومتیں ایسا کرتی رہیں۔

سوال: آپ کس کی غلطی سمجھتے ہیں؟

مولانا شاہ احمد نورانی: اس میں ہماری غلطی بھی ہے اور جو قوتیں معاونت کر رہی تھیں، ہمیں انہیں مجبور کرنا چاہیے تھا۔

سوال: لیکن یہ جرنیل تو غیر ملکی امداد کھاتے رہے اور میزائل بیچتے رہے

مولانا شاہ احمد نورانی: اسی سے تو بڑا نقصان ہوا اور انہوں نے توجہ بھی نہیں دی۔

(مارچ 2002ء سنڈے میگزین جنگ، کراچی)

سوال: کیا آپ سمجھتے ہیں کہ ضیاء الحق صاحب نے افغانستان کے لیے جو فیصلہ کیا تھا وہ پاکستان کے مفاد میں تھا اور اگر ہم مداخلت نہ کرتے تو پھر نمبر ہمارا تھا اور ہمیں کم از کم بلوچستان سے محروم ہونا پڑتا لیکن ہم نے روس کا راستہ وہیں روک دیا اور یہ بات کہ انھیں

کشمیر کے بارے میں سوچنے تک کی فرصت نہیں ملتی؟

پینل کے ایک رکن افتخار قیصر کے ایک سوال کے جواب میں فرمایا کہ لانگ مارچ کا ہماری طرف سے ساتھ نہ دینے کی ایک وجہ یہ تھی کہ پاکستان کے حالات لانگ مارچ کے متحمل نہیں تھے کشمیر کے مجاہدین کی جدوجہد بھی ہماری نظر میں تھی اور ہم یہ بھی محسوس کررہے تھے کہ بھارت کو کوئی موقع فراہم نہیں کرنا چاہیے۔ پاکستان کے حالات ایسے ہیں کہ اس کی کبھی بھی بھارت سے دوستی نہیں ہوسکتی۔ تاریخ اٹھا کر دیکھ لیں ہندو کبھی مسلمان کا دوست نہیں رہا اور نہ ہی بنے گا جب تک مسلمان گائے کا گوشت کھاتا رہے گا ہندو سے لڑائی رہے گی جو ہندو کا خدا ہے وہ آپ کی غذا ہے۔ ظاہر ہے ایسی صورت حال میں دوستی کیسے ہوسکتی ہے ہندو کسی دوسرے مذہب کو برداشت نہیں کرسکتا اس نے بدھ مت اور تمام دوسرے مذاہب کو ختم کردیا اب اس کی خواہش ہے کہ وہ مسلمان کو بھی ختم کردے تو وہ کبھی ایسا کرسکا اور نہ ہی کرسکے گا۔ بھارت کے ساتھ پاکستان کی دوستی اس لیے بھی نہیں ہوسکتی کیونکہ یہ ایک حقیقت ہے کہ بھارت کو جب بھی موقع ملا وہ پاکستان کو تباہ کردے گا اس لیے کہ ہندو سمجھتا ہے کہ بھارت ماتا کے ٹکڑے ہوگے ہیں اب ان کو پھر سے جوڑنا ہے۔ 1971ء میں اس نے روس کی شہ پر پاکستان کو دولخت کیا۔ اس مرتبہ وہ امریکا کی شہ پر ایسا کرنے کی کوشش کرے گا۔ ایک اور سوال کے جواب میں فرمایا کہ بھارت پاکستان کو ٹکڑے کرنے کے لیے ضروری ہے کہ کراچی کو الگ کردیا جائے اسی طرح تحریک آزادی کشمیر کو ختم کرنے کے لیے بھی کشمیر کے ٹکڑے کردیئے گے اور کہا گیا کہ یہ جو حصہ جس کے پاس ہے وہ اس کو رکھ لے۔ اس کے بعد گذشتہ دونوں برطانیہ کے وزیر خارجہ وہاں تشریف لے گئے اور کہا کہ اگر ضرورت ہو تو ہم مسئلہ کشمیر پر ثالثی کردار ادا کرنے کے لیے تیار ہیں جب اس بارے میں رائے دینے کو کہا گیا تو میں نے شعر پڑھا:

میر کیا سادہ ہیں بیمار ہوئے جس کے سبب
اسی عطار کے لونڈے سے دوا لیتے ہیں

یعنی کیا مسلمان اتنے سادہ ہیں جن کی وجہ سے مسئلہ کشمیر پیدا ہوا اب انہی کو ثالث مقرر کرلیں۔ مسئلہ کشمیر پیدا کرنے کی ذمہ داری انگریزوں پر ہے جس میں ان کی سب لیبر اور

کنزرویٹو پارٹیاں شامل ہیں۔ فلسطین کا مسئلہ بھی انگریزوں نے پیدا کیا اب یہ بوسنیا کو بھی تقسیم کرنا چاہتا ہے تاکہ وہاں مسلمان باقی نہ بچیں۔ انگریز مسلمانوں کو ایک اور دھوکا دینے کے لیے ثالث بننے کی پیشکش کر رہا ہے۔ مسئلہ کشمیر کو حل کرنے کے لیے اگر پھر برطانیہ کے ہاتھ میں دے دیا گیا تو صرف مسئلہ کشمیر کو نقصان نہیں پہنچے گا بلکہ برصغیر کے مسلمانوں کو ایسا نقصان پہنچے گا کہ وہ نسل در نسل کمر سیدھی کر کے اُٹھ نہیں سکیں گے۔ کشمیر ناقابل تقسیم ہے اور ان شاء اللہ میں یہ بات پورے یقین کے ساتھ کہہ سکتا ہوں کہ اگر اسی طرح کشمیر کے مجاہدین دو سال مزید اپنے اللہ تعالیٰ کے بھروسے پر لڑتے رہیں تو بھارت بھی اسی طرح تقسیم ہو کر رہے گا جس طرح روس تقسیم ہوا ہے۔ بھارت جو ظلم کشمیریوں پر کر رہا ہے اس ظلم کی وجہ سے بھارت پر مار ضرور پڑے گی۔

(افکار نورانی ص 259)

سوال: تو ذرا بے نظیر صاحبہ کے بارے میں بھی بتائیے؟

شاہ احمد نورانی: بے نظیر صاحبہ سے میری اتنی ملاقات نہیں ہوئی۔ ایک مرتبہ کشمیر کونسل کی کانفرنس کے سلسلے میں انہوں نے بلایا تھا اس وقت صرف دو گھنٹہ ملاقات ہوئی تھی۔

(انٹرویو سہیل وڑائچ، اکتوبر 1992ء روزنامہ جنگ کراچی، بحوالہ افکار نورانی ص 245)

روزنامہ جنگ لندن کے پینل میں شامل زیڈ یو خان کے سوال کے جواب میں فرمایا،

بھارت اپنے انتخابات میں تو کبھی دھاندلی نہیں ہونے دیتا مگر کشمیر کے انتخابات اور باہر کے دوسرے معاملات میں دھاندلی کرتا ہے۔ بھارت اس وقت کشمیر میں بہت مظالم ڈھا رہا ہے مگر وہ دھاندلی یہ کر رہا ہے کہ پاکستان پر الزام لگا رہا ہے کہ وہ وہاں پر انتشار پیدا کرتا ہے اور کشمیریوں کی مدد کر رہا ہے جب کہ الزام انتہائی بے بنیاد ہے۔ پاکستانی حکمران کشمیریوں کی ہرگز کوئی مدد نہیں کر رہے وہ تو اپنے اقتدار کو بچانے کی جنگ میں مصروف ہیں۔

مقبوضہ کشمیر میں ۸۲ فیصد مسلمان ہیں اس اعتبار سے بھی اسے پاکستان کا حصہ ہونا چاہیے:

سوال: بھارت نے پاکستان کے ایٹمی پروگرام پر بہت واویلہ مچا رکھا ہے آپ کی نظر میں پاکستان کو ایٹمی دوڑ اور جدید اسلحہ کی تیاری میں داخل ہونا چاہیے؟

جواب: پاکستان کو اپنے ایٹمی پروگرام کے سلسلے میں کوئی معذرت خواہانہ رویہ اختیار نہیں

کرنا چاہیے، میں پوری دیانتداری کے ساتھ عرض کروں گا کہ جمعیت علماء پاکستان اس بات پر یقین رکھتی ہے کہ ہم کو ایٹمی پروگرام پر عملدرآمد کرنا چاہیے اور ہر وہ ہتھیار بنانا چاہیے کہ جس سے ہم اپنے دشمن کو زیر کر سکیں۔ قرآن حکیم ہمیں یہی حکم دیتا ہے کہ "تم اپنے دشمنوں (کافروں) کے لیے تیار کر کے رکھو، جتنی بھی قوت تمہاری استطاعت میں ہو" (الانفال)

لہٰذا قرآن مجید کے اس حکم کی روشنی میں دشمن کے مقابلے کے لیے تیاری بھرپور ہونی چاہیے۔ اللہ کے حکم کے مطابق ہر وہ وسیلہ بروئے کار لانا چاہیے جس کے ذریعے ہم اپنے دشمنوں کے دلوں پر ہیبت بٹھا سکیں تاکہ اللہ کے اور تمہارے دشمنوں کے دلوں میں تمہاری دھاک بیٹھی رہے۔ اس لیے یہ بات بالکل واضح ہے اور اس میں کسی قسم کے شک و شبہ کی گنجائش نہیں ہے یہ بات ہر پاکستانی غیور مسلمان کو پیش نظر رکھنی چاہیے کہ بھارت نے پاکستان کو مصنوعی طور پر تسلیم کیا ہے مگر ذہنی، فکری اور قلبی اعتبار سے کبھی تسلیم نہیں کیا ہے۔ پاکستان کے خلاف اس کی ریشہ دوانیاں روز اول سے جاری ہیں اور وقت گزرنے کے ساتھ ساتھ ان میں مزید تیزی آتی جا رہی ہے، بھارت کی کوئی بھی حکومت کسی قیمت پر بھی پاکستان کی بقاء نہیں چاہے گی۔ پاکستان سے متعلق ہندوستان کی ہندو حکومت کو جب تک یہ یقین نہ ہو جائے کہ پاکستان کے پاس ایٹم بم ہے اس وقت تک وہ سازشیں کرتی رہے گی لیکن جس دن انہیں یہ معلوم ہو گیا کہ پاکستان کے پاس ایٹم بم ہے اس کے بعد پھر انہیں پاکستان پر حملہ کرنے کی جرأت نہ ہوگی، ہندوستان جوناگڑھ کو ہڑپ کر چکا ہے جس کا پاکستان سے باقاعدہ الحاق ہو چکا تھا ہندوستان مقبوضہ کشمیر پر قابض ہے جسے آئینی، قانونی اور اخلاقی طور پر پاکستان کا حصہ ہونا چاہیے تھا۔ اس لیے کہ بیاسی فیصد کشمیری مسلمان ہیں اس اعتبار سے بھی اسے پاکستان کا حصہ ہونا چاہیے۔ ہندوستان نے مسلمانوں کی کئی سو سالہ اسلامی ریاست حیدر آباد دکن کو ختم کر دیا، مانا ودر اور مانگرولی کی ریاستوں کو ہضم کر لیا اور مشرقی پاکستان کو بنگلا دیش بنوا دیا۔ آج بھی ہندوستان کی پاکستان دشمنی جاری ہے اس لیے میں سمجھتا ہوں کہ پاکستان کو ہر وہ ہتھیار بنانا چاہیے کہ جس سے یہود و ہنود کی سازش کو ناکام بنایا جا سکے۔ ہمیں اس سلسلے میں معذرت خواہانہ رویہ اختیار نہیں کرنا چاہیے ہمیں کسی کے مشوروں کی ضرورت نہیں ہے کہ ہم کیا بنائیں اور کیا نہ بنائیں یہ ہماری خود مختاری اور ہمارے

اختیارات میں مداخلت ہے، کسی کو کوئی حق نہیں پہنچتا کہ ہم سے پوچھے کہ ہم کیا کر رہے ہیں؟ کیوں کر رہے ہیں؟

کشمیر پاکستان کی شہ رگ ہے اور بغداد عالم اسلام کی شہ رگ ہے:

جمعیت علمائے پاکستان کے سربراہ علامہ شاہ احمد نورانی نے کہا کہ مجاہدین کشمیر نے اپنی جانوں کا نذرانہ پیش کر کے پھر مسئلہ کشمیر کو زندہ کر دیا ہے، وہ اپنی عزتوں کے نذرانے پیش کر رہے ہیں انھیں قتل کیا جا رہا ہے، مگر افسوس کہ ان کی چیخیں اسلام آباد میں نہیں سنی جا رہی ہیں۔ حالانکہ وہ صرف کشمیر کی جنگ نہیں لڑ رہے بلکہ پاکستان کی بقاء کی جنگ لڑ رہے ہیں۔ امام نورانی لاہور جناح ہال میں جمعیت علماء پاکستان پنجاب کے زیر اہتمام منعقد ہونے والی جہاد کشمیر کانفرنس میں صدارتی تقریر فرما رہے تھے۔ انہوں نے فرمایا کہ کشمیر میں 80 لاکھ عوام ہیں مگر ان کے مقابلہ میں 80 کروڑ کا ملک ہے، مگر پھر بھی کشمیری مجاہدین پاکستان کی امداد کے بغیر بنیا، برہمن سامراج سے پنجہ آزما ہیں، انہوں نے کہا مقبوضہ کشمیر میں نیشنل کانفرنس اور کانگریس آئی نے فاروق عبداللہ کے ساتھ جو سلوک کیا وہی یہاں کی حکومت نے ممتاز حسین راٹھور سے کیا ہے۔ انہوں نے کہا کہ مقبوضہ کشمیر میں ہندو مسلمانوں پر ظالم بن کر مسلط ہے، انہوں نے کہا کہ 1983ء میں ہنود اور یہود نے کہوٹہ کی تباہی کا پروگرام بنایا تھا اب بھی اس پر کاربند ہیں، مولانا نے کہا کہ امریکا عالمی غندہ ہے وہ کرائے کا قاتل ہے پیسے دے کر مسلمانوں پر تباہی نازل کرتا ہے۔ مولانا نے کہا کہ پاکستان خود مختار ملک ہے اسے ایٹم بم بنانے سے نہیں روکا جا سکتا مولانا نے کہا کہ ہمارا وزیر اعظم ملک کو جرمنی بنانا چاہتا ہے کوریا کے خواب دیکھتا ہے مگر ہم ملک کو نظام مصطفیٰ ﷺ کی برکت سے مدینہ کا نمونہ بنانا چاہتے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ ہمیں ایسا وزیر اعظم نہیں چاہیے جو امریکا کے سامنے باادب مسلمان ہو بلکہ ہمیں ایسے وزیر اعظم کی ضرورت ہے جو امریکا کی آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر بات کر سکتا ہو مولانا نورانی نے کہا کہ ہمارا وزیر اعظم ریموٹ کنٹرول وزیر اعظم ہے، جس کا کنٹرول واشنگٹن میں ہے، جبکہ ہمیں ایسا وزیر اعظم چاہیے جس کا تعلق مدینہ سے ہو، مولانا نے کہا کہ ملک کو کوریا بنانے والا وزیر اعظم نہیں چاہیے بلکہ مدینہ کا عکس بنانے وزیر اعظم مطلوب ہے۔ مولانا نورانی نے پنجاب جمعیت کو خراج تحسین پیش کیا کہ اس نے جہاد

کشمیر کانفرنس کے نام پر پورے ملک کی سیاست کو جمع کیا۔ مولانا نے شدت گرمی اور حبس میں اتنا طویل عرصہ بیٹھنے پر سیاستدانوں، علماء اور دور دراز سے آنے والے سامعین کا بھی شکریہ ادا کیا۔

(رپورٹ: عبدالقدیر خاموض، ندائے اہلسنّت اگست 1991)

ہم آگ سے کھیل سکتے ہیں مگر کشمیر نہیں چھوڑ سکتے۔ مولانا نورانی کا اعلان:

مولانا شاہ احمد نورانی نے سندھ کے مختلف مقامات پر خطاب کرتے ہوئے کہا کہ جماعت اسلامی اور جمعیت علماء اسلام نے ہی مسلم لیگ کا بحران پیدا کیا ہے اور یہ جماعتیں اب پاکستان کی حامی جماعتوں سے تحریکِ پاکستان میں اپنی شکست کا انتقام لے رہی ہیں کیونکہ یہ جماعتیں قیام پاکستان کی مخالف تھیں۔ انہوں نے صدر پاکستان سے مطالبہ کیا کہ وہ اپنی غیر جانب داری برقرار رکھیں تا کہ سب کو انصاف مل سکے۔

مسئلہ کشمیر کے بارے میں بھارتی وزیر خارجہ کی دھمکی پر تبصرہ کرتے ہوئے کہا کہ ہم ایسی باتوں سے خوفزدہ ہونے والے نہیں، ہم آگ سے کھیل سکتے ہیں مگر کشمیر سے دستبردار نہیں ہو سکتے۔ انہوں نے نظام مصطفیٰ ﷺ کا ذکر کرتے ہوئے کہا کہ جب تک آئین کے تحت شریعت کی بالادستی تسلیم نہیں کی جاتی نظام مصطفیٰ مکمل طور پر نافذ نہیں ہو سکتا۔

(ہفت روزہ افق کراچی دسمبر 1978)

کشمیر کا پاکستان سے الحاق نہ کرنے کا مشورہ دینے والے بھارتی ایجنٹ ہیں:

جمعیت علماء پاکستان کے زیر اہتمام یوم یکجہتی کے پروگرام سے خطاب کرتے ہوئے جے یو پی کے راہنما علامہ شاہ احمد نورانی نے کہا کہ دشمن چاہے کتنی سازش کرے پاکستان قیامت تک قائم رہے گا۔ انہوں نے کہا کہ کشمیری اپنی نہیں بلکہ پاکستان کی آزادی کی جنگ لڑ رہے ہیں۔ کشمیر کو پاکستان سے جدا نہیں کیا جا سکتا جو لوگ یہ کہہ رہے ہیں کہ کشمیر کا مسئلہ کچھ لو اور کچھ دو کی بنیاد پر حل کیا جانا چاہیے وہ دراصل ہندوؤں کے ایجنٹ ہیں جو کشمیریوں کو پاکستان سے الحاق نہ کرنے کا مشورہ دے رہے ہیں۔ وہ بھارت کی بولی بول رہے ہیں۔ پاکستان قائم رہنے کے لیے وجود میں آیا جو لوگ پاکستان کے ختم ہونے کی باتیں

کررہے ہیں انہیں اپنی تہذیب اور پاسپورٹ واپس کردینا چاہیے۔

(انصاف ٹائمز کراچی، 6-2-2001)

قائداعظم نے کشمیر کو پاکستان کی شہ رگ کہا تھا جو بالکل صحیح ہے:

جمعیت علماء جموں وکشمیر کی طرف سے کشمیر کمیٹی کو دیے گئے استقبالیہ سے خطاب فرماتے ہوئے علامہ شاہ احمد نورانی نے کہا کہ قائداعظم نے کشمیر کو پاکستان کی شہ رگ کہا تھا جو بالکل صحیح ہے کشمیری آزادی کی جدوجہد میں کامیاب ہوں گے۔ پاکستان کے بعض دانشور کشمیر پر ہونے والی تین جنگوں کو غیر ضروری کہتے ہیں کشمیری غیر ضروری نہیں ہیں کشمیری ہمارے بھائی ہیں ان کی مدد کرنا ہمارے لیے دینی، سیاسی اور اقتصادی لحاظ سے ضروری ہے۔ انہوں نے سردار عبدالقیوم (چیئرمین کشمیر کمیٹی) کی تحریکِ آزادی کشمیر کے لیے خدمات کا ذکر کرتے ہوئے کہا ہے کہ ان کو کشمیر کمیٹی کا چیئرمین بنانے سے صدر پرویز مشرف کی کشمیر کاز سے دلچسپی کا اظہار ہوتا ہے۔ استقبالیہ میں آزاد کشمیر کے صدر سردار محمد انور خان، وزیراعظم آزاد کشمیر سردار سکندر حیات خان، صدر جمعیت علماء جموں وکشمیر پیر عتیق الرحمٰن میزبان وفاقی وزیر نیب کے صدر اجمل خٹک، جماعت اسلامی آزاد کشمیر کے امیر عبدالرشید ترابی، لبریشن فرنٹ کے چیئرمین امان اللہ خان جموں کشمیر ڈیموکریٹک فریڈم پارٹی کے نائب صدر محمد احمد ساغر، حریت کانفرنس آزاد کشمیر شاخ کے جنرل سکریٹری الطاف حسین قادری، گلگت بلتستان الائنس کے چیئرمین عنایت اللہ شالی ودیگر شریک تھے۔

(نوائے وقت کراچی، 3-2-2002)

پاکستان مسئلہ کشمیر کے حوالے سے اپنے اصولی مؤقف پر سختی سے قائم رہے:

ملک بھر کی تمام سیاسی جماعتوں کے قائدین نے بھارت کے ساتھ مذاکرات کی حمایت کی ہے۔ تاہم اس بات پر زور دیا گیا کہ پاکستان مسئلہ کشمیر پر اپنے اصولی مؤقف پر سختی سے قائم رہے اور کشمیریوں کی جدوجہد آزادی پر کوئی کمپرومائز نہ کرے۔ سیاسی جماعتوں کے قائدین نے کہا کہ بھارت کے ساتھ مذاکرات کے لیے ایجنڈے کو سامنے لایا جائے اس کے بغیر مذاکرات بے معنی ہیں۔ وزیراعظم میر ظفراللہ جمالی نے سیاسی قائدین کو یقین دہانی

کرائی کہ بھارت کے ساتھ مسئلہ کشمیر سمیت تمام تنازعات پر بات چیت کی جائے گی۔ اس سلسلے میں کوئی دباؤ قبول نہیں کیا جائے گا۔ یہ باتیں وزیراعظم ہاؤس میں سیاسی جماعتوں کے قائدین کی وزیراعظم جمالی سے ملاقات کے دوران کہیں۔ اس ملاقات میں متحدہ مجلس عمل کے مولانا شاہ احمد نورانی، لیاقت بلوچ مولانا فضل الرحمٰن، مولانا سمیع الحق اور دیگر پارٹیوں میں پیپلز پارٹی، مسلم لیگ (ق)، مسلم لیگ (ج)، مسلم لیگ (ف)، مسلم لیگ (ن) اور دیگر تمام پارٹیوں کے رہنما موجود تھے۔

(نوائے وقت کراچی، 6-5-2003)

کشمیر پاکستان کے پاس نہ رہا تو زمین بنجر ہو جائے گی:

قائد اہلسنت علامہ شاہ احمد نورانی نے جمعیت علماء جموں وکشمیر کے زیر اہتمام آزاد کشمیر کے دارالحکومت مظفر آباد میں منعقد علماء مشائخ کنونشن میں خطاب کرتے ہوئے کہا کہ کشمیریوں کی قربانیوں اور جدوجہد کا تحفظ کریں گے، کشمیر پاکستان کی شہہ رگ ہے اور کشمیر کے بغیر پاکستان نامکمل ہے اگر خدانخواستہ کشمیر پاکستان کو نہ ملا تو وہاں کے انسان ہی ایک دوسرے کو کھانے سے گریز نہیں کریں گے اور زمین بنجر ہو جائیں گی، انگریز نے مسئلہ کشمیر بگاڑ دیا اور ہم اس سے ہی انصاف کی توقع کررہے ہیں۔ کشمیریوں کی جدوجہد بھارتی تسلط اور جبر کے خلاف ہے، بھارت سے دوستی اور مذاکرات کا کیا فائدہ ہر مرد وزن جہاد کے لیے تیار ہو جائے، کشمیریوں کو بھارتی تسلط سے آزادی دلا کر پاکستان کا حصہ بنانے تک ہماری جدوجہد جاری رہے گی۔ علامہ نورانی نے کہ کہ اس میں کوئی اختلاف نہیں یا دوسری رائے نہیں ہے کہ کشمیر پاکستان کی شہ رگ ہے اور اس میں ہی پاکستان کی سلامتی اور دفاع کی کامیابی کا راز مضمر ہے۔ بیرونی ممالک میں کئی لوگ بیٹھے پاکستان اور تحریک آزادی کشمیر کو نقصان پہنچانے کی سازشوں میں مصروف ہیں اگر خدانخواستہ کشمیر پاکستان کو نہ ملا یا پاکستان کے پاس نہ رہا تو پاکستان میں انسان ہی دوسرے انسان کو کھا جانے سے گریز نہیں کرے گا۔

(نوائے وقت کراچی، 3-10-2003)

مسئلہ کشمیر پاکستان کے کے لیے خاص اہمیت کا حامل ہے:

علامہ شاہ احمد نورانی نے سنی جہاد کونسل لاہور ڈویژن کے زیر اہتمام ''الحمراء ہال لاہور'' میں شہداء کشمیر کی یاد میں منعقد ایک بڑے اجتماع سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ وہ لوگ کتنے خوش نصیب ہوتے ہیں جو اپنے مالک کے حضور اپنی جانوں کا نذرانہ پیش کر کے کامیابیوں اور کامرانیوں کے زینے طے کر رہے ہیں۔ مسئلہ کشمیر پاکستان کے لیے ایک خاص اہمیت کا حامل ہے جسے حل کرتے وقت انتہائی سوجھ بوجھ اور عقلمندی سے کام لینا ہوگا۔ حق و باطل کی معرکہ آرائی ازل سے چلی آ رہی ہے فتح ہمیشہ حق کی ہوتی ہے اور باطل ہمیشہ شکست سے دوچار ہوتا چلا آ رہا ہے۔ باطل قوتیں ایک بار پھر ہمارے سامنے آ کھڑی ہوئی ہیں جو بوسنیا اور فلسطین کے بعد اب سرزمین کشمیر میں اپنا کام دکھا رہی ہیں۔ اس وقت کشمیر میں مجاہدین اسلام قوتِ ایمانی سے حالات کا مقابلہ کر رہے ہیں۔ سنی جہاد کونسل کے عسکری ونگ ''البرق'' کے مجاہدین آزادی کشمیر کی تحریک کا ہر باب اپنے خون سے لکھ رہے ہیں۔ بدر و حنین کی یادیں تازہ ہو رہی ہیں۔ یہ ایسے حالات ہیں جنہیں دیکھ کر دشمنان اسلام اور ان کے حمایتی حیران و پریشان ہو رہے ہیں۔ ہندو ثقافت کے امین بزدل ہیں اور یہ بزدل لوگ عشرت کدوں میں بیٹھ کر بھارتی ریڈیو اور ٹیلی ویژن پر بھارتی رقص، مجرے، ٹھمکے اور موسیقی سے دل بہلا کر اپنی بزدلی پر پردہ ڈالنے کے لیے مختلف اخباری بیانات کی صورت میں جہاد کے مقاصد کو منفی رنگ دے رہے ہیں وہ آستین کے سانپ ہیں جن سے ہوشیار رہنا ہوگا۔ دشمنوں کو شاید معلوم نہیں کہ ہم ہی تو ہیں جو تاجدار مدینہ کے غلام ہیں حضرت علی کرم اللہ وجہہ حضرت امام حسینؓ حضرت صلاح الدین ایوبیؒ، حضرت محمد بن قاسمؒ اور حضرت مجدد الف ثانیؒ کے جذبوں کے امین ہیں۔ سنی جہاد کونسل کا ہر فرد جہاد کے لیے تیار کھڑا ہے ہماری جانوں کا سودا بازار مصطفیٰ میں ہو گیا ہے۔

(قائد تحریک نظام مصطفیٰ ص 25,24,23)

انگریز جاتے جاتے ہمارے لیے مسئلہ کشمیر پیدا کر گیا:

مولانا نورانی نے جولائی 1993ء میں ٹی وی پروگرام ''کٹہرا'' میں میزبان انور

مقصود سے گفتگو کرتے ہوئے کہا کہ طبقاتی جنگ کے لیے حالات پیدا کیے جارہے ہیں۔ نسل کی بنیاد پر مذہب کی بنیاد پر فرقہ واریت کی بنیاد پر عوام کو ٹکرایا جارہا ہے۔ یہ ایک سازش ہے سازش یہ ہے کہ یورپ اور امریکا کے لوگ اور دوسری طاقتیں خائف ہیں کہ مسلمان اگر متحد ہوگئے اور اگر مسلمانوں کا کوئی مسئلہ اندرون ملک نہ ہوا تو پھر ان کے ذہن وہی اندلس کی فتوحات، جہاد، دین کی تبلیغ اور اشاعت کی طرف مائل ہوجائیں گے، اگر مسلمان قوم ایک ہوگئی تو پھر یہ یورپ کی طرف پیش قدمی کریں گے، پھر فتوحات کے دروازے کھلیں گے اور لا الٰہ الا اللّٰہ کی صدائیں گونجیں گی۔ اس لیے مسلمان کو ان کے مسائل میں اُلجھادو اور انگریز جاتے جاتے ہمارے لیے کشمیر کا مسئلہ پیدا کرگیا۔

سوال: اسلام دین فاروقی میرا نام ہے اور وکالت کے پیشے سے میرا تعلق ہے۔ مولانا میرا سوال یہ ہے کہ خلیج کی جنگ کے دوران امریکا اور اس کے اتحادیوں کے خلاف آپ نے پاکستان میں پرزور تحریک چلائی اس کے بعد وزیراعظم نواز شریف اردوسرے لوگوں کی طرف سے آپ پر الزام لگایا گیا کہ آپ کو عراق اور لیبیا کی جانب سے پیسا ملا ہے جس کی بنیاد پر یہ تحریک چلائی گئی۔ مہربانی فرما کر اس کی وضاحت فرمائیں۔

مولانا نورانی! اس میں کوئی شک نہیں کہ پاکستان کے غیور عوام نے گلیوں، سڑکوں اور بازاروں میں نکل کر سراپا احتجاج بن کر امریکا مردہ باد کے نعرے لگائے۔ اب آپ خود غور فرمائیے کہ عراق جو اس وقت موت وزیست کی کشمکش میں تھا عراق کو خود اپنی ضروریات پوری کرنے کے لیے بہت سی چیزوں کی ضرورت تھی، وہ ایسے وقت میں ہمیں کہاں سے پیسے دیتا ایک بات یہ ہوئی۔ دوسری بات میں یہ عرض کروں گا کہ کیا عراق کے پیسے نے پاکستان کی کروڑوں عوام کو خرید لیا؟ پاکستان کے کروڑوں عوام اتنے بے ضمیر ہوگئے تھے کہ ان میں اتنی اسلامی حمیت بھی نہیں تھی، یعنی وہ اسلام کے نام پر تو اُٹھ نہیں سکتے تھے مگر پیسے کے نام سے اُٹھ گئے ہیں۔ پاکستانی عوام پر یہ بہت بڑا الزام ہے اور اس وقت جب نواز شریف اور اس کے ساتھیوں نے یہ کہا کہ ہمیں معلوم ہے کہ بہت سے لوگوں کو پیسا دیا گیا ہے یوں وہ امریکا کے خلاف نعرے لگارہے ہیں اور عراق کی حمایت کررہے ہیں ان سے کہا گیا تھا کہ بقول آپ کے جن لوگوں کو پیسا دیا گیا ہے ان کے نام بتایئے لیکن وہ آج تک نہ بتا سکے۔

دوسری بات میں عرض کرتا ہوں کہ عراق اگر اس سلسلے میں کچھ پیسا خرچ کرتا تو اس کو پیسا خرچ کرنے کی ضرورت نہیں تھی۔ عراق سے لوگوں کا قلبی اور روحانی لگاؤ ہے، لوگ خود بہ خود اس لیے کھڑے ہوئے کہ وہاں کربلا ہے اور وہاں نجف اشرف ہے، مولائے کائنات حضرت علی مرتضٰی اور امام عالی مقام حضرت امام حسین کے مزارات مبارک ہیں۔ غوث اعظم سیدنا شیخ عبدالقادر جیلانی کا مزار مبارک ہے۔ امام اعظم ابوحنیفہ کا مزار مبارک ہے، یہ اللہ کے ولی اور بزرگ اور خاندان نبوت کے وہ حضرات ہیں جن کے مزارات پر اگر بمباری ہو تو آپ خود تصور کر سکتے ہیں کہ مسلمانوں کے جذبات کا کیا عالم ہوگا۔

سوال: میرا نام آصف جمال ہے۔ میرا تعلق ایک پریس سے ہے۔ میرا سوال یہ ہے کہ اس وقت کشمیر، بوسنیا اور فلسطین کے مسلمانوں کے ساتھ جو کچھ ہو رہا ہے اس سلسلے میں ویسٹ کا رول بڑا کولڈ ہے ایک تو اس سلسلے میں آپ کی رائے جاننا چاہتا ہوں، دوسرا میں نے یہ سوال اس نیت سے کیا ہے کہ آپ باہر دوروں پر جاتے ہیں بلکہ بہت ہی جاتے ہیں۔ ایک عام تاثر یہ بھی لوگوں میں پایا جاتا ہے کہ جب بھی ملک میں کوئی بحران ہوتا ہے آپ ملک سے باہر چلے جاتے ہیں۔

مولانا نورانی: بات دراصل یہ ہے کہ میں باہر جب جاتا ہوں تو تبلیغی دوروں پر جاتا ہوں ''ورلڈ اسلامک مشن'' ہماری ایک مذہبی تبلیغی آرگنائزیشن ہے۔ اس کا کام یورپ، افریقا، ساؤتھ امریکا، آسٹریلیا، نیوزی لینڈ اور دنیا کے مختلف ممالک میں چالیس سے زائد اس کی شاخیں ہیں اور الحمدللہ ایمسٹرڈم ہالینڈ میں ہم نے ایک بہت بڑا کالج کھولا ہوا ہے۔ ایک بڑی عظیم الشان مسجد طیبہ کے نام سے زیر تعمیر ہے اور یہ پہلی مسجد ہے جو یہودیوں کی زمین پر ان کی مخالفت کے باوجود ایمسٹرڈم میں ہم نے بنوائی ہے اور اسی طرح سے جس طرح رومن کیتھولک اسکول کھولتے ہیں، ہم بھی اسکول کھول رہے ہیں۔ ناروے میں کوئی مسجد نہیں تھی وہاں سب سے پہلے مسجد ہم نے بنائی۔ ہالینڈ میں کوئی مسجد نہیں تھی یہ ورلڈ اسلامک مشن کو شرف حاصل ہے کہ اس نے وہاں مسجدیں تعمیر کروائیں اور ان مسجدوں کا سنگ بنیاد رکھنے کا شرف مجھے حاصل ہوا۔ لندن میں مانچسٹر اور لیسٹر میں ناروے کے صدر مقام اوسلو میں، اسی طرح پیرس، آسٹریلیا اور سری نام میں، پچھلے سال نیویارک میں ایک بڑی عظیم الشان مسجد کا

ہم نے سنگ بنیاد رکھا، اس طرح سے مساجد اور مدرسوں کے قیام کے سلسلے میں جاتا ہوں اور واپس آجاتا ہوں۔ یہ کبھی آپ کو خبر نہیں ملی ہوگی کہ میں واپس نہیں آیا ہوں کبھی آپ کو ایسا محسوس نہیں ہوا ہوگا کہ مولانا ایسی جگہ پر ہیں جہاں سے ہمیں ان کی خبر نہیں (قہقہہ)۔ جہاں تک بوسنیا، فلسطین اور کشمیر کے مسلمانوں کے متعلق یورپی ممالک کا رویہ ہے تو ان کا ذہن بڑا سازشی ہے، وہ چاہتے ہیں کہ افغانستان میں بدامنی ہوتا کہ پاکستان کا تعلق وسطی ایشیاء کی ریاستوں سے نہ ہوسکے، وہ چاہتے ہیں کہ کراچی میں بھی بدامنی ہوتا کہ یہ پورٹ وسطی ایشیاء کی ریاستوں کو سہولت فراہم نہ کرسکے، وہ چاہتے ہیں کہ مسلمان آپس میں لڑتے رہیں اور وسطی ایشیاء کی ریاستوں کا تعلق وایا (VIA) ماسکو یورپ سے ٹوٹنے نہ پائے۔ اگر افغانستان میں امن ہوا تو وسطی ایشیاء کی چھ ریاستوں کا رابطہ پاکستان اور افغانستان سے بڑھ جائے گا۔ وہ چاہتے ہیں کہ بوسنیا میں بھی مسلمانوں کا قتل عام ہوتا رہے تاکہ مسلمان ختم ہوجائیں۔ اسپین کے بعد اب وہ یورپ میں بھی مسلمان ریاست کا وجود برداشت کرنے کے لیے تیار نہیں۔ کشمیر میں ہندو سازشیں کررہا ہے اور وہ کرے گا ہم نے سمجھ لیا کہ ہندو ذہن پاکستان کو قبول کرچکا ہے لیکن ایسا نہیں ہے، ہندو سے ہماری لڑائی اس وقت سے شروع ہوئی ہے جب سے غازی محمد بن قاسم نے اس سرزمین پر قدم رکھا اور وہ آج تک ہے اور رہے گی صلح کبھی نہیں ہوسکتی، وہ ہمارا ازلی دشمن ہے، وہ پاکستان کا بھی دشمن ہے، کشمیر میں مسلمانوں کا قتل عام کررہا ہے۔ اس کا مقصد صرف یہ ہے کہ مسلمانوں کی نسل کشی کی جائے۔ جس طرح اسپین میں موجود مسلمانوں کا صفایا کیا گیا، اسی طرح وہ اسی نقش قدم پر چلتے ہوئے پہلے کشمیر کا صفایا کروارہا ہے اور پھر پورے ہندوستان میں مسلمانوں کا صفایا کرے گا۔ پاکستان اگر مضبوط ہوتا تو ہندوؤں کو یہ کرنے کا موقع نہ ملتا ہمیں پاکستان کو مضبوط بنانا چاہیے۔

(افکار نورانی ص 122 تا 133)

کشمیری مسلمانوں کی زیادہ سے زیادہ اخلاقی وہر طرح کی امداد ہمارا دینی فریضہ ہے:

سوال: کشمیر کے بارے میں آپ کا کیا موقف ہے؟ کشمیر اور خلیج کے مسائل پر آپ کا موقف کیا ہے؟ عراق، کویت، سعودی عرب تنازعہ میں کون ذمہ دار ہے؟ شملہ معاہدہ کی

اہمیت کیا ہے؟ ہمارا کشمیر کے بارے میں مؤقف کیا ہونا چاہیے؟

جواب: کشمیری مسلمانوں کی زیادہ سے زیادہ اخلاقی، مالی، سیاسی، سفارتی اور ہر طرح کی امداد کرنا ہمارا دینی فریضہ ہے کیوں کہ انہوں نے بے شمار قربانیاں دی ہیں اور اس مرتبہ وہ خود اُٹھ کھڑے ہوئے ہیں اور بھارتی مظالم کے سامنے سینہ سپر ہوئے ہیں، ہمیں خود غیر جذباتی انداز اختیار کرنا چاہیے اور اس مسئلے کو پاک بھارت جنگ میں تبدیل نہیں کرنا چاہیے ہمیں کشمیریوں کی جدوجہد کو مغرب کے عوام میں متعارف کرانا چاہیے تاکہ ہندوستان پر سفارتی دباؤ پڑے۔ اسلامی ممالک ہندوستان کا تجارتی اقتصادی بائیکاٹ کریں۔ حکومت خارجہ پالیسی بہتر کرے لیکن یہ ہوگا نہیں کیونکہ بھارت کے سیاسی، تجارتی، اقتصادی روابط بہت مضبوط ہیں۔ خلیج کی وجہ سے مسلمانوں کے لیے ایک نیا گھمبیر مسئلہ پیدا ہو گیا ہے، عراق کویت تنازعہ بڑا پرانا ہے، یہ دو ملکوں کا تنازعہ ہے لیکن اسے بین الاقوامی مسئلہ نہیں بنانا چاہیے تھا جو کہ عرب ممالک کی غلطی ہے۔ شاہ فہد کو اپنے تحفظ کی دعوت امریکا کے بجائے اسلامی ممالک کو دینی چاہیے تھی، ہر اسلامی ملک 5 ہزار فوج بھیج سکتا تھا مع جدید اسلحہ کے حرمین شریفین کے لیے تمام مسلمان قربانیاں دینے کو سعادت سمجھتے ہیں یہ جھگڑا عرب لیگ میں طے ہو سکتا تھا ورنہ اسلامی کانفرنس اس کا کوئی حل نکالتی، جس کا ہیڈ کوارٹر بھی جدہ میں ہے۔ پہلے بھی ایران، عراق تنازعہ چلا۔ پھر شط العرب پر قبضہ کا مسئلہ پھر یہ بھی علاقائی مسائل تھے لیکن اس مرتبہ اسے عالمی بنانے کی کوشش کی گئی ہے۔ مالی مسائل کے حل کے لیے ایک مسلمان پر ایک روپیہ ٹیکس لگاتے تو ایک ارب روپیہ اکھٹا ہو جاتا۔ کیا مسلمان حرمین شریفین کی حفاظت نہیں کر سکتے؟ غیر ملکی کون ہوتے ہیں مقامات مقدسہ میں دخل دینے والے۔ میرے خیال میں عراق نے کوئی جارحیت نہیں کی ان کے کنویں سے تیل اور پیٹرول چوری ہو رہا تھا مسلمان خود طے کریں کہ مسئلہ کیسے حل کرنا ہے مسلمانوں کو صلح کرنی چاہیے۔

(انٹرویو: خواجہ ثاقب غفور ہفت روزہ احوال کراچی اکتوبر 1990)

مسئلۂ کشمیر قادیانیوں کا پیدا کردہ ہے:

علامہ شاہ احمد نورانی نے فرمایا کہ اگر مشرقی پنجاب کے سارے اکثریتی علاقے پاکستان کو مل جاتے تو کشمیر کے ساتھ ہندوستان کا جغرافیائی، زمینی تعلق ہی نہ رہتا اور یہ مسئلہ

ہمیشہ ہمیشہ ختم ہو جاتا جو آج تک پاکستان کی موت و زیست کا مسئلہ بنا ہوا ہے۔ چوہدری سر ظفر اللہ کی نا اہلی اور خیانت کی وجہ سے جو ریڈ کلف ایوارڈ جاری ہوا اس میں مشرقی پنجاب کے مسلم اکثریتی علاقوں سے پاکستان کو محروم کر کے ہندوستان کو کشمیر تک زمینی رسائی اور جغرافیائی رشتہ قائم کرنے کی سہولت فراہم کر دی گئی اور یہ پاکستان کے ساتھ بہت بڑی غداری تھی جس کی قیمت آج تک ہم چکا رہے ہیں۔

(ہفت روزہ ندائے ملت: انٹرویو نگار پروفیسر مفتی منیب الرحمٰن 15 جون 2000ء)

گلگت اور بلتستان کشمیر کا حصہ ہیں:

سوال: آپ گلگت اور بلتستان صوبہ کے مخالف کیوں ہیں؟

جواب: گلگت اور بلتستان یہ آزاد کشمیر کا حصہ ہیں۔ گلگت اور بلتستان تاریخی اعتبار سے ریاست کشمیر کا حصہ ہیں۔ جب کشمیر کے لوگوں نے ڈوگرہ مہاراجہ سے 1947ء میں آزادی حاصل کی تو گلگت اور بلتستان بھی آزاد ہوئے چونکہ گلگت اور بلتستان آزاد کشمیر کا حصہ ہیں تو اس لیے انہیں علیحدہ صوبہ نہیں بننا چاہیے اور نہ بننے دیا جانا چاہیے۔ کشمیر کے ایک حصہ پر بھارت قابض ہے جو مقبوضہ کشمیر کہلاتا ہے اس طرح کشمیر پہلے ہی تقسیم ہو چکا ہے۔ اب اگر ہم گلگت اور بلتستان کو صوبہ بنا دیں تو اس کا مطلب یہ ہوا کہ ہم کشمیر کو مزید تقسیم کر رہے ہیں گلگت اور بلتستان کو علیحدہ صوبہ بنانے کا مطالبہ بھی ایک بیرونی سازش ہے میں بعض عناصر جن میں یہودی اور بھارتی ایجنٹ بھی ہیں اپنا کردار ادا کر رہے ہیں، وہ چاہتے ہیں کہ گلگت اور بلتستان کا اگر الگ صوبہ بن جائے جس کی سرحدیں روس سے ملی ہوئی ہیں اور یہاں پر ایسے لوگ اب بھی موجود ہیں جو اپنے آپ کو اسماعیلی کہلاتے ہیں اور یہ آغا خان کے پیروکار ہیں، یہ اسماعیلی مصر و شام اور ایران میں اپنی سلطنت کھو چکے ہیں فاطمین کے نام سے یہ ان علاقوں پر حکومت کرتے رہیں ہیں۔ ہزار سال سے اوپر ہو گئے کہ یہ اپنی حکومت کھو چکے ہیں یہ کہیں نہ کہیں اپنی سلطنت بنانے کے فکر میں آج بھی ہیں۔ اگر گلگت اور بلتستان صوبہ بن جاتا ہے تو اسماعیلی سلطنت وجود میں آجائے گی اور پاکستان میں ایک اور اسرائیل بن جائے گا بیرونی طاقتوں کا اڈا اور سازشوں کا مرکز ہوگا۔ اس لیے ہم اس کی شدومد سے مخالفت کر رہے

ہیں ہم یہ سمجھتے ہیں کہ آغا خان کا گروہ اسلام اور مسلمانوں کا وفادار نہیں ہے۔

(نومبر 1989ء ہفت روزہ احوال کراچی)

کشمیر میں ہمارے مسلمان بھائی مر رہے ہیں اور یہ کہتے ہیں کہ یہ سیاسی مسئلہ ہے:

علامہ شاہ احمد نورانی نے خطاب فرماتے ہوئے کہا کہ حضرت سعد ابن ابی وقاصؓ کو رسول ﷺ خود اپنے ہاتھ سے تیر دیتے تھے اور فرماتے تھے کہ سعد تیر پھینکو۔ یہ وہ مقدس صحابی تھے جنہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ اے سعد میرے ماں باپ تجھ پر قربان۔ اللہ اکبر! یہ تھا صحابہ کا جذبہ، قرآن پڑھنے والے قاری سے نہیں فرمایا نماز پڑھنے والے نمازی سے نہیں فرمایا بلکہ میدان جہاد میں لڑنے والے غازی سے فرمایا کہ میرے ماں باپ تجھ پر قربان، یہ صحابہ کرام کی سیرت تھی دوسری طرف یہ جاہل علماء وشیوخ۔ ابھی حال ہی میں ایک اجتماع ہوا اس میں کسی نے اس عالم سے کہا کہ جو بیان کر رہا تھا کہ کشمیر کے لیے دعا کریں تو اس عالم نے کہا کہ یہ سیاسی مسئلہ ہے اس سے ہمارا کوئی تعلق نہیں ہے، معاذ اللہ اجتماع میں بیٹھ کر یہ فتویٰ دیا جا رہا ہے کہ یہ سیاسی مسئلہ ہے کشمیر میں ہمارے مسلمان بھائی مر رہے ہیں اور کہتے ہیں کہ یہ سیاسی مسئلہ ہے۔ محترم مسلمان بھائیو! اللہ کی راہ میں جہاد کرو ظالم اور جابر حکومت جو برائیوں کو فروغ دے رہی ہے اس کے خلاف آواز بلند کرو یہ سیاست نہیں بلکہ قرآن کا حکم ہے اور قرآن کا حکم بیان کرنا سیاست ہے تو قرآن پاک کو لپیٹ کر مکہ معظمہ اور مدنیہ منورہ واپس بھیج دو، گھروں سے نکال دو معاذ اللہ ہم ایسا کبھی بھی نہیں کر سکتے۔

(ماہنامہ احوال وآثار لاہور، اگست 1998ء)

خودمختار کشمیر عالم اسلام کے لیے دوسرا اسرائیل ثابت ہوگا

(کاروان جہاد کشمیر سے خطاب)

قائد اہلسنت امام انقلاب حضرت علامہ شاہ احمد نورانی نے 28 نومبر 1994ء جامعہ رضویہ ضیاء العلوم راولپنڈی میں جماعت اہلسنت کے زیرِ اہتمام ''کاروانِ جہادِ کشمیر'' سے خطاب فرمایا کاروان جہاد کے استقبالیہ اور انتظامی امور کے انچارج اور جلسہ کے اسٹیج سکریٹری سید ضیاء الحق شاہ نے قائد اہلسنت کو جلی الفاظ میں استقبال کرتے ہوئے خطاب کی

دعوت دی۔ قائد اہلسنت نے جہاد کشمیر کے سلسلہ میں جماعت اہلسنّت کے ''عشرۂ جہاد کشمیر'' کو وقت کی ضرورت قرار دیا۔ انہوں نے مسئلہ کشمیر کے پس منظر کو بیان کرتے ہوئے کہا کہ بھارت سلامتی کونسل میں خود کشمیر کو متنازعہ علاقہ تسلیم کر چکا ہے اور استصواب رائے کے لیے درخواست کر چکا ہے لیکن آج تک اس نے کشمیریوں کو استصواب رائے کا حق نہیں دیا۔ انہوں نے حکومت کو مشورہ دیا کہ وہ بھی اسی طرح کشمیر میں فوجی مداخلت کرے جس طرح بھارت نے 1971ء میں مشرق پاکستان میں فوجی مداخلت کی تھی۔ انہوں نے کہا کہ خود مختار کشمیر عالم اسلام کے لیے دوسرا اسرائیل ثابت ہوگا، انہوں نے کہا کہ کشمیر نہ محترمہ آزاد کرواسکتی ہیں اور نہ ہی فرزند کشمیر نے آزاد کروایا۔ انہوں نے کہا کہ محترمہ بینظیر بھٹو مسئلہ کشمیر پر رائے عامہ کو ہموار کرنے کے لیے انگلستان کے دورے پر ہیں اور ساتھ ثقافتی طائفہ کے نام پر طوائفیں ساتھ لے کر گئی ہیں اس سے حکومت کی مسئلہ کشمیر سے دلچسپی کا اندازہ لگایا جاسکتا ہے کہ وہ اسی ملک کو مسئلہ کشمیر میں ثالث بننے کی پیشکش کر رہی ہیں جس کی وجہ سے ہی مسئلہ کشمیر پیدا ہوا۔

کاروان جہاد کشمیر سے خطاب کرتے ہوئے مولانا شاہ احمد نورانی نے کہا کہ مسئلہ کشمیر کا واحد حل استصواب رائے ہے کیونکہ کشمیر متنازعہ علاقہ ہے اس لیے استصواب رائے کشمیری قوم کا حق ہے، انہوں نے کہا کہ جہاں کشمیر ہماری شہہ رگ ہے وہاں ہماری غیرتِ ملی اور غیرتِ قومی کا بھی اہم مسئلہ ہے۔ انہوں نے کہا کہ سب سے پہلے بھارت خود مسئلہ کشمیر کو اقوام متحدہ میں لے کر گیا اور آج سے 47 سال پہلے مقبوضہ کشمیر کی تقدیر کا فیصلہ کرنے کے لیے اقوام متحدہ نے قرارداد منظور کی تھی کہ استصواب رائے کے بغیر مسئلہ کشمیر کا کوئی دوسرا حل نہیں ہے۔ مولانا شاہ نورانی نے وزیر خارجہ پر کڑی تنقید کرتے ہوئے کہا ہے کہ انہوں نے اقوام متحدہ میں جو تھرڈ آپشن دیا ہے اگر اس پر عمل کیا گیا تو پاکستان کے قلب میں ایک اور اسرائیل جنم لے لے گا۔

مولانا شاہ احمد نورانی نے کہا کہ مسئلہ کشمیر اقوام متحدہ میں لے جانے کے نام پر حکمرانوں کی طرف سے کروڑوں روپے برباد کرنے کے اقدامات پر شدید نقطہ چینی کی۔

انہوں نے کہا کہ پاکستانی سفارت خانے حرام کاریوں کے اڈے بن چکے ہیں حکمرانوں کو مسئلہ کشمیر سے کوئی دلچسپی نہیں ہے۔ برطانیہ کے پاس مسئلہ کشمیر لے جانے کا کچھ فائدہ نہیں کشمیر کو جو نقصان پہنچایا ہے وہ کسی دوسرے نے نہیں پہنچایا انہوں نے کہا کہ برطانیہ جیسے ملک سے کشمیر آزاد کرنے کی اپیل کرنا بہت بڑا ظلم اور زیادتی ہے۔مولانا شاہ احمد نورانی نے کہا ہے کہ غیر ممالک میں مسئلہ کشمیر کے حوالے سے ثقافتی شو نیک فال نہیں وہاں ثقافت کے نام پر کثافت پھیلائی جاتی ہے اور طائفوں کے نام پر طوائفیں بھیجی جاتی ہیں۔انہوں نے کہا میاں نواز شریف کے دور کا حوالہ دیتے ہوئے کہا کہ وہ بھی مسئلہ کشمیر اجاگر کرنے یونان اور برطانیہ گئے تھے اور ان کے اس دورے میں جہاز ہی کے اندر جاتے ہوئے ناچ گانے شروع ہو گئے تھے۔انہوں نے کہا کہ کتنا ظلم ہے آج ہم اللہ ورسول سے فیصلہ نہیں کرواتے بلکہ برطانیہ سے انصاف کی بھیک مانگ رہے ہیں۔

مولانا نورانی نے سابقہ صدر مملکت جنرل ضیاء الحق اور فیلڈ مارشل محمد ایوب خان کا حوالہ دیتے ہوئے کہا کہ وہ کشمیر نہیں گئے۔ وہ بزدل تھے گلیشیر کا پندرہ سو کلو میٹر رقبہ صدر ضیاء الحق صاحب نے بھارت کو دے دیا تھا اس پر کراچی اور راولپنڈی کے نوائے وقت گواہ ہیں۔مرحوم (ضیاء الحق) کہتے تھے کہ جی گلیشیر کو کیا کرنا ہے وہاں گھاس بھی نہیں اُگتی اور نہ ہی پیٹرول نکلتا ہے پینے کا پانی نہیں ہے۔ہم نے ایسے علاقے کو کیا کرنا ہے؟انہوں نے کہا ہے کہ کشمیر سسک رہا ہے اگر آج کشمیر کو تھوڑی سی آکسیجن دے دی تو کشمیر بچ جائے گا۔ انہوں نے کہا کہ حضور ﷺ کے فرمان کے مطابق جنت تلواروں کے سائے تلے ہے۔آج جماعت اہلسنّت پاکستان نے وقت پر قوم کو آواز دی ہے۔اگر آپ متحد ہو کر چلتے رہے تو کشمیر ضرور آزاد ہوگا،کشمیر شیطان کے چیلوں کا نہیں بلکہ کشمیر تو حضور پرنور سید العالمین ﷺ کے غلاموں کا ہے اور جب تک ہم جہاد کا راستہ اختیار نہیں کریں گے کشمیر آزاد نہیں ہو سکتا۔

مولانا نورانی نے کہا ہے کہ آج الحمد للہ جماعت اہلسنّت متحد ہو چکی ہے انہوں نے کہا کہ ہم نے رائیونڈ میں میلاد مصطفیٰ کانفرنس منعقد کی تھی جس کی ہمیں بھاری قیمت ادا کرنا پڑی اور مرحوم جنرل ضیاء الحق نے جماعت اہلسنّت میں اختلافات کی خلیج پیدا کروادی۔ انہوں نے کہا کہ چاہے فرزند کشمیر وزیر اعظم ہوں یا محترمہ بن جائیں ان سے آزادی کشمیر کی

توقع عبث ہے آج پھر قائداعظم جیسے عظیم سیاسی بصیرت کے حامل راہنما کی آرا کو پیش نظر رکھ کر لائحہ عمل مرتب کرنے کی ضرورت ہے۔ انہوں نے کہا کہ مرحوم ضیاء الحق صاحب تو نعت بھی سنتے تھے۔ اور

یہ سب تمہارا کرم ہے آقا
کہ بات اب تک بنی ہوئی ہے

پر خوب جھومتے تھے۔ سبحان اللہ سر ہلاتے تھے لیکن اہلسنّت کی پیٹھ میں انہوں نے ہی چھرا گھونپا۔

(ندائے اہلسنّت جنوری 1995ء)

19 مئی کو درگاہ چرار شریف اور بھارتی فوجی درندوں کے ہاتھوں کشمیریوں کے قتل عام کے خلاف ملک بھر میں یوم احتجاج منایا جائے گا:

ملی یکجہتی کونسل کے چیئرمین علامہ شاہ احمد نورانی نے کہا ہے کہ 19 مئی بروز جمعہ سانحہ درگاہ چرار شریف اور بھارتی فوجی درندوں کے ہاتھوں کشمیری حریت پسند مسلمانوں کے قتل عام کے خلاف ملک بھر میں ملی یکجہتی کونسل یوم احتجاج منائے گی۔ انہوں نے کہ 26 مئی کو پوری قوم عالم اسلام کے ساتھ ''یکجہتی'' کا یوم منائے گی اور امریکا کی عالمی دہشت گردی کے خلاف احتجاج کرے گی۔

(نوائے وقت کراچی، مئی 1995ء)

مفتی غلام قادری کشمیری نے 1965ء کی جنگ میں اگلے مورچوں میں جا کر خطاب کیا:

قائد اہلسنّت علامہ نورانی نے تحریک آزادی کشمیر کے بزرگ رہنما مفتی غلام قادر کشمیری کی نماز جنازہ پڑھائی اور اس موقع پر خطاب کرتے ہوئے کہا کہ مرحوم کی دینی وملی خدمات کو ہمیشہ یاد رکھا جائے گا۔ انہوں نے کہا کہ مرحوم نے تحریک پاکستان میں بھی بھرپور حصہ لیا تھا اور 1953ء اور 1974ء میں تحریک ختم نبوت میں اہم کردار ادا کیا۔ اسی طرح تحریک نظام مصطفیٰ میں ان کی خدمات قابل تحسین ہیں۔ انہوں نے کہا کہ مفتی غلام قادر کشمیری نے 1965ء کی جنگ میں افواج پاکستان کا حوصلہ بڑھانے کے لیے اگلے

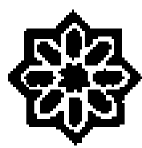
موروں پر جا کر کئی بار خطاب کیا مرحوم ایک سچے عاشق رسول ﷺ تھے۔

(روزنامہ نوائے وقت کراچی، 27-1-2001)

مولانا نورانی آج جکارتہ میں کشمیر میں بھارتی بربریت پر روشنی ڈالیں گے:

نوائے وقت کراچی نے اپنے خصوصی نمائندہ کے حوالے سے لکھا ہے کہ جکارتہ میں عالمی اسلامی کانفرنس کا افتتاح ہو گیا ہے۔ کانفرنس میں کشمیر، فلسطین اور چیچنیا میں ہونے والے مظالم زیر بحث آئیں گے۔ مولانا نورانی آج کانفرنس سے خطاب فرمائیں گے اور کشمیر میں بھارتی بربریت پر روشنی ڈالیں گے۔ یاد رہے کہ اس کانفرنس کا افتتاح انڈونیشیا کے صدر عبدالرحمٰن واحد نے کیا۔ اس کانفرنس میں شرکت کے لیے 145 اسلامی ملکوں کے علماء کرام شرکت کر رہے ہیں۔ کانفرنس میں کشمیر، فلسطین اور چیچنیا میں ہونے والے مظالم پر تفصیلی روشنی ڈالی جائے گی۔ مولانا نورانی کانفرنس میں شریک ہونے والے مندوبین کو اس بات پر راضی کرنے کی کوشش کریں گے کہ وہ اپنے ملکوں کے سربراہوں کو اس بات پر آمادہ کریں کہ وہ کشمیر کے مسئلہ کو اقوام متحدہ کی قراردادوں کے مطابق حل کرانے کے لیے اقوام متحدہ پر زور ڈالیں اور بھارتی بربریت اور ننگی جارحیت کو جو کشمیر میں کئی برسوں سے ہوتی آرہی ہے عالم اسلام اور عالم اقوام کو آگاہ کریں۔

(نوائے وقت کراچی، 19-9-2000)



باب چہارم......(ج)

کشمیر میں بھارت کا غاصبانہ تسلط

بھارت نصف صدی تک جارحیت کے باوجود کشمیریوں کو نہیں جھکا سکا:

متحدہ مجلس عمل کے سربراہ علامہ شاہ احمد نورانی نے جمعیت علماء پاکستان کراچی کے زیر اہتمام آرام باغ تا برنس روڈ تک نکلنے والی ریلی کے شرکاء کے نام اپنے پیغام میں کہا کہ کشمیر، عراق اور افغانستان کو فتح کرنے کی یہود و ہنود کی سازشیں ناکام ہو گئیں۔ کشمیر کے غیور مسلمانوں نے ثابت کر دیا ہے کہ کلمہ حق بلند کرنے والے مجاہدین اسلام کو ہندو نصف صدی تک جارحیت کے باوجود جھکا نہیں سکا، کیونکہ کشمیری مسلمانوں کے سر اللہ کی بارگاہ میں اور دل رسول اللہ کی بارگاہ میں جھکتے ہیں اور آنے والا وقت بتائے گا کہ کشمیری بھارت سے آزادی لے کر رہیں گے۔ علامہ نورانی نے کہا کہ دنیا دیکھ رہی ہے کہ امریکا افغانستان میں جارحیت اور اپنی ہٹ دھرمی کے ذریعے مسلم ممالک کے تیل پٹرول اور معدنی ذخائر پر قبضہ کرنا چاہتا ہے۔

(نوائے وقت کراچی، 6-2-2003)

مقبوضہ کشمیر میں ہندو مظلوم نہتے کشمیریوں کا قتل عام کر رہے ہیں:

علامہ شاہ احمد نورانی نے سیالکوٹ میں دارالعلوم جامعہ قادریہ کے جلسہ دستارِ فضیلت و تقسیم انعامات سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ قادیانی پاکستان کا بدترین دشمن اور امن کے لیے سب سے بڑا خطرہ ہے۔ پاکستان کے پانچ ہوائی اڈے چھڑوانے کے لیے ایف او کا خاتمہ ضروری ہے۔ انہوں نے کہا کہ مقبوضہ کشمیر میں ہندو مظلوم نہتے کشمیریوں کا قتل عام کر رہے ہیں لیکن ہمارے گورنر اور وزراء بسنت منانے میں لگے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ اللہ تعالیٰ نے قرآن میں فرمایا کہ یہودی اور عیسائی مسلمانوں کے دوست نہیں ہو سکتے لیکن

مسلمان پھر بھی ان سے دوستی کرنے سے باز نہیں آتے۔ امریکی دوستی میں ہمارے حکمرانوں نے پہلے افغانستان اور پھر عراق کو امریکا اور اس کے اتحادیوں کے ہاتھوں تباہ کروایا اور اب بھی ان کی دوستی پر اندھا اعتماد کرتے ہیں جبکہ بیت المقدس اسرائیل کے قبضہ میں ہے، پاکستان اور پاکستانی قوم کسی صورت بھی اسرائیل کو قبول نہیں کریں گے۔ اسلام اور پاکستان کے سارے مسائل کا حل امت مسلمہ کے اتحاد میں ہے اور جب تک مسلمان اکھٹے نہیں ہو جاتے اس وقت تک اسلام دشمنوں کا مقابلہ نہیں کیا جاسکتا۔ اس تقریب میں آزاد جموں کشمیر کے وزیر ٹرانسپورٹ وزکوٰۃ صاحبزادہ حامد رضا بھی موجود تھے۔

(روزنامہ ضرب اسلام کراچی، 4-8-2003)

فلسطین میں یہود اور کشمیر میں بھارت بے دریغ قتل عام کر رہے ہیں:

مولانا شاہ احمد نورانی نے مدرسہ رکن الاسلام ہیرآباد حیدرآباد سندھ میں پریس کانفرنس سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ فلسطین اور بھارت ہر جگہ مسلمانوں کا قتل عام بے دریغ کر رہے ہیں امریکا صلیبی جنگ کا کردار ادا کر رہا ہے۔

(روزنامہ قومی کراچی، 14-4-2002)

بھارت کے سات لاکھ فوجی کشمیریوں کا بے دریغ خون بہا رہے ہیں:

مولانا شاہ احمد نورانی نے بیروت میں منعقد ''القدس کانفرنس'' سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ امریکا ہنود اور یہود نے عالم اسلام میں قتل و غارتگری کا خونی ڈرامہ رچایا ہے۔ اس تناظر میں یہ وقت کی ضرورت ہے کہ پورے عالم اسلام کو ایک جہادی فورس قائم کی جائے۔ انہوں نے کہا کہ مشرق وسطیٰ میں امریکا کا امن پلان سب سے بڑا سیاسی ڈھونگ ہے۔ اور اس پر اعتبار کرنا خود کو دھوکا دینے کے مترادف ہے۔ انہوں نے کہا کہ اقوام متحدہ کی قراردادوں کے مطابق کشمیریوں کو حق خودارادیت کا اختیار دیا گیا ہے۔ بھارت کے سات لاکھ فوجی کشمیریوں کا بے دریغ خون بہا رہے ہیں اور عالم اسلام خاموش تماشائی بنا ہوا ہے، بھارت سے تجارتی و سفارتی تعلقات قائم کیے ہوئے ہیں جس کی وجہ سے بھارت پر عالم

اسلام کی طرف سے مسئلہ کشمیر کو حل کرنے میں کوئی سیاسی دباؤ نہیں۔

(نوائے وقت کراچی، 31-1-2000)

ہندوستان ہٹ دھرمی کا ثبوت دیتے ہوئے کشمیر کو اٹوٹ انگ کہتا ہے:

ہفت روزہ ''محور'' کراچی کے پینل کے ایک سوال کا جواب دیتے ہوئے علامہ نورانی نے کہا کہ میں سمجھتا ہوں ہماری خارجہ پالیسی میں کوئی خاص تبدیلی نہیں آئی ہے۔ ہاں جس ملک پر ہمیں حد سے زیادہ اعتماد تھا وہ ذرا کھل کے سامنے آگیا ہے اور ہتھیاروں کی سپلائی بند کردی ہے۔ رہا ہندوستان سے تعلقات کا مسئلہ تو ہم کبھی بھی نہیں چاہتے کہ ہمارے تعلقات خراب ہوں لیکن بنیادی بات یہ ہے کہ کشمیر کا تصفیہ اقوام متحدہ کی قراردادوں کی روشنی میں طے کیا جائے۔ ہماری پالیسی ہے ''جیو اور جینے دو'' لیکن ہندوستان ہٹ دھرمی کا ثبوت دیتے ہوئے کشمیر کو اٹوٹ انگ کہتا ہے۔ اقوام متحدہ کی قراردادوں کی روشنی میں حق خود اختیاری کے حق کی بنیاد پہ کشمیری عوام کو موقع دیا جائے کہ وہ ہندوستان کے ساتھ رہنا چاہتے ہیں یا کہ پاکستان کے ساتھ۔ ہندوستان سے اتنے روابط نہیں بڑھانے چاہئیں کہ کشمیر کا مسئلہ کھٹائی میں پڑ جائے۔ افغانستان ہمارا پڑوسی برادر ملک ہے، اس سے تعلقات رکھنے چاہئیں لیکن داخلی معاملات میں مداخلت نہیں ہونی چاہیے۔ آر سی ڈی کے ذریعے جن ممالک سے تعلق قائم ہے اس تعلق کو مضبوط بنانا چاہیے ہم دفاعی معاہدوں کے خلاف ہیں۔ آزاد خارجہ پالیسی ہو دوستی سب سے دشمن کسی سے نہیں۔ پاکستان کو دفاعی معاہدوں سے علیحدگی اختیار کرنی چاہیے اور اسلامی ممالک سے خصوصی تعلقات رکھنے چاہئیں، مسلم ممالک کے دفاعی معاہدوں پر ہمیں کوئی اعتراض نہیں، ایٹمی پلانٹ کے سلسلے میں ہمیں امریکا کے خلاف سخت رویہ اختیار کرنا چاہیے تھا کیونکہ اس نے یہودیت کا مظاہرہ کیا ہے۔

(افکار نورانی ص 189)

بھارت نے مقبوضہ کشمیر میں انسانی حقوق کی دھجیاں بکھیر رکھی ہیں:

انجمن طلبہ اسلام کے مرکزی صدر سردار خادم حسین طاہر کی قیادت میں انجمن طلبہ اسلام کے ایک وفد نے علامہ نورانی سے ایک مقامی ہوٹل (اسلام آباد) میں ملاقات کی۔

اس وفد سے گفتگو کرتے ہوئے مسئلہ کشمیر پر تفصیلاً تبادلہ خیال کیا، علامہ نے کہا کہ کشمیری مجاہدین جس جرأت و دلیری کے ساتھ بھارتی سامراج سے نبرد آزما ہیں اس کی مثال دنیا میں کہیں نہیں ملتی۔ بھارت نے مقبوضہ کشمیر میں انسانی حقوق کی دھجیاں بکھیر رکھی ہیں لیکن انسانی حقوق کے چمپئین خاموش تماشائی بنے ہوئے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ جس قوم کے نوجوان جذبہ جہاد سے سرشار ہو کر اللہ کی راہ میں شہادت کو اپنے لیے اعزاز سمجھتے ہوں دنیا کی کوئی طاقت انہیں غلام نہیں رکھ سکتی۔

(ماہنامہ ندائے اہلسنت جنوری 1995)

ہندوستان کی فوجیں اب بھی لائن آف کنٹرول پر آگ اور بارود کا کھیل کھیل رہی ہیں:

جہلم میں خطاب کرتے ہوئے قائد ملت اسلامیہ نے کہا کہ ملک کی سرحدیں غیر محفوظ ہو چکی ہیں اور ہندوستان کی فوجیں اب بھی لائن آف کنٹرول پر آگ اور بارود کا کھیل کھیل رہی ہیں۔ انہوں نے کہا کہ مشرقی سرحدوں پر قیام پاکستان سے اب تک ابتر صورت حال قائم ہے۔ جب کہ مغربی سرحدی علاقہ جو تقریباً 2400 کلومیٹر پر محیط ہے افغانستان میں ہندو فرماں بردار شمالی اتحاد کی حکومت قائم ہے اور وہ امریکی ایجنٹ کا کردار ادا کر رہی ہے۔

(ماہنامہ ندائے اہلسنت لاہور، نومبر 2003ء)

کشمیر کے عوام نے بھارتی تسلط کے خلاف آواز اٹھائی ہے:

11 مارچ 1990ء کو وزیر اعظم بے نظیر بھٹو نے اسلام آباد میں پارلیمنٹ سے باہر کی سیاسی جماعتوں کے لیڈروں کی کانفرنس منعقد کی۔ کانفرنس میں مولانا شاہ احمد نورانی کی یہ تجویز کہ کشمیر میں تحریک آزادی کی نئی لہر اٹھی ہے اور اس جنگ کو ہندوستان اور پاکستان کی جنگ کے بجائے کشمیر کی آزادی کی جنگ ہی تک محدود رکھا جائے اور پوری دنیا میں قومی اسمبلی اور سینٹ کے ممبروں نیز ملک کے دانشوروں، علماء طلبہ اور مزدور رہنماؤں پر مشتمل وفود بھیجے جائیں تاکہ اقوام عالم کو باور کرایا جا سکے کہ 42 سال تک قبضہ رکھنے کے باوجود ہندوستان مقبوضہ کشمیر پر اپنا اقتدار قائم نہ رکھ سکا اور کشمیر کے بچے، نوجوان، بوڑھے اور عورتیں

ہندوستان کی جارحیت کے خلاف اُٹھ کھڑے ہوئے ہیں۔ بھارتی ابلاغ کا یہ پروپیگنڈا گمراہ کن ہے کہ پاکستان نے ہندوستان پر جنگ کے بادل منڈلائے رکھے ہیں، بلکہ حقیقت یہ ہے کہ طاقت کے زعم میں بھارت نے خود ہی جارحیت کا منصوبہ تیار کیا ہے۔ کشمیر کے عوام نے بھارتی تسلط کے خلاف آزادی کی آواز اٹھائی ہے اور یہ آواز صرف اور صرف کشمیریوں کی ہے، جنہوں نے اپنے غم وغصہ اور نفرت کا اظہار ہندوستان کی تعینات فوج اور مسلط کردہ گورنر جگموہن کے خلاف کر رکھا ہے۔ مولانا شاہ احمد نورانی کی اس مثبت تجویز کا ہر ممبر نے خیر مقدم کیا اور اپنی رائے کا اپنی خطوط پر اظہار کیا۔ تمام اراکین نے وزیر اعظم کو مشورہ دیا کہ جنگ سے حتی الامکان گریز کیا جائے اور بات چیت کے ذریعے ہندوستان کو پابند کیا جائے کہ وہ کشمیر میں کیے گئے وعدوں کو پورا کرے۔

(ہفت روزہ احوال کراچی، 22 تا 28 مارچ 1990ء)

مقبوضہ کشمیر میں نام نہاد انتخابات کا ڈھونگ رائے شماری کا نعم البدل نہیں ہو سکتے:

مولانا شاہ احمد نورانی نے ورلڈ اسلامک مشن کے دفتر صدر کراچی میں متحدہ مجلس عمل سندھ کے وفد سے گفتگو کرتے ہوئے کہا کہ کشمیر پاکستان کا اٹوٹ انگ ہے، بھارت مقبوضہ کشمیر کے حریت پسندوں کو استصواب رائے کا حق دینے کے بجائے نام نہاد انتخابات کا ڈھونگ رچا رہا ہے جو کہ رائے شماری کا نعم البدل نہیں ہو سکتے، عالمی برادری بھارت کے اس ڈرامے کا سختی سے نوٹس لے۔

(نوائے وقت کراچی، 28-8-2002)

کشمیری مسلمان کسی صلاح الدین ایوبی کا انتظار کر رہے ہیں:

جے یو پی اور متحدہ مجلس عمل کے سربراہ مولانا شاہ احمد نورانی نے کہا کہ یہودیوں اور امریکیوں کی حفاظت کے لیے عراق میں فوج نہیں بھیجی جا سکتی، کیونکہ ہمارا کوئی سپاہی حضرت امام حسین اور شیخ عبدالقادر جیلانی کے مزار پر گولیاں نہیں چلا سکتا۔ ان خیالات کا اظہار انہوں نے مینار پاکستان گراؤنڈ لاہور میں دوروزہ ''صوبائی خادمین کنونشن'' کے اختتامی سیشن سے خطاب کرتے ہوئے کیا۔ انہوں نے کہا کہ اسرائیل کو تسلیم کرنے کی باتیں

کرنے والے یہودیوں اور واشنگٹن کے ایجنٹ ہیں۔ اسرائیل سے جھگڑا قیامت تک جاری رہے گا آنے والے وقت میں یہودیوں اور خادمین نبی کریم ﷺ کے مابین تصادم ہوگا لہٰذا جنگ کے لیے تیار رہیں۔ یہود ونصاریٰ چاہتے ہیں کہ مسلمانوں کی بیٹیاں ناچ کریں جیسے بش وبلیئر کی بیٹیاں کرتی ہیں۔ جو لوگ پاکستان میں امریکا کا اسلام لانا چاہتے ہیں وہ امریکا چلے جائیں، پاکستان ٹی وی یہودیوں کا ترجمان بن گیا ہے۔ امریکا کے کہنے پر مدارس پر چھاپے مارے جارہے ہیں حالانکہ سب سے بڑا دہشت گرد امریکی صدر بش، بلیئر، شیروان اور واجپائی ہیں۔ امن کے لیے فوج بھیجنی ہے تو پھر کشمیر اور فسلطین میں بھیجیں جہاں نہتے مسلمانوں پر ظلم ہورہا ہے، ہماری فوج جہادی ہے ہم فوج کو امریکا، برطانیہ اور یہودیوں کی حفاظت کے لیے ٹیکس نہیں دیتے۔

انہوں نے کہا کہ کشمیری مسلمان کسی صلاح الدین ایوبی کا انتظار کررہے ہیں ہمیں ان کی مدد کرنی چاہیے۔ عراق امریکیوں کا قبرستان بنتا جارہا ہے کشمیر میں فتح کے دروازے کھلنے والے ہیں۔ 10 ہزار سے زائد غیر ملکی طلبہ پاکستان آکر دینی تعلیم حاصل کرتے تھے لیکن حکومت نے مدارس پر چھاپے مار کر انہیں بھگا دیا ہے جب کہ سالانہ 20 ہزار سے زائد غیر ملکی طلبہ بھارت جاکر پڑھتے ہیں، مدارس تو انگریز دور میں بھی قائم رہے لیکن موجودہ حکمران اغیار کی غلامی کرتے ہوئے مدارس کے خلاف کام کررہے ہیں۔ دریں اثناء کنونشن میں متفقہ طور پر منظور کی گئی قراردادوں میں موجودہ خارجہ پالیسی کو مسترد کردیا گیا، مشرق وسطیٰ میں امن کے لیے روڈ میپ مسترد اور فوج عراق بھیجنے کی مذمت، کشمیر میں بھارتی فوج کی موجودگی کی مذمت اور حکومت کے آبی ذخائر کو محفوظ رکھنے اور نئے ذخائر کی تعمیر کے اقدام کی تعریف کی گئی۔

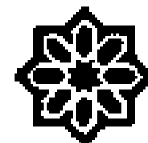
(روزنامہ دن کراچی، 6-10-2003)

بھارت پر زور دیا جائے کہ وہ مقبوضہ کشمیر میں بہیمانہ مظالم بند کرے:

جمعیت علماء پاکستان کے سربراہ علامہ شاہ احمد نورانی نے اتوار کو یہاں پریس کانفرنس سے خطاب کرتے ہوئے الزام لگایا کہ انڈونیشیا میں این۔ جی۔ اوز نے مشرقی تیمور

کی علیحدگی میں اہم کردار ادا کیا تھا وہ اب بھی انڈونیشیا کی سلامتی اور یکجہتی کے خلاف کام کررہی ہیں۔ انہوں نے خدشہ ظاہر کیا کہ ملک کی بعض این۔ جی۔ اوز بھی ان جیسا ہی کردار ادا کررہی ہیں۔ مولانا شاہ احمد نورانی نے حکومت پر زور دیا کہ وہ سود کے بارے میں سپریم کورٹ کے فیصلے کی بنیاد پر عالمی بینک کے قرضے کی واپسی سے انکار کردے، انہوں نے کہا کہ ایک سپر طاقت فلسطینیوں کے خلاف یہودیوں کی بھرپور مدد کررہی ہے۔ حکومت کو چاہیے کہ وہ آئندہ اسلامی ملکوں کی تنظیم کی سربراہ کانفرنس میں مسئلہ کشمیر کو مؤثر طریقے سے پیش کرے، بھارت پر زور دیا جائے کہ وہ مقبوضہ کشمیر میں بہیمانہ مظالم بند کرے اور کشمیریوں کو حق خود ارادیت دے۔

(ہفت روزہ عقیدہ کراچی، 17 رجب 1431ھ)



باب چہارم (د)

کشمیر کی آزادی میں امریکا رکاوٹ ہے

اسرائیل سے تعلقات قائم کرنے والے کشمیر، فلسطین، عراق میں ظلم بند کرانے کی بات کریں:

قائد ملت اسلامیہ علامہ مولانا شاہ احمد نورانی صدیقی نے جامع مسجد کرماں والی گلستان جوہر کراچی میں نماز جمعہ کے اجتماع سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ بیت المقدس جہاں ایک لاکھ چوبیس ہزار انبیاء و مرسلین کی امامت رحمۃ للعالمین نے فرمائی (اس سے شان مصطفی ﷺ کا پتا چلتا ہے) اور یہی فلسطین جسے خلیفۃ المسلمین حضرت عمرؓ نے اس شان سے فتح کیا تھا جس کی مثال تاریخ میں نہیں ملتی لیکن بارہویں صدی عیسوی میں رچرڈ نے ڈھائی لاکھ مسلمانوں کو شہید کر کے بیت المقدس پر قبضہ کر لیا تھا، عظیم مجاہد اسلام صلاح الدین ایوبی نے رچرڈ کی پانچ لاکھ کی عسکری قوت کو تہس نہس کر کے بیت المقدس کو آزاد کرایا، اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ فلسطین صرف عربوں کا مسئلہ نہیں بلکہ امت مسلمہ کا مسئلہ ہے اور اس پر کسی قسم کی سودے بازی مسلمانان عالم برداشت نہیں کر سکتے۔ انہوں نے کہا کہ اللہ رب العزت نے واضح ارشاد فرمایا ہے کہ کسی مسلمان کو ناحق مارنے والا جہنمی ہے، اس لیے ڈالر کی محبت یا کسی بھی قسم کے لالچ میں آکر کسی مسلمان نے مسلمان کا ناحق خون بہایا تو اسے اللہ کا یہ فرمان یاد رکھنے کی ضرورت ہے۔ انہوں نے کہا کہ اسرائیل سے محبت اور تعلقات قائم کرنے والوں کو کشمیر، فلسطین اور عراق سمیت تمام مسلم ممالک میں ظلم و بربریت بند کرانے کی بات کرنی چاہیے۔

(نوائے وقت کراچی، 7-7-2003)

امریکا کشمیر میں بیٹھ کر سات اسلامی ریاستوں اور چین کو کنٹرول کرنا چاہتا ہے:

کورٹ ادو کے مدرسہ انوار الاسلام میں جے یو پی کے کنونشن سے خطاب کرتے

ہوئے کہا کہ ہم موجودہ حکمرانوں کے ساتھ ساتھ موجودہ نظام کو بدلنے کا لائحہ عمل بھی طے کر رہے ہیں۔ امریکا کشمیر میں بیٹھ کر سات اسلامی ریاستوں اور چین کو کنٹرول کرنا چاہتا ہے۔ ہمارے حکمران بھی امریکا کی بولی بول رہے ہیں۔

(مولانا نورانی کی بارہ تقریریں، ص10)

کشمیر، فلسطین، بھارت اور بوسنیا میں مسلمانوں کا قتل عام امریکا کروا رہا ہے:

علامہ شاہ احمد نورانی نے انجمن طلبہ اسلام سندھ کے وفد کے ساتھ ملاقات میں گفتگو کرتے ہوئے کہا کہ اسلام رواداری، اعتدال پسندی اور حقوق العباد کا درس دیتا ہے مگر مغربی میڈیا اسلام کا غلط تصور پیش کر کے اسلام کو دہشت گرد مذہب ثابت کرنے کی گھناؤنی جسارت کر رہا ہے۔ حالانکہ امریکا اور اس کے حواری خود دنیا میں سب سے بڑے دہشت گرد ہیں۔ نیز ٹنڈوالہ یار میں مفتی محمد سلمان چشتی کے چہلم سے خطاب کرتے ہوئے علامہ نورانی نے کہا کہ امریکا عالمی دہشت گرد ہے۔ کشمیر، فلسطین، بھارت اور بوسنیا میں مسلمانوں کا قتل عام امریکا کر رہا ہے۔ یہ مسلمانوں کا ازلی دشمن ہے امریکا کبھی بھی مسلمانوں کا مددگار نہیں ہو سکتا۔

(نوائے وقت کراچی، 19-03-2002)

امریکا کو کشمیر میں داخل نہیں ہونے دیں گے:

مجلس عمل کی قیادت نے مظفر آباد آزاد کشمیر میں ''اتحاد ملت'' مارچ سے خطاب کرتے ہوئے کہا ہے کہ امت مسلمہ کے موجودہ مسائل کی ذمہ داران کی قیادت (حکومت) ہے جو امت پر پڑنے والی کسی بھی افتاد کے وقت اتحاد اور جرأت سے کام لینے کے بجائے بزدلی کا مظاہرہ کرتی ہے۔ مسئلہ کشمیر سمیت مسلمانوں کے تمام مسائل کا حل جہاد اور اتحاد میں ہے۔ علامہ شاہ احمد نورانی نے کہا کہ کشمیری مجاہدین نے قربانیاں دے کر ایک نئی تاریخ رقم کی ہے۔ ان شاء اللہ وہ وقت دور نہیں جب پورا خطہ آزاد ہوگا اور ملت اسلامیہ کا حصہ بنے گا۔ مقبوضہ کشمیر کی آزادی ہر مسلمان کا دینی مذہبی فریضہ ہے اس کے لیے جدوجہد کرنی ہوگی، عیاش حکمران اس کے لیے جدوجہد نہیں کر سکتے اور کشمیریوں کو اپنی جدوجہد جاری رکھنا ہوگی،

امت مسلمہ کا اتحاد وقت کی ضرورت ہے جہاد قیامت تک جاری رہے گا، ہماری کامیابی اسی میں مضمر ہے۔ حکمران بزدلی کا مظاہرہ نہ کریں۔ اس مارچ میں درج ذیل قرارداد یں پاس کی گئیں۔ آزاد جموں کشمیر کی دینی جماعتوں کا یہ عظیم الشان اتحاد "ملت مارچ" مقبوضہ کشمیر میں جاری تحریک آزادی کشمیر کے ساتھ مکمل یکجہتی کا اظہار کرتا ہے۔ یہ اجتماع واضح کرتا ہے کہ اہل کشمیر کی جدوجہد اصول اور بین الاقوامی طور پر تسلیم شدہ جدوجہد ہے جیسے کسی بھی صورت میں دہشت گردی کا رنگ دینا ناانصافی اور مکمل بددیانتی کے مترادف ہوگا۔ ریاست جموں کشمیر بشمول گلگت ایک وحدت ہے جس کے سینے میں کھینچی سرحدی لائن کی حیثیت محض خونی لکیر کی ہے۔ یہ اجتماع واضح کرتا ہے کہ کشمیریوں کی مرضی اور منشاء کے برعکس مسئلہ کا کوئی بھی حل مسلط کرنے کی کوشش کی گئی تو اسے ہرگز قبول نہیں کیا جائے گا، کیونکہ اس مسئلے کا اصل فریق ریاست جموں و کشمیر کے عوام ہیں اس طرح کا کوئی بھی آپشن یا حل شہیدوں کے لہو سے غدری تصور کیا جائے گا۔ یہ اجتماع بھارتی وزیر اعظم کی طرف سے پاکستان کو مذاکرات کی دعوت کو محض حصول وقت کا ایک بہانہ تصور کرتا ہے، وزیر اعظم واجپائی مذاکرات کے لیے اگر واقعی مخلص ہیں تو بھارتی جیلوں میں اذیت کا شکار سیاسی قیدیوں کو رہا کریں اور کالے قانون کا خاتمہ کریں۔ اہل کشمیر پر مسلط قابض فوج کو واپس بیرکوں میں بھیجیں اور حقیقی کشمیری قیادت کے ساتھ مذاکرات کا آغاز کریں۔ آزاد کشمیر کی دینی جماعتوں کا یہ اتحاد ملت مارچ متحدہ مجلس عمل پاکستان کے قائدین کو متحدہ مجلسِ عمل کے قیام اور حالیہ انتخابات میں بے مثال کامیابی پر مبارکباد پیش کرتا ہے۔ کشمیر برصغیر کی تقسیم کا نامکمل ایجنڈا اور پاکستان کی شہ رگ ہے اس کی حفاظت اور حصول پاکستان کی ذمہ داری ہے۔ اہل کشمیر نے گزشتہ تیرہ برسوں میں آگ وخون کے دریا عبور کر کے پاکستان کے ساتھ اپنی لازوال محبت کا ثبوت فراہم کیا ہے۔ یہ اجتماع اہل پاکستان کا شکریہ ادا کرتا ہے، انہوں نے پر مشکل وقت میں اہل کشمیر کا ساتھ دیا اور یہ توقع بھی رکھتا ہے کہ کشمیر کی آزادی اور تکمیل پاکستان کے لیے آئندہ بھی اپنی ذمہ داریاں پوری کریں گے۔ آزاد جموں کشمیر کی دینی وسیاسی جماعتوں کا یہ بے مثال اجتماع عراق پر امریکا اور برطانیہ کی جارحیت اور نہتے عوام کے قتل عام کی شدید مذمت کرتے ہوئے اس امر پر احتجاج کرتا ہے کہ عسکری طاقت کے بل بوتے پر امریکا اور

اس کے حواری کمزور ممالک کو کچل دینا چاہتے ہیں۔ اجلاس او آئی سی سے مطالبہ کرتا ہے کہ وہ اس مشکل گھڑی میں اپنا حقیقی رول ادا کرنے کے اقدامات کرے ورنہ اس کی حیثیت محض کٹھ پتلی کی ہوگی۔ عراق میں جاری تصادم کے نتیجے میں عوام بے بسی کا شکار ہیں، عراق پر حکومت کا اختیار عوام کو ہی حاصل ہے۔ باہر سے ٹھوسے جانے والے کسی بھی حکمران یا حل کو قبول نہیں کیا جائے گا۔ اجتماع نے آزاد حکومت کی کارکردگی پر عدم اعتماد اطمینان کا اظہار کیا اور کہا کہ یہ اجتماع محسوس کرتا ہے کہ بیس کیمپ کی موجودہ حکومت کو تحریک آزادی کشمیر میں مؤثر کردار ادا کرنا چاہیے تھا۔ گزشتہ ڈیڑھ برس میں اس حوالے سے اس کی کارکردگی مایوس کن ہے، حکمران جماعت کے بلند و بانگ دعوؤں کے باوجود عوام مسائل کی چکی تلے پس رہے ہیں۔ یہ اجتماع آزاد کشمیر میں احتساب کے عمل پر بھی عدم اعتماد اطمنان اور افسوس کا اظہار کرتا ہے کہ احتساب کا یہ عمل کرپٹ مافیا کے اہم کرداروں کو کیفر کردار تک پہنچانے میں مکمل طور پر ناکام رہا ہے جب کہ احتساب بیورو پر کروڑوں روپے خرچ کیے جا رہے ہیں۔ دینی جماعتوں کا یہ عظیم الشان اجتماع کنٹرول لائن پر بھارتی افواج کی مسلسل اور بلا اشتعال فائرنگ سے پیدا ہونے والی صورت حال پر تشویش کا اظہار کرتے ہوئے حکومت آزاد کشمیر سے مطالبہ کرتا ہے کہ وہ اپنی ذمہ داریوں کا احساس کرتے ہوئے سیز فائر لائن کے ساتھ بسنے والے لوگوں کو سہولیات فراہم کرے۔

(اوصاف اسلام آباد، 24-4-2003)

کشمیر کی آزادی امریکی مقاصد کے خلاف ہے، اس لیے پاکستان کی حکومت بھی اس سے مخلص نہیں ہے:

مولانا نورانی نے کہا کہ خارجہ معاملات میں بھی ہماری حکومت امریکی مفادات کا تحفظ کر رہی ہے، اسے ملک کی سلامتی کے بجائے امریکا کی رضامندی زیادہ ضروری لگ رہی ہے، انہوں نے کہا کہ خود انحصاری کے نعرے پر عملی اقدام یہ ہے کہ وسیم سجاد کشکول گدائی لے کر امریکا حاضری دے چکے ہیں، مگر امریکا جو عالم اسلام کا سب سے بڑا دشمن ہے، اس نے پاکستان کے وفد کو خالی ہاتھ واپس بھیجا ہے۔ مولانا نورانی نے کہا کہ جمعیت علماء پاکستان

سمجھتی ہے کہ موجودہ حکومت امریکی سامراج کی نیاز مند حکومت ہے اس لیے وہ امریکی مقاصد کے تحت خلیج کی جنگ میں مجرمانہ کردار ادا کر چکی ہے، اب پھر امریکا عراق پر حملہ آور ہونا چاہتا ہے، مگر ہماری حکومت اب بھی امریکیوں کی طرف دار ہے۔

انہوں نے تحریکِ آزادی کشمیر کو زبردست نقصان پہنچانے کا الزام لگاتے ہوئے کہا کہ کشمیر کی آزادی امریکی مقاصد کے خلاف ہے اس لیے پاکستان کی حکومت بھی اس سے مخلص نہیں ہے۔ ورنہ حکومت کو اب امریکا سے مطالبہ کرنا چاہیے تھا کہ جس طرح کویت سے عراق کے نکل جانے کا مطالبہ امریکا کی حمایت میں ہم نے کیا تھا اب عملی طور پر بھارت کو کشمیر سے نکالنے کے لیے امریکا کو کردار ادا کرنا چاہیے۔ مولانا نورانی نے کہا کہ سندھ اولیاء اللہ کی سرزمین پر برصغیر میں اسلام سب سے پہلے سندھ ہی میں آیا ہے، محمد بن قاسم کے نقوش قدم اب بھی چمک رہے ہیں۔ سندھ میں رہنے والے مسلمان محب وطن ہیں تحریک پاکستان میں سندھ کا تاریخی کردار ہے پورے سندھ میں کوئی مسلمان بھی پاکستان کی علیحدگی نہیں چاہتا، چند لسانی افراد اپنی عصبت کے لیے سندھ کی علیحدگی چاہتے ہیں۔ انہوں نے صاف کہا کہ یہ لوگ بھارتی مقاصد کے لیے کام کر رہے ہیں۔ اس لیے انہیں محب وطن نہیں کہا جا سکتا۔ مولانا نورانی نے کہا کہ ضیاء الحق کا مشن پاکستان کی تباہی تھا، موجودہ حکومت اس کے لیے بڑی گرم جوشی سے کام کر رہی ہے۔

(پندرہ روزہ ندائے اہلسنّت لاہور یکم اگست 1991)



باب چہارم (ہ)

کشمیر کی آزادی بذریعہ جہاد

جہاد فرض ہو چکا ہے کشمیر، فلسطین، بوسنیا اور صومالیہ کے غیور مسلمان قتل ہو رہے ہیں:

جامع مسجد نورانی نیو کراچی میں نماز جمعہ کے اجتماع سے خطاب کرتے ہوئے علامہ شاہ احمد نورانی نے وزیر خارجہ پر تنقید کرتے ہوئے کہا کہ جسے سفارتی آداب معلوم نہیں، دستور کا پتا نہیں وہ کس طرح کشمیر کے مسئلہ کو بین الاقوامی سطح پر اجاگر کر سکے گا۔ حکمران امریکا کے ہاتھوں کٹھ پتلی بن چکے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ اسلام دشمنوں کی کوشش رہی ہے کہ مسلمانوں کو تقسیم کرایا جائے اور ایمان و جذبہ جہاد ان کے دلوں سے ختم کر دیا جائے۔ انہوں نے کہا کہ آج جہاد فرض ہو چکا ہے۔ کشمیر، فلسطین، بوسنیا اور صومالیہ کے غیور مسلمان قتل ہو رہے ہیں، لہٰذا ان کے قتل پر خاموش رہنا بھی ظلم ہے، ہنود و یہود نہیں چاہتے کہ پاکستان اور عالم اسلام میں مسلمانوں کی قیادت علماء حق کریں۔

(ندائے اہلسنّت لاہور، جنوری 1995ء)

تمام علماء کرام خانقاہوں اور مدارس کو چھوڑ کر کشمیر کے محاذ پر تسلسل کے ساتھ جاتے رہے:

میرے والد ماجد (شاہ عبدالعلیم صدیقی رحمۃ اللہ علیہ) نے تحریک پاکستان میں بھی حصہ لیا اور تبلیغی کام بھی جاری رکھا لیکن بعد میں جب ہمارے علماء کرام نے امام اہلسنّت حضرت سید احمد سعید شاہ کاظمی رحمتہ اللہ علیہ کی دعوت پر ملتان میں طے کیا کہ اب نئی مملکت وجود میں آچکی ہے مسلمانوں کے قافلے پاکستان آرہے ہیں، اس لیے مدرسوں اور مسجدوں کی زیادہ ضرورت ہے اس لیے مدرسے اور مساجد قائم کی جائیں اور پھر ساری توجہ ادھر دینی پڑھی اور کیونکہ مسلم لیگ نے نظام مصطفیٰ ﷺ کے نفاذ کا وعدہ بھی کیا تھا لیکن پاکستان پر افتاد پڑی ہندوستان نے پاکستان بننے کے فوراً بعد کشمیر پر حملہ کر دیا۔ ایسے وقت میں حضرت پیر سید

جماعت علی شاہ رحمتہ اللہ علیہ نے حضرت کاظمی صاحب اور پیر صاحب سیال شریف نے یہ نہیں کہا کہ اب جنگ شروع ہوگئی ہے اب ہم کیا کر سکتے ہیں اپنی خانقاہوں میں بیٹھ کر دعائیں کرتے ہیں۔ نہیں آپ اس وقت کے اخبارات دیکھئے! یہ تمام علماء کرام کشمیر کے محاذ پر تسلسل کے ساتھ جاتے رہے کروڑہا روپے کا سامان (کمبل، دریاں، کھانے پینے کی اشیاء) مجاہدین تک فرنٹ لائن پر پہنچاتے تھے۔ اپنی خانقاہوں اور مدارس کو چھوڑ کر فرنٹ لائن جاتے تھے جہاں گولیاں چلتی رہتی تھیں، ہندو بڑا خبیث بنیا ہے، جس طرح اس نے 1947ء میں کشمیری مسلمانوں کا قتل کروایا جیسے آج کر رہا ہے۔ تو یہ علماء کرام باڈر پر جا کر اپنے مسلمان بھائیوں کی مدد کرتے تھے۔ انہوں نے یہ نہیں کہا کہ ہمارا سیاست سے کیا تعلق ہے بیکار لوگ جن کو کھانے پینے اور سونے کے علاوہ کوئی کام نہیں آتا جو گولیوں سے حکومت سے اور جیل جانے سے ڈرتے ہیں آتش و آہن کی گرج سے ڈرتے ہیں وہ اپنی خانقاہوں اور کھولیوں میں چھپے بیٹھے رہتے ہیں۔ ہم علماء اہلسنّت کا کردار مجاہدانہ کردار ہے ہمارے ماضی کو دیکھئے اور وہ علماء کرام جن کا میں نے نام لیا یہ سب وہ مجاہد علماء کرام تھے جنہوں نے تحریک پاکستان میں بھی عملی حصہ لیا اور کشمیر کی جنگ آزادی میں بھی اپنا کردار ادا کیا اور اگر اس وقت وہ جنگ نہ لڑی جاتی تو ہندو پورے کشمیر پر قبضہ کر لیتا۔ ان علماء کرام نے پورے پاکستان میں کشمیر کے مسلمانوں کی حمایت میں جلسے منعقد کیے اور مجاہدین کی جماعتیں کشمیری مجاہدین کی مدد کے لیے بھیجیں۔ اگر چہ یہ علماء اسلام ضعیف تھے لیکن اس کے باوجود میدان جہاد سے منہ نہیں موڑا، اس لیے کہ وہ جانتے تھے کہ یہ سنت رسول ﷺ ہے لیکن اپنے آپ کو تقدس کا لبادہ پہنانے والے اپنی جان کو قیمتی سمجھنے والے اور اپنی جان چھڑانے والے یہ سمجھتے ہیں کہ یہ کام ان کا نہیں ہے، بس ان کا کام صرف یہ ہے کہ تسبیح پڑھ لیں یہ وہ نازک بدن لوگ ہیں کہ جدوجہد کو برداشت نہیں کرتے تقریباً دو ہفتے پہلے میں آزاد کشمیر تعزیت کے لیے گیا تھا جہاں بھارتی درندوں نے سوتے ہوئے چار بچوں سمیت بائیس افراد کو بیہوش کر کے ذبح کر دیا تھا، میرے ساتھ جموں و کشمیر کے علماء کا قافلہ، جن میں صاحبزادہ عتیق الرحمٰن صاحب پروفیسر عبدالجوہر صاحب اور دیگر علماء کرام تھے۔ جب ہم وہاں پہنچے تو تقریباً آدھا گھنٹہ پہلے فائرنگ ہوئی تھی اور تقریباً آٹھ سو گز کے فاصلے پر بھارتی فوجی چہل قدمی کرتے دکھائی دے

رہے تھے۔ آرمی والوں نے ہم سے کہا کہ بھارتی درندے وقفے وقفے سے فائرنگ کر رہے ہیں ابھی جانا مناسب نہیں ہے تو میں نے ان سے کہا کہ ہم کراچی کے رہنے والے ہیں وہاں فائرنگ ہوتی رہتی ہے، لیکن دیکھو کراچی میں فائرنگ ہو رہی ہے تو مسلمان اپنے مسلمان بھائی کو مار رہا ہے لیکن بارڈر پر مسلمان ہندو کو مار رہا ہے۔ کشمیر میں مسلمان شہید ہو رہا ہے۔ آج پھر بھارت نے چیلنج کیا ہے۔ تم کو میرے محترم بھائی معلوم نہیں کہ بھارتی درندے جب ڈھاکہ میں داخل ہوئے تو بہت خونریزی کے بعد انہوں نے پچاس ہزار عورتوں کو کلکتہ لے جا کر طوائف بنایا وہ مسلمانوں کی اسی طرح بے عزتی کرتا ہے۔ اگر پاکستان کے مسلمان شرابیں پیتے رہے، زنا کرتے رہے اور جو اس ملک میں ہوتا رہا تو جب بیت المقدس جا سکتا ہے تو پاکستان بھی جا سکتا ہے۔ میرے منہ میں خاک۔ لیکن اگر مسلمانوں نے اللہ تبارک و تعالیٰ کی طرف رجوع کر لیا اور رسول اللہ ﷺ سے اپنے دل کو لگا لیا تو فتح و نصرت قدم چومے گی جیسے 1965ء کی جنگ میں ہوئی تھی۔ لیکن جب مسلمان عیاشی اور بدکاری میں مبتلا ہوگا، دھوکا دے گا اور ملاوٹ کرے گا تو بتاؤ رسول اللہ ﷺ کی مدد پاکستان میں کیسے آئے گی۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ذخیرہ اندوزی کرنے والا ملعون ہے۔ لوگ کہتے ہیں کہ بارشیں نہیں ہو رہی ہیں، بڑے بڑے زولوجسٹ (Zologist) سائنٹسٹ (Sceintist) کہتے ہیں کہ زیادہ سے زیادہ درخت لگائے جائیں تو بارشیں ہوں گی، کیونکہ درخت بادلوں کو اپنی جانب کھینچتے ہیں تو بارشیں ہوتی ہیں، اسی طرح اگر قوم اپنے گناہوں کی توبہ کر لے اور اللہ تبارک تعالیٰ اور اس کے رسول اللہ ﷺ کے طرف رجوع کرے تو رحمت خداوندی نازل ہونا شروع ہو جاتی ہے۔ ایسے وقت میں اگر قوم متحد نہ ہو تو بھارت کا کام آسان ہو جائے گا۔ قوم جل رہی ہو چاروں طرف ایک کہتا ہو کہ میں پنجابی ہوں دوسرا کہے کہ میں مہاجر ہوں اور تیسرا پیچھے منہ کر کے کہے کہ میں پختون ہوں جبکہ ہمیں مسلمان بننا چاہیے۔ جب ہم مسلمان نہیں بنیں گے تو ہمارا فیصلہ کیسے درست ہوگا؟ جب ہمارا سر اللہ تبارک تعالیٰ کی بارگاہ میں جھکا ہوگا اور دل دربارِ مصطفیٰ ﷺ میں لگا ہوگا تو رحمتوں کے دروزے کھل جائیں گے تو دین کی روشنی بھی ہوگی اور دنیا کی روشنی بھی اور ایسی بہاریں آئیں گی کہ جس کا ہم اور آپ تصور بھی نہیں کر سکتے اور ایسا ہوا ہے (واضح رہے کہ مسلمانون کے روشن کردار کے سبب ماضی میں

اللہ تعالیٰ کے انعامات و اکرامات مسلمانوں کو نصیب ہوئے جس کی تاریخ گواہ ہے۔) وہ لوگ جو سمجھتے ہیں کہ ہم نے نماز پڑھ لی، روزہ رکھ لیا، زکوۃ دے دی اور اب ہماری ذمہ داری ختم ہوگئی ہے تو اللہ کے بندے صرف یہی کام صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کر لیتے تو کیا اسلام دنیا بھر میں پھیل جاتا؟ صحابہ کرام کے لیے مسجد نبوی اور مکہ معظمہ سے بہتر کوئی جگہ تھی؟ اور خود پوچھو تو امام حسینؓ کے لیے مسجد نبوی سے بہتر کوئی جگہ تھی؟ یقیناً نہیں تھی لیکن امام حسینؓ نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ کے دین کی سربلندی کے لیے مدینہ منورہ کی بابرکت زمین کو چھوڑ کر کربلا میں جانا ہوگا اور جہاں میرا خون گرے گا وہ زمین بابرکت ہو جائے گی۔

(ماہنامہ پیام حرم کراچی، مارچ 2003)

تنظیم المدارس میں افغان اور کشمیری مہاجرین کے بچوں کو تعلیم دے کر ہم تیار نہ کر سکے:

لاہور کے ایک مقامی ہوٹل میں جے یو پی کے اہم رہنماؤں کے اجلاس سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ تنظیم المدارس میں افغان اور کشمیری مہاجرین کے بچوں کو تعلیم دے کر ہم تیار نہ کر سکے۔ جب کہ دوسرے مکتب فکر کی تنظیم نے اس میدان میں ایک بڑا کردار ادا کیا۔ انہوں نے کہا کہ ہمارے لیے ایک بہت بڑی مصیبت نے یوں بھی جنم لیا کہ اولیاء کرام کے آستانوں پر جہاں سلاطین عالم گردن جھکاتے تھے آج وہاں بھی سیاست نے پنجہ جما لیا اور ہر آستانہ مسئلہ کشمیر کے حل کے فوراً بعد کے حالات سے بے خبر ہے۔ اور معاف کیجیے گا کہ صاحبزادگان کی اصطلاح ایک بڑی مصیبت بن چکی ہے۔ پدرم سلطان بود کے نعرے پر ہر صاحبزادہ اس پروٹوکول کا مطالبہ کرتا ہے۔ جو اس کے اسلاف کو بے پایاں علم اور لازوال تقویٰ کی وجہ سے ملتا تھا۔ خود صاحبزادگان میں نہ علم ہے نہ تقویٰ نہ سیاسی شعور، نہ تنظیمی صلاحیت، نہ فکری بلندی مگر اس کی خواہش یہی ہوتی ہے کہ اس کو غوث الثقلین، خواجہ ہند الولی اور حضرت مجدد الف ثانی کا پروٹوکول دیا جائے۔ میں نے یہ بے باکی اس بناء پر کی ہے کہ خدارا اپنے اداروں پر غور کیا جائے۔ اہلسنّت کے بارے میں ادنیٰ تصرف سے عرض کرتا ہوں۔

”نہ سمجھو گے تو مٹ جاؤ گے اے سنی مسلمانو!
تمہاری داستاں تک نہ ہوگی داستانوں میں“

بھارتی سامراج نے شیطانی کھیل یہ شروع کیا ہے کہ وہ کشمیر میں یک طرفہ طور پر جنگ کر رہا ہے اس سے اس کے مقاصد عالمی رائے عامہ کو گمراہ کرنا اور کشمیری مسلمانوں پر حاشیہ تنگ کرنا ہے اگر وہ جنگ بندی میں مخلص ہوتا تو سات لاکھ درندہ بھارتی فوج کو کشمیر سے نکال لیتا۔ اس نے حریت کانفرنس کے رہنماؤں کو ابھی تک پاکستان کا دورہ کرنے کی اجازت نہیں دی۔ قتل و غارت اسی طرح جاری ہے۔ اس کے باوجود غنڈہ گردی کی انتہا ہے کہ بھارت نے جنگ بندی کا اعلان کر دیا ہے جب کہ بھارت اب تک رائے عامہ کو گمراہ کرنے میں کامیاب نہیں ہوسکا۔ مگر عالم اسلام نے بھی کشمیری مجاہدین کے لیے کوئی فیصلہ کن کردار ادا نہیں کیا۔ اس لیے پاکستان کی موجودہ فوجی حکومت کو کشمیریوں کے لیے اخلاقی اور فکری حمایت فراہم کرنے کے لیے خارجہ پالیسی کو ان خطوط پر استوار کرنا چاہیے کہ کم از کم عالم اسلام کشمیر کی حقیقی صورت حال پر کوئی کردار ادا کرے۔ جب کہ ہماری فوجی حکومت بھارت سے مذاکرات کا کورس گا رہی ہے۔ ہونا تو یہ چاہیے تھا کہ جنرل مشرف اپنے اس صحیح ترین مؤقف پر ڈٹے رہتے کہ بھارت سے ہمارا صرف ایک ہی نقطے پر اختلاف ہے اور وہ کشمیر ہے۔ پوری قوم نے 53 سالہ تاریخ میں پہلی مرتبہ صحیح مؤقف سمجھ کر فوجی حکمرانی کو تائید کا اتفاقی مینڈیٹ دیا مگر روز روز کی دعوت مذاکرات نے ان کے اپنے مؤقف کو کمزور کر دیا ہے۔ میں ایک چھوٹا سا کارکن ہوں اجازت نہیں، عالمی تناظر میں میری سوچ یہ ہے کہ مغربی استعماری ممالک بھارت کو پاکستان سے جنگ لڑنے کی اجازت نہیں دیں گے، کیونکہ امریکا، برطانیہ اور دیگر مغربی قوتوں نے بھارت میں اربوں ڈالر کی سرمایہ کاری کی ہے اب وہ جنگ کروا کر اپنی سرمایہ کاری کو نقصان نہیں پہنچانا چاہیں گے۔ اس لیے میری سوچ میں بھارت کے لیڈر ایڈوانی اور فوجی سربراہ کا ایٹمی جنگ کی دھمکیاں دینا محض فراڈ اور بکواس ہے، اس لیے ہماری فوجی حکومت کو چاہیے کہ وہ اپنے بیان کردہ مؤقف پر ڈٹ جائے۔ کشمیریوں کی اخلاقی فکری اور ذہنی مدد کرنے کے لیے مذاکرات کی دعوت دینے کے چکر سے نکل جائے ورنہ اس فکر کو بھی بھارت کے سامنے بزدلی قرار دیا جائے گا۔

انہوں نے کہا کہ اس وقت جہادی تنظیموں سے وزیر داخلہ کا معرکہ جاری ہے۔ ہم نے جناب وزیر داخلہ سے کئی مسائل پر اختلاف کیا۔ جن میں وہ نیک و بد کی تمیز کیے بغیر تمام

جہادی تنظیموں کو ختم کرنے کے خیالات رکھتے ہیں۔ جہاد کیے چندہ لینے سے روکتے ہیں وغیرہ وغیرہ۔ مگران کی ایک بات بالکل صحیح ہے کہ جہادی تنظیموں کو اسلحہ کی نمائش نہیں کرنی چاہئے۔ تمام تر اختلافات کے باوجود ان کی یہ بات درست ہے کہ جہاد تو کشمیر میں ہو رہا ہے مگر جہادی تنظیمیں بعض فرقوں کے جلسوں میں جہادی کلاشنکوفیں دکھا کر اپنے فرقہ کو مضبوط کرتی ہیں جس سے ملک میں فرقہ وارانہ شدت پیدا ہونے کے خدشات ہیں۔ لہٰذا اس کی نمائش پر فوری اور مؤثر پابندی ہونی چاہیے۔

(ندائے اہلسنت مارچ 2001ء)

کشمیر کی سرزمین پر 40 ہزار مسلمان شہید ہو چکے ہیں:

مولانا شاہ احمد نورانی نے کہا کہ قیادت متحد ہو جائے گی اب عوام اہلسنت متحد ہوتے ہیں یا نہیں یہ آنے والا وقت فیصلہ کرے گا۔ قیادت تو 1970ء میں بھی متحد تھی لیکن سنی متحد نہیں تھے۔ اے کاش کہ سنی بھی متحد ہو جائیں۔ سنیوں نے اپنی اس کمزوری کا کبھی مشاہدہ اور مداوا نہیں کیا۔ قیادت کو 1980ء تک بھی متحدہ تھی، سنیوں کو معلوم تھا کہ 1990ء میں جہاد کشمیر ہوگا۔ سنیوں کو معلوم تھا کہ 1949ء میں جہاد کشمیر ہو رہا ہے، ایٹمی پروگرام کا مسئلہ بھی ہے، امریکا کی آنکھوں میں آنکھیں ڈالنے کا وقت بھی ہے، سنیوں نے ہی عورت کو ووٹ دے کر سامنے کھڑا کر دیا اور اب مجھ سے کہتے ہیں کہ آپ نرم گوشہ رکھتے ہیں، میں بوڑھا آدمی ہوں، میری تو عمر بھی 70 سال ہے، بہرحال جو گزر گیا وہ گزر گیا۔ مولانا نورانی 1988ء سے عورت کی حکمرانی کے خلاف ہیں اور اس کا ثبوت اخبارات ہیں جن کی فائلیں ہمارے پاس موجود ہیں، میں نے ہزاروں کے اجتماعات میں یہ بات کہی کہ یہ کھوٹے سکے ہیں، لیکن جب یہ کہا جائے کہ یہ کھوٹے سکے کے دو رخ ہیں پھر کہتے ہیں تم ایک رخ کی جانب جھک رہے ہو ہم کیسے جھک سکتے ہیں۔ جو نظام مصطفیٰ ﷺ کے لیے کام کر رہا ہو وہ کسی اور کے لیے کیا کام کرے گا۔ 1988ء، 1990ء اور 1993ء میں ہم نے پیپلز پارٹی کا مقابلہ کیا خود شکست کو قبول کیا مگر ان کو میدان میں بلا مقابلہ نہیں رہنے دیا۔ اس کے باوجود کوئی کچھ کہتا ہے تو ٹھیک ہے سر تسلیم خم ہے۔ الحمدللہ اب میں سمجھتا ہوں کہ گرد و غبار اُٹھ رہا ہے

چلتے چلتے کسی نے کہا کہ کہاں چلو گے سب دروازے بند ہو چکے ہیں مگر رسول اللہ ﷺ کا دروازہ بند نہیں ہوا۔

اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے، دروازہ کھلا ہے مانگو، مانگنے کا جو حق ہے اسے ادا کرو۔ آؤ! رسول اللہ ﷺ کا دروازہ کھلا ہوا ہے، آؤ! اِن کے دروازے پر چلیں اور ان سے اپنا رشتہ مضبوط کریں۔ کہو یا رسول اللہ ﷺ یا رسول اللہ ﷺ، یا رسول اللہ ﷺ پاکستانی مظلوم ہیں، یہاں ظالموں کی حکمرانی ہے۔ یا رسول ﷺ کشمیر کی سرزمین پر 40,000 ہزار مسلمان شہید ہو چکے ہیں، ایک لاکھ مسلمان معذور اور دو لاکھ بے گھر ہو چکے ہیں، ہندو درندے مسلمان بیٹیوں کی عصمت لوٹ رہے ہیں۔ کہو یا رسول اللہ ﷺ فریاد ہے، یا رسول اللہ ﷺ! اب وقت جہاد ہے مگر ظالموں نے ووٹ دے کر عورت کو اقتدار پر بٹھا دیا ہے۔ اب جہاد کیسے ہو، جس نے ووٹ دیا وہ اس کا ذمہ دار ہے، قوم اپنا محاسبہ نہیں کرتی شاہ احمد نورانی پر الٹے سیدھے الزامات لگا دیتی ہے، سنی اپنا محاسبہ کریں۔ یا رسول اللہ ﷺ فریاد ہے، اب کشمیر میں جہاد کا وقت ہے مگر جہاد نہیں ہو رہا، امریکا کہہ رہا ہے کہ ایٹمی پروگرام بند کرو۔ اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے کہ ''تم اپنے دشمن کے لیے ہتھیار تیار کرو ایٹم بم بھی تیار کرو''۔ ہم نے 1990ء 1993ء کے جلسوں میں اعلان کیا تھا کہ قوم کو ایسی قیادت چاہیے جو امریکا کی آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر بات کرے اور ایٹمی پروگرام رکھنے کا اعلان کرے ایٹمی پروگرام بند کر دیا گیا اور قوم بیچاری پریشان ہے یا رسول اللہ ﷺ فریاد ہے۔ اب ہندوؤں سے تحفظ کے لیے، منافقوں سے تحفظ کیلئے، اسلام کے دشمنوں سے تحفظ کے لیے۔

(مولانا نورانی کی بارہ تقریریں ص 262, 261)

جہاد فرض ہے کشمیر اور فلسطین میں مجاہدین کلمہ حق بلند کر رہے ہیں:

بلدیہ گراؤنڈ شجاع آباد میں عظیم الشان ختم نبوت کانفرنس سے خطاب کرتے ہوئے قائد ملت اسلامیہ نے کہا کہ عالم اسلام کا بچہ بچہ ختم نبوت کا محافظ ہے امت مسلمہ پر جہاد فرض ہے لیکن بزدل پیروں، جاہل مولویوں نے قوم کو راہ جہاد سے ہٹا دیا ہے۔ انہوں نے کہا کہ جہاد فرض ہے اور کشمیر میں، فلسطین میں مسلمان مجاہد کلمۃ الحق بلند کر رہے

ہیں ان شاء اللہ بھارت تباہ ہو کر رہے گا۔ انہوں نے کہا کہ کشمیری مجاہدین نے پوری بھارتی فوج کو ناکوں چنے چبوا دیے ہیں۔ ایٹم بم ہمارے لیے قدرت کا عظیم تحفہ ہے اگر ہم ایٹمی قوت نہ ہوتے تو بھارت پاکستان پر حملہ کر چکا ہوتا۔ جو لوگ پاکستان کی حفاظت کر رہے ہیں خدا تعالیٰ ان کی حفاظت کرے گا۔ انہوں نے کہا کہ اس وقت امریکا دنیا کا بڑا شیطان ہے اور برطانیہ بڑا خبیث ہے۔ ہمارا نظام معیشت آئی ایم ایف اور ورلڈ بینک کے شیطانی چکر میں پھنسا دیا گیا ہے۔

(ندائے اہلسنت نومبر 2000)

کشمیر میں ہماری بہنیں مدد کے لیے فریاد کر رہی ہیں:

علامہ شاہ احمد نورانی نے اسلام آباد میں جماعت اہلسنّت کی طرف سے دیے گئے استقبالیہ میں علماء و مشائخ سے خطاب فرماتے ہوئے کہا کہ قوم پاکستان اور اسلام کو درپیش چیلنجوں کا پوری قوت سے مقابلہ کرے گی۔ بھارت نے ہماری سرحدوں پر فوج جمع کر کے اور امریکا نے صلیبی جنگ کا آغاز کر کے مسلمانوں کو چیلنج کیا ہے آئندہ انتخابات بڑے اہم ہیں قادیانی این جی اوز کی شکل میں اسلام آباد پر گھیرا ڈالنا چاہتے ہیں پاکستان کی سلامتی اور ناموس رسالت کے تحفظ کے لیے کسی قربانی سے دریغ نہیں کیا جائے گا۔

انہوں نے کہا کہ ہمیں ملک کو درپیش داخلی اور خارجی چیلنجوں کا متحد ہو کر مقابلہ کرنا ہے۔ انہوں نے کہا کہ کشمیر میں ہماری بہنیں مدد کے لیے فریاد کر رہی ہیں۔ ان شاء اللہ وہ وقت دور نہیں جب رب کریم کشمیر کے مسلمانوں کو آزادی کی نعمت سے سرفراز کرے گا اس موقع پر جمعیت علماء جموں و کشمیر کے صدر پیر عتیق الرحمٰن فیض پوری بھی موجود تھے۔

(نوائے وقت کراچی، 5-3-2002)

کشمیری کئی سالوں سے گولہ باری اور فائرنگ کو اپنے سینوں پر برداشت کر رہے ہیں:

علامہ شاہ احمد نورانی نے مظفر آباد آزاد کشمیر میں جمعیت علماء جموں و کشمیر کے کنونشن میں شرکت کرنے کے بعد آزاد کشمیر کے وزیر اعظم سردار سکندر حیات خان سے ملاقات کی، اس موقع پر علامہ نورانی نے کہا کہ کشمیری مجاہدین اپنی والہانہ محبت کا اظہار گزشتہ کئی سالوں

سے بھارتی گولہ باری اور فائرنگ کو سینوں پر برداشت کر رہے ہیں۔ کشمیریوں کی منزل پاکستان ہے۔ وزیر اعظم نے قائد اہلسنت کو بتایا کہ بھارت کے حکمرانوں کی طرف سے مذاکرات کے دعوؤں کے باوجود آزاد کشمیر کے سرحدی علاقوں میں بھارتی گولہ باری اور جارحیت جاری ہے جو بھارت کے رویہ کی عکاس ہے۔ وزیر اعظم نے کہا کہ پاکستان اور اہل کشمیر مذہبی، جغرافیائی اور شادی کے رشتوں میں منسلک ہیں کوئی ان رشتوں کو کمزور نہیں کر سکتا۔ کشمیریوں کی جدوجہد کا محور اسلام اور ملت اسلامیہ پاکستان کے ساتھ وابستگی اور تکمیل پاکستان ہے۔ وزیر اعظم نے اسرائیل اور بھارت کے بڑھتے ہوئے گٹھ جوڑ پر تشویش کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ بھارت کے توسیع پسندانہ عزائم سے نہ صرف پاکستان کو بلکہ عالم اسلام کی سالمیت کو خطرات لاحق ہیں جس سے نمٹنے کے لیے عالم اسلام کو مشترکہ لائحہ عمل اختیار کرنا ہوگا اس موقع پر قائد اہلسنت نے وزیر اعظم کی معاملہ فہمی اور تدبر کی تعریف کرتے ہوئے کہا کہ وزیر اعظم سردار سکندر حیات کی قیادت میں آزاد کشمیر میں تعمیر و ترقی اہل پاکستان کے لیے باعث مسرت ہے اس موقع پر جمعیت علماء جموں و کشمیر آزاد کشمیر کے صدر صاحبزادہ پیر عتیق الرحمٰن فیض پوری بھی موجود تھے۔ اس موقع پر وزیر اعظم نے قائد اہلسنت کے اعزاز میں ناشتا دیا۔

(اوصاف اسلام آباد، 8-10-2003)

کشمیریوں کو جھکایا نہیں جاسکتا:

جمعیت علماء پاکستان کراچی کے زیر اہتمام نکالی گئی ریلی کے آغاز پر علامہ نورانی کا پیغام پڑھ کر سنایا گیا۔ انہوں نے کہا کہ کشمیر، عراق اور افغانستان کو فتح کرنے کی یہود و ہنود کی سازشیں ناکام ہو چکی ہیں۔ کشمیر کے غیور مسلمانوں نے ثابت کر دیا ہے کہ کلمہ حق بلند کرنے والے مجاہدین اسلام کو نصف صدی تک ننگی جارحیت کے باوجود جھکایا نہیں جاسکا۔

(جرأت کراچی، 6-2-2003)

کشمیری مسلمانوں کا خون رائیگاں نہیں جائے گا:

علامہ شاہ احمد نورانی صدیقی نے خالق دینا ہال ایم۔اے۔ جناح روڈ کراچی میں 5 فروری

یوم یکجہتی کشمیر کے ایک بڑے اجتماع سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ کشمیر پاکستان کی شہہ رگ حیات ہے اس پر کسی قسم کی سودے بازی ممکن نہیں، کشمیری مسلمانوں کا خون رائیگاں نہیں جائیگا۔ بھارت ٹکڑے ٹکڑے ہوجائے گا اوران شاء اللہ پاکستان باقی رہے گا۔ جماعت اہلسنّت کے زیراہتمام اس اجتماع میں مزید کہا کہ کشمیروافغانستان سمیت دنیا بھر کے مسلمان ہمارے بھائی ہیں سارا عالم اسلام ہمارا دیس ہے ہم عالم اسلام سے غافل نہیں ہوسکتے، کشمیر میں جہاد کرنے والے قابل فخر ہیں اب تک ستر ہزار (70,000) نفوس اپنی جانوں کی قربانی دے چکے ہیں بے شمار مسلمانان کشمیر اپنا سب کچھ جدوجہد آزادی پر قربان کر چکے ہیں اور بھارت کی سات لاکھ فوج کشمیری مسلمانوں پر ظلم وستم برپا کر رہی ہے۔ وہ مسلمان قابل تعظیم ہیں جنہوں نے نامساعد حالات کے باوجود جدوجہد آزادی کو جاری رکھا ہوا ہے اور وہ دن دور نہیں جب کشمیر کی آزادی کا سورج طلوع ہوگا اور کشمیر کا پاکستان سے الحاق ہوگا۔انہوں نے کہا کہ ہم امید کرتے ہیں کہ حکومت پاکستان کشمیر پر اپنے موقف سے ہرگز دستبردار نہیں ہوگی اور قائداعظم محمد علی جناحؒ کے قول کے مطابق پاکستان کی شہ رگ کو بچانے کے لیے اپنے تمام تر وسائل بروئے کار لائے گی۔ ہم کشمیر کی آزادی کے لیے حکومت کے تمام مثبت اقدامات کی تائید کرتے ہیں۔ اگر کشمیر کا الحاق خدانخواستہ پاکستان سے نہ ہوا اور اس پر بھارتی تسلط ہوگیا تو ہماری کھیتیاں ویران اور بنجر ہوجائیں گی۔ اس لیے کشمیر ہمارے لیے موت اور زندگی کا مسئلہ ہے۔انہوں نے کہا کہ داخلی طور پر اس وقت پاکستان میں انتشار پیدا کرنے کی سازش کی جارہی ہے۔

(ہفت روزہ رضا کراچی، 8-2-2002)

کشمیری مجاہدین بھارت کے ٹکڑے ٹکڑے کردیں گے:

ملی یکجہتی کونسل اور ورلڈ اسلامک مشن کے سربراہ مولانا شاہ احمد نورانی نے کہا ہے کہ پاکستان کے خلاف سازشیں ناکام ہوں گی۔ اللہ کی رحمت سے مایوس نہیں ہونا چاہیے۔ وہ کچھی میمن مسجد صدر میں جمعہ کے اجتماع سے خطاب کر رہے تھے۔ انہوں نے کہا کہ این۔جی۔اوز بھارتی ایجنٹ اور امریکا بیرون ملک بیٹھ کر پروپیگنڈا کر رہے ہیں کہ پاکستان ختم ہونے والا ہے، انہوں نے کہا ہندوؤں اور یہودیوں کی منظم سازش کے ذریعے پاکستان

میں مایوسی پھیلائی جارہی ہے۔انہوں نے کہا لندن میں بیٹھ کر جولوگ کہتے ہیں کہ پاکستان غلط بنا دراصل وہ خود یہاں غلط پیدا ہوئے۔ اللہ تعالیٰ نے اپنی محبوب امت کو رمضان المبارک کی شب قدر عطا فرمائی ۔ یہ ملک قیامت تک باقی رہے گا۔البتہ بھارت کے ٹکڑے ٹکڑے ہونے کے دن قریب آرہے ہیں۔ کشمیری مجاہدین بھارت کے ٹکڑے ٹکڑے کردیں گے۔انہوں نے کہا کہ ''حیا'' امت مسلمہ کا ایمان ہے لیکن پاکستان کا ٹیلی ویژن بے حیائی پھیلا رہا ہے ٹیلی ویژن یہودیوں اور ہندوؤں کا اڈا ہے جہاں ناچ اور بے حیائی کے پروگرام دکھائے جاتے ہیں۔انہوں نے کہا کہ معاشرہ میں تمام خرابیوں کی وجہ موجودہ مروجہ نظام تعلیم ہے اورنئی نسل کو قرآن کی تعلیم اس طرح نہیں دی جاتی جس طرح اس کا حق ہے۔انہوں نے کہا کہ جنرل پرویز مشرف کی ملاقات میں انہوں نے سپریم کورٹ کے ریٹائرڈ جج کی سربراہی میں این۔جی۔اوز کی تحقیقات اور جولوگ بیرون ملک بیٹھ کر پاکستان کے خلاف ہرزہ سرائی کریں اس کے خلاف کاروائی کا مطالبہ کیا گیا ہے۔انہوں نے کہا کہ جنرل مشرف نے وعدہ کیا ہے کہ وہ اس اہم مسئلہ کی طرف فوری طور پر عملی اقدامات اٹھائیں گے۔انہوں نے کہا کہ قوم منتظر ہے کہ جنرل پرویز مشرف فوری طور پر ٹھوس اور عملی اقدامات نافذ کریں۔

(نوائے وقت کراچی، 4-11-2000)

آزادی سے ہٹ کر مسئلہ کشمیر کا کوئی بھی حل قبول نہیں:

جمعیت علماء پاکستان کی سپریم کونسل کے چیئر مین مولانا شاہ احمد نورانی نے سیالکوٹ میں ایک اجتماع سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ قادیانیوں کو فوج سے نکالا جائے اس لیے کہ قادیانی جہاد پر یقین نہیں رکھتے۔ جوفوج میں جائے گا اس کا موٹو ایمان۔تقویٰ اور جہاد فی سبیل اللہ ہوگا لیکن قادیانی اس کے انکاری ہیں۔انہوں نے کہا کہ آزادی سے ہٹ کر مسئلہ کشمیر کا کوئی بھی حل قبول نہیں ہے۔خدا کی ذات کے سوا کسی کو سپر طاقت نہیں مانتے امریکا اسامہ سے خوف زدہ ہے۔

(جنگ کراچی، 1-11-2000)

کشمیریوں کی جانی، مالی اور اخلاقی مدد کرتے رہیں گے:

جمعیت علماء پاکستان کراچی ڈویژن کے صدر کی قیادت میں ملاقات کرنے والے

ایک وفد سے گفتگو کرتے ہوئے علامہ شاہ احمد نورانی نے کہہ کہ کشمیری مسلمانوں پر بھارتی مظالم پر امریکا اندھا اور بہرا بنا ہوا ہے یہ دہشت گردی نظر نہیں آتی کیونکہ دنیا بھر کے مسلمانوں کو ختم کرنے کی اسکیم کا حصہ ہے۔ انہوں نے کہا کہ دنیا بھر میں جس کسی انسان کے سینہ میں کلمہ محفوظ ہے امریکا کی نظر میں وہ دہشت گرد ہے جب کہ امریکا خود عالمی دہشت گرد بنا ہوا ہے، یہ کبھی کسی کا دوست نہیں ہوسکتا۔ کشمیری عوام کو اقوام متحدہ کی قراردادوں کے مطابق ان کا حق ملنا چاہیے ہم کشمیری مسلمانوں کی جانی، مالی اور اخلاقی امداد کرتے رہیں گے اور جب بھی ضرورت پڑی جمعیت علماء پاکستان اور متحدہ مجلس عمل کے کارکنان دنیا بھر کے مسلمانوں کے لیے سینہ سپر ہوجائیں گے۔

(نوائے وقت کراچی۔5-2-2003)

مسئلہ کشمیر پر واجپائی سے مذاکرات نتیجہ خیز ہونے چاہئیں:

جنرل پرویز مشرف اور بھارتی وزیر اعظم واجپائی کے مسئلہ کشمیر متوقع مذاکرات کے حوالے سے سرکردہ سیاستدانوں نے اپنی آراء دی ہیں۔ ان میں جمعیت علماء پاکستان کے سربراہ علامہ شاہ احمد نورانی نے این این آئی سے اظہار خیال کرتے ہوئے کہا کہ یہ مذاکرات برائے مذاکرات نہ ہوں بلکہ نتیجہ خیز ہونے چاہئیں۔

(قومی اخبار کراچی، 27-5-2001)

جہاد تحریک آزادی کشمیر کا حصہ ہے:

این جی اوز لاہور کی خواتین اپنے شوہروں کو چھوڑ کر بھارت گئیں اور بھارتی فوجیوں کو لڈو کھلاتی اور انہیں ناچ کر خوش کرتی رہیں، جن کے ہاتھ کشمیریوں کے خون سے رنگین ہیں۔ علامہ شاہ احمد نورانی نے صدر جنرل پرویز مشرف سے ملاقات کا ذکر کرتے ہوئے کہا کہ ”ہم نے صدر پر واضح کردیا کہ ہم ان کے مؤقف سے اتفاق کرتے ہیں جس میں انہوں نے جہاد اور دہشت گردی کے فرق کو واضح کردیا کہ ہم ان کے مؤقف سے اتفاق کرتے ہیں جس میں انہوں نے جہاد اور یہ مؤقف اختیار کیا کہ جہاد تحریک آزادی کا حصہ ہے اور مغربی قوتوں کے سامنے کشمیر کے سلسلے میں جو پالیسی اختیار کی گئی وہ پاکستان کے لوگوں

کے دل کی آواز ہے کہ بھارت سے اس وقت تک کسی مسئلہ پر بات چیت نہ کی جائے جب تک وہ کشمیر کے تنازعہ حل کرنے میں دلچسپی ظاہر نہ کرے، پہلے مسئلہ کشمیر حل ہو یہ مؤقف صحیح ہے۔ ہم نے ملاقات میں امید ظاہر کی کہ جمعہ کی چھٹی بحال کردی جائے گی۔

انہوں نے کہا کہ سابق وزیر اعظم ذوالفقار علی بھٹو نے پارلیمنٹ سے منظوری کے بعد اس فیصلہ پر عمل درآمد کیا لیکن معزول وزیر اعظم نواز شریف نے یکطرفہ طور پر اس فیصلے کو منسوخ کردیا جو ایک آمرانہ طرز عمل کی نشاندہی کرتا ہے۔ انہوں نے این۔ جی۔ اوز کے بارے میں باتیں کرتے ہوئے کہا کہ دینی جماعتوں کا ان کے بارے میں واضح مؤقف ہے۔ ہم یہ نہیں چاہتے کہ کسی کے ساتھ ناانصافی ہو، لہٰذا سپریم کورٹ کے جج کی سربراہی میں ایک کمیشن قائم کیا جائے وہ اس بات کی تحقیقات کرے کہ کس کس این۔ جی۔ اوز۔ کا تعلق یہودی ونصاریٰ سے ہے اور کون سی این۔ جی۔ اوز قادیانیوں کی سرپرستی میں کام کررہی ہیں، ان کے اخراجات کیا ہیں اور آمدنی کے ذرائع کہاں سے ہیں۔ مولانا شاہ احمد نورانی نے بتایا کہ دینی جماعتوں نے اس بات پر سخت ردعمل کا مظاہرہ کیا کہ لاہور کی چند خواتین جن کا تعلق بھی این۔ جی۔ اوز سے ہے اپنے شوہروں کو چھوڑ کر بھارت گئیں، وہ ان بھارتی فوجیوں جن کے ہاتھ کشمیریوں کے خون سے رنگے ہوئے ہیں ان کو اپنے ہاتھوں سے لڈو کھلاتی رہی اور ناچ کر کے ان کو خوش کرتی رہیں اور واپس آکر کہتی رہیں کہ برصغیر کی تقسیم کی لکیر غلط ہے اور ہم سب ایک ہیں۔

انہوں نے کہا کہ حقیقت یہ ہے کہ اس لکیر کو کھینچنے میں دس لاکھ مسلمانوں کا خون شامل ہے، جب کہ 70 لاکھ مسلمانوں نے اپنا سب کچھ لٹا کر پاکستان میں پناہ لی لہٰذا اس لکیر کا تحفظ اور تقدس بڑا اہم ہے۔ وہ این۔ جی۔ اوز جو ملک اور قوم کی سالمیت کے خلاف کام کررہی ہیں مسلمانوں کے قاتلوں کو مٹھائیاں کھلارہی ہیں، سرحدوں کا مذاق اڑارہی ہیں ایسی این۔ جی۔ اوز کے خلاف تحقیقات ہونی چاہئیں۔ غداری کے جرم میں ان کو سزا دینی چاہیے، یہ سال میں 10 مرتبہ امریکا جاتی ہیں، یہود ونصاریٰ کی مہمان بنتی ہیں۔ اس کا حساب ہونا چاہیئے۔ 28 مئی 1999ء کو ایٹمی دھماکوں پر پاکستان ہی نہیں عالم اسلام کے

سارے مسلمانوں نے اپنے سر فخر سے بلند کیے تھے، لیکن اسلام آباد کی چند این۔جی۔اوز نے پاکستان کے قومی ہیروز (جن میں ڈاکٹر عبدالقدیر خان کے نام شامل ہیں) کے پتلے جلائے ان کے خلاف بھی تحقیقات ہونی چاہیے۔ لندن میں بیٹھ کر پاکستان کے خلاف ہرزہ سرائی کرنے والے اور یہ کہنے والے کہ پاکستان کا قیام سب سے بڑی غلطی ہے اور جو ہندوؤں کی مدد حاصل کرنے کے لیے اپنے وفد بھارت بھیج رہے ہیں اور بھارتیوں کی زبان میں پاکستان کے خلاف زہر اگل رہے ہیں۔ برطانوی جاسوس لارنس آف عربیہ نے مسلمانوں سے لڑانے کے لیے جو کردار کیا تھا اب وہی کردار یہ لندن میں بیٹھ کر ادا کر رہے ہیں، ہم مطالبہ کر رہے ہیں کہ ان لارنس آف پاکستان کے خلاف ایکشن لیا جائے ان کی شہریت اور پاسپورٹ ضبط کیے جائیں، ان کی قومیت ختم کی جائے، ان کو پاکستانی شہری کہلانے کا کیا حق ہے؟ یہ آج کے میر جعفر ہیں، اگر ان کے خلاف اقدامات نہ کیے گئے تو میر جعفر کی یہ نسل بڑھتی چلی جائے گی۔

کشمیر میں مسلمانوں پر جس طرح ظلم ہو رہا ہے اس کی مثال تو انسانی تاریخ میں نہیں ملتی:

ندائے اہلسنّت کے علامہ سید شبیر احمد ہاشمی کے سوال کے جواب میں فرمایا اگر مسلمان حکمرانوں میں غیرت ہوتی تو قبرص، بلغاریہ، کشمیر اور دیگر علاقوں میں مسلمانوں پر ظلم کرنے کی سامراجیوں کو جرأت نہ ہوتی۔ اب بھی مسلمان بلغاریہ میں جیسا کہ میں نے ابھی عرض کیا 15 لاکھ ہیں وہ صوبائی خودمختاری کا مطالبہ کرتے ہیں کشمیر میں مسلمانوں پر جس طرح ظلم ہو رہا ہے اس کی مثال تو انسانی تاریخ میں نہیں ملتی مگر سلام ہو ترک قوم کے ان باشندوں کو جو آج بھی بلغاریہ میں دشمنان اسلام کے مقابلہ میں ڈٹے ہوئے ہیں۔

(افکار نورانی 284)

کشمیر میں بہنوں اور بیٹیوں کی چیخیں بلند ہو رہی ہیں:

میلاد مصطفیٰ ﷺ کانفرنس سے خطاب کرتے ہوئے قائد اہلسنّت نے کہا کہ انجمن طلباء اسلام کے کارکنان مبارک باد کے مستحق ہیں کہ انہوں نے سلور جوبلی کی تقریبات کا آغاز میلاد مصطفیٰ ﷺ سے کیا، یہ وہ عزیز طلبہ ہیں جنہوں نے کبھی بھی اپنے اللہ اور اس کے

محبوب رحمۃ للعالمین ﷺ سے منہ نہیں موڑا اور نظام مصطفیٰ ﷺ سے مسلسل جدوجہد میں مصروف ہیں انہیں مبارک باد پیش کرتا ہوں۔ 65 سال کا طویل عرصہ انجمن طلباء اسلام کے قیام کو ہو چکا ہے۔ اور آج سلور جوبلی منائی جارہی ہے حضور ﷺ کے عشق اور محبتوں کے آمین ہیں ان عزیز طلبہ کی زندگی سنورتی ہے تو پوری قوم کی زندگی سنورتی ہے اگر خدانخواستہ خودان میں بے راہ روی آتی ہے تو پوری قوم بے راہ وری کی طرف چلی جاتی ہے۔ اس دور میں نوجوانوں پر بڑی عظیم ذمہ داریاں ہیں، کیونکہ انہی نوجوانون نے آگے چل کر قوم کی قیادت کرنی ہے اور یہی قیادت وطن عزیز اور عالم اسلام کو بہت کچھ دے سکتی ہے۔ آج کے دور میں اخلاقی اور روحانی انحطاط کی وجہ سے معاشرہ زوال پذیر ہے اور ہر کوئی ایک دوسرے سے بیزار ہے، نفسا نفسی کا معاشرہ جنم لے رہا ہے۔ ایسے میں عزیز طلبہ کا میلاد کانفرنس کا منعقد کرنا بہت بڑی سعادت ہے۔ عالم اسلام کے حکمرانوں کی اکثریت امریکا کے ایجنٹ کا کردار ادا کر رہی ہے۔ انہوں نے مزید کہا کہ نیو ورلڈ آڈر درحقیقت یہودیت اور عیسائیت کی بالادستی قائم کرنے کی ایک سازش ہے امریکا ہر اس حکمران مسلمان کو مزا چکھانا چاہتا ہے جو اس کی آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر بات کرنا چاہتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ پہلے عراق پر بم برسائے گئے اور اب لیبیا کی ناکہ بندی کی جارہی ہے اس کا مقصد مسلمانوں کو ہمیشہ کے لیے کچل دینا ہے۔ لیکن اسلام پوری دنیا پر غالب آ کر رہے گا۔ انہوں نے کہا کہ پاکستان کے حکمران حصول اقتدار سے قبل کہا کرتے تھے کہ ہم امریکا کی آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر باتیں کریں گے، لیکن اقتدار میں آتے ہی امریکا کی خوشامد کرنے کے لیے ایک عورت کو سفیر بنا کر امریکا بھیج دیا، نواز شریف اپنے آپ کو امریکا کا زیادہ وفادار ثابت کرنے میں مصروف ہیں۔ مولانا شاہ احمد نورانی نے کہا کہ کشمیر میں بہنوں اور بیٹوں کی چیخیں بلند ہو رہی ہیں مگر اسلام آباد کے حکمرانوں کو آواز سنائی نہیں دیتی۔ انہوں نے کہا کہ اب وقت ہے کہ امریکا کے چیلنج کو قبول کریں اور جارج بش کے اسلام دشمن ارادوں کو خاک میں ملا دیں۔

مولانا شاہ احمد نورانی نے کہا کہ خلیج کی جنگ کے موقع پر سعودی عرب کے بادشاہ نے عیسائیوں اور یہودیوں کو بلا کر اس مقدس سرزمین کے تقدس کو پامال کیا ہے، جب کہ قرآن پاک نے واضح طور پر کہا ہے کہ یہود و نصاریٰ تمہارے دوست نہیں ہو سکتے، ان سے دوستی

کرنے والے منافقین ہیں مسلم نوجوانوں کو متحدہ ہو کر ان تمام چیلنجوں کا مقابلہ کرنا ہے۔ کسی بھی چیلنج کا مقابلہ صرف اور صرف کردار کی قوت ہی سے کیا جا سکتا ہے، صالح کردار آزمائشوں پر پورا اترتا ہے، نبی کریم ﷺ نے بھی اپنی دعوت پیش کرنے سے قبل اپنے کردار کا لوہا منوایا تھا۔ انجمن طلباء اسلام کو طلبہ کی کردار سازی پر بھرپور توجہ دینی چاہیے۔ انہوں نے کہا کہ انجمن طلباء اسلام کے کارکنوں سے توقع رکھتا ہوں کہ تحریک نظام مصطفیٰ ﷺ کی طرح آئندہ بھی نظام مصطفیٰ ﷺ کا نفاذ کے لیے ہر قسم کی قربانی دیں گے۔ مجھے یقین ہے کہ انجمن طلباء اسلام کے نوجوان اگر اسی طرح جدوجہد کرتے رہے تو نظام مصطفیٰ ﷺ کی منزل زیادہ دور نہیں ہے۔

(ہفت روزہ احوال کراچی، مئی 1992)

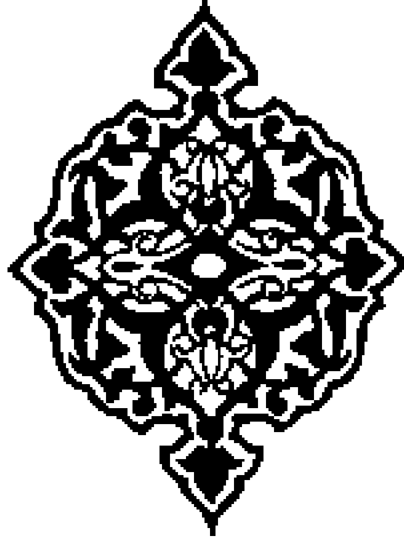
پانچ ملک بھارت کا اقتصادی مقاطعہ کر دیں تو کشمیر آزاد ہو جائے گا، نورانی فامولا

''ہفت روزہ زندگی'' لاہور سے علامہ شاہ احمد نورانی نے گفتگو کرتے ہوئے فرمایا کہ صرف پانچ ملک بھارت کا اقتصادی مقاطعہ کر دیں تو کشمیر بھی آزاد ہو جائے گا، بابری مسجد بھی تعمیر ہو جائے گی اور بھارتی مسلمان بھی محفوظ ہو جائیں گے۔ جناب علامہ شاہ احمد نورانی نے خود ہی حساب و کتاب لگا کر بتایا کہ اس باران کی لاہور آمد کوئی ساڑھے تین ماہ بعد ہوئی ہے۔ گزشتہ ماہ عراق ایک بار پھر امریکا اور اس کے ''اتحادیوں کا نشانہ تھا'' نورانی صاحب بغداد میں تھے۔ ان کا شمار پاکستان کے ان چند رہنماؤں میں ہوتا ہے، جو عراق اور لیبیا سے ایک خاص تعلق خاطر رکھتے ہیں یا یوں کہہ لیں کر وہاں کے حکمرانوں کے ان کے ساتھ خصوصی تعلقات و معاملات ہیں۔ لاہور میں اخبار نویسوں سے اپنی حالیہ گفتگو میں مولانا نوارنی کا دعویٰ تھا کہ وہ آج تک صدام حسین اور معمر قذافی کے سوا کسی عرب حکمران سے نہیں ملے۔ یہ دونوں حضرات بھی خود بلاتے ہیں تو مولانا چلے جاتے ہیں اور مختلف مسائل پر ان کی راہنمائی کر دیتے ہیں۔ پاکستانی حکمرانوں سے ملاقات کے لیے درخواست نہیں کی۔ خلیجی ریاستوں کے بارے میں مولانا کا کہنا تھا ''ان چھوٹی چھوٹی ریاستوں کے حکمرانوں سے تو ملتا ہی نہیں جو انگریز نے بنائیں تھیں'' جمعیت علماء پاکستان کے مرکزی دفتر میں جیسے اسلامی جمہوری محاذ کا ہیڈ کوارٹر بھی قرار دیا جاتا ہے، مولانا نورانی نے مسئلہ کشمیر کے حوالے گفتگو کا آغاز کیا۔ جنرل (ریٹائرڈ) کے ایم اظہر اور جمعیت کے صوبائی سیکریٹری اطلاعات محمد خان لغاری بھی

موجود تھے۔مولانا بتا رہے تھے کہ کچھ تحقیقات انہوں نے خود کیں اور کچھ معلومات دوستوں سے حاصل ہوئیں، جن کے مطابق بھارت اپنی ضرورت کا اسی (80) فیصد ایندھن پانچ مسلمان ملکوں سے حاصل کرتا ہے۔ان میں ایران اور چار عرب ممالک (سعودی عرب، بحرین، کویت اور متحدہ امارات) شامل ہیں ۔ بھارت میں پٹیرو کیمیکل انڈسٹری کے بعض منصوبے بھی شامل ہیں۔ بھارت میں پٹیرو کیمیکل انڈسٹری کے بعض منصوبے بھی ان ملکوں کے مشترکہ سرمائے سے چل رہے ہیں۔ بھارت کی 75 فیصد برآمدات بھی اپنی پانچ ملکوں میں ہیں۔مولانا کا کہنا تھا کہ اگر یہ ملک بھارت کا اقتصادی بائیکاٹ کریں تو نہ صرف مسئلہ کشمیر حل ہوسکتا ہے بلکہ بابری مسجد بھی از سر نو تعمیر ہوسکتی ہے اور بھارت میں مسلمانوں تحفظ کو ضمانت بھی مل سکتی ہے۔ جناب نورانی نے کہا کہ اسے حکومت پاکستان ان دوست ملکوں کو اتنی سی بات پر آمادہ نہ کرسکی۔ان ریاستوں کی اقتصادیات میں بھارتیوں کے عمل دخل کے حوالے سے مولانا نے اپنے چشم دید حالات بھی بتائے۔مولانا نیروبی سے پاکستان آرہے تھے، راستے میں دبئی ایئر پورٹ پر پی آئی اے کا جہاز رکتا ہے، ان کے ہم سفر نے کہا حضرت! جا گئے اور ایئر پورٹ پر شاپنگ سینٹر کا نظارہ کیجئے، مولانا نے پہلے تو یہ کہہ کر ٹالنے کی کوشش کی کہ ہم نے تو یورپ کے شاپنگ سینٹر دیکھے ہیں ہمارے لیے یہاں دیکھنے کی کیا چیز ہوگی۔ لیکن اپنے ساتھی کے اصرار پر ''حالات حاضرہ'' کا بچشم خود مشاہدہ کرنے کے لیے وہ جہاز سے اتر آئے اور دو گھنٹے تک شاپنگ سینٹر کا سروے کرتے رہے کبھی اس دوکان پر، کبھی اُس دوکان پر، کبھی اس دوکان پر اور آخر کار اس نتیجے پر پہنچے کہ یہاں سیل کاؤنٹر پر 95 فیصد بھارتی لڑکیاں عیاشی اور فحاشی کے کاروبار میں مصروف ہیں۔مولانا فرما رہے تھے کہ کشمیر کے لیے پاکستان کو کچھ اور کرنے کی ضرورت نہیں۔بس ان مسلمان ملکوں سے بھارت کا اقتصادی مقاطعہ کرا دیجئے اور وہاں ملازمتیں کرنے والے ہندوؤں کو نکلوا دیجئے بھارتی بنیا اگلے ہی روز آپ کے پاؤں پڑ جائے گا۔

(ہفت روزہ زندگی لاہور: 26 فروری 1993)





باب پنجم

ہندوستان ہمارا پرانا دشمن ہے

باب پنجم

ہندوستان ہمارا پرانا دشمن ہے

ہندوستان ہمارا ازلی دشمن ہے اس سے ہماری دوستی کبھی پائیدار نہیں ہوسکتی:

احوال: آج کل پاکستان بھارت اور افغانستان کی زد میں ہے ان حالات میں آپ موجودہ خارجہ پالیسی کو کس نظر سے دیکھتے ہیں؟

مولانا شاہ احمد نورانی: بھارت کے ساتھ تعلقات کی پالیسی میں کچھ زیادہ فرق تو نہیں آیا تاہم جمہوری حکومت کے قیام سے تعلقات مزید خوشگوار ہوئے ہیں۔لیکن حکومت ہندوستان کے سامنے اتنی نہیں جھکی جتنا ضیاء الحق سونیا گاندھی کے سامنے جھکتے تھے،رکوع کی حالت میں ہوتے تو یوں لگتا جیسے ابھی سجدہ کرنے والے ہیں،وہ گیارہ سال تک ہندوستان کے خوف سے سیاچن ہمارا ہے اور ہماری فوجیں آئندہ موسمِ سرما میں حملے کے لیے تیار ہیں کہتے رہے۔ یہاں یہ بات ذہن نشین رہے کہ ہندوستان ہمارا ازلی دشمن ہے اور اس سے ہماری دوستی کبھی پائیدار نہیں ہوسکتی،اس لیے ہمیں ہمہ وقت تیار رہنا چاہیے۔باقی رہا مسئلہ افغانستان تو ہم نے خود کو اس مسئلہ میں بڑا الجھا دیا ہے اور مسئلہ افغانستان کے بارے میں جنرل ضیاء الحق کی پالیسی کا تسلسل ہے،افغان مہاجرین پاکستان میں ہیں ان کے ہیڈ کوارٹرز بھی یہی ہیں اور لڑائی بھی ہمارے ملک کے اندر ہی ہورہی ہے،اخبارات کے مطابق گلبدین حکمت یار پاکستان کی سرزمین پر افغان مہاجرین کے خون سے ہولی کھیل رہے ہیں،شرعی نقطۂ نظر سے دیکھا جائے تو مسلمانوں کے مابین قتل عام کو جہاد نہیں کہا جاسکتا،اس وقت جو خانہ جنگی ہے اسے بند کرانے کے لیے مسلم ممالک کی فوج بھی اقوام متحدہ کی فوج میں شامل کرکے افغانستان میں تعینات کی جائے جو افغان مجاہدین کے مختلف گروپوں کو اس بات کی پابند کرے کہ وہاں ایک ماہ کے اندر انتخابات کرائے اور حکومت منتخب نمائندوں کے حوالے

کردے، یہی مسئلہ افغانستان کا حل ہے۔ مسئلہ افغانستان جب سے شروع ہوا ہے اس کا فائدہ منصورہ کو پہنچ رہا ہے، ایک طرف تو افغان کمانڈروں نے اپنی شاندار کوٹھیاں بنالی ہیں اور دوسری طرف افغانیوں کی برکت سے منصورہ میں شاندار کوٹھیاں تعمیر ہوگئی ہیں۔ جماعت اسلامی نے جنرل ضیاء الحق کے دور میں افغانیوں سے مختلف ٹھیکے لے کر دولت اور اسلحہ کے انبار لگائے ہیں، ایک کروڑ روپے میں فلم اسٹوڈیو خرید کر منصورہ میں شامل کرلیا ہے۔ میں پوچھتا ہوں کہ یہ پیسا کہاں سے آیا؟ یہ سب افغان مسئلہ کا کرشمہ ہے، افغان کمانڈروں کے اپنے مقاصد ہیں اور ان مقاصد کے حصول کے لیے آپس میں لڑ رہے ہیں۔

احوال: پاکستان کی ایٹمی پالیسی کے بارے میں آپ کا نقطۂ نظر کیا ہے؟

مولانا شاہ احمد نورانی: ہمارا موقف یہ ہے کہ پاکستان کو ایٹم بم ضرور بنانا چاہیے اور اپنی ایٹمی پالیسی پر عملدرآمد جاری رکھنا چاہیے کسی کو کیا تکلیف کہ ہم کیا بنارہے ہیں اور کیوں بنارہے ہیں؟ پاکستان ایک آزاد اور خودمختار مملکت ہے۔ ہندوستان نے بہت پہلے ایٹمی دھماکا کرلیا تھا پھر ہماری ایٹمی پالیسی پر وہ شور کیوں مچاتا ہے؟ پاکستان کو اس سلسلہ میں سخت پالیسی اختیار کرنی چاہیے، یہی اللہ تعالیٰ کا حکم ہے کہ اپنے دفاع کو مضبوط کرو اور دشمن کے مقابلہ کے لیے ہمیشہ تیار رہو۔

(ہفت روزہ احوال کراچی، انٹرویو نگار: ایوب ندیم)

ہندوستان ہمارا ازلی مکار اور عیار دشمن ہے جو کہ کشمیر میں مسلمانوں کا قتل عام کررہا ہے:

جمعیت علماء پاکستان کے سربراہ علامہ شاہ احمد نورانی نے کہا کہ ملک کو درپیش داخلی اور خارجی مسائل کی وجہ سے پوری قوم اور ہر محبِ وطن پاکستانی مضطرب ہے، مسئلہ کشمیر پاکستان کے مسلمانوں کے قلبی تعلق کی وجہ سے سب سے اہم مسئلہ ہے۔ کشمیر پر پاکستان کا کیس مضبوط ہے، حکومت پاکستان کو کشمیر میں اسی طرح مداخلت کرنی چاہیے جس طرح اندرا گاندھی نے 1971ء میں مشرقی پاکستان میں کی تھی۔ وہ اتوار کو یہاں ڈسٹرکٹ بار ایسوسی ایشن (راولپنڈی) کے زیر اہتمام بار روم میں وکلاء کے اجتماع سے خطاب فرمارہے تھے۔ انہوں نے کہا کہ کشمیر کے بارے میں تیسرا آپشن قابل عمل نہیں اقوام متحدہ کی قراردادوں اور

تقسیم ہند کے اصول کے مطابق کشمیریوں کو استصواب رائے کا حق دیا جائے۔ 1971ء میں اندرا گاندھی نے کلکتہ میں مہاجرین کیمپ کا شور مچا کر مشرقی پاکستان میں فوج داخل کر دی تھی۔ اب مظفر آباد میں مظلوم کشمیریوں کے کیمپ موجود ہیں مگر مداخلت کرنے کے لیے بڑے دل گردے کی ضرورت ہے، دیکھنا ہے کہ ہماری حکومت کے دل گردے کتنے مضبوط ہیں۔ انہوں نے کہا کہ ہندوستان ہمارا ازلی مکار اور عیار دشمن ہے، جو کشمیری مسلمانوں کا قتل عام کر رہا ہے۔ ہندوستان، اسرائیل، برازیل اور ساؤتھ افریقا کے پاس ایٹم بم موجود ہیں ہمیں بھی ایٹم بم کی ضرورت ہے سارے پاکستانی چاہتے ہیں کہ ایٹمی پروگرام جاری رہے، اس مسئلہ پر پوری قوم متفق ہے۔ پہلے ہم کہتے تھے کہ بجلی کے لیے ایٹمی پروگرام کی ضرورت ہے آج گھر گھر بجلی پہنچانے کا شور مچ رہا ہے لیکن کوئی محب وطن نہیں چاہتا کہ آزادی کی قیمت پر بجلی ملے۔ ایسٹ انڈیا کمپنی کا بڑا تلخ تجربہ ہے۔ ہمیں تمام چیزوں پر نظر رکھنی چاہیے، خالصتاً دفاعی نقطۂ نظر سے ایٹمی پروگرام کا دفاع کرنا ضروری ہے۔ مولانا نورانی نے کراچی کی صورتحال پر گہری تشویش کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ کراچی کا مسئلہ سیاسی، معاشی، معاشرتی اور تاریخی اعتبار سے ترجیحی بنیادوں پر فوراً حل ہونا چاہیے۔ اس سلسلے میں حکومتِ پاکستان کی طرف سے غفلت اور کوتاہی بہت بڑی کمزوری ہوگی۔ امریکا، روس، بھارت اور اسرائیل نہیں چاہتے کہ پاکستان تجارتی مرکز بنے اس لیے کراچی میں بدامنی پیدا کر کے ''را'' اور ہندوؤں کے مذموم عزائم پورے ہو رہے ہیں۔ وسط ایشیاء کی چھ مسلم ریاستوں سے تجارتی اور اقتصادی رابطے کو روکنے کے لیے دشمن نے کراچی کو ہدف بنایا ہے۔ انہوں نے کہا ہے کہ کراچی میں سارے ملک کے لوگ کاروبار اور محنت مزدوری کرتے اور رات کو فٹ پاتھوں پر سو جاتے تھے، آج صورتحال یہ ہے کہ سڑکوں پر لاشیں پڑی ہوتی ہیں جن کا کوئی پرسان حال نہیں ہے۔ پاکستان کو تباہ کرنے کی خواہاں قوتیں اس بات پر متفق ہیں کہ کراچی کو روشنیوں کا شہر نہ رہنے دیا جائے، اسے تاریکی میں ڈبو دیا جائے کیونکہ وسط ایشیاء کی ریاستوں کے درآمد برآمد کے لیے کراچی کی بندرگاہ سے پاکستان میں خوشحالی کی لہر آتی تو ماسکو کا نقصان ہوتا۔ انہوں نے کہا کہ حکومت ان اہم مسائل پر توجہ دے کوئی ایسا مسئلہ نہیں جسے حل نہیں کیا جا سکتا، آہنی ہاتھ سے قانون شکنی کرنے والوں کو پکڑا جائے تا کہ پتا چلے کہ وہ

کون لوگ ہیں جو رات کی تاریکی میں مار کر چلے جاتے ہیں، قانون نافذ کرنے کے لیے موٴثر تدابیر اختیار کی جائیں۔ قومی و صوبائی اسمبلیوں کے ممبران کو بیٹھا کر بات کی جائے، ترجیحی بنیادوں پر مسائل حل کیے جائیں۔ ملازمتوں کے بارے میں شکایات دور کی جائیں، مسائل کے بارے میں بیوروکریسی کا رویہ تکلیف دہ ہے۔ بلدیاتی الیکشن نہ ہونے کی وجہ سے لوگ چھوٹے چھوٹے کاموں کے لیے پریشان پھر رہے ہیں۔

مولانا شاہ احمد نورانی نے کہا کہ ہم 85-1986ء سے مطالبہ کر رہے ہیں کہ کھوکھراپار سرحد بند کی جائے، سرحد پر کرفیو نافذ کرکے خاردار تار کی باڑ لگائی جائے، ہمارا مطالبہ ہے کہ تمام ناجائز اسلحہ ضبط کیا جائے، جائز اسلحہ رہنے دیا جائے اور اسلحہ کی نمائش نہیں ہونی چاہیے۔ جے یو پی کا سیاست میں تشدد اور اسلحہ کی نمائش سے کوئی تعلق تھا اور نہ ہے نہ ہی ہم اسلحہ رکھتے ہیں، مسلمان کا عقیدہ ہے کہ موت ہی زندگی کی سب سے بڑی محافظ ہے۔ انہوں نے کہا کہ تخریب کار بھارت سے آ جا رہے ہیں جیسے داماد سسرال جاتا ہے، لیکن حکومت نہیں روکتی، حکومت کہتی ہے کہ ''را'' کے ایجنٹ ملوث ہیں، مگر ''را'' کے ایجنٹوں کے لیے سرحدوں کو کیوں کھولا ہوا ہے۔ 1990ء میں وزارت داخلہ نے ہمارے الزامات کی تردید کی تو ہم نے عدالتی کمیشن کے ذریعے تحقیقات کرانے کا مطالبہ کیا اور کہا کہ وکلاء ڈاکٹر اور محب وطن لوگ گواہی دینے کے لیے تیار ہیں۔ انہوں نے کہا کہ ایک منظم سازش کے تحت کراچی کو تباہ کیا جا رہا ہے، ہندوستان کراچی کو ہانگ کانگ نہیں بننے دے گا۔ ہم کشمیر، فلسطین، برما، فلپائن اور چیچنیا میں مسلمانوں کے قتل عام اور ان پر جاری ظلم و جبر کی مذمت کرتے ہیں۔

(اوصاف اسلام آباد، 20-11-2003)

بھارتی وزیر اعظم نے اقوام متحدہ میں اسلام کے خلاف ہرزہ سرائی کی:

اسلامی ممالک کے دانشوروں کی جکارتہ میں کانفرنس سے خطاب کرتے ہوئے امام نورانی نے کہا کہ امریکا دنیا میں سب سے بڑا غنڈہ اور عالمی دہشت گرد ہے۔ این۔ جی۔ اوز کے ذریعے وہ اسلامی ممالک میں دہشت گردی کرواتا ہے۔ انڈونیشیا میں عیسائیوں کی قلیل

تعداد کو این۔ جی۔ اوز۔ کے ذریعے عیسائیوں کی ریاست قائم کروائی۔ جنوبی سوڈان میں امریکا یہی گھناؤنی سازش کر رہا ہے۔ امریکا اور یورپی ممالک قادیانیوں اور این۔ جی۔ اوز کے ذریعے پاکستان میں انتشار اور سازشیں کرواتے رہتے ہیں۔ امریکا اقتصادی پابندی اور فضائی ناکابندی اور دوسرے حربے استعمال کر کے بے دست و پا بنانا چاہتا ہے۔ بھارتی وزیر اعظم نے اقوام متحدہ میں اسلام کے خلاف ہرزہ سرائی کی، اسلامی ممالک کو چاہیے کہ بھارت سے اقتصادی اور سیاسی رابطہ ختم کر لیں۔ اس تناظر میں مسلمانوں کا مضبوط بلاک ہونا وقت کی اہم ضرورت ہے۔

(قائد نظام مصطفیٰ ص 31, 32)

ان شاء اللہ ایک وقت آئے گا کہ بھارت ٹکڑے ٹکڑے ہو جائے گا:

علامہ شاہ احمد نورانی نے خطاب فرماتے ہوئے کہا کہ اللہ جل مجدہ نے ارشاد فرمایا... ''اے نبی محترم! مومنوں کو جہاد کے لیے جوش دلائیں''، جہاد کے بارے میں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ''جنت تلواروں کے سائے تلے ہے'' (مسلم شریف) جس کو جنت کی آرزو ہو وہ تلواروں کے سائے تلے اس کو تلاش کرے۔ ایک اور مقام پر فرمایا ''جہاد قیامت تک جاری رہے گا''۔ امت جب جہاد کو بند کر دے گی ذلیل و رسوا ہو گی، اب بھی جہاں جہاں مسلمانوں نے جہاد کو ترک کیا ہوا ہے وہ ذلیل و رسوا ہیں اور جہاں جہاں جاری و ساری ہے ان کے لیے وعدہ الٰہی ہے۔ افغانستان میں جہاد جاری ہوا تو سویت یونین کے ٹکڑے ٹکڑے ہو گئے، دنیا کی سپر پاور روس تھی مجاہدین اسلام نے اس کے ٹکڑے ٹکڑے کر دیے۔ کشمیر میں جہاد جاری ہے اور ان شاء اللہ ایک وقت آئے گا کہ بھارت بھی ٹکڑے ٹکڑے ہو جائے گا، یہ وعدہ الٰہی ہے۔

اب مسلمانوں کے جاہل اور بدبخت حکمران اور امریکا کے حاشیہ بردار حکمران اگر آیت مبارکہ کو نہ سمجھیں اور نہ ہی قرآن مجید فرقان حمید کو پڑھیں تو اس کا علاج نہ میرے پاس ہے اور نہ ہی تمہارے پاس۔ انہوں نے کہا کہ مسلمانوں میں بڑے بڑے مجاہد گزرے ہیں جن کے سامنے بدر و حنین کی اور احد کی لڑائیوں کا نقشہ تھا جن میں خود رسول اللہ ﷺ مسلمان مجاہدین کی صف بندی اور کمانڈ کرتے تھے اور ان کو جہاد میں بھیجتے تھے اگر اس سنت کو ترک

کرتے ہوئے مسلمان جہاد نہ کرتے تو مسلمانوں میں صلاح الدین ایوبی اور محمود غزنوی جیسے غیور مسلمان کبھی نہ پیدا ہوتے۔

اسلامی مرد مجاہد صلاح الدین ایوبی مسلمانوں کا وہ حاکم ہے جس کے لگائے ہوئے زخم چھ سو سال گزرنے کے بعد آج بھی عیسائی چاٹ رہے ہیں۔ بیت المقدس میں عیسائیوں نے مسلمانوں کو گاجر مولی کی طرح کاٹ کر قتل عام کیا اور بیت المقدس پر قبضہ بھی کر لیا، عیسائیوں کے مقابلے پر ایک طوفان بن کر آیا اور چھا گیا، عیسائیوں کا کتنا بڑا لشکر تھا مورخین نے لکھا کہ عیسائیوں کا لشکر پانچ لاکھ کا تھا اور اس لشکر کی قیادت انگریزی بادشاہ رچرڈ کر رہا تھا۔ انگلستان کی تاریخ میں لکھا ہوا ہے انگریز اس کو "شیر دل" کہتے تھے، آج بھی انگلستان کی پارلیمنٹ ہاؤس پر گھڑ سوار ایک شخص کا مجسمہ بنا ہوا ہے، وہ اسی بادشاہ رچرڈ کا ہے اور اس کے نیچے لکھا ہوا ہے "انگلستان کا بادشاہ رچرڈ شیر دل" ہے۔ یہ بادشاہ بیت المقدس فتح کرنے کے لیے پہنچا، اس نے بیت المقدس پہنچنے کے بعد مسلمان حکمرانوں کو خرید لیا اور وہ عیسائیوں کے ساتھ مل گے۔ مسلمان بادشاہ جو چھوٹی چھوٹی ریاستوں کے حاکم تھے آج بھی چھوٹی چھوٹی ریاستیں مسلمانوں کی بنادی گئی ہیں تاکہ یہ سر اٹھا نہ سکیں اور ہم ان کو جوتے بھی مارتے رہیں اور ان سے پیسے بھی وصول کرتے رہیں اور ان سے تنخواہیں بھی لیتے رہیں اور ان کی حفاظت بھی کرتے رہیں کہ یہ بھی خوش ہو جائیں کہ مائی باپ انگریز، امریکا پیسا دے رہا ہے اور ہم سے خوش ہے اور ہماری حفاظت بھی کر رہا ہے۔

یہ امیر کویت وغیرہ جب سے عیاش، بدکردار، ظالم و جابر حکمران ہیں۔ یہ یو۔اے۔ای، بحرین اور سعودی عرب کے بادشاہ سب کے سب انگریزوں اور امریکا کے ایجنٹ اور دلال ہیں، جنہوں نے کعبۃ اللہ شریف کی حفاظت کے لیے مسلمان فوجوں کو نہیں بلوایا بلکہ یہودی اور عیسائی فوج کو بلا کر رکھا ہوا ہے یہ کبھی بھی مسلمانوں کے خیر خواہ نہیں ہو سکتے۔ حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ "جزیرۃ العرب سے یہود و نصاریٰ کو نکال دو" لیکن ان سعودیوں نے ان کو لا کر بٹھا رکھا ہے، یہ سنت کے مخالف ہیں، یہ سنت کے خیر خواہ نہیں، چودہ سو سال قبل حضرت ابو بکرؓ و عمرؓ نے مکمل آپریشن کر کے ان کو عرب سے نکال دیا تھا۔ اب سعودی بادشاہ نے چودہ سو سال بعد سب کو لا کر بٹھا دیا۔ اب یہودی اور عیسائی حرمین شریفین مکہ مکرمہ

اور مدینہ منورہ کی حفاظت کر رہے ہیں، اس سے بڑی بدقسمتی مسلمانوں کی اور کیا ہوگی اور پھر اپنے آپ کو خادم الحرمین کہتے ہیں خادم الحرمین تو خائن الحرمین ہیں، بہر حال رچرڈ بادشاہ نے مسلمانوں کو اور بیت المقدس پر حملہ کر کے مسلمانوں کو گاجر مولی کی طرح کاٹ کر رکھ دیا، تین دن میں ڈیڑھ لاکھ مسلمانوں کا قتل عام ہوا۔ صلاح الدین ایوبی غیرت اسلامی کی آندھی اور طوفان بن کر شام سے اٹھا اور بیت المقدس پر حملہ کر دیا اور دنیا نے دیکھا کہ غیرت مند مسلمان بادشاہ نے انگلستان کے شیر دل بادشاہ سے تین دن کی فیصلہ کن جنگ کے بعد بیت المقدس کو آزاد کرالیا۔ یہ برطانیہ اور بیت المقدس کی ہسٹری اور تاریخ ہے آپ پڑھ لیں جس کو انگلستان کا شیر دل بادشاہ کہہ کر بھیجا تھا اس کے ہاتھوں میں ہتھکڑیاں لگی ہوئی تھیں اور وہ صلاح الدین ایوبی کے سامنے اپنی زندگی کی بھیک مانگ رہا تھا۔

صلاح الدین ایوبی مسلمانوں کا غیرت مند حاکم تھا اور ایک پاکستانی حکام ہیں کہ وہ امریکا اور انگریز حکومت کو حاضریاں دے دے کر نہیں تھکتے تھے اور ایک وہ مسلمان تھے جو اللہ کی بارگاہ میں حاضری دیتے نہیں تھکتے تھے اور جنہیں دیکھ کر فرشتے فخر کرتے تھے۔ ایک مرتبہ محمود غزنوی کو دھوکے میں مارا گیا، محمود غزنوی جب شکست کھا کر واپس ہوا تو اس نے کہا ہم ہندو مشرک کے سامنے ذلیل و رسوا ہوئے، غیرت مند مسلمان بدلہ لیتا ہے (ابھی سن 1971ء کا بدلہ بھارت پر باقی ہے) محمود غزنوی ایک سال کی تیاری کے بعد دوبارہ آندھی اور طوفان لے کر اُٹھا۔ اس طوفان میں اللہ اکبر کی آوازیں آرہی تھیں، اس طوفان سے یارسول اللہ کے نعرے بلند ہو رہے تھے۔ سبحان اللہ سبحان اللہ! ولی کامل عارف باللہ سلطان الاولیاء خواجہ ابوالحسن خرقانی بڑے جلیل القدر اور عظیم المرتبت بزرگ تھے افغانستان کے پہاڑوں میں رہتے تھے۔ محمود غزنوی نے ان کا نام سنا تھا۔ حاضر ہوا اور عرض کی زندگی میں اب وہ سرور نہیں رہا جب سے ہندوؤں سے شکست ہوئی ہے، میں ان سے اپنی شکست کا بدلہ ایک مرتبہ ضرور لوں گا۔ اے اللہ کے ولی دعا کے لیے ہاتھ اٹھائیں، تو انہوں نے ہاتھ اُٹھائے اور کہا محمود! تم میں غیرت اسلامی ہے تم باعزت ہو تم اس جبے کے تقدس کو برقرار رکھو گے اور پیٹھ نہیں دکھاؤ گے، میں تم کو اپنا یہ جبہ دے رہا ہوں۔ جاؤ اب اللہ پر بھروسا کر کے حملہ کر دو۔

ہندوؤں کی فوج کی تعداد ڈھائی لاکھ ہے اور سارے ہندو سومنات کو بچانے کے لیے جمع ہوگئے ہیں جبکہ تمارے پاس صرف اور صرف ساٹھ ہزار فوج ہے، لیکن پیٹھ مت دکھانا، مسلمان کافر کے مقابلے پر پیٹھ نہیں دکھاتا، مسلمان ذلت ورسوائی کی دستاویزات پر دستخط نہیں کرتا، بلکہ مسلمان اللہ کے حکم کی تعمیل میں میدان جنگ میں اترتا ہے اور رسول اللہ ﷺ کے فیصلے کے مطابق شہید یا غازی بن کر آتا ہے، واپسی کا کوئی اور راستہ نہیں، جاؤ یہ ساٹھ ہزار مجاہدین ان شاء اللہ دھائی لاکھ پر غالب رہیں گے۔ اللہ کا وعدہ سچا ہے اس پر یقین رکھو، رب العالمین فرماتا ہے ''بہت تھوڑی جماعت اسی کے حکم سے بڑے بڑے کافروں کے گروہ پر غالب آجاتی ہے۔''

(کتابچہ حلقہ قادریہ کراچی)

عنقریب کوئی مجاہد اٹھے گا اور بھارت کے ٹکڑے ٹکڑے کردے گا:

مولانا شاہ احمد نورانی نے کچھی میمن مسجد صدر میں جمعہ کے اجتماع سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ یہود ونصاریٰ اور ہندو اسلام کے خلاف اتحاد ثلاثہ ہیں اور امریکا کی رگ جان پنجہ یہود میں ہے۔ انہوں نے کہا کہ شہاب الدین غوری اور محمود غزنوی نے ہندوؤں کے سروں کو فتح کیا جب کہ داتا علی ہجویری اور معین الدین نے لوگوں کے دلوں کو فتح کیا۔ اسی طرح عنقریب کوئی نہ کوئی مجاہد اسلام اٹھے اور ان شاء اللہ بھارت کے ٹکڑے ٹکڑے کردے گا۔ انہوں نے کہا کہ 56 اسلامی ممالک میں سے صرف پاکستان واحد مملکت ہے جو ایٹمی قوت ہے۔ جو امریکیوں، روسیوں اور یہودیوں سمیت تمام طاغوتی طاقتوں کو کھٹکتا ہے۔ انہوں نے کہا کہ امریکا افغانستان سے اس لیے خوفزدہ ہے کہ وہاں مجاہدوں کی حکومت ہے۔ انہوں نے کہا کہ ہم ہر سطح پر اپنے افغان بھائیوں کی امداد جاری رکھیں گے۔

(ریاست کراچی، 18-3-2001)

محمود غزنوی اور شہاب الدین غوری نے ہندوؤں کی طاقت کے پرخچے اڑا دیے:

جمعیت علماء پاکستان کی سپریم کونسل کے چیئرمین علامہ شاہ احمد نورانی نے دارالعلوم کاظمیہ کی سالانہ ''جلسہ دستار فضیلت'' کے موقع پر ایک بڑے اجتماع سے خطاب کرتے ہوئے

کہا کہ حیرت کی بات یہ ہے کہ لوگ ہمیں ہندوؤں سے ڈراتے ہیں اور ہندوستان کی طاقت کا ہوا کھڑا کر کے دکھاتے ہیں۔ جب کہ ہماری تاریخ یہ ہے کہ محمود غزنوی اور شہاب الدین غوری نے ہندوؤں کی طاقت کے پرخچے اُڑا دیئے۔ انہوں نے کہا کہ جب محمد بن قاسم نے راجا داہر کو شکست فاش دی اور سندھ کی سرزمین پر پہلا ہندو مسلمان ہوا تو اُسی وقت دوقومی نظریہ وجود میں آگیا تھا اور قیام پاکستان کے وقت بے شمار مسلمانوں نے اپنی جانوں کا نذرانہ دے کر اس نظریئے کو دوام بخشا۔ اب دوقومی نظریہ ایک ایسی حقیقت ہے جس سے کوئی انکار نہیں کرسکتا۔ انہوں نے مزید کہا کہ قادیانی اور یہودی مل کر مسلمانوں کے خلاف سازش کر رہے ہیں ہم ورلڈ اسلامک مشن کے پیٹ فارم سے ان کے خلاف سینہ سپر ہیں۔

(نوائے وقت کراچی، 11-11-2000)

مسلم دشمن بھارتی تنظیموں پر پابندی کا مطالبہ کیا جائے:

ملی یکجہتی کونسل کے چیئرمین علامہ شاہ احمد نورانی نے صدر مشرف کو تجویز دی ہے کہ وہ بھارت میں مسلم دشمن انتہاء پسند ہندو تنظیموں پر پابندی کا مطالبہ کرتے ہوئے عالمی قیادت کو اس مسئلے پر اعتماد میں لیں، انہوں نے صدر پرویز مشرف کو دی گئی تجویز میں کہا ہے کہ بھارت میں انتہاء پسند ہندو تنظیمیں (جن میں شیوسینا اور راشٹریہ سیوک سنگھ) قابل ذکر ہیں مسلمانوں کے قتل عام میں ملوث ہیں حکومت پاکستان جب انتہاء پسند عناصر کے خلاف کارروائی کرسکتی ہے تو بھارت میں انتہاء پسندوں کے خلاف اقدامات کا پاکستانی مطالبہ انصاف کے عین تقاضوں کے مطابق ہے۔

(امت کراچی 17-1-2003)

یہودی اور ہندو کلچر تیزی سے پھیلایا جارہا ہے:

علامہ شاہ احمد نورانی نے کچھی میمن مسجد صدر کراچی میں نماز جمعہ کے اجتماع سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ جرائم کی رفتار بڑی تیزی سے بڑھ رہی ہے، برائی ہمارے معاشرے میں پھیل رہی ہے۔ یہودی اور ہندو کلچر سرعت کے ساتھ پھیلایا جارہا ہے۔ انہوں نے کہا کہ دانستہ طور پر اسلام دشمن قوتوں کے ایجنٹ ابلاغ عامہ کے ذریعہ برائی پھیلا

رہے ہیں اور یہ سب حکومت کی سرپرستی میں ہو رہا ہے۔ انہوں نے کہا کہ جو حکومت بے حیائی اور عریانی و فحاشی کو فروغ دیتی ہے اس پر اللہ کا عذاب نازل ہوتا ہے۔ انہوں نے کہا کہ مسلمان کے ایک ہاتھ میں قرآن اور دوسرے ہاتھ میں تلوار ہونی چاہیے۔

(نوائے وقت کراچی، 1-4-2000)

ہندو بت پرست ہے، گائے کو گا ؤ ماتا کہتا ہے، اس سے صلح کیسے ہو سکتی ہے:

جمعیت علماء پاکستان کے سربراہ مولانا شاہ احمد نورانی کی راولپنڈی بار ایسوسی ایشن آمد پر اسٹیج سکریٹری نے مولانا نورانی کو دعوت خطاب دیتے ہوئے جے یو پی کا بانی صدر کہا تو مولانا نورانی نے اپنی تقریر کے آغاز میں ہی اس کی وضاحت کرتے ہوئے کہا ''میں جے یو پی کا بانی نہیں ہوں، 1946ء میں کانگریس کی حمایت کرنے والے علماء کے مقابلے میں مولانا عبدالحامد بدیونی، محدث کچھوچھوی، محدث علی پوری، مولانا نعیم الدین مرادآبادی نے دیگر علماء و مشائخ نے سنی کانفرنس منعقد کر کے تحریک پاکستان کے ہراول دستے کا کردار ادا کیا۔ بعد ازاں 1948ء میں ملتان میں مولانا ابوالحسنات قادری، علامہ سید احمد سعید کاظمی اور خواجہ قمر الدین سیالوی نے ملتان میں اجتماع کر کے جے یو پی کی بنیاد رکھی تاکہ پاکستان میں مدارس، مساجد کے قیام اور جہاد کشمیر کے لیے کام کیا جائے۔ اس وقت میں 23-24 سال کا جوان تھا۔ انہوں نے کہا کہ لوگ مجھے کہتے ہیں کہ کراچی چھوڑ کے گوشہ عافیت میں چلے جاؤ، لیکن میں اپنے نشیمن کو چھوڑ کر جانے کے بجائے اسے گوشہ عافیت بنانا چاہتا ہوں، اس مقصد کے لیے اہل وطن سے رجوع کر رہا ہوں، اس شہر کی اہمیت اس لیے ہے کہ وہ شہر قائد اعظم علیہ الرحمہ کا ہے، جہاں اس وقت موت کا رقص جاری ہے۔ انہوں نے کہا کہ ہندو اور مسلمان کے درمیان تاریخی مقابلہ ہے جب سے محمد بن قاسم نے اس سرزمین پر قدم رکھا، اس وقت سے یہ جنگ شروع ہو گئی تھی، ہندو بت پرست ہے، گائے کو گاؤ ماتا کہتا ہے، اس لیے صلح کیسے ہو سکتی ہے؟ اس کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔ انہوں نے کہا کہ 1947ء میں کلکتہ کے کیمپ کا اندرا گاندھی نے شور و واویلا کیا، آج مظفر آباد کے مہاجر کیمپوں پر ساری دنیا اور عالمی ضمیر خاموش ہے۔

ہم آہ بھی کرتے ہیں تو جاتے ہیں بدنام
وہ قتل بھی کرتے ہیں تو اُن کا چرچا نہیں ہوتا

(ماہنامہ ندائے اہلسنت جنوری 1995)

حکومت کو عدالت انصاف میں بھارت کے خلاف جنگی جرم کا مقدمہ کرنا چاہیے:

بھارت کے ہاتھوں پاک بحریہ کے تربیتی طیارے کی تباہی پر علامہ شاہ احمد نورانی نے اظہار خیال کرتے ہوئے کہا کہ یہ بین الاقوامی دہشت گردی ہے۔ حکومت پاکستان کو اس واقعہ کا فوری جواب دینا چاہیے اور حکومت کو عالمی عدالت انصاف میں بھارت کے خلاف جنگی جرم کا مقدمہ کرنا چاہیے:

(روزنامہ الاخبار کراچی، 13-8-2000)

اگر منتخب حکومت ہوتی تو سیاچن کے مسئلے پر جنرل ضیاء الحق اور کور کمانڈر کا کورٹ مارشل کرتی:

سوال: سیاچن پر بھارتی قبضے کی سب سے پہلے آپ نے نشاندہی کی تھی مگر اس کا کریڈٹ پیپلز پارٹی لیتی ہے، یہ اس لیے تو نہیں کہ بعد میں اس مسئلہ پر آپ نے کوئی توجہ نہیں دی؟

جواب: پیپلز پارٹی اگر اس کا کریڈٹ لیتی ہے تو مجھے کوئی افسوس نہیں کوئی بھی اس کا کریڈٹ لے، میں نے بروقت مسئلہ کی نزاکت کی نشاندہی کر کے اپنا فرض پورا کیا تھا۔ میں سمجھتا ہوں کہ اس معاملہ میں سابق صدر جنرل محمد ضیاء الحق نے بڑی سنگین غلطی کی تھی، اگر صحیح معنوں میں ملک میں منتخب حکومت ہوتی تو کمانڈر انچیف اور کور کمانڈر کا کورٹ مارشل ہوتا۔ بہر حال وہ اب اس دنیا میں نہیں ہیں، انہوں نے بہت بڑی غفلت برتی تھی، پاکستان کی جغرافیائی حدود کی حفاظت کا انہوں نے حلف اٹھایا تھا۔ میرے بیان کے بعد جب اس مسئلے پر تابڑ توڑ بیانات آئے اور لوگ ان کے پیچھے پڑے تو انہوں نے جھٹلا کر بھارت کے ایک ہندو اخبار نویس سے کہا کہ سیاچن کیا ہے؟ وہاں تو گھاس بھی نہیں اگتی نہ وہاں پانی ہے نہ کوئی آئل فیلڈ ہے، صرف برف ہی برف ہے میں راجیو گاندھی سے پوچھوں گا کہ دہلی میں برف کیا بھاؤ بکتی ہے؟ ان باتوں کو پاکستانی اخبارات نے بھی نقل کیا تھا، میں سمجھتا ہوں کہ ضیاء الحق صاحب نے اپنے حلف کا بھی پاس نہیں کیا وطن عزیز کی ایک ایک انچ زمین کی

حفاظت ان کا اولین فریضہ تھا۔ ہم نے بہر حال اس سلسلے میں پہلے بھی بیانات دیے تھے، جمعیت علماء پاکستان نے قرار دادیں منظور کیں، میں نے جلسوں میں تقاریر کیں اس مسئلے کو شدومد سے اٹھایا مگر چونکہ اس وقت اس مسئلے پر مذاکرات ہو رہے ہیں اس لیے اب ہم اس مسئلے پر کچھ زیادہ نہیں کہہ رہے ہیں، توقع ہے کہ ان شاء اللہ سیاچن کا مسئلہ حل ہو جائے گا۔

(ہفت روزہ احوال کراچی نومبر 1989)

بے نظیر کی تجویز اکھنڈ بھارت منصوبہ کی کڑی ہے:

رائے عامہ کے مختلف رہنماؤں نے پیپلز پارٹی کی چیئرپرسن بے نظیر بھٹو کی جانب سے پاکستان اور بھارت کے ایک صدر اور ایک کرنسی کی تجویز پر شدید ردعمل کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ پاکستان کے عوام اکھنڈ بھارت کے منصوبے کو کسی صورت میں قبول نہیں کریں گے اور آئندہ انتخابات میں اسلام و نظریہ پاکستان کی مخالف جماعتوں کو عبرت ناک شکست دیں گے۔ جمعیت علماء پاکستان اور ملی یکجہتی کونسل کے سربراہ مولانا شاہ احمد نورانی نے کہا کہ بے نظیر شاید بھارت کو خوش کر کے دونوں ملکوں کی صدر یا پاکستان کی تیسری مرتبہ وزیر اعظم بننا چاہتی ہیں، اس قسم کی باتیں کرنے والے پاکستان کے وجود سے درپردے انکار کر رہے ہیں، وہ بھارت کی بولی بول رہی ہیں اور اکھنڈ بھارت کے دیرینہ مقصد کی تکمیل چاہتی ہیں۔ انہوں نے کہا کہ پاکستان اور بھارت ایک صدر اور ایک کرنسی کی بات کرنے والوں کو شاید معلوم نہیں ہے کہ برصغیر کے مسلمانوں نے دو قومی نظریہ اور پاکستان کے قیام کے لیے دس لاکھ جانوں کا نذرانہ دیا تھا۔

(نوائے وقت کراچی، 11-12-2001)

بھارت نے امریکا کے اشارے پر ہی پاکستانی سرحد پر فوج جمع کی ہے:

جمعیت علماء پاکستان کے چیئرمین شاہ احمد نورانی نے ملتان نوائے وقت کے دفتر میں پینل انٹرویو کے دوران کہا کہ بھارت اور امریکا دونوں پاکستان کے دشمن ہیں اور بھارت نے امریکا کے اشارے پر ہی پاکستان کی سرحد پر فوج جمع کی ہے۔ انہوں نے ایک سوال کے جواب میں بتایا کہ ہم جمہوری سیاسی عمل پر یقین رکھتے ہیں۔ ایک سوال کے جواب

میں کہا کہ مخلوط انتخابات نظریہ پاکستان کی نفی ہیں۔
(نوائے وقت کراچی، 24-1-2002)

بھارت امریکی شہ پر فوج کشی پر تلا ہوا ہے:

علامہ شاہ احمد نورانی نے کہا کہ بھارت اسرائیل اور امریکا کی شہ پر پاکستان کے خلاف فوج کشی کرنے کے لیے تلا ہوا ہے۔ انہوں نے کہا کہ امریکا پاکستان پر فوج کے ذریعے کشمیر کا مسئلہ اپنی مرضی سے حل کروانا چاہتا ہے۔ یہ بات انہوں نے عید میلاد النبی ﷺ کانفرنس میں شرکت کرنے کے لیے ماریشس روانگی سے قبل مقتدر علماء کرام سے گفتگو کرتے ہوئے کہی۔ مولانا نورانی نے کہا کہ وطن عزیز پر مشکل اور کڑا وقت آن پڑا ہے اور سنگین بیرونی اور اندرونی مسائل سے دوچار ہے۔ اس وقت تمام مصلحتیں اور اختلاف کو بالائے طاق رکھتے ہوئے قوم کے ہر فرد کو سیسہ پلائی ہوئی دیوار بن کر وطن عزیز کا دفاع کرنا چاہیے۔ انہوں نے صدر جنرل پرویز مشرف کو مشورہ دیا کہ وہ اپنی تمام توجہ ملک کے دفاع پر صرف کریں اور سیاسی کام سیاستدانوں پر چھوڑ دیں۔
(نوائے وقت کراچی، 22-5-2002)

بھارتی لالوں سے آلو مرچ اور پیاز تک مانگی جا رہی ہے:

جے یو پی کی 28ویں یوم تاسیس کے موقع پر شاہی عید گاہ ملتان کے وسیع سبزہ زار میں منعقد دو روزہ عظیم الشان "نظام مصطفیٰ ﷺ کانفرنس" کی آخری نشست سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ ملک کی زرعی پالیسی مکمل ناکام ہو چکی ہے۔ 47لاکھ ایکڑ اراضی سیم و تھور کی نذر ہو چکی ہے۔ 20لاکھ ٹن گندم کی بھیک مانگنے کے لیے آسٹریلیا اور امریکا کے دروازے پر دستک دی جا رہی ہے، ہمارا ملک زرعی ہونے کے باوجود غلہ سے محروم ہے، بھارتی لالوں سے آلو، مرچ اور پیاز تک مانگی جا رہی ہے۔ موجودہ حکومت کے منحوس سائے ملک پر موجود ہیں جس طرح جن بھوت کے سائے سے مکان ویران ہو جاتا ہے، اسی طرح اسلام آباد پر بے دین حکمرانوں کے سائے سے ویرانی پھیل رہی ہے۔ ہماری خارجہ پالیسی صیہونی طاقتیں جس طرف چاہتی ہیں ملک کو چلا رہی ہیں۔ امریکا کے لیے ہر حکومت نے

بھارت کو پسندیدہ قوم قرار دیا ہے۔ اگر موجودہ حکومت کے نزدیک بھارت پسندیدہ قوم ہے تو سارے حکمران بھارت چلے جائیں۔ موجودہ حکومت عریانی، فحاشی اور بے حیائی کا سیلاب ٹی وی پر لے آئی ہے، اگر قوم کی بہو بیٹیاں ٹی وی پر ناچیں گی تو پھر محمد بن قاسم کیسے پیدا ہوں گے؟ انہوں نے کہا کہ بھارت ہائیڈروجن بم کا دھماکا کر رہا ہے، لیکن امریکا کی آنکھیں پاکستان کی طرف ہیں، وطن عزیز کا دفاع کمزور ہاتھوں میں ہے، ہمیں ایٹمی دھماکا کر لینا چاہیے۔ قرآن حکیم نے بھی ایٹم بم کی تیاری کی تلقین کی ہے لیکن ہم نے دفاعی تیاری کرنے کے بجائے دوپٹے اتار دیے ہیں۔ بے حیائی، بے غیرتی کا سامان کر رہے ہیں، قوم کو تلوار کے بجائے سارنگی پکڑا دی گئی ہے۔ دفاعی نکتہ نظر سے افغانستان کے حالات بھی قابل افسوس ہیں افغانستان میں پاکستان کا سفارتخانہ بند کر دیا گیا ہے، جب کہ بھارت اور امریکا سفارت خانے قائم ہیں۔

(قائد نظام مصطفیٰ ص 35, 36, 37)

ضمیر فروش عورتیں بھارتی فوجیوں کو گلے ملتی اور سرحد ختم کرنے کی بات کرتی ہیں:

علامہ شاہ احمد نورانی نے ''خبریں فورم لاہور'' میں اظہار خیال کرتے ہوئے کہا کہ اسرائیل کو تسلیم کرنے کا مطلب قبلہ اول سے دستبردار ہونا ہے جس کے نتائج مسلم امّہ کے لیے اچھے نہیں ہوں گے۔ اس لیے ہم اسرائیل کو کسی صورت تسلیم نہیں کریں گے۔ امریکی کانگریس کی جانب سے قادیانیوں کو مسلمان تسلیم کرنے اور توہین رسالت کے قانون میں ترمیم کرنے کے مطالبے پر حکومت پاکستان کو امریکا سے سخت احتجاج کرنا چاہیے، کیونکہ انہیں اس بات کا کوئی حق نہیں پہنچتا کہ وہ ہمارے دینی و اندرونی معاملات میں مداخلت کریں۔ مولانا شاہ احمد نورانی نے بے نظیر بھٹو کا نام لیے بغیر کہا کہ ہماری بعض قومی رہنما اب یہ کہتی ہیں کہ پاکستانی اور بھارتی سرحد ایک ہونی چاہیے، دونوں ملکوں کا صدر اور کرنسی بھی ایک ہونی چاہیے۔ ہم ان سے پوچھتے ہیں کہ جب وہ خود وزیر اعظم تھیں تو انہوں نے یہ اقدامات خود کیوں نہیں کیے اور اگر یہی سب کچھ کرنا تھا تو پاکستان بنانے کے لیے اتنی قربانیاں اور جدوجہد کیوں کی گئی۔ انہوں نے کہا کہ اس ملک کی چند خواتین جن کا تعلق

این جی اوز سے ہے وہ اپنے شوہروں کو یہاں چھوڑ کر بس میں بیٹھ کر دہلی چلی جاتی ہیں، وہاں ہندو فوجیوں سے ملاقات کرتی اور ان کے گلے میں ہار ڈالتی ہیں، انہیں لڈو کھلاتی ہیں۔ یہ وہ فوجی ہیں جن کے ہاتھ مسلمانوں کے خون سے رنگے ہوئے ہیں جو کشمیر میں مسلمان خواتین کی عزت وآبرو سے کھیل رہے ہیں نہتے مسلمان عوام کا قتل عام کر رہے ہیں، انہی کے ساتھ یہ ضمیر فروش خواتین گلے ملتی ہیں اور وہاں سے واپس پر آ کر کہتی ہیں کہ پاکستان اور بھارت کے درمیان قائم اس سرحد کو جسے لاکھوں قربانیاں دے کر حاصل کیا گیا تھا اسے ختم کر دینا چاہیے۔ ان این جی اوز کو پاکستان واسلام کے خلاف باتیں اور اقدامات کرنے کے لیے امریکا سے لاکھوں ڈالرز ملتے ہیں۔ اب آئندہ انتخابات میں دینی اور سیکولر امریکی ایجنٹوں کے درمیان مقابلہ ہوگا کیونکہ ان انتخابات میں امریکا نے این جی اوز کو دینی جماعتوں کے مقابلے میں اتارا ہے۔ مولانا شاہ احمد نورانی نے قوم سے اپیل کی کہ انتخابات میں ایسے لوگوں کو سامنے لائیں اور منتخب کریں جو نہ صرف امریکا کی آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر دیکھیں بلکہ آنکھیں پھوڑ بھی سکیں اور مسلمانوں کے خلاف اٹھنے والے ہاتھوں کو توڑ دیں اور عالم اسلام کا تحفظ کریں۔

(روزنامہ خبریں کراچی، 4-3-2002)

ورلڈ اسلامک مشن بابری مسجد اپنے خرچ پر بنانے کی انڈیا حکومت کو پیشکش کرتی ہے:

1993ء میں بابری مسجد کو شہید کیا گیا تو مولانا شاہ احمد نورانی نے بحیثیت چیئرمین ورلڈ اسلامک مشن کے سب سے پہلے نہ صرف صدائے احتجاج بلند کی بلکہ بھارت کی حکومت کو پیشکش کی کہ ورلڈ اسلامک مشن کو اپنے خرچ پر اس جگہ مسجد بنانے کی اجازت دی جائے، ہم ایسی ہی مسجد بنائیں گے جیسی پہلے تھی تو بھارت حکومت نے اجازت نہیں دی۔

(عہد رواں میں ایک عبقری شخصیت ص 118)

اقوام متحدہ کی زیر سرپرستی بھارت کشمیر میں ظلم وستم کر رہا ہے:

علامہ شاہ احمد نورانی نے سنی فاؤنڈیشن کے زیر اہتمام برطانیہ کے شہر بریڈفورڈ میں منعقدہ ''اصلاح معاشرہ'' کانفرنس سے خطاب فرماتے ہوئے کہا کہ ہم یورپ کی سرزمین پر

رہتے ہیں۔ یورپ کی سرزمین پر معاشرے کی اصلاح کے لیے ہم کو کیا اقدامات کرنے چاہئیں؟ وہ مسلمان جو یورپ میں اقلیت میں رہتے ہیں ان کو مطمئن ہو کر نہیں بیٹھنا چاہیے۔ یورپی اقوام اپنے آپ کو ہیومن رائٹس کا سب سے بڑا علم بردار کہتی ہیں "The Most Civilized Nation of the World" دنیا کے ممتاز ترین تہذیب وتمدن کے علم بردار کا یہ دعویٰ ہے، لیکن ان کی تہذیب وثقافت کا پورا نقشہ آپ نے کوسووالبانیہ، اور بوسینیا پر ٹیسکو میں دیکھا ہوگا۔ یورپی پارلیمنٹ، جی ایٹ اور اقوام متحدہ کی زیر سرپرستی بھارت کشمیر میں ظلم وستم کر رہا ہے، لیکن اس کے خلاف ان کی جانب سے کوئی آواز بلند نہیں ہوتی۔ ستر (70) ہزار مسلمان دس سال کے عرصہ میں کشمیر کی سرزمین پر شہید ہو چکے ہیں، گاؤں کے گاؤں بستیوں کی بستیاں کشمیر میں جلائی گئی ہیں، یہ سب کچھ یورپی قوموں کو نظر نہیں آتا کیوں کہ یہ سب کچھ انہی کی سرپرستی میں ہو رہا ہے، اب آپ ان سے کیا توقع کر سکتے ہیں؟ میں آپ کو یہ بتاؤں کہ آپ کو تحفظ کیسے مل سکتا ہے، ان کا کوئی قانون آپ کو تحفظ نہیں دے سکتا، سب سے بڑی دلیل یہ ہے کہ بوسینیا، کرسووا اور البانیہ کے مسلمانوں کو یورپی پارلیمنٹ کا قانون تحفظ نہیں دے سکا۔ ہم اپنے آپ کو تحفظ صرف اس طرح دے سکتے ہیں کہ ہم اللہ اور اس کے رسول ﷺ کی پناہ میں آجائیں جو اللہ کا ہو جاتا ہے خدا اُس کا ہو جاتا ہے۔ یورپ کا معاشرہ جاہل معاشرہ ہے جس طرح اس جاہل معاشرہ میں دامن رسول ﷺ میں پناہ لے کر اہل ایمان نے تحفظ حاصل کر لیا ایسے ہی اس جاہل معاشرہ سے ہٹ کر دامن رسول میں پناہ لیجئے اور اپنے ایمان کو بچا لیجئے۔

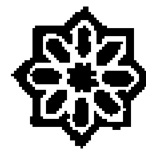
(خدمات کا جائزہ ص 99)

بھارت سن لے پاکستان 14 کروڑ مجاہدین کی ایٹمی قوت ہے:

علامہ شاہ احمد نورانی نے علامہ جمیل احمد نعیمی، مفتی پروفیسر منیب الرحمٰن وغیرہ پر مشتمل وفد سے ملاقات کے موقع پر گفتگو کرتے ہوئے کہا کہ امریکا، برطانیہ اور اسرائیل کی مشترکہ حمایت نے بھارت کے جنگی جنون کے پوشیدہ محرکات پر سے پردہ اُٹھا دیا ہے اور ان کے منافقانہ چہرے کو پوری دنیا کے سامنے بے نقاب کر دیا ہے۔ انہوں نے کہا کہ ہم

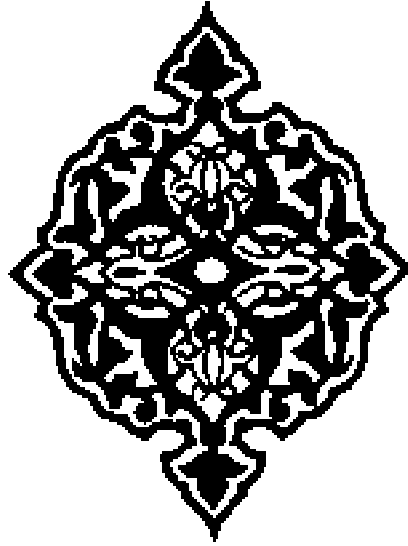
امریکا اور برطانیہ کی جانب سے پاکستان کی مسلسل امن پسندی اور صلح جورویہ کے باوجود اس پر دباؤ بڑھانے اور دھمکیاں دینے کی شدید مذمت کرتے ہیں اور بھارت اور اس کے حماتیوں کو متنبہ کرتے ہیں کہ پاکستان صرف چودہ کروڑ عوام کا ملک نہیں بلکہ چودہ کروڑ مجاہدین کی ایک موثر ایٹمی قوت، قلعۂ اسلام اور دنیا بھر کے ایک ارب سے زائد مسلمانوں کی مسلمہ نمائندہ اسلامی نظریاتی مملکت ہے۔ علامہ نورانی نے کہا کہ بھارت کو اقوام متحدہ کی سلامتی کونسل کا مستقل رکن بنانے والی مہم جوئی کی بھی مذمت کی، انہوں نے کہا کہ جو ملک سلامتی کونسل کی قراردادوں کو مسلسل نظر انداز کرے اور ان کا مذاق اڑائے وہ کسی طرح بھی اس کا مستقل رکن بننے کا اہل نہیں ہے بلکہ ایسے ملک کی رکنیت منسوخ کردینی چاہیے۔

(نوائے وقت کراچی، 9-1-2002)



کتاب ''علامہ شاہ احمد نورانی اور عالم اسلام'' ملنے کے پتے

★ دارالعلوم جامعہ نظیریہ (ضلع باغ، آزاد کشمیر)	رابطہ: 0333-9415637
★ مرکزی جامع مسجد غوثیہ (شہید گلہ، آزاد کشمیر)	رابطہ: 0345-3902118
★ داداجی بک ڈپو (کھائی گلہ، آزاد کشمیر)	رابطہ: 0345-5934742
★ دارالعلوم محمدیہ غوثیہ (کچہری راولاکوٹ، آزاد کشمیر)	رابطہ: 0343-5727042
★ دارالعلوم حنفیہ رضویہ (ہجیرہ، آزاد کشمیر)	رابطہ: 0346-5487774
★ دارالعلوم محمدیہ غوثیہ (کہوکوٹ، آزاد کشمیر)	رابطہ: 0355-7104381
★ جامعہ دارالعلوم برکاتیہ (مظفرآباد، آزاد کشمیر)	رابطہ:



باب ششم

افغانستان

باب ششم

افغانستان

دل کھول کر افغان بھائیوں کی مدد کی جائے:

جمعیت علماء پاکستان کی سپریم کونسل ورلڈ اسلامک مشن اور ملی یکجہتی کونسل چیئر مین مولانا شاہ احمد نورانی کی زیر صدارت کراچی ڈویژن کا اجلاس منعقد ہوا۔ اجلاس میں امریکی امداد اور اسلام دشمن قوتوں کی غنڈہ گردی اور افغانستان پر بلا جواز پابندی پر غور وخوض کیا گیا۔ اجلاس سے خطاب کرتے ہوئے مولانا شاہ احمد نورانی نے کہا کہ اگر امریکا افغانستان کو تر نوالہ سمجھتا ہے تو یہ اس کی سب سے بڑی غلطی ہوگی۔ انہوں نے کہا کہ امریکا، اقوام متحدہ اور استعماری قوتوں نے افغانستان اور بیشتر مسلم ممالک میں معاشی ناکہ بندی کے جرم کا ارتکاب کیا ہے۔ پاکستانی عوام افغانی بھائیوں کی ہر طرح مدد کرنے کو تیار ہیں، مولانا نورانی نے کراچی ڈویژن کو ہدایت کی کہ وہ افغان بھائیوں کی امداد کے سلسلے میں فوری طور پر میدان عمل میں آجائیں۔

(نوائے وقت کراچی، 21-1-2001)

افغان پالیسی میں تبدیلی کے بجائے افغان بھائیوں کی کھلی حمایت کا اعلان کیا جائے:

مولانا شاہ احمد نورانی نے راولپنڈی پریس کلب کے پروگرام ''میٹ دی پریس'' سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ مذہبی جماعتوں اور جہادی تنظیموں سے محاذ آرائی کس طور پر بھی حکومت اور خود وزیر داخلہ کے فائدے میں نہیں ہے۔ حکومت افغان پالیسی میں تبدیل کے بجائے افغان بھائیوں کی کھلی حمایت کا اعلان کرے اور مسئلہ کشمیر پر مذاکرات کے انتظار میں وقت ضائع کرنے کے بجائے جہادی عمل میں رکاوٹ بننے سے باز رہے۔ علامہ نے کہا کہ ملک میں اس وقت کشمیر اور افغانستان ایسے کھاتے ہیں جس کے لیے آج پوری قوم

بے چین ہے۔ افغانستان نے ہمیشہ بیرونی جارحیت کا مقابلہ کیا جو روس کے بعد امریکا سے مقابلے کے لیے بظاہر آمادہ ہے۔ افغانستان میں قائم طالبان حکومت نے ملک میں امن قائم کیا جب کہ اس سے قبل حکومتیں خانہ جنگی کروا رہی تھیں۔ انہوں نے کہا کہ بھارت جیسے ازلی دشمن سے مقابلے کے ساتھ یہ بات باعث اطمینان ہے کہ ہماری پشت پر افغانستان موجود ہے، جہاں کچھ اسلامی نظام قائم ہے۔ افغانستان پر عائد پابندیوں اور بائیکاٹ کا مقصد دراصل پاکستان کے خلاف سازش ہے تا کہ پاکستان کو ایٹمی قوت بننے کی سزا دی جائے۔

(روزنامہ اساس، 18 فروری 2001ء)

عالم اسلام کی ہمدردیاں افغان بھائیوں کے ساتھ ہیں:

علامہ شاہ احمد نورانی سے ورلڈ اسلامک مشن کے دفتر صدر کراچی میں افغانستان کے قونصل جنرل مولوی رحمت اللہ کا کازادہ اور مولوی کلیم اللہ اسماعیل زئی نے ملاقات کی اور افغانستان پر امریکی پابندیوں سے پیدا ہونے والی مشکلات کا تذکرہ کیا اور بتایا کہ ان پابندیوں کے باعث افغانستان میں خوراک اور ادویات کی شدید قلت پیدا ہوگئی ہے جس کی وجہ سے لوگ پڑوسی ملک ہجرت پر مجبور ہیں۔ مولانا نورانی نے ان سے گفتگو کرتے ہوئے فرمایا کہ پاکستان اور دنیا بھر کے مسلمانوں کی ہمدردیاں افغان بھائیوں کے ساتھ ہیں اور وہ اس پابندی کی خلاف ورزی کرتے ہوئے دنیا بھر میں موجود افغان سفارت خانوں کو خوراک اور ادویات اور عطیات سے بھر دیں گے اور افغانستان پر امریکی پابندی کو غیر مؤثر ثابت کریں گے۔ انہوں نے کہا کہ روس کی طرح امریکا بھی ٹکڑے ٹکڑے ہو جائے گا، جس کا آغاز ہو چکا ہے۔ اس موقع پر افغان قونصل جنرل نے مولانا نورانی کو افغانستان کے دورے کی دعوت بھی دی جو مولانا نورانی نے قبول کر لی۔

(نوائے وقت کراچی، 26-1-2001)

افغانستان میں جہاد کی ذمہ داری قبول کرتے ہیں:

مولانا شاہ احمد نورانی نے متحدہ مجلس عمل کے زیر اہتمام دفاع پاکستان کانفرنس کراچی پریس کلب کے بیک یارڈ میں اپنے صدارتی خطاب میں کہا ہے کہ دینی قوتیں متحد

ہو کر سیکولر اور ان کے ایجنٹوں کو شکست دیں گی۔ عالمی اتحاد کے مقابلے میں دینی جماعتوں کا متحد ہونا نیک شگون ہے۔ پاکستان کے اسلامی آئین کو ختم کرنے کی اجازت نہیں دی جائے گی۔ مولانا نورانی نے کہا کہ افغانستان میں ہزاروں افراد کو مروانے میں ملوث دینی جماعتوں سے باز پرس کرنے کے بارے میں صدر پرویز مشرف کی تقریر کا حوالہ دیے بغیر کہا کہ افغانستان میں جہاد کا سلسلہ نیا نہیں ہے دسمبر 1979ء میں جب روسی فوجیں افغانستان میں داخل ہوئیں اس وقت مقتدر علماء کرام نے کمیونسٹ لادین اور اسلام دشمن روس کو افغانستان سے نکالنے کے لیے جہاد شروع کرنے کا فیصلہ کیا۔ حکومت کی مختلف ایجنسیاں اور پاکستان کے عوام جہاد میں شامل ہو گئے افغانستان اور پاکستان کے مجاہدوں نے روس کو ذلت آمیز طریقے سے نکلنے پر مجبور کیا۔ سزائیں دینی ہیں تو 1979ء سے ان حکمرانوں اور ایجنسیوں کو سزا دینی چاہیے جنہوں نے پاکستان سے مجاہدین کے قافلے افغانستان روانہ کیے۔ انہوں نے کہا کہ پروپیگنڈا کیا جا رہا ہے کہ دینی جماعتوں نے مسلمانوں کو اکسا کر اللہ کے نام پر بھیجا اور ان کو مروایا تاکہ وہ اللہ تعالیٰ کے دین کی سربلندی کے لیے شہید ہوں۔ عالمی دہشت گرد اور اسلام دشمن امریکا کا مقابلہ کرنے کے لیے لاکھوں افغان مجاہدین اُٹھ کھڑے ہوئے، دینی جماعتوں نے ان مجاہدوں کا ساتھ دیا، دینی جماعتیں افغانستان میں جہاد کی ذمہ داری قبول کرتی ہیں، کیونکہ شہادت مطلوب و مقصودِ مومن ہے، شہید کی موت قوم کی حیات ہے۔ مگر جنہوں نے کراچی اور حیدر آباد اور سکھر میں نوجوانوں کو اللہ اور اس کے رسول کے نام سے ہٹا کر علاقے اور نسل کے نام پر لسانی تنظیموں کے لیے آپ کیا سزا مقرر کرتے ہیں؟ انہوں نے کہا کہ افغانستان کو وقتی مشکل حالات سے گھبرانا نہیں چاہیے۔ افغانستان میں جو کچھ ہوا اس کی راکھ سے سحر پھوٹے گی۔ انہوں نے کہا کہ پاکستان کی مسلح افواج کا نعرہ ایمان، تقویٰ اور جہاد ہے اسی فوج سے سلطان محمود غزنوی اور سلطان شہاب الدین غوری اٹھیں گے۔ کشمیر، فلسطین، بوسنیا، چیچنیا، فلپائن اور برما میں مجاہدین کو فتح و نصرت سے ہمکنار کریں گے۔

(نوائے وقت کراچی، 2-2-2002)

افغانستان کی مدد کرنا ہمارا دینی و ملی فریضہ ہے:

جمعیت علماء پاکستان سربراہ علامہ شاہ احمد نورانی نے سیہون شریف میں صوبائی ''یارسول اللہ کانفرنس'' کے موقع پر جماعت اہلسنّت اور جمعیت علماء پاکستان میرواہ گورچانی کے عہدیداران سے بات چیت کرتے ہوئے کہا کہ امریکا افغانستان میں اپنی مرضی کی حکومت لانا چاہتا ہے جسے وہ اپنے دباؤ میں رکھ کر اپنے مفادات پورے کرا سکے، افغانستان کے عوام کی مرضی کے خلاف قائم ہونے والی حکومت اسلام اور پاکستان دشمن ثابت ہوگی۔ انہوں نے کہا کہ افغانستان سے ہمارا روحانی رشتہ ہے اس کے باشندوں کی مدد کرنا ہمارا دینی و ملی فریضہ ہے۔ انہوں نے کہا کہ گزشتہ صدی میں روس کی تباہی ہوئی اور اس صدی میں امریکا ٹکڑے ٹکڑے ہو کر رہے گا۔

(نوائے وقت کراچی، 27-10-2001)

بے گناہ افغانیوں پر امریکی بمباری نا قابل برداشت ہے:

علامہ شاہ احمد نورانی نے سنی تحریک کی جانب سے مظلوم افغان مسلمانوں کے لیے مرکزی امدادی مہم میں جمع اشیاء کی ٹرکوں کے ذریعے افغانستان روانگی کے وقت امدادی کیمپ پر خطاب کرتے ہوئے کہا کہ یہ امدادی سامان میرے اندازے کے مطابق چالیس لاکھ روپے کی امداد ہے، اگر ان جذبوں کے ساتھ تمام مسلمان امریکا کی جارحیت کے خلاف اٹھ کر مظلوم افغان مسلمانوں کی امداد کریں تو امریکا اور ان کے اتحادیوں کی تمام تر کوششوں کے باوجود افغانستان کے عوام کے حوصلے پست نہیں ہوں گے۔ اس موقع پر سنی تحریک کے سربراہ محمد عباس قادری نے کہا کہ ہم نے مظلوم مسلمانوں کے دکھ درد اور تکالیف میں ساتھ دینے کا عزم کر رکھا ہے۔

(نوائے وقت کراچی، 12-11-2001)

افغانستان مجاہدین کی بستی اور ولیوں کا مسکن ہے:

مولانا شاہ احمد نورانی نے مسجد سبحانی لیاری کراچی میں نماز جمعہ کے اجتماع سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ روح جہاد کو مردہ کرنے والے لوگ اللہ کے دشمن ہیں اور جو وزیر

یہ کہتا ہے کہ جہاد فساد ہے وہ امریکا کی بولی بول رہا ہے۔ انہوں نے کہا کہ تاریخی اعتبار سے افغانستان مجاہدین کی بستی اور ولیوں کا مسکن ہے۔ شہاب الدین غوری اور محمود غزنوی نے جہاد کے ذریعے برصغیر میں اسلام پھیلایا جب کہ حضرت داتا گنج بخش علی ہجویری اور حضرت خواجہ معین الدین چشتی نے چراغ اسلام کو روشن کیا۔ انہوں نے کہا کہ اسلام کی بنیاد پانچ ارکان پر ہے اور حج ان میں سے ایک رکن ہے اور حج کا مقصد یہ ہے کہ روئے زمین کے مسلمان ایک جگہ جمع ہو جائیں جہاں کالے، گورے، امیر، غریب، شاہ اور گدا کی کوئی تفریق نہیں۔ مولانا نورانی نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ کی امت کشمیر میں تڑپ رہی ہے اور مسلمان حکمران امت مسلمہ کا قتل عام دیکھ رہے ہیں اور ہندوستان کے خلاف آواز اٹھاتے ہوئے ڈرتے ہیں، چیچنیا کے 15 لاکھ مجاہدین 30 کروڑ روسی فوجیوں سے جہاد کر رہے ہیں۔ فلسطین کے غیرت مند مسلمان بچے یہودیوں کے ٹینکوں پر پتھر برسا رہے ہیں لیکن آج کے عیش پرست حکمران جہاد کرنے سے ڈرتے ہیں اور اپنے تحفظ کے لیے امریکی فوجیوں کا سہارا لیتے ہیں۔

(روزنامہ جرأت کراچی، 24-2-2001)

افغانستان میں شکست عارضی ہے:

مولانا شاہ احمد نورانی نے فلیٹ کلب میں دیے گئے افطار ڈنر سے قبل محفلِ درسِ قرآن سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ عیسائیوں یہودیوں سے ہماری جنگ ساڑھے چودہ سو سال سے جاری ہے جو 17 رمضان المبارک کو شروع ہوئی اور فتح مسلمانوں کا مقدر بنی۔ انہوں نے کہا کہ افغانستان میں مسلمانوں کی شکست عارضی ہے۔ علامہ نورانی نے کہا کہ ہندوؤں سے ہماری جنگ کا آغاز محمد بن قاسم کے سندھ فتح کرنے اور راجا داہر کو عبرت ناک شکست دینے سے ہوا، اسلام سندھ کی سرزمین سے پھیلا۔ انہوں نے کہا کہ مسلمان شکست اور فتح کی پروا کیے بغیر جہاد کرتا ہے، کبھی صلاح الدین ایوبی اور یہود و ہنود کا رچرڈ آمنے سامنے ہیں اور کبھی بش اور عالم اسلام کے عظیم مجاہد اسامہ بن لادن آمنے سامنے ہوتے ہیں۔ عالم اسلام اور کفر کی جنگ حق و باطل کا معرکہ ہے۔ انہوں نے کہا کہ کربلا کا میدان

سمجھتا ہے اور مسلمان جہاد کر کے شہید اور غازی بنتے ہیں پھر اللہ تعالیٰ مسلمانوں کو فتح و نصرت عطا کرتا ہے۔

(نوائے وقت کراچی، 27-11-2001)

نہتے افغانوں پر امریکی بمباری مسلمانوں کے لیے لمحہ فکریہ ہے:

جمعیت علماء پاکستان کے سربراہ اور ملی یکجہتی کونسل کے چیئرمین علامہ شاہ احمد نورانی نے جے یو پی کے مرکزی سیکرٹری اور دیگر رہنماؤں کے ساتھ بات چیت کرتے ہوئے کہا کہ کشمیر کے مجاہدین ہندوستان کی قابض فوج کے خلاف تحریک آزادی کی جنگ لڑ رہے ہیں جو جہاد ہے اور اس کو جہاد سے تعبیر نہ کرنے والے گمراہی میں مبتلا ہیں۔ انہوں نے کہا کہ کشمیری مسلمانوں کے لیے حق خود ارادیت کے حصول کے لیے جدوجہد کرنا اور تحریک آزادی کی مدد کرنا عین عبادت ہے۔ مولانا نورانی نے کہا کہ اس وقت پاکستان کسی بھی انتشار اور افراتفری کا متحمل نہیں ہوسکتا، اس لیے ان کی جماعت لوٹ مار، انتشار اور جلاؤ گھیراؤ کی سیاست کی نہ تو حامی ہے اور نہ ہی ایسی کسی تحریک کا ساتھ دے گی، کیونکہ اس طرح پاکستان کی سلامتی داؤ پر لگ سکتی ہے اور ہمارا پڑوسی بھارت اس کا بھرپور فائدہ اٹھا سکتا ہے۔ انہوں نے کہا کہ افغانستان کے نہتے مسلمانوں پر امریکا اور اس کے اتحادیوں کی بمباری دنیا بھر کے مسلمانوں کے لیے لمحہ فکریہ ہے۔

(نوائے وقت کراچی، 24-10-2001)

عوام افغانستان پر لگائی گئیں امریکی پابندیاں توڑ دیں:

جمعیت علماء پاکستان کی سپریم کونسل کے چیئرمین مولانا شاہ احمد نورانی نے امریکا کے نائب وزیر خارجہ کے اس بیان پر کہ ''پاکستان میں این۔جی۔اوز کی سرپرستی اور حمایت جاری رکھیں گے۔'' تبصرہ کرتے ہوئے کہا ہے کہ ہمارا مؤقف درست ثابت ہوگیا کہ پاکستان میں این۔جی۔اوز امریکا اور یہودیوں کی درپردہ ایجنٹ کے طور پر کام کررہی ہیں۔ این۔جی۔اوز کے آقاؤں نے آج ان کی غلامی کی تصدیق کردی ہے، انہوں نے کہا کہ اب عوام کو ہوشیار ہوجانا چاہیے اور حکومتِ وقت کو بھی نوشتہ دیوار پڑھ لینا چاہیے۔ وہ

جامع مسجد امام اعظم ابوحنیفہ شاہ فیصل کالونی میں جمعہ کے اجتماع سے خطاب کر رہے تھے۔ مولانا شاہ احمد نورانی نے کہا کہ این۔ جی۔ اوز۔ کی آڑ میں اس ملک میں پھیلائی جانے والی فحاشی اور بے حیائی کے خلاف جدوجہد جاری رہے گی۔ انہوں نے عوام سے کہا کہ وہ افغانستان پر لگائی گئی امریکی پابندیوں کو توڑ دیں اور افغانستان کے سفارت خانے کو عطیات سے بھر دیں بحیثیت مسلمان افغانی مسلمانوں کی مالی اور اخلاقی امداد ہمارا قومی وملی فریضہ ہے اور افغانستان سے ہمارا روحانی رشتہ ہے۔

(روزنامہ نوائے وقت کراچی، 14-1-2001)

افغانستان کیلئے پاکستان میں مسلط کی گئی مانیٹرنگ ٹیموں کو فوری طور پر مسترد کر دینا چاہیے:

لاہور میں پریس کانفرنس سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ افغانستان کے لیے پاکستان میں مسلط کی گئی مانیٹرنگ ٹیموں کو فوری طور پر مسترد کر دینا چاہیے، کیونکہ اس سے پہلے ایران، عراق، قازقستان اور اسرائیل میں اپنی ہی مانیٹرنگ ٹیمیں اقوام متحدہ نے بھیجیں مگران ممالک نے ان کو مسترد کر دیا، ہمیں بھی جرأت ایمانی سے کام لیتے ہوئے ان کو نکال دینا چاہیے، کیونکہ یہ ٹیمیں اصل میں امریکا کے جاسوسی ادارے ہیں، ان کے وجود سے ہمارا دفاعی نظام دشمن کے پاس چلا جائے گا۔ انہوں نے کہا کہ فرقہ ورانہ فسادات برطانیہ اور آئر لینڈ میں ہو رہے ہیں جہاں پر رومن کیتھولک اور پروٹیسٹ عیسائی ایک دوسرے کو قتل کر رہے ہیں، مگر مغربی استعمار اس کا ذکر تک نہیں ہونے دیتے۔ پریس کانفرنس سے قبل قرارداد میں کہا گیا کہ پاکستان کی ماضی کی حکومتیں کشمیر کے مسئلہ کو صحیح طور پر بین الاقوامی فورم اور اقوام متحدہ میں اجاگر کرنے میں قطعاً ناکام رہی ہیں۔ ماضی کی حکومتوں کے زبانی دعوؤں اور حکمرانوں کے اعلانوں سے کشمیر کا مسئلہ حل نہیں ہو سکا۔ آگرہ کانفرنس میں موجودہ حکومت نے جس جرأت مندانہ طریقہ سے کشمیر کے مسئلے کو اٹھایا اور معذرت خواہانہ رویہ ترک کر کے کشمیریوں کو حق خود ارادیت دلانے میں مثبت کردار ادا کیا اور پاکستان کے وقار کو بلند کیا یہ اجلاس حکومت کے اس جرأت مندانہ اقدام کو تحسین کی نگاہ سے دیکھتا ہے۔ باوجود دونوں ملکوں کے سربراہی ملاقات کے ہندوستان اپنی ہٹ دھرمی سے باز نہیں آ رہا ہے اور کشمیر میں

مسلمانوں کی مسلسل نسل کشی کی جارہی ہے۔ جمعیت علماء پاکستان کا یہ اجلاس حکومت سے مطالبہ کرتا ہے کہ یہود و نصاریٰ کی خوشنودی کی بجائے عالم اسلام O.I.C. کا اجلاس طلب کر کے بھارت کو دہشت گرد ملک قرار دلوائے اور بھارت سے تجارتی بائیکاٹ کا اعلان کرے۔ تاکہ مسلم ممالک بھارت میں سرمایا کاری کو فوری طور پر ختم کریں۔

(ندائے اہلسنت ستمبر 2001)

دوسری قرارداد میں کہا گیا ہے کہ یہ اجلاس دوٹوک الفاظ میں مغربی سامراج کے ان عزائم کی مذمت کرتا ہے، جن کا مقصد اسلام کے فعال اور متحرک نظام حیات کی حیثیت کو کچل کر نام نہاد جمہوریت کے نام پر مادر پدر آزاد معاشرہ قائم کرنا ہے۔ بدقسمتی سے بعض ممالک اسلامیہ اور پاکستان میں مفاد پرست عناصر اور پیسا بٹورنے والی این جی اوز امریکی عزائم اور مفادات کے آلہ کار بنے ہوئے ہیں، مالی مفادات حاصل کرنے کے لیے ان کی زبانوں پر بھی بنیاد پرستی اسلامی سیرت، جہاد کو اسلامی دہشت گردی جیسے وہ متعصبانہ نام نہاد اصلاحات ہیں جو مغرب تخلیق کروا رہا ہے۔ یہ اجلاس ہنود اور یہود کی اس الزام تراشی کو یکسر مسترد کرتا ہے کہ کشمیر میں سرحد پار سے دہشت گردی کرائی جارہی ہے بلکہ یہودی نہتے فلسطینیوں پر جو ظلم بربریت اور دہشت گردی کا خونی ڈراما رچا رہے ہیں اور امریکا یہودیوں کی دہشت گردی کو تحفظ دے رہا ہے۔ یہ اجلاس حکومت پاکستان سے مطالبہ کرتا ہے کہ اسلامی ممالک کی کانفرنس طلب کر کے امریکا اور اسرائیل کو بین الاقوامی دہشت گرد قرار دلوائے۔ اجلاس اس بات کا بھی مطالبہ کرتا ہے کہ جس طرح انڈونیشیاء کے مٹھی بھر مشرقی تیمور کے عیسائیوں کو اقوام متحدہ کی نگرانی میں آزادی دلوائی گئی، اسی طرح کشمیر، فلسطین اور فلپائن میں اقوام متحدہ کی نگرانی میں حریت پسندوں کو آزادی دلوائی جائے۔

(ندائے اہلسنت ستمبر 2001)

افغانستان میں مذہبی بنیاد پر قتل عام کا خدشہ ہے:

علامہ شاہ احمد نورانی نے مدرسہ غوثیہ سکھر میں پریس کانفرنس سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ بھارت امریکا اور برطانیہ کی شہ پر جارحیت کر رہا ہے اور پاکستان کو سرحدی

دفاع میں الجھا کر امریکا اور اس کے اتحادی افغانستان، ترکمانستان، ازبکستان اور تاجکستان کے معدنی وسائل پر قبضہ کرنا چاہتے ہیں۔

علامہ نورانی نے کہا کہ افغانستان میں اتحادیوں کی کٹھ پتلی حکومت بن جانے کے بعد اب امریکی بمباری کا کوئی جواز نہیں، اس لیے صدر جنرل پرویز مشرف کو سختی کے ساتھ مطالبہ کرنا چاہیے کہ افغانستان پر بمباری فوری طور پر بند کردی جائے۔ انہوں نے کہا کہ افغانستان میں عیسائی افواج کو مقرر کر کے عیسائیت کی تبلیغ کی جاری ہے اور عیسائی مشنریز این جی اوز کے روپ میں مفلوک الحال اور فاقہ زدہ افغانوں کو دواؤں اور غذا کی آڑ میں عیسائیت کا لٹریچر تقسیم کرنے میں مصروف ہیں، انہوں نے کہا کہ اس اقدام سے افغانستان میں مذہبی بنیاد پر قتل عام بھی ہوسکتا ہے۔ نورانی میاں نے کہا کہ اگر قاعدے پڑھانے والوں کو اقتدار دیا جاتا تو 53 سال میں اتنی بے قاعدگیاں نہ ہوتیں۔

(جرأت کراچی، 11-1-2002)

حکومت امریکا کے اور عوام افغان بھائیوں کے ساتھ ہے:

مولانا شاہ احمد نورانی نے کچھی میمن مسجد صدر کراچی میں نماز جمعہ کے اجتماع سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ حکومت امریکا کے ساتھ ہے جب کہ پاکستان کے غیور عوام کے دل افغان بھائیوں کے ساتھ ہیں۔ انہوں نے کہا کہ امریکا کے منہ مسلمانوں کا خون لگ گیا ہے اور اب وہ دہشت گردی کا الزام لگا کر عراق پر حملہ کرنے کا بہانہ تلاش کررہا ہے۔ انہوں نے کہا کہ امریکا کی دہشت گردی اور غنڈہ گردی کے نتیجے میں عراق میں پانچ لاکھ مسلمان شہید ہوئے۔ امریکا، یہودیوں اور عیسائیوں نے بوسنیا میں ایک لاکھ چیچنیا میں ایک لاکھ اور سوڈان میں ایک لاکھ سے زائد مسلمان کو شہید کیا اور فرانس نے تحریک آزادی کے دوران 25 لاکھ سے زائد مسلمانوں کو شہید کیا۔ الجزائر میں 25 لاکھ سے زائد مسلمانوں کو شہید کیا گیا جب کہ ہندو کشمیر میں تحریک آزادی کے سلسلہ میں ایک لاکھ سے زائد مسلمانوں کو قتل عام کرچکا ہے۔

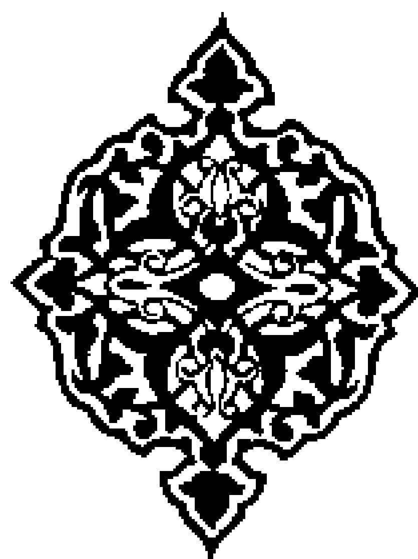
(نوائے وقت کراچی، 10-11-2001)

افغانوں کے ہاتھوں ذلت وخواری امریکا کا مقدر بنے گی:

علامہ شاہ احمد نورانی نے جامع مسجد حنفیہ عالمگیر بابر مارکیٹ لانڈھی کراچی میں نماز جمعہ کے اجتماع میں کہا کہ امریکا نے دہشت گردوں کے خلاف نہیں بلکہ اسلام کے خلاف جنگ چھیڑی ہے۔ اگر دہشت گردی کے خلاف جنگ ہوتی تو بچوں، بوڑھوں اور خواتین کو بمباری کر کے نہیں مارا جاتا اور عبادت گاہیں، ہسپتال، یتیم خانے محفوظ رکھے جاتے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ اللہ اور اس کے رسول کا حکم ہے کہ یہود ونصاریٰ کو دوست نہ بناو وہ نا قابل اعتبار ہیں۔ انہوں نے کہا کہ ہم پہلے مسلمان اور پھر پاکستانی ہیں، بے سروسامانی کے باوجود امریکا افغانیوں کے ہاتھوں شکست سے دوچار ہوگا اور ذلت وخواری اس کا مقدر بنے گی۔ مولانا نورانی نے کہا کہ پاکستان کی فوج اسلام کی فوج ہے۔ کشمیر میں بھارتی افواج کے مدمقابل مقابلہ کرنے والے بلاشبہ مجاہدین اسلام ہیں۔ وہ وقت قریب ہے کہ ہماری پاک افواج میں بھی شہاب الدین غوری، محمود غزنوی پیدا ہوں گے۔

(نوائے وقت کراچی، 3-11-2001)





باب ہفتم

عراق

باب ہفتم

عراق

عراق سے عالم اسلام کا روحانی، قلبی رشتہ و تعلق ہے:

علامہ شاہ احمد نورانی نے جے یو پی میرواہ گورچانی کے وفد سے جو آپ کو سینیٹر منتخب ہونے پر مبارک باد دینے آیا تھا سے گفتگو کرتے ہوئے کہا کہ عالم اسلام کے مسلمانوں کا روحانی قلبی رشتہ و تعلق عراق سے ہے، جہاں پر حضرتِ علی، امام حسین، امام اعظم ابوحنیفہ، حضرت سیدنا شیخ عبدالقادر جیلانیؒ سمیت ہزاروں صحابہ کرام اور بزرگ ہستیاں مدفون ہیں، لہٰذا پاکستان کے غیور اور اسلام پسند عوام عراقی عوام کے ساتھ ہیں اور ان سے اظہار یکجہتی کرتے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ امریکا عراق پر آتش و آہن، بارود اور آگ کی بارش کرنے کی تیاری کر رہا ہے ایسے نازک مرحلے پر عالم اسلام متحد و منظم ہو کر اسلامی رشتہ کے تحت عراق کا بھرپور ساتھ دے، انہوں نے کہا کہ حالات اور وقت نے ثابت کر دیا ہے کہ امریکا مسلمانوں کا سب سے بڑا دشمن اور عالمی دہشت گرد ہے۔

(نوائے وقت کراچی، 6-3-2003)

عراق کے عوام نے اس صدی میں کربلا کی تاریخ زندہ کر دی ہے:

پشاور میں ملین مارچ سے خطاب فرماتے ہوئے مجلس عمل کے قائد علامہ شاہ احمد نورانی نے کہا کہ عراق کے مجاہدین عراق کو اسی طرح امریکا کا قبرستان بنا کر رکھ دیں گے جس طرح افغانستان کے مجاہدین نے افغانستان کو سوویت یونین کا قبرستان بنا کر اس کے ٹکڑے ٹکڑے کر دیئے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ آج عراق کی سرزمین پر آگ اور لوہے کی بارش ہو رہی ہے عراق کی مقدس سرزمین پر لوگ خاک و خون میں نہا رہے ہیں مکانات وحشیانہ بمباری سے تباہ ہو رہے ہیں اور عراقی مجاہدین جو کردار ادا کر رہے ہیں وہ کردار حسینی ہے۔ عراق کے عوام نے اس صدی میں کربلا کی تاریخ کو زندہ کر دیا ہے اور وہ حسینی لشکر بن کر آج

کے یزید اور فرعون کے سامنے ڈٹ گئے ہیں اور جس طرح بے سرو سامان افغان مجاہدین نے افغانستان کو ایک سپر طاقت (سوویت یونین) کا قبرستان بنا کر رکھ دیا تھا اسی طرح عراق بھی امریکا کا قبرستان ثابت ہوگا۔ انہوں نے کہا کہ امریکا جارح ہے اور دہشت گرد ہے اسے عراق کی سرزمین سے نکل جانا چاہیے، حکومت پاکستان اقوام متحدہ میں کہے کہ امریکا جارح ہے لہٰذا جارحی کی حیثیت سے امریکا پر اقتصادی پابندیاں لگائی جائیں۔

فرانسیسی خبر رساں ایجنسی کے مطابق اب تک پاکستان میں ہونے والا سب سے بڑا امریکا مخالف مظاہرہ تھا۔ (مرتب)

(نوائے وقت کراچی، ۔31-3-2003)

عراقی مجاہدین کربلا کی سرزمین پر حسینی کردار ادا کر رہے ہیں:

علامہ شاہ احمد نورانی نے مری روڈ راولپنڈی میں تنظیم علمائے ضیاء العلوم (العالمی) کے زیر اہتمام تحفظ کربلا و بغداد ریلی کے ہزاروں شرکاء سے خطاب فرماتے ہوئے کہا کہ عراقی مجاہدین کربلا کی سرزمین پر حسینی کردار ادا کر رہے ہیں اور ان کے پیچھے روحانی قوت لڑ رہی ہے۔ مسلمان اللہ تعالیٰ کو سپر طاقت سمجھتے ہیں جس طرح افغانستان سوویت یونین کا قبرستان بنا تھا اسی طرح عراق امریکا کا قبرستان بنے گا۔ جس طرح پچھلی صدی میں سوویت یونین ٹکڑے ٹکڑے ہوا تھا اسی طرح اس صدی میں امریکا ٹکڑے ٹکڑے ہوگا۔

مولانا نورانی نے کہا کہ اسرائیل کا منصوبہ مدینہ منورہ پر قبضہ کرنا ہے۔ بغداد پر قبضہ سے بات ختم نہیں ہوگی، اس لیے امت مسلمہ کو امریکا کے ہاتھوں کو روکنا ہوگا۔ ہم پہلے پاکستانی نہیں بلکہ مسلمان ہیں۔ ہم کربلا کے واقعات چودہ سو سال سے سن رہے ہیں اس صدی کی کربلا پھر برپا ہے۔ عراق میں حق و باطل کی کشمکش میں اسلام پھر زندہ ہوگا۔

(نوائے وقت کراچی/جانباز کراچی، 2-9-2003)

عراق امریکا کا قبرستان بن جائے گا:

علامہ شاہ احمد نورانی نے جے یو پی مری روڈ کے زیر اہتمام تحفظ کربلا و بغداد ریلی سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ پوری دنیا میں سپر پاور صرف اللہ تعالیٰ ہے امریکا کا غرور اور

تکبر عراقی عوام اور افواج خاک میں ملا دیں گی۔ بہت جلد عراق امریکا کا قبرستان بن جائے گا۔ امریکا افغانستان کی طرح اب عراق میں بھی پھنس گیا ہے، کامیابی عراق کے شیر دل عوام اور فوج کی ہوگی۔ پوری قوم عراقی عوام کے ساتھ کھڑی ہے۔

(روزنامہ ریاست اخبار کراچی، 29-3-2003)

عراق پر حملہ امریکا کے لیے موت ثابت ہوگا:

ملک کی ممتاز سیاسی رہنماؤں نے عراق پر ممکنہ امریکی جارحیت کی شدید مذمت کرتے ہوئے کہا کہ یہ حملہ پوری دنیا کے امن کے لیے خطرہ ہے، یہ حملہ امریکا کے لیے موت ثابت ہوگا۔ متحدہ مجلس عمل کے سربراہ سینئر علامہ شاہ احمد نورانی نے عراق کے حوالے سے کہا کہ عالم اسلام کو جو چیلنج درپیش ہیں وہ پورے مسلمانوں کے لیے لمحہ فکریہ ہیں۔ امریکا عراق پر آتش و آہن بارود اور آگ (میزائلوں) کی صورت میں بارش کرنے کی تیاریوں میں مصروف ہے۔ ایسے نازک حالات میں امریکا کے ناپاک منصوبوں کو صرف مسلمانوں کے اتحاد سے ہی ناکام بنایا جاسکتا ہے۔

(نوائے وقت کراچی، 20-3-2003)

عراق پر حملے سے پوری دنیا کا امن خطرے میں پڑ سکتا ہے:

متحدہ مجلس عمل کے سربراہ علامہ شاہ احمد نورانی نے ایک انٹرویو میں اظہار خیال کرتے ہوئے کہا کہ قومی اسمبلی کا اجلاس بلایا جائے اور خارجہ پالیسی اور امریکا سے تعلقات پر نظر ثانی کی جائے۔ انہوں نے کہا کہ مجلس عمل عراق کے خلاف فوجی کاروائی کو غلط تصور کرتی ہے اور اگر امریکا نے اپنا ارادہ ترک نہ کیا تو متحدہ مجلس عمل اس سلسلے میں عالمی سطح پر اٹھنے والی ہر تحریک کا ساتھ دے گی۔ انہوں نے کہا کہ اقوام متحدہ کو امریکا کی یکطرفہ جارحانہ پالیسی کا نوٹس لینا چاہیے۔ انہوں نے کہا کہ امریکا کا بغل بچہ اسرائیل فلسطین میں ہے اور بے گناہ مسلمانوں پر ظلم کے پہاڑ توڑ رہا ہے۔ امریکا کا دوسرا دوست بھارت کشمیر میں حق خود ارادیت کا مطالبہ کرنے والوں کو دہشت گردی کا نشانہ بنا رہا ہے۔ کیا یہ صورت حال امریکا اور اس کے اتحادی ممالک کو نظر نہیں آتی انہوں نے کہا کہ ایک منظم سازش کے تحت مسلمانوں کو دہشت گرد

قرار دیا جا رہا ہے، حالانکہ امریکا خود دنیا کا سب سے بڑا دہشت گرد ملک بن چکا ہے۔
(نوائے وقت، 29-1-2003)

علماء امریکی دہشت گردی پر خاموش نہیں بیٹھیں گے:

علامہ شاہ احمد نورانی نے جماعت اہلسنّت کے ایک وفد سے بات چیت کرتے ہوئے کہا کہ علماء امریکی دہشت گردی پر خاموش نہیں بیٹھیں گے ملک بھر سے علماء ومشائخ کا ایک جگہ جمع ہونا انقلاب نظام مصطفیٰ کا پیش خیمہ ہوگا۔ قومی علماء مشائخ کنونشن جذبہ علم وعمل کو منفرد تاریخ رقم کرے گا۔ انہوں نے کہا کہ علماء حق عالم اسلام کی زبوں حالی پر خاموش تماشائی نہیں بن سکتے۔ عراق کے مسلمانوں سے ہماری دینی وروحانی وابستگی ہے ہم کسی قیمت پر مشکل وقت میں ان کو تنہا نہیں چھوڑ سکتے۔ مولانا نورانی نے کہا کہ امریکا مسلم امہ کو تباہ کرنا چاہتا ہے۔ بہت جلد مسلمانوں کی صفوں سے محمود غزنوی اور صلاح الدین ایوبی جیسے کردار پیدا ہوں گے اور امریکا ٹکڑے ٹکڑے ہو جائے گا۔ انہوں نے زور دیا کہ علماء اپنے حجروں اور مشائخ آستانوں سے باہر نکلیں اور وقت کے چیلنجز کا مقابلہ کریں ورنہ تاریخ ان کو کبھی معاف نہیں کرے گی۔
(نوائے وقت کراچی، 26-2-2003)

پاکستانی فوج کرائے کی نہیں، عراق بھیجا تو سخت مزاحمت کریں گے:

علامہ شاہ احمد نورانی نے مینار پاکستان لاہور کے سبزہ زار میں جے یو پی پنجاب کے خادمین کنونشن سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ جنرل پرویز مشرف نے امریکا کے کہنے پر القاعدہ اور طالبان کے خلاف ایک لاکھ اسی ہزار فوج مغربی سرحد پر تعینات کر کے ملک کو بھارتی فوج کے رحم وکرم پر چھوڑ دیا ہے۔ پاکستانی فوج امریکیوں کو حفاظت کے لیے نہیں بنی، اگر حکومت نے عراق میں فوج بھجوانے کا فیصلہ کیا تو ہم سخت مزاحمت کریں گے۔ انہوں نے کہا کہ میں آج ہی کشمیر کے دورے سے واپس آیا ہوں لائن آف کنٹرول پر صورتحال انتہائی تشویش ناک ہے بھارتی فوج وقفہ وقفہ سے گولہ باری جاری رکھے ہوئے ہے، خاص طور پر وادی نیلم میں بہت زیادہ حالات خراب ہیں۔ مولانا شاہ احمد نورانی نے کہا کہ ملکی حالات خراب ہیں فوج کل وقتی چیف آف آرمی اسٹاف سے محروم ہے۔ جہاد کے بارے میں کیے

گئے ایک سوال کے متعلق انہوں نے کہا کہ جہاد کی تربیت تو ہر جمعہ کو ہوتی ہے۔

(روزنامہ دن کراچی، 5-10-2003)

امریکا ہمیں نہ ملنے والے F-16 طیاروں سے عراق پر حملہ کی تیاری کر رہا ہے:

علامہ شاہ احمد نورانی نے جامع مسجد عثمان غنی کہکشاں کلفٹن میں نماز جمعہ کے اجتماع سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ اسلام نور ہے اور نور پھیلاتا ہے۔ امریکا اسلام کو مٹانے کی جتنی بھی کوشش کرے سب ناکام ہو جائے گا یہ اسلام کی صدی ہے۔ امریکا ٹکڑے ٹکڑے ہو کر رہے گا۔ اسلامی ممالک کی خارجہ پالیسی کی تشکیل کس طرح کی جائے گی یہ قرآن مجید میں موجود ہے لیکن مسلم حکمران اس پالیسی پر عمل نہیں کرتے جس کی وجہ سے آج اسلامی ممالک مشکلات کا شکار ہیں۔ انہوں نے کہا کہ ہم ابھی تک امریکا سے اپنی مرضی کے ہتھیار نہیں خرید سکے جن ایف 16 طیاروں کی نقد رقم امریکا کو دی گئی تھی وہ نہیں ملے گی، اب وہ ہوئی جہاز ترکی کے ہوائی اڈوں پر پہنچ گئے ہیں اور عراق پر حملہ کی تیای کر رہے ہیں، ہوائی جہازوں کے بجائے سویابین آئل اور گندم دینے کی باتیں ہو رہی ہیں۔ جو کل تک امریکا کے دوست ملک تھے آج دہشت گرد ملکوں کی فہرست میں شامل ہیں۔ مسلمانوں کے دشمنوں کی نشاندہی قرآن مجید نے کر دی ہے اس لیے مسلمانوں کو اپنے تحفظ کا منصوبہ بنانا چاہیے اور یہودی سازشوں کا مقابلہ کرنے کے لیے ہر وقت تیار رہنا چاہیے ملک میں ایسی حکومت قائم ہونی چاہیے جو شہاب الدین غوری، احمد شاہ ابدالی اور محمود غزنوی کی طرح ہر وقت سازشوں کا مقابلہ کرنے کے لیے تیار رہے۔

(نوائے وقت کراچی، 18-1-2003)

صدام نے بش کی کال نہ سنی 21 روز مقابلہ کیا ہمارے حکمران ایک کال پر بے بس ہو گئے:

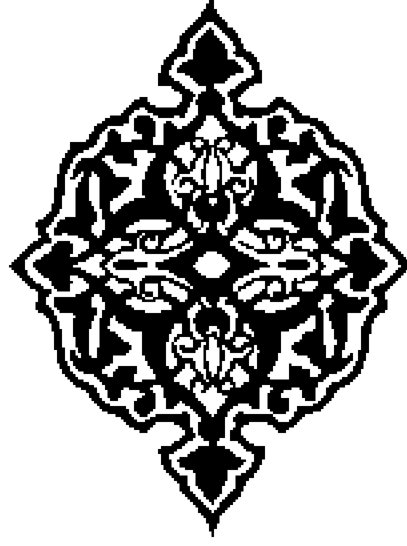
علامہ شاہ احمد نورانی نے کراچی کے مقامی ہال میں قاضی حسین احمد کی طرف سے پروفیسر غفور احمد کے اعزاز میں دیے گئے استقبالیہ سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ امریکا جارحیت کے ذریعے مسلمانوں کی نسل کشی کر رہا ہے امریکا اس وقت ایک خونخوار درندے کا کردار کر رہا ہے ہم اس کا یہ چہرہ ویت نام، افغانستان، عراق اور دیگر ممالک میں دیکھ چکے ہیں اس کے انسانیت پر مظالم سب کے سامنے ہیں۔ امت مسلمہ کے خلاف ایک بڑا محاذ بن چکا ہے

انہوں نے کہا کہ روس کے خاتمے کے بعد یہ واضح ہو گیا کہ اسلام مد مقابل ہے اور امریکی صدر بش جو کام کر رہے ہیں وہ صلیبی مقاصد کو پورا کرنے کے لیے کر رہے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ تیل کی جنگ دور کی بات ہے یہ سب کچھ عظیم تر اسرائیل کا قیام اور مسلمانوں کے وسائل پر قبضے کے لیے ہو رہا ہے۔ انہوں نے کہا کہ صدام حسین نے بش کی فون پر دھمکی نہیں سنی اور 21 دن تک مقابلہ کیا جب کہ ہمارے حکمران ایٹمی قوت ہونے کے باوجود بھی ایک کال پر ڈھیر ہو گئے۔ انہوں نے کہا کہ ہم فوج میں ایسے لوگ دیکھنا چاہتے ہیں جو محمود غزنوی جیسے ہوں۔
(نوائے وقت کراچی، 13-4-2003)

خلیج کے بحران میں نجدیوں، عیسائیوں اور یہودیوں نے مل کر عراق پر آگ برسائی:

آپ نے خلیج کے بحران میں دیکھا کہ نجدیوں نے عیسائیوں اور یہودیوں سے مل کر جو کچھ کیا وہ تو کیا، لیکن نجدیوں نے یہودیوں کو بلوا کر ان کو طوائفیں دیں، شرابیں پلوائیں اور کہا کہ جاؤ اور ہوائی جہاز میں بیٹھ کر بغداد پر بمباری کر کے اسے تباہ کر دو۔ جنگ میں ہم لوگ خبریں سنتے تھے تو بے چین ہوتے تھے کہ جنگ ہو رہی ہے پتا نہیں بغداد پر کیا گزر رہی ہے آپ جانتے ہیں کہ چالیس رات مسلسل عراق پر بمباری رہی اور آگ برستی رہی اس دوران لوگ سوچتے تھے کہ بغداد نہیں رہے گا اینٹ سے اینٹ بج جائے گی، لیکن جب جنگ ہوئی میں وہاں گیا تو فضائی راستہ بند تھا بائی روڈ گئے وہاں جا کر دیکھا تو بغداد سلامت تھا۔ حالانکہ نام نہاد خادم الحرمین کہتے تھے کہ یہودیو! بغداد کو تباہ کر دو، بالکل ملیامٹ کر دو، یہ مشرکین کا گڑھ ہے صفایا کر دیا جائے، ان کے نزدیک یہ مشرکوں کا گڑھ اس لیے ہے کہ یہاں بغداد شریف میں سیدنا عبدالقادر جیلانی کا مزار شریف واقع ہے، اسی مزار شریف اور اس کے چاہنے والوں کو مٹانے کے لیے نجدیوں کی خواہش پر امریکی، برطانوی، جرمنی اور فرانسیسی جہاز چالیس روز تک بغداد پر بمباری کرتے رہے اور آگ برساتے رہے، لیکن الحمدللہ غوث اعظم کا مزار ویسے کا ویسا ہے آج بھی وہاں جا کر دیکھا جا سکتا ہے۔ برطانیہ روس اور جرمن کی جنگ میں چھ سال میں اتنا گولہ بارود نہیں پھینکا گیا جتنا چالیس دن میں بغداد پر پھینکا گیا۔
(مولانا نورانی کی بارہ تقریریں ص 60,59,58)





باب ہشتم

فلسطین

باب ہشتم

فلسطین

فلسطین کا مسئلہ حل کرنے کے لیے عالم اسلام کو امریکی ایجنٹوں سے نجات حاصل کرنا ہوگی:

علامہ شاہ احمد نورانی نے میر پور آزاد کشمیر میں نوائے وقت سے بات چیت کرتے ہوئے کہا کہ اسلام آباد میں چرچ میں ہونے والی دہشت گردی پر تشویش کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ بھارتی گجرات میں 25 سے زائد چرچ نذر آتش کیے گئے اور پادریوں کو زندہ جلایا گیا، ان واقعات سے توجہ ہٹانے کے لیے اسلام آباد میں ہونے والی دہشت گردی میں ''را'' ''موساد'' اور سی آئی اے کی ملی بھگت اور سازش کو نظر انداز نہیں کیا جا سکتا۔

مولانا نورانی نے کہا کہ فلسطین امت مسلمہ کے لیے چیلنج کی حیثیت رکھتا ہے فلسطین کے مسئلے کو حل کرنے کے لیے ہمیں عالم اسلام کی قیادت کو بدلنا ہوگا، جب کہ امت مسلمہ کو درپیش دوسرے مسائل بھی حل ہو سکیں گے۔

(نوائے وقت کراچی، 2-4-2002)

اسرائیل امریکا کی سرپرستی میں فلسطین میں مسلمانوں کا قتل عام کر رہا ہے:

ملی یکجہتی کونسل کے سربراہ علامہ شاہ احمد نورانی نے مقامی ہوٹل میں امام اعظم'' سیمینار کے بعد صحافیوں سے گفتگو کرتے ہوئے کہا کہ جنرل پرویز مشرف کے اردگرد ورلڈ بینک کے تنخواہ دار ہیں اور یہودیوں اور عیسائیوں کے ایجنٹوں نے اُن کا گھیراؤ کر رکھا ہے۔ انہوں نے کہا کہ مجھے جنرل مشرف سے ملاقات کا کوئی شوق نہیں اور نہ ہی میں نے انہیں درخواست دی ہے۔ لہٰذا جنرل مشرف سے پوچھیں کہ وہ مجھ سے ملاقات کرنا چاہتے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ فلسطین پر اسرائیلی حملہ کی پرزور مذمت کرتے ہیں۔ مولانا نورانی نے کہا کہ اسرائیل اور امریکا کی سرپرستی میں فلسطینی مسلمانوں کا قتل عام کیا جا رہا ہے۔ انہوں نے کہا کہ امریکا کو اسرائیل سے اوسلو معاہدہ پر عمل درآمد کروانا چاہیے اور تمام عالم اسلام کو امریکا اور

یہودیوں کا بائیکاٹ کرنا چاہیے۔

(نوائے وقت کراچی،15-10-2000)

اسرائیل کو تسلیم کرنا گویا بیت المقدس پر اس کے قبضے کو تسلیم کرنا ہے:

متحدہ مجلس عمل کے سربراہ علامہ شاہ احمد نورانی نے کہا کہ اسرائیل کو تسلیم نہیں کرنے دیں گے۔ مسئلہ کشمیر صرف اقوام متحدہ کی قراردادوں کے مطابق حل ہوسکتا ہے۔ مولانا نورانی اسلام آباد میں وائس آف امریکا کو انٹرویو دیتے ہوئے یہ باتیں کررہے تھے۔ انہوں نے کہا کہ صدر کے دورہ امریکا کے بارے میں کہ تین ارب ڈالر کا کوئی خاص فائدہ نہیں، کیوں کہ یہ بھی کانگریس کی منظوری سے مشروط ہے جب کہ ہمارے تارکین وطن ہر سال ساڑھے تین ارب ڈالر بھیجے ہیں، یہ تین ارب ڈالر تو امریکا کے اپنے قرضے ادا کرنے پر صرف ہوجائیں گے یہ دورہ محض نشستن، گفتن برخاستن تھا۔ جہاں تک اسرائیل کو تسلیم کرنے کی بات ہے تو اسے تسلیم کرنا گویا بیت المقدس پر اس کے قبضے کو تسلیم کرنا ہے، اس لیے ہم اسے قبول نہیں کرسکتے یہ عربوں کا ہی نہیں بلکہ پوری ملت اسلامیہ کا مسئلہ ہے۔ کشمیر کے بارے میں انہوں نے کہا کہ ہم مذاکرات کے ذریعے مسئلہ کشمیر حل کرنے کے حل میں ہیں اس لیے کسی روڈ میپ کی ضرورت نہیں اقوام متحدہ کی قراردادیں موجود ہیں اور وہی بنیاد بن سکتی ہیں۔

(روزنامہ ضرب اسلام کراچی، نوائے وقت کراچی،4-7-2003)

امریکا پر اعتماد کی وجہ سے یاسر عرفات کا عرصہ حیات تنگ ہورہا ہے:

علامہ شاہ احمد نورانی نے جہلم میں ڈاکٹر حفیظ الرحمٰن کی رہائش گاہ پر عشائیے میں اخبار نویس محمد اشتیاق اور محمد ناصر بٹ سے غیر رسمی ملاقات میں کہا کہ امریکا و برطانیہ سے توقعات وابستہ کرنے والے احمقوں کی جنت میں رہتے ہیں۔ انہوں نے مسئلہ فلسطین کے حوالے سے کہا کہ اس مسئلے پر 1952ء، 1992ء، 1997ء کے مذکرات کے باوجود فلسطینی مسلمانوں کا قتل عام جاری ہے۔ امریکا پر اعتماد کی وجہ سے یاسر عرفات کا عرصۂ حیات تنگ ہورہا ہے۔

(نوائے وقت کراچی،20-10-2003)

یہودیوں نے عالم اسلام سمیت پوری دنیا کو سرمایا دارانہ نظام میں جکڑ رکھا ہے:

علامہ شاہ احمد نورانی نے جامع مسجد قصاباں صدر کراچی میں نماز جمعہ کے اجتماع سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ یہودیوں نے عالم اسلام سمیت پوری دنیا کو سرمایا دارانہ نظام میں جکڑ رکھا ہے۔ اس وقت یہودی پوری دنیا کی 65 فیصد دولت پر قابض ہیں۔ انہوں نے کہا کہ پاکستان پر بھی ورلڈ بینک اور آئی ایم ایف کی صورت میں یہودیوں نے قبضہ کیا ہوا ہے، پاکستانی حکمران اسرائیل کو تسلیم کرنے کی بات کر رہے ہیں جب کہ قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ کا واضح ارشاد ہے کہ یہود و ہنود مسلمانوں کے بدترین دشمن ہیں۔ انہوں نے کہا کہ بیت المقدس وہ سرزمین ہے جس پر مسجد اقصیٰ موجود ہے جس میں حضور نبی کریم ﷺ نے ایک لاکھ چوبیس ہزار پیغمبران خدا کی امامت فرمائی اور یہیں سے آپ ﷺ کا سفر معراج شروع ہوا اسی سرزمینِ بیت المقدس پر عیسائیوں اور یہودیوں نے سازش کے ذریعے غاصبانہ قبضہ کیا، بیت المقدس پر رچرڈ نے حملہ کر کے ڈھائی لاکھ مسلمانوں کو تہہ تیغ کیا، اس قبضے کو بالآخر اسلام کے عظیم مجاہد سلطان صلاح الدین ایوبی نے ختم کرایا، آج پھر بیت المقدس پر یہودیوں کا قبضہ ہے اور انگریز اور یہودی سازشوں کے ذریعے عالم اسلام کی عظیم مملکت پاکستان سے خود کو تسلیم کروانا چاہتے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ اسرائیل کو تسلیم کرنے کا واضح مقصد فلسطین پر اسرائیل قبضے کو درست تسلیم کرنا ہے۔ انہوں نے کہا کہ جو قومیں گمراہی، عیاشی و دیگر برائیوں میں مبتلا ہو جاتی ہیں وہ لڑ نہیں سکتیں۔ آج ملک میں ویلنٹائن ڈے، بسنت اور دیگر غیر اسلامی رسومات کے ذریعے اسلامی اقدار کی دھجیاں اڑائی جا رہی ہیں۔ انہوں نے کہا کہ جذبہ جہاد نہ ہونے کی وجہ سے قوم بے راہ روی کا شکار ہے۔ انہوں نے کہا کہ آج عالم اسلام حضرت عمر، صلاح الدین ایوبی، محمود غزنوی اور شہاب الدین غوری جیسے مجاہدوں کی منتظر ہے اور ساڑھے چودہ سو سال کی تاریخ گواہ ہے کہ مشکل، تنگی اور شکست و ریخت کے موقع پر اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کی امداد فرمائی ہے۔

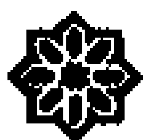
(روزنامہ ضرب اسلام کراچی، 2-8-2003)

اے اللہ فلسطین عراق کشمیر میں اپنی مدد ونصرت عطاء فرما:

علامہ شاہ احمد نورانی متحدہ مجلس عمل کے زیر اہتمام راولپنڈی میں ملین مارچ سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ متحدہ مجلس عمل پاکستان کی عزت اور بقاء کی جنگ لڑ رہی ہے۔ امریکا افغانستان کی طرح عراق سے بھی بھاگنے پر مجبور ہوگا۔ متحدہ مجلس عمل کی کال پر کراچی کے بعد راولپنڈی میں لاکھوں کا اجتماع منعقد کر کے ثابت کر دیا ہے کہ وہ عراق پر جنگ مسلط کرنے کی امریکی کوششوں کے خلاف ہیں اور اس سلسلے میں عالم انسانیت اور عالم اسلام کے ساتھ ہیں امریکا عراق اور عالم اسلام کو ٹکڑے ٹکڑے کرنا اور مسلمانوں کے وسائل پر قبضہ کرنا چاہتا ہے، امریکا خود ٹکڑے ٹکڑے ہو کر رہے گا۔ پاکستانی عوام نے صدر مشرف کی پالیسیوں کو مسترد کر دیا ہے۔

مولانا شاہ احمد نورانی نے کہا کہ آج عوام عراق کے عوام کے ساتھ ہیں۔ عراق کی سرزمین پر امریکا کو قدم رکھنے پر اس کا وہی حشر ہوگا جو اس کا ہو رہا ہے، جو آج افغانستان میں ہو رہا ہے۔ امریکا اور اسرائیل مل کر عرب کا نقشہ تبدیل کرنا چاہتے ہیں لیکن انہیں کامیابی نہیں ہوگی۔ پاکستان کے عوام عراق کے ساتھ کھڑے ہوں گے۔ عالم اسلام کو ٹکڑے ٹکڑے کرنے کی بات کی جا رہی ہے یہ سازش کامیاب نہیں ہوگی۔ انہوں نے دعا کی اللہ تعالیٰ مسلمانوں کو فتح ونصرت عطا فرمائے، فلسطین اور کشمیر کے عوام کو آزادی کی جنگ میں کامیابی ہو۔ مولانا نورانی نے کہا کہ امریکا عالم اسلام کے ٹکڑے ٹکڑے کرنا چاہتا ہے۔ لیکن وہ اپنی اس کوشش میں خود ٹکڑے ٹکڑے ہو جائے گا۔ انہوں نے کہا کہ پورا عالم اسلام عراق کے خلاف ممکنہ جارحیت کے خلاف اٹھ کھڑا ہوا ہے۔ عراق تنہا نہیں پوری دنیا کے عوام عراق کے ساتھ ہیں۔ اس موقع پر قاضی حسین احمد، مولانا فضل الرحمٰن، مولانا سمیع الحق پروفیسر ساجد میر، جاوید ہاشمی ودیگر نے خطاب فرمایا۔

(جنگ کراچی/نوائے وقت، 10-3-2003)





باب نہم

امریکا، اسلام اور مسلمان دشمنی

باب نہم (الف)

امریکا، اسلام اور مسلمان دشمنی

امریکا ایک انسان نہیں بلکہ پوری انسانیت کا قاتل ہے:

متحدہ مجلس عمل کے زیر اہتمام پشاور میں ملین مارچ سے قائدین نے خطاب کرتے ہوئے امریکا کے خلاف جہاد کا اعلان کیا ہے اور دنیا بھر کے مسلمانوں سے اپیل کی ہے کہ افغانستان اور عراق کے مسلمانوں کے شانہ بشانہ عملی جہاد میں شرکت کریں تاکہ امریکا کی بربریت اور ظلم کا خاتمہ کرکے دنیا کو امن کا گہوارہ بنایا جاسکے۔ اس ملین مارچ جو کہ پاکستان اور سرحد کی تاریخ کا سب سے بڑا اجتماع تھا میں امریکا کے خلاف نفرت اور عراق کی حمایت کا اعادہ کیا گیا۔

(ریاست کراچی، 13-3-2003)

امریکا مسلمانوں کو نیست و نابود کرنے پر تلا ہوا ہے:

علامہ شاہ احمد نورانی نے شاہ پو جہانیاں میں ''ذکر شہداء کربلا'' کانفرنس سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ عالم اسلام کی سرزمین پر یہود و نصاریٰ کی یلغار اور نہتے مسلمانوں کے قتل عام نے معرکہ کربلا کی یاد تازہ کردی، اب پوری مسلم امہ کو حضرت امام حسن اور امام حسین جیسا جذبہ پیدا کرنے کی ضرورت ہے تاکہ اسلام کا بول بالا رہے۔ انہوں نے کہا کہ امریکا اور اس کے حواری اپنے ذاتی مفادات کی خاطر مسلمان ممالک پر ایک ایک کرکے حملہ کررہے ہیں اور وہ اندھے بھیڑیوں کی مانند مسلمانوں کو نیست و نابود کرنے پر تلے ہوئے ہیں۔ اسی حالت میں عالم اسلام کے مسلمانوں پر دین اسلام کی بقاء کی خاطر جہاد کرنا فرض ہوگیا ہے۔ انہوں نے تمام مسلمانوں سے اپیل کرتے ہوئے کہا کہ وہ آپس میں ذاتی اختلافات بھلا کر دشمنوں کے خلاف متحد ہو کر جہاد کریں۔ انہوں نے کہا کہ ہمارے حکمران

بسنت بازی، شراب خوری اور عیاشیوں میں مصروف ہیں اور یہودیوں کے ایجنٹ کا کردار ادا کر رہے ہیں اور اپنے ہاتھوں سے مسلمان مجاہدوں کو یہودیوں کے ہاتھوں فروخت کر رہے ہیں، جو مسلمانوں کے لیے باعث شرم ہے۔ انہوں نے مسلم امہ پر زور دیا کہ وہ امریکا اور اس کے شیطان حواریوں کے سامنے سیسہ پلائی ہوئی دیوار بن جائیں اور انہیں عبرتناک شکست سے دوچار کریں۔

(نوائے وقت کراچی، 17-3-2003)

امریکا مسلمانوں کو اپنی جارحیت کا نشانہ بنانا چاہتا ہے:

علامہ شاہ احمد نورانی نے ایرانی خبر رساں ادارے ''ارنا'' کو دیے گئے ایک انٹرویو میں کہا کہ مسلم امہ کو امریکی عزائم سے ہوشیار رہنا ہوگا۔ امریکا گیارہ ستمبر کے واقعات کے بعد سے مسلمان ممالک کو نشانہ بنانے کے لیے مختلف قسم کے بہانے بنا رہا ہے۔ انہوں نے کہا کہ مسلم امہ کو امریکا کے ان نازک عزائم کو خاک میں ملانے کے لیے بھرپور پالیسی مرتب کرنا ہوگی، انہوں نے کہا کہ 9/11 کے بعد جارج ڈبلیو بش نے اپنی تقریر میں صلیبی جنگ کا لفظ استعمال کیا تھا اس سے صاف ظاہر ہوتا ہے کہ وہ نہ صرف کسی ایک مسلمان ملک کے خلاف نہیں بلکہ پوری مسلم امہ کے لیے خطرناک عزائم رکھتا ہے۔ انہوں نے ایک سوال کے جواب میں کہا کہ ایران، عراق اور دوسرے مسلمان ممالک کے خلاف امریکی بیانات سے صاف ظاہر ہوتا ہے کہ امریکا مسلمان ممالک کے خلاف ایک ایک کر کے جارحیت کرنا چاہتا ہے۔ انہوں نے کہا کہ ایران، عراق، سعودی عرب یا پاکستان ہو، امریکا مسلم امہ کو کمزور کرنے کی سازش پر عمل پیرا ہے۔ ان حالات کے تناظر میں پوری مسلم برادری کو متحد ہو کر طاغوتی قوتوں کے ان ناپاک عزائم کو ناکام بنانا ہوگا۔

(نوائے وقت کراچی، 25-8-2002)

امریکا مسلمانوں کا دشمن ہے اس کا جرم ناقابل معافی ہے:

علامہ شاہ احمد نورانی نے راولپنڈی میں خطاب کرتے ہوئے کہا کہ گزشتہ صدی میں افغان مجاہدین کے مقابلے میں سوویت یونین شکست سے دوچار ہوا اور اس صدی میں

امریکا ٹوٹ پھوٹ کا شکار ہوگا۔ افغان مہاجرین ہمارے بھائی ہیں ان کی مدد کی جائے۔ یہودی اور عیسائی کمپنیوں اور ان کی مصنوعات کا اقتصادی بائیکاٹ کیا جائے، ویزے پر آنے والے غیر ملکی غیر فوجی ہماری حفاظت میں ہیں لیکن اس مقدس سرزمین پر کوئی غیر ملکی فوجی نظر آئے تو اسے مارنا باعث ثواب ہے۔

(نوائے وقت کراچی، 13-10-2001)

امریکی جارحیت کے خلاف امت مسلمہ متحد ہو جائے:

علامہ شاہ احمد نورانی نے جے یو پی ضلع میرپور خاص (سندھ) کے صدر عثمان عامر عباسی کی قیادت میں ملنے والے وفد سے گفتگو کرتے ہوئے کہا کہ اس وقت عالم اسلام کو ایک اور چیلنج کا سامنا ہے امریکا عراق پر حملہ کی تیاری کر رہا ہے عراق پر حملہ عالم اسلام پر حملہ تصور کیا جائے گا، عراق سے مسلمانوں کا روحانی و دینی تعلق ہے، اس سرزمین پر حضرت علی امام حسین، امام اعظم ابو حنیفہ اور سیدنا شیخ عبدالقادر جیلانی سمیت ہزاروں صحابہ کرام اور بزرگ ہستیوں کے مزارات ہیں۔ لہٰذا نازک حالات میں عالم اسلام کے مسلمان متحد ہو کر باطل اور کفر کی قوتوں کا مقابلہ کریں۔ انہوں نے کہا کہ عالم اسلام کے اتحاد سے ہی امریکا کے ناپاک عزائم کو ناکام بنایا جاسکتا ہے۔

(نوائے وقت کراچی، 20-3-2003)

حکومت امریکا سے اڈے خالی کرائے ورنہ ہم کرالیں گے:

علامہ شاہ احمد نورانی نے متحدہ مجلس عمل کے زیر اہتمام کوئٹہ کے میزان چوک میں ملین مارچ سے خطاب کرتے ہوئے حکومت سے مطالبہ کیا کہ اس نے امریکا کو پاکستان میں جو بھی ہوائی اڈے دیئے ہیں اس کو فوری طور پر خالی کرایا جائے، ورنہ متحدہ مجلس عمل امریکیوں سے پاکستانی ہوائی اڈے خود خالی کرانے کے بارے میں آئندہ کا لائحہ عمل تیار کرے گی۔ انہوں نے کہا کہ حکومت نے ایف بی آئی کے غنڈوں کو اجازت دی ہوئی ہے کہ وہ مسلمانوں کو جب چاہیں گرفتار کریں اور ان کی بے عزتی کریں۔ حکومت نے امریکیوں کو اڈے اور زمین دے کر ان جگہوں کو ناپاک کر دیا ہے، اسی لیے اب ہم نے فیصلہ کیا ہے کہ ان ناپاک

جگہوں کو صاف کیا جائے گا۔ انہوں نے کہا کہ ہم نے یہ بھی فیصلہ کیا ہے کہ امریکی اشیاء جو پاکستان میں فروخت ہو رہی ہیں ان کا بائیکاٹ کیا جائے گا۔ انہوں نے کہا کہ امریکا نے اقوام متحدہ اور سلامتی کونسل کی قراردادوں کو نظر انداز کر کے نہتے عراقی عوام پر شدید گولہ باری کی وجہ سے بچے اور خواتین اور معمر انسان روزانہ ہلاک ہو رہے ہیں اور امریکا پر کسی ملک کا کوئی بھی اثر نہیں ہو رہا ہے۔ انہوں نے کہا کہ اس وقت امریکا تنہا ہے کیوں کہ اس کے اتحادیوں نے بھی اس کا ساتھ دینے سے انکار کر دیا ہے، انہوں نے کہا کہ امریکا ایک ایک کر کے تمام اسلامی ملکوں کو ختم کرنا چاہتا ہے، اس لیے اگر موجودہ حکومت نے اپنی پالیسیوں پر نظر ثانی نہ کی تو اس کا رخ ہماری طرف بھی ہو سکتا ہے۔ اس وقت پاکستان سمیت تمام اسلامی ممالک امریکا کے خلاف ہو گئے ہیں مگر افسوس موجودہ حکومت کے سربراہ اب بھی یہ دعویٰ کرتے ہیں کہ وہ بش کے حامی ہیں۔ انہوں نے عراقی عوام نے جس جرأت اور ہمت سے امریکیوں کا مقابلہ کیا ہے اور کر رہے ہیں اس کی مثال پوری دنیا میں نہیں ملتی۔ آج کوئٹہ میں یہ عظیم الشان ملین مارچ اس بات کی علامت ہے کہ عراق کے عوام کے ساتھ بلوچستان کے عوام نے یکجہتی کا مظاہرہ کر کے ان کے حوصلے اور بلند کر دیے ہیں۔

(نوائے وقت کراچی، 3-4-2003)

حکمران ملک کو امریکی کالونی بنانے پر تلے ہوئے ہیں:

علامہ شاہ احمد نورانی نے متحدہ مجلس عمل کے انتخابی جلسہ مردان (صوبہ سرحد) کے مرکزی گراؤنڈ میں خطاب کرتے ہوئے کہا کہ عام انتخابات درحقیقت امریکا اس کے اتحادیوں اور علمائے دین کے اتحاد کے مابین ایک جنگ ہے، اگر پاکستان کے عوام نے اس جنگ میں علمائے دین کے اتحاد (متحدہ مجلس عمل) کا ساتھ دیا تو یہ نہ صرف امریکا اور اس کے کاسہ لیسوں کے منہ پر ایک بھرپور طمانچہ ہوگا بلکہ اس کے نتیجے میں دین اسلام کے خلاف صف آراء اسلام دشمن قوتوں کے عزائم خاک میں مل جائیں گے۔ انہوں نے کہا کہ امت مسلمہ اور خصوصاً پاکستانی قوم کو اس وقت متعدد اندرونی اور بیرونی چیلنجوں کا سامنا ہے۔ ایک جانب 1973ء کے متفقہ آئین کے جسے کسی حد تک اسلامی کہا جا سکتا ہے، یکسر تبدیل

کیا جا رہا ہے جس کی پس پشت پر قادیانی لابی کارفرما ہے، جب کہ دوسری جانب امریکا سے اتحاد کے نام پر پاکستانی حکمران عملاً ملک کو امریکا کی کالونی بنانے پر تلے ہوئے ہیں۔ ان حالات میں دینی جماعتوں کا اتحاد قوم کے لیے عطیہ خداوندی سے کم نہیں۔

(عوام کراچی، 19-9-2002)

امریکا ہماری ایٹمی صلاحیت غیر مؤثر کرنا چاہتا ہے:

علامہ شاہ احمد نورانی نے کراچی پریس کلب میں ''میٹ دی پریس'' سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ پاکستان کا نہیں بلکہ بھارت کا ایٹمی پروگرام غیر محفوظ ہاتھوں میں ہے، امریکا کے ایف 16 طیارے دینے سے انکار سے اندازہ لگایا جا سکتا ہے کہ امریکا پاکستان سے کتنا مخلص ہے۔ افغانستان میں طالبان کی حکومت ہی پاکستان کی خیر خواہ ہو سکتی ہے، بیوروکریسی حکومت کو ناکام بنانا چاہتی ہے۔ انہوں نے کہا کہ امریکا کا اصل پروگرام پاکستان کی ایٹمی صلاحیت کو غیر مؤثر کرنا اور وسط ایشیائی ریاستوں کے وسائل پر قبضہ کرنا ہے۔

مولانا شاہ احمد نورانی نے ایک سوال پر کہا کہ وسیع البنیاد حکومت امریکا کا مطالبہ ہے افغانستان میں وسیع البنیاد حکومت نہیں آسکتی۔ طالبان کی حکومت افغانستان کے 95 فیصد حصے پر قائم ہے۔ ایک سوال کے جواب میں علامہ شاہ احمد نورانی نے الزام لگایا کہ وزیر خزانہ شوکت عزیز ورلڈ بینک اور آئی ایم ایف کے ایجنٹ ہیں۔ انہوں نے کہا کہ امریکا القاعدہ کے ٹھکانے 5 ہفتوں میں بھی معلوم نہیں کر سکا، یہ جنگ دہشت گردی کے خلاف نہیں بلکہ مسلم امہ کے خلاف ہے۔ امریکی تہذیب روحانیت سے عاری اور اخلاقی قدروں سے محروم ہے، امریکا و یورپ اسلام کو دہشت گرد مذہب قرار دینا چاہتے ہیں اسلام کو بدنام کرنا ان کا مشن ہے۔ انہوں نے کہا کہ یوگوسلاویہ پر سے اقوام متحدہ کی پابندیاں ہٹ گئیں لیکن عراق پر یہ پابندیاں برقرار ہیں۔ انہوں نے کہا کہ اس بات کا بلا جواز پروپیگنڈا کیا جا رہا ہے کہ پاکستان کا ایٹمی پروگرام غیر محفوظ ہاتھوں میں جانے کا خدشہ ہے، سوال یہ ہے کہ خدشہ بھارت کے خلاف کیوں نہیں کیا جا رہا ہے جب کہ بھارت میں انتہا پسند ہندوؤں کی حکومت ہے، انہوں نے کہا کہ امریکا کے پاس سینکڑوں ایٹم بم ہیں وہ انتہائی غیر ذمہ دار ملک ہے جس نے جاپان پر ایٹم بم گرا کر لاکھوں افراد کو لقمہ اجل بنا دیا تھا۔ علامہ

نورانی نے کہا کہ اگر امریکا کی جنگ دہشت گردی کے خلاف ہے تو اسپتالوں، اسکولوں، آبادیوں اور یو این او کے فوڈ پروگرام کے مراکز پر حملے کیوں کیے گئے ہیں۔
(ایکسپریس کراچی، 13-11-2001)

امریکا سپر پاور نہیں ایسا سمجھنے والے احمق ہیں:

مولانا شاہ احمد نورانی صدیقی نے مدرسہ صابریہ فرقانیہ رنچھوڑ لائن کراچی میں جلسہ دستار فضیلت و تقسیم اسناد سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ پاکستان لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ کے عظیم نور و بابرکت نعرے سے وجود میں آیا ہے۔ اور ان شاء اللہ اسی مبارک کلمہ کی برکت سے یہ عظیم الشان مملکت قائم رہے گی، اس کو مٹانے کی سازشیں کرنے والے مٹ جائیں گے۔ انہوں نے کہا کہ امریکا کو سپر پاور سمجھنے والے احمق ہیں سپر پاور صرف اللہ کی ذات ہے کل تک روس بھی اپنے آپ کو سپر پاور سمجھتا تھا مگر ٹکڑے ٹکڑے ہو کر رہ گیا۔ ان شاء اللہ اسی طرح امریکا اور بھارت بھی ٹکڑے ٹکڑے ہو کر رہیں گے۔ انہوں نے کہا کہ ہم پہلے مسلمان ہیں پھر پاکستانی ہیں ہمارا اصل تعارف مسلمان ہے۔ اگر مسلمان نہ ہوتے تو پاکستانی بھی نہ ہوتے۔
(روزنامہ جانباز کراچی، 12-11-2001)

امریکا بزدل ہے فضائی حملوں سے بے گناہوں کا قتل عام کر رہا ہے:

علامہ شاہ احمد نورانی نے سیہون شریف سندھ میں ''یا رسول اللہ کانفرنس'' کے انتظامات کا جائزہ لینے کے بعد پریس کانفرنس سے خطاب فرماتے ہوئے کہا کہ ہم نے حکومت پر واضح کر دیا ہے کہ جو بھی امریکی فوجی پاکستان کی سرزمین پر دیکھا جائے گا، علماء کا متفقہ فیصلہ ہے کہ اسے قتل کر دیا جائے گا۔ انہوں نے کہا کہ امریکا بزدل ہے وہ فضائی حملے کر کے افغانستان میں بے گناہ شہریوں کا قتل عام کر رہا ہے اور وہ فضاء میں بہت زیادہ بلندی سے حملے کر کے بھاگ جاتا ہے۔ ابھی تک اس نے ریڈ کراس اور مسجدوں کو ہی نشانہ بنایا ہے۔ اگر اس میں ہمت ہے تو زمینی جنگ کر کے دیکھے اس کا حال روس سے بھی بھیانک ہوگا۔ انہوں نے کہا کہ امریکا نے کہا ہے کہ یہ صلیبی جنگ ہے اور اسے یہ بات بھولنی نہیں

چاہیے کہ جب بارہویں صدی میں برطانیہ کے رچرڈ نے صلیبی جنگ کر کے پانچ لاکھ فوجیوں کے ہمراہ بیت المقدس پر چڑھائی کی تو صلاح الدین ایوبی نے 75 ہزار مسلمان سپاہیوں کے ہمراہ اسے شکست دی۔ انہوں نے کہا کہ اب پھر تاریخ دہرائی جارہی ہے، اور ان شاء اللہ صلاح الدین ایوبی جیسا سپاہی پیدا ہوگا اور انہیں شکست ملے گی۔ انہوں نے کہا کہ امریکا وسط ایشیاء میں اپنا مستقل اڈا بنانا چاہتا ہے کیونکہ اسے اچھی طرح معلوم ہے کہ عرب ممالک کے معدنی ذخائر 20 سال میں ختم ہوجائیں گے اور وہ سینٹرل ایشیاء کے ممالک تاجکستان، ازبکستان اور ترکمانستان میں معدنی ذخائر (تیل، گیس) پر قبضہ کرنا چاہتا ہے۔ انہوں نے کہا کہ بھارت نے موقع کا بھرپور فائدہ اٹھا کر کشمیر پر حملے تیز کردیے ہیں اور بے گناہ کشمیریوں کا قتل عام کر رہا ہے۔

(نوائے وقت کراچی، 19-10-2001)

عاشقان مصطفیٰ صلیبی جنگ کا امریکی چیلنج قبول کرتے ہیں:

علامہ شاہ احمد نورانی نے سیہون شریف (سندھ) میں جماعت اہلسنت سندھ کے زیر اہتمام منعقدہ عظیم الشان ''یا رسول اللہ ﷺ'' کانفرنس سے خطاب فرماتے ہوئے کہا کہ امریکا کے صدر نے صلیبی جنگ کا اعلان کر کے رسول اللہ ﷺ کی امت کو چیلنج کیا ہے۔ اب لازم ہے کہ یا رسول اللہ ﷺ کا نعرہ لگانے والے تمام امتی اسلام دشمن قوتوں کے مقابلے کے لیے سینہ سپر ہوجائیں۔ انہوں نے کہا کہ عاشقان مصطفیٰ صلیبی جنگ کا چیلنج قبول کرتے ہیں اور کہتے ہیں کہ اگر عالم کفر صلیبی جنگ کے لیے تیار ہے تو ہم بھی جذبہ شہادت سے لبریز ہیں۔ انہوں نے کہا کہ تمام روئے زمین کے مسلمان حضور اکرم ﷺ کے فرمان کے مطابق جسم واحد کی طرح ہیں اس لیے ہمیں افغانستان، کشمیر، بوسینیا، چیچنیا، صومالیہ، ارٹیریا، قبرص، لیبیا اور سوڈان سمیت دنیا بھر کے مسلمانوں کی تکلیف کو محسوس کرنا چاہیے۔ انہوں نے کہا کہ افغانستان حضرت عثمان مروندی، لعل شہباز قلندر، داتا گنج بخش علی ہجویری، خواجہ معین الدین چشتی اور امام احمد رضا فاضل بریلوی رحمۃ اللہ کی زمین ہے۔ وہاں سے بے شمار اولیاء اللہ تشریف لائے اس لیے ہمیں اس زمین سے روحانی لگاؤ ہے۔ انہوں نے اس امید کا اظہار کیا

کہ جس طرح گزشتہ صدی روس کی بربادی کی صدی تھی ان شاء اللہ یہ صدی امریکا اور بھارت کی بربادی کی صدی ثابت ہوگی۔ یاد رہے سیہون شریف کی اس کانفرنس کو سیہون کی تاریخ کا سب سے بڑا اجتماع قرار دیا گیا ہے۔ (مرتب)

(نوائے وقت کراچی، 22-10-2001)

امریکا کو شکست ہوگی، حکومت پالیسی بدلے ورنہ انجام برا ہوگا:

علامہ شاہ احمد نورانی نے گھنٹہ چوک گھر فیصل آباد میں جمعیت علماء پاکستان کے زیر اہتمام ''جہاد کانفرنس'' سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ مسلمانوں پر اس وقت افغانستان کے حوالے سے جہاد فرض ہو چکا ہے۔ اور عالم اسلام کے تمام مسلمانوں کو جہاد افغانستان میں حصہ لیکر اپنا دینی فریضہ سرانجام دینے کے لیے سینہ سپر ہو جانا چاہیے۔ پاکستان کی سرزمین پر جو امریکی اور برطانوی فوجی دکھائی دے اس کا قتل واجب ہے اور باعث ثواب ہے۔ جہادی جو اللہ کی راہ میں مارا جاتا ہے وہ زندہ وجاوید ہوکر شہید کہلاتا ہے اور کفار کو نیست و نابود کرنے والا غازی ہوتا ہے۔ گزشتہ صدی بھی افغان مجاہدین کی تھی جس میں روس جیسی دوسری عالمی سپر پاور کو افغان مجاہدین نے شکست دے کر ٹکڑے ٹکڑے کر دیا اور حالیہ صدی بھی افغانیوں کی ہے جس میں امریکا جو دنیا کہ خود کو سپر پاور قرار دیتا ہے۔ افغانیوں کے ہاتھوں شکست وریخت سے ہمکنار ہوکر روس سے بدتر حالات سے ہمکنار ہوگا۔

انہوں نے انکشاف کیا کہ افغانستان کے امیر ملا عمر سے جب پاکستانی علماء کے ایک وفد نے ملاقات کی اور امریکا سے معاملات کرنے کو کہا تو ملا عمر نے بتایا کہ انہیں حضور سرور کائنات ﷺ کی زیارت ہوئی جس میں حضور سرور کائنات ﷺ نے مجھے ارشاد فرمایا کہ جہاد جاری رکھو! للہذا ہمارا جہاد تو مجاہد اعظم ﷺ کے حکم سے جاری ہے اور اس حکم عدولی کی مجھ میں ہمت وطاقت نہیں ہے۔ مولانا شاہ احمد نورانی نے کہا کہ جس معرکہ حق و باطل کو حضور ﷺ جہاد فرما رہے ہیں اس جہاد میں کامیابی وکامرانی کی اللہ تعالیٰ نے قرآن پاک میں اہل ایمان کو بشارت دی ہوئی ہے کہ جہاد کبھی ناکام نہیں ہوگا بلکہ فتح تک جاری رہے گا۔ انہوں نے کہا کہ اسلام ہر کربلا کے بعد زندہ ہوتا ہے اور مسلمانوں کی تاریخ اس سے بھری پڑی ہے اب

بھی پاکستان اور افغانستان کے مسلمان مصروف جہاد ہیں، جس طرح صلاح الدین ایوبی کے دربار میں شیر دل رچرڈ روتا ہوا اپنی جان بخشی کی فریاد کرتا ہوا تاریخ کے صفحات پر دکھائی دیتا ہے، ایسے ہی صلیبی جنگ کا نعرہ بلند کرنے والا جلد ہی ملا عمر کے سامنے روتا ہوا دنیا دیکھے گی۔ انہوں نے کہا کہ جب صدر بش نے صلیبی جنگ کا نعرہ بلند کیا تو عالم اسلام کی حکومت نے بھی اس چیلنج کو قبول کیا لیکن افغانستان کی سرزمین شہاب الدین غوری اور سلطان محمود غزنوی کی سرزمین ہے پہاڑوں کی سرزمین ہے، جس کے غیور مسلمانوں کے ایمان پہاڑوں سے بھی مضبوط ہیں۔ انہوں نے کہا کہ صدر بش کے صلیبی جنگ کے چیلنج کو قبول کیا اور کہا کہ تمہارے غرور کا سر نیچا کرنے کے لیے ہماری سرزمین حاضر ہے۔ یہ صلیبی جنگ کا چیلنج افغان بھائیوں نے ہی قبول نہیں کیا بلکہ ان کے ساتھ پاکستان کے غیور عوام بھی شامل ہیں۔ گزشتہ صدی میں روسی مائیں اپنے بیٹوں کی لاشوں پر روتی تھیں اس صدی میں امریکی مائیں اپنے بیٹوں کی لاش پر ماتم کرتی دکھائی دیں گی۔ انہوں نے کہا کہ صدر بش جو دہشت گرد اعظم بن کر افغانستان کے مظلوم اور نہتے عوام پر جدید ترین اور مہلک ترین بموں کی برسات کر رہا ہے۔ ہمارا دینی فریضہ ہے کہ ہم ان کی بھرپور انداز میں امداد کریں۔

(نوائے وقت کراچی، 7-11-2001)

لبرل ازم پر مبنی امریکی ایجنڈے کو کامیاب نہیں ہونے دیں گے:

متحدہ مجلس عمل کے سربراہ علامہ شاہ احمد نورانی نے کہا کہ مرکزی جماعت اہلسنت کے وفد کے ساتھ گفتگو کرتے ہوئے کہا کہ لبرل ازم پر مبنی امریکی ایجنڈے کو کامیاب نہیں ہونے دینگے۔ امریکا عالمی دہشت گرد ہے، اس کے حواریوں اور نام نہاد انسانی حقوق کے دعویداروں کو کشمیر، فلسطین اور بھارت کے مسلمانوں پر ظلم اور ستم قتل و غارتگری اور انسانی حقوق کی خلاف ورزیاں کیوں نظر نہیں آتیں۔

(نوائے وقت کراچی، 25-12-2002)

موجودہ دور کا ابوجہل امریکا بہت جلد ختم ہو جائے گا:

علامہ شاہ احمد نورانی نے کچھی میمن مسجد صدر میں نماز جمعہ کے اجتماع سے خطاب

کرتے ہوئے کہا کہ حضور پرنور ﷺ نے مدینہ منورہ میں پہلی اسلامی حکومت کی بنیاد رکھی تو مکہ کے کافروں نے مدینہ پر حملہ کرنا چاہا تو اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کو فتح دی۔ انہوں نے کہا کہ کفرو اسلام کا پہلا معرکہ غزوہ بدر ہے۔ امریکا یہ سمجھتا ہے کہ مسلمانوں کو ختم کردوں گا یہ اس کی بھول ہے، دنیا بھر میں سب سے بڑا دہشت گرد امریکا ہے موجودہ دور کا ابوجہل امریکا ہے یہ پاکستان، عراق، ایران اور لیبیا کو ختم کرنا چاہتا ہے لیکن یہ عنقریب خود ختم ہو جائے گا۔

(جرأت کراچی، 23-11-2003)

عام انتخابات امریکا سے آزادی کی حیثیت رکھتے ہیں:

علامہ شاہ احمد نورانی اور دیگر مجلس عمل کے قائدین نے کہا ہے کہ صدر جنرل پرویز مشرف بنگلادیش میں یحییٰ خان کی غلطیوں کی معافی مانگنے کے بجائے اپنے تین سالہ دور اقتدار میں ہونے والی غلطیوں کی بھی قوم سے معافی مانگیں، جس میں افغانیوں اور جہادی تنظیموں کے کارکنوں اور بے گناہ شہریوں کا خون ٹپک رہا ہے۔ عام انتخابات امریکا سے آزادی کی جنگ کی حیثیت رکھتے ہیں۔ امریکا کو پاکستان کی زمین پر قبضہ نہیں کرنے دیں گے۔ یہ مطالبہ قائدین مجلس عمل نے جامع مسجد آرام باغ میں علماء ومشائخ کنونشن سے خطاب کرتے ہوئے کیا۔

(عوام کراچی، 31-7-2002)

امریکیوں کو جوتے مار کر یہاں سے باہر نکالا جائے گا:

علامہ شاہ احمد نورانی صدیقی نے جیکب آباد کے ڈی سی چوک پر ایک بہت بڑے انتخابی جلسے سے خطاب فرماتے ہوئے کہا کہ موجودہ حکمرانوں نے امریکیوں کے آگے اپنی پلکیں بچھائی ہوئی ہیں جس کا خمیازہ مسلمانوں کو بھگتنا پڑ رہا ہے یہی نہیں بلکہ موجودہ حکمرانوں نے امریکا کے آگے گھٹنے ٹیک دیئے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ مجلس عمل کو کوئی اقتدار کی لالچ نہیں اور نہ ہی ہماری منزل اقتدار ہے، اقتدار ہم اس لیے حاصل کرنا چاہتے ہیں تا کہ اس ملک میں اللہ اور اس کے رسول ﷺ کا قانون نافذ کیا جائے انہوں نے کہا کہ امریکیوں کے ناپاک قدموں کو جب تک یہاں سے باہر نہیں نکالا جائے گا اس وقت تک ہم چین سے نہیں

بیٹھیں گے۔ ملک میں انقلاب برپا ہوگا، ایسا انقلاب آئے گا جس سے ملک کی معیشت مضبوط ہوگی اقتصادی حالت بہتر ہوگی لوگوں کو انصاف مہیا ہوگا بیروزگاری، بدعنوانی کا خاتمہ ہوگا لوگوں کو امن اور سکون کی نیند آئے گی، رشوت کا خاتمہ ہوگا، حکمرانوں کے ایوانوں سے لے کر تھانوں تک مساوات ہوگی، لٹیرے اور بدعنوان افراد کی حکمرانی ختم ہوگی۔ امریکیوں کو اس سرزمین پر کوئی پناہ نہیں ملے گی امریکیوں کو جوتے مار کر یہاں سے باہر نکالا جائے گا۔ انہوں نے کہا کہ متحدہ مجلس عمل کا اتحاد ملک میں بہتری کے لیے عمل میں لایا گیا ہے، ملک میں لاکھوں ایکڑ اراضی بنجر پڑی ہے اسے ہم زیر کاشت لائیں گے، ملک میں ایسا نظام لائیں گے جس سے ملک میں زکوٰۃ دینے والا ضرور ہوگا مگر لینے والا کوئی نہیں ہوگا۔ ملک میں عدل وانصاف کی فضاء قائم کی جائے گی۔

انہوں نے کشمیر اور فلسطین میں مسلمانوں کے قتل عام پر شدید تنقید اور احتجاج کرتے ہوئے کہا کہ کشمیر میں اب تک 70 ہزار مسلمانوں نے اپنی آزادی کے لیے جان کی قربانیاں دی ہیں، وہاں بھارتی درندے عقوبت خانوں میں نوجوانوں اور خواتین کے ساتھ زیادتی کر رہے ہیں، 10 ہزار خواتین نے کنوؤں میں چھلانگ لگا کر اپنی عصمتوں اور عزتوں کو بچایا وہاں کے مسلمان محمد بن قاسم اور حسن شاہ ابدالی جیسے مجاہدوں کی ضرورت محسوس کرتے ہیں۔ فلسطین اور کشمیر کی مائیں اور بہنیں ہم سے مدد مانگ رہی ہیں ہمیں پکار رہی ہیں، ان شاء اللہ ہم مسلمانوں میں سے اب محمد بن قاسم اور محمود غزنوی جیسے مجاہد ضرور جنم لیں گے۔ شمسی ایئربیس اور شہباز ایئربیس کو بھی خالی کرادیں گے اور 10 لاکھ بھارتی فوجوں کو سرحدوں سے واپس بھگائیں گے، فلسطین میں یہودیوں کے ناپاک قدموں کو وہاں سے باہر نکالا جائے گا۔

(جسارت کراچی، 30-9-2002)

امریکا کے خلاف مسلسل بیان دینے کی وجہ سے علامہ نورانی کو راستے سے ہٹانے کا ''را'' اور ''موساد'' کا منصوبہ:

ہفت روزہ ''ضرب اسلام'' اخبار کے انٹیلی جنس سیل کے مطابق اسلام دشمنوں نے علامہ نورانی کو راستے سے ہٹانے کا مکروہ منصوبہ تیار کرلیا ہے۔ اس سلسلے میں انہوں نے ''را''

بھارت کی بدنام زمانہ خفیہ ایجنسی اور ''موساد'' (اسرائیل کی خفیہ ایجنسی) کی مدد طلب کر لی ہے۔ضرب اسلام انٹیلی جنس سیل کو ملنے والی رپورٹ کے مطابق مولانا نورانی کی مسلسل بیان بازی سے امریکا سخت پریشان ہے۔اس نے پاکستان میں اپنے دوستوں کو ٹاسک دیا ہے کہ وہ امریکا کے خلاف پاکستانی عوام میں شعور بیدار کرنے والے ہر عنصر کو ختم کر دیں چنانچہ یہ بھیانک منصوبہ اسی ٹاسک کا نقطۂ آغاز ہے۔ بتایا جاتا ہے کہ مولانا نورانی امریکا کے تمام مکروہ عزائم اپنے بیانات کے ذریعے خاک میں ملا دیتے ہیں۔امریکا کے مکروہ عزائم سامنے آنے کے بعد پاکستانی عوام میں اس کے خلاف نفرت بڑھ رہی ہے۔امریکا کا عمل دخل بہت آسان ہو جائیگا یوں وہ یہاں بڑے پیمانے پر سرمایا کاری کر کے حکمرانوں سے،اس کا سودہ کرے گا۔لہٰذا وہ چاہتے ہیں کہ ان کے پلان کی راہ میں کوئی رکاوٹ نہ بنے۔مولانا نورانی چونکہ راہ عامہ ہموار کر رہے ہیں لہٰذا وہ ان کا بڑا دشمن بن گیا ہے مولانا نورانی شروع ہی سے امت مسلمہ کے لیے مثالی خدمات انجام دے رہے ہیں، ان کو بڑی عزت وقدر کی نگاہ سے دیکھا جاتا ہے، اس کی بنیادی وجہ یہ ہے کہ انھوں نے قادیانیوں کو غیر مسلم قرار دلوانے میں نمایاں اور تاریخی کردار ادا کیا، یہی وجہ ہے کہ اسلام دشمن طاقتیں ان کے خلاف ہو گئیں ہیں۔ضرب اسلام انٹیلی جنس سیل کو اطلاع ملی ہے کہ راجستھان کے صحرا سے ''را'' کے تربیت یافتہ ایجنٹ پاکستان پہنچ چکے ہیں جو کسی بھی وقت اپنی کاروائی کا آغاز کر سکتے ہیں۔مزید یہ بھی معلوم ہوا ہے کہ ''را'' اور ''موساد'' مولانا نورانی کے علاوہ دیگر راہنماؤں کو بھی راستے سے ہٹانے کا منصوبہ بنایا ہے۔جس کے بھیانک نتائج نکل سکتے ہیں اور اگر آپ محبوب قائدین کے لیے اٹھ کھڑے ہوئے تو اسلام دشمنوں کے لیے اس دنیا میں کوئی جگہ نہیں بچے گی جہاں وہ پناہ لے سکیں گے۔ بنیادی طور پر اسلام دشمنوں کو پاکستان سے نفرت ہے اس کی بنیادی وجہ یہ ہے کہ یہ دنیا کا واحد ملک ہے جو اسلام کے نام پر حاصل کیا گیا تھا۔لہٰذا اسلام دشمن اس وجود کو تسلیم کرنے کو تیار نہیں، جب کہ ہمارے حکمران ان کے آلہ کار بنے ہوئے ہیں۔دریں اثناء وزارت داخلہ کی جانب سے دی گئی ہدایات کے مطابق صوبائی حکومتوں سے کہا گیا ہے کہ وہ اپنے صوبوں میں اہم مذہبی شخصیات کی حفاظت کے لیے انتظامات کو یقینی بنائیں، یہ ہدایات حساس اداروں کی جانب سے موصول ہونے والی ان اطلاعات کی رشنی

میں جاری کی گئیں تھیں جن میں کہا گیا ہے کہ اسرائیلی خفیہ ایجنسی ''موساد'' اور بھارتی ایجنسی ''را'' نے مل کر پاکستان میں افراتفری پیدا کرنے کے لیے اہم مذہبی شخصیات کو شہید کروانے کے منصوبے کا آغاز کر دیا ہے۔

(ہفت روزہ ضرب اسلام کراچی، 23-9-2002)

جنرل مشرف امریکی اشارے پر سب کچھ کر گزرنے کو تیار ہیں:

علامہ شاہ احمد نورانی نے اپنے ایک بیان میں پاکستانی افواج کے عراق بھیجے جانے کے جنرل مشرف کے فیصلے پر ردعمل کا اظہار کرتے ہوئے کہا ہے کہ اس اقدام سے پاکستان اور پاکستانی افواج کے بارے میں اسلامی دنیا میں انتہائی منفی تاثر پیدا ہوگا۔ انہوں نے یاد دلایا کہ جنرل مشرف نے کہا تھا کہ پاکستانی افواج صرف اقوام متحدہ کے تحت بھیجی جائیں گی لیکن ایسا ممکن نہ ہوسکا۔ انہوں نے کہا کہ پہلے جہاد افغانستان میں شامل ہونے والے 500 مجاہدین کی قیمت وصول کی گئی جنہوں نے روس کے خلاف پاکستان کا ساتھ دیا تھا، اب افواج پاکستان کو عراق روانہ کر کے پاکستانی افواج کی قیمت بھی وصول کی جائے گی۔ انہوں نے کہا کہ جنرل مشرف کا یہ کہنا'' کہ ایران کے خلاف امریکا کا ساتھ دینے کا فیصلہ قومی مفاد کو دیکھتے ہوئے کیا جائے گا'' انتہائی افسوس ناک اور شرمناک ہے۔ یہ ظاہر ہوگیا ہے کہ جنرل مشرف امریکی اشارے پر سب کچھ کر گزرنے کو تیار ہیں۔

(نوائے وقت کراچی، 6-7-2003)

امریکا پاکستان پر دباؤ ڈالنے کیلئے بھارت کو ٹیکنالوجی فراہم کر رہا ہے:

ورلڈ اسلامک مشن کے چیئرمین علامہ شاہ احمد نورانی نے کچھی میمن مسجد صدر کراچی میں نماز عید الاضحیٰ کے اجتماع سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ نبی کریم ﷺ جہاں ایک طرف مسجد نبوی میں نماز کی امامت فرماتے تھے وہاں دوسری طرف میدان جہاد میں اسلامی لشکروں کی قیادت بھی فرماتے تھے۔ انہوں نے کہا کہ اسلام دشمن قوتیں عالم اسلام میں انتشار پھیلا کر اسلام کو کمزور کرنا چاہتی ہیں۔ انہوں نے کہا کہ وقت کی اہم ضرورت یہ ہے کہ عالم اسلام متحد ہو کر اسلام دشمن قوتوں کا مقابلہ کرے اور عالم اسلام کے دفاع اور تحفظ کے لیے سنت

ابراہیمی پر عمل پیرا ہو۔ انہوں نے کہا کہ ایران اور عراق برائی کی آماجگاہ نہیں بلکہ امریکا ''برائی کا مخزن'' ہے۔ انہوں نے کہا کہ امریکا بھارت کو جدید ٹیکنالوجی فراہم کر کے پاکستان پر دباؤ ڈالنا چاہتا ہے اور خطہ میں بھارت کی بالادستی قائم کرنا چاہتا ہے۔

(نوائے وقت کراچی، 26-2-2002)

اب تک اسرائیل کی بالادستی کے لیے امریکا نے 158 مرتبہ ویٹو پاور کا حق استعمال کیا:

19 اکتوبر 1995ء کو لاہور میں جمعیت علماء پاکستان کے زیر اہتمام اقوام متحدہ کے خلاف یوم سیاہ کی تقریب سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ اس وقت تک اسرائیل کی بالادستی کے لیے امریکا نے 158 مرتبہ ویٹو کا حق استعمال کیا ہے عالم اسلام کی سیاسی قیادت میں سے کوئی بھی نہیں جو امریکا کی اس غنڈہ گردی کو روک سکے، مسلمان اپنی دینی غیرت کھو بیٹھا ہے جرأت نہیں کرتا ورنہ امریکا کوئی چیز نہیں ہے۔ آج بھی صومالیہ کی مثال ہمارے سامنے ہے اس کی آبادی 60، 70 لاکھ ہے، یہاں کا مسلمان بہت غریب ہے، دھوتی بنیان میں نماز پڑھتا ہے۔ لیکن اس نے اپنے ملک میں مداخلت کرنے پر امریکا کو ذلیل ورسوا کر کے اپنے ملک سے نکالا۔ اقوام متحدہ کا دوہرا کردار ہے، وہ مسلمانوں کا دشمن ادارہ بن چکا ہے کہ جب کسی مسلمان کے خلاف کاروائی کرنی ہو تو جھٹ اقوام متحدہ حرکت میں آجاتی ہے۔ ہندو یہود اور صلیبیوں کے لیے اپنے اصولوں کی ذبح کرتی ہے جیسے پاکستان اور ہندوستان کو 1935ء کے ایکٹ کے تحت آزادی ملی تھی۔ اس وقت بھارت میں پانچ سو سے اوپر ریاستیں تھیں، ہر ریاست کو آزادی تھی کہ وہ بھارت اور پاکستان میں سے جس کے ساتھ چاہیے مل جائے، لیکن جب ریاست حیدر آباد دکن اور جونا گڑھ نے پاکستان کے ساتھ ملنے کا اعلان کیا تو بھارت نے جبراً قبضہ کر لیا۔ کشمیر میں استصواب رائے کی قراردادیں خود اقوام متحدہ نے منظور کیں مگر اس پر عمل نہیں ہوا۔ لیکن عراق، لیبیا اور ایران کے خلاف اقوام متحدہ کی قراردادوں کو مجروح کیا جا رہا ہے کہ تھرڈ آپشن کا نام نہاد نعرہ لگایا جا رہا ہے۔ امریکا کو ثالثی کے لیے کہا جا رہا ہے یہ ایک دوہرا فریق ہے۔ میر تقی میر نے کہا تھا اور خوب کہا تھا کہ:

میر بھی کیا سادہ ہیں کہ بیمار ہوئے جس کے سبب
اسی عطار کے لونڈے سے دوا لیتے ہیں

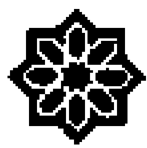
آج تک پاکستان پر آکسفورڈ اور کیمبرج یونیورسٹیوں کے پڑھے ہوئے سیاستدانوں کی حکومت ہے۔ جس کے نتائج سب کے سامنے ہیں کہ ملک داخلی اور خارجی طور پر تباہ ہو گیا ہے اور امریکی سی آئی اے کا اڈا بن گیا ہے، اس لیے ضرورت ہے کہ پاکستان میں مسجد اور مدرسہ محمدی کے پڑھے ہوئے علماء مضبوط سیاسی کردار ادا کریں۔

(قائد تحریک نظام مصطفیٰ 30,29,28)

امریکی سفیر پاکستان میں وائسرائے کا کردار ادا کرتا ہے:

بہاولپور میں اسلامیہ یونیورسٹی کی ''یوتھ سائنٹسٹ سوسائٹی'' کے زیر اہتمام ''پاکستان میں امریکی مداخلت حقیقت یا افسانہ'' کے موضوع پر منعقد مجلس مذاکرہ سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ اسلام آباد سی آئی اے (امریکی خفیہ ایجنسی) کا سب سے بڑا اڈا ہے۔ اور پاکستان میں امریکا کی مرضی سے حکومتیں بنتی اور ٹوٹتی ہیں، امریکی سفیر پاکستان میں وائسرائے کا کردار ادا کرتا ہے۔

(قائد تحریک نظام مصطفیٰ ص 22)



باب نہم (ب)

دہشت گرد کون؟

مسلمان دہشت گرد نہیں امریکا، اسرائیل اور بھارت دہشت گردی کر رہے ہیں:

متحدہ مجلسِ عمل کے قائد علامہ شاہ احمد نورانی نے شاہراہ عراق صدر کراچی میں ایک بڑے اجتماع سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ سوچنے اور سمجھنے کا وقت ختم ہو گیا فیصلے کا دن آ گیا ہے۔ آج عوام کفر کی متحد قوتوں کے خلاف دین کی متحد قوت کو ووٹ دیکر پاکستان میں نفاذ اسلام کی راہ ہموار کرینگے۔ انہوں نے کہا کہ متحدہ مجلس عمل منتخب ہو کر امریکا، بھارت اور اسرائیل سے انکی زبان میں بات کرے گی جس زبان میں آج وہ مسلمانوں سے بات کر رہے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ مسلمان دہشت گردی نہیں کر رہے بلکہ امریکا، اسرائل اور بھارت دہشت گردی کر رہے ہیں۔

(روزنامہ امروز کراچی، 10-10-2002)

امریکا کی طرف سے افغانستان پر حملے دہشت گردی ہے:

علامہ شاہ احمد نورانی نے تنظیم اہلسنّت و جماعت خیبر ایجنسی پشاور کے زیر اہتمام جہاد کانفرنس سے خطاب فرماتے ہوئے کہا کہ مسلمان امریکا اور اس کے اتحادی افواج کے خلاف جہاد کا مقدس فریضہ ادا کریں، کیونکہ صلیبی جنگ شروع ہو چکی ہے جس میں فتح اسلام کی ہوگی۔ انہوں نے کہا کہ امریکا کی طرف سے افغانستان پر حملے دہشت گردی کے خلاف نہیں بلکہ مسلمانوں کے خلاف ہیں یہ جنگ افغانستان سے نہیں بلکہ عالم اسلام سے لڑی جا رہی ہے، جو امت مسلمہ کے لیے چیلنج ہے جس کے لیے ہم سب کو متحد ہونا پڑیگا۔ انہوں نے حکومت پاکستان کی موجودہ افغان پالیسی پر سخت تنقید کرتے ہوئے کہا کہ ہمارے حکمرانوں نے بے شرمی و بے غیرتی کی انتہا کر دی ہے۔ ان حکمرانوں کو غیور پاکستانی قوم پر مزید حکمرانی کا کوئی حق نہیں ہے۔ انہوں نے کہا کہ حالات کو دیکھتے ہوئے موقع ہے کہ موجودہ جرنیلوں

میں سے محمود غزنوی اور شہاب الدین غوری پیدا ہوں۔ انہوں نے ایک سوال کے جواب میں کہا کہ وہ سیاسی جماعتیں حکومت کی پالیسی کی حمایت کر رہی ہیں جن کے قائدین ملک سے باہر ہیں اور وہ سزایافتہ ہیں۔ وہ اپنی سزاؤں کو معاف کرانے کے لیے حکومت کی حمایت پر مجبور ہیں۔ مولانا شاہ احمد نورانی نے ایک سوال کے جواب میں کہا کہ پاکستان نے ظاہر شاہ یا شمالی اتحاد کی شکل میں حکومت کو تسلیم کیا تو یہ پاکستان کی بہت بڑی غلطی ہوگی۔ ایک سوال کے جواب میں انہوں نے کہا کہ افغانستان کے مظلوم مسلمانوں کی جتنی بھی مالی اور اخلاقی مدد کی جائے وہ ہر مسلمان کا فرض ہے۔

(نوائے وقت کراچی، 22-10-2001)

دہشت گردی میں یہودی، امریکا اور بھارت ملوث ہیں:

علامہ شاہ احمد نورانی نے ملتان میں جہاد کانفرنس سے خطاب اور شجاع آباد میں پریس کانفرنس سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ افغان عوام اپنی جرأت ایمانی سے امریکا اور اس کے اتحادیوں کا مقابلہ کر رہے ہیں، اگرچہ افغانستان میں یہ ایک چیونٹی اور ہاتھی کا مقابلہ ہے مگر شکست ہاتھی کو ہوگی۔ این این اے کے مطابق انہوں نے کہا کہ کشمیر بھی جہاد کے نتیجہ میں آزاد ہوگا اور بھارت پارہ پارہ ہوگا۔ بہاولپور میں ہونے والی دہشت گردی میں یہودی، امریکا اور بھارت کے ایجنٹ ملوث ہیں، کوئی مسلمان ایسا نہیں کر سکتا انہوں نے کہا کہ جب بش نے صلیبی جنگ کی دھمکی دی تو کسی مسلمان حکمران نے اس کا چیلنج قبول نہیں کیا۔ بے گناہ افغان عوام پر تباہ کن بمباری کی جا رہی ہے مگر کوئی مسلمان حکومت ٹس سے مس نہیں ہو رہی۔ شجاع آباد میں پریس کانفرنس میں انہوں نے کہا کہ امریکی نوازشات سے حکمرانوں کو تو فائدہ پہنچ سکتا ہے، مگر عام شہری مزید مقروض اور بدحال ہو جائے گا۔

(روزنامہ جنگ کراچی، 1-11-2000)

مقبوضہ کشمیر اور فلسطین کی تحریک آزادی کے لیے جو لوگ جہاد کر رہے ہیں امریکا ان کو دہشت گرد قرار دے رہا ہے:

ورلڈ اسلامک مشن پاکستان کے تحت علامہ شاہ احمد نورانی صدیقی کی زیر صدارت

ٹرسٹیز کا اعلیٰ سطح کا اجلاس ہوا جس میں تمام ٹرسٹیز نے شرکت کی اس موقع پر خطاب فرماتے ہوئے علامہ شاہ احمد نورانی نے کہا کہ اسلام کے خلاف یہود و ہنود اور امریکا گھناؤنا پروپیگنڈا کررہے ہیں اور اسلام کی صحیح تعلیمات کو مسخ کر کے مغربی میڈیا کے ذریعے اسلام کے تشخص کو بدنام کررہے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ مقبوضہ کشمیر اور فلسطین کی تحریک آزادی میں جو لوگ بھی جہاد کررہے ہیں امریکا انکو دہشت گرد قرار دے رہا ہے۔ جب کہ اسرائیل کے یہودی ٹینکوں اور توپوں کے ذریعے فلسطینی مسلمانوں کا قتل عام کررہے ہیں اور بھارت مقبوضہ کشمیر میں درندگی اور سفاکانہ کاروائیوں سے بے دریغ مسلمانوں کا قتل عام کررہا ہے۔ انہوں نے کہا کہ عالمی حقوق کا علم بردار امریکا اور اس کے صدر بش بھارت اور اسرائیل کی انتہا پسندی کی کھل کر جانب داری کررہے ہیں، انہوں نے کہا کہ اس تناظر میں اسلام کی تعلیمات عام کرنے کی ضرورت ہے۔

(نوائے وقت کراچی، 12-7-2002)

انبیاء کی سرزمین پر امریکا آتش بارود سے وحشت و بربریت پھیلا رہا ہے:

علامہ شاہ احمد نورانی نے ''آن لائن'' سے گفتگو کرتے ہوئے کہا ہے کہ اتحادی فوجوں کی طرف سے انبیاء کرام اور اولیاء عظام کی مقدس سرزمین پر وحشیانہ بمباری انتہائی شرمناک اور اسلام دشمنی پر مبنی ہے۔ انہوں نے کہا کہ جس طرح عالم اسلام سے مجاہدین کی کھیپ مقدس سرزمین کی حفاظت کے لیے بغداد اور عراق کے دوسروں علاقوں میں پہنچ رہی ہے ہماری بھی خواہش و آرزو ہے کہ پاکستان کے ریٹائرڈ جنرل اور فوج جذبہ شہادت سے سرشار ہو کر مقدس سرزمین کی آبیاری کے لیے اپنے خون کا نذرانہ پیش کریں۔ انہوں نے کہا کہ جمعیت علماء پاکستان کے ذمہ دار افراد نے ''ہلال احمر'' پاکستان سے رابطہ کر کے ادویات، غذائیں اور دوسری ضروری اشیاء عراق پہنچانے کے لیے درخواست کی لیکن انہوں نے معذرت کرلی۔ علامہ شاہ احمد نورانی نے کہا کہ چودہ سو سال بعد پھر حق اور باطل کے درمیان کربلا کا میدان سجا ہوا ہے۔ اسلام دشمن امریکا کے خلاف عراقی عوام نے جہاد شروع کر کے ملت اسلامیہ کی عزت رکھ لی ہے، انبیاء کرام کی سرزمین پر امریکا آتش و بارود اور وحشت و بربریت پھیلا رہا ہے۔ فرزندانِ اسلام عراق کے مظلوم عوام کی جانی و مالی مدد سے

جہاد کریں عراقی معصوم بچوں، خواتین اور مجاہدین کا خون ہرگز رائیگاں نہیں جائے گا۔ انہوں نے کہا کہ عراق کی سرزمین اسلام کا قلعہ ہے۔ انہوں نے کہا کہ عراق پر امریکا اور برطانیہ کا حملہ غیر قانونی اور غیر انسانی ہے، اقوام متحدہ فوری طور پر امریکی جارحیت کو رکوائے عراق ان شاء اللہ امریکا کے لیے دوسرا ویت نام ثابت ہوگا۔ مظلوم عراقی عوام کے قتل عام اور عراق پر وحشیانہ بمباری انتہائی قابل مذمت ہے حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی کے مزار اقدس پر بمباری سے امریکا اور برطانیہ کے اصل عزائم سامنے آ گئے ہیں۔

(نوائے وقت کراچی، 3-1-2003)

امریکا دہشت گردوں کے خلاف نہیں مسلمانوں کے خلاف ہے:

علامہ شاہ احمد نورانی نے کراچی پریس کلب کے پروگرام ''میٹ دی پریس'' اظہار کرتے ہوئے کہا کہ امریکا رمضان المبارک ہی میں نہیں ہمیشہ افغانستان پر حملے بند کر دے۔ امریکا دہشت گردوں کے خلاف نہیں مسلمانوں کے خلاف ہے۔ انہوں نے کہا کہ امریکا کے خلاف ہماری تحریک اور اگلہ مرحلہ انتہائی پرامن ہوگا۔ ایک سوال کے جواب میں انہوں نے کہا کہ ہم جنرل پرویز مشرف کی حکومت کے خاتمہ کے حق میں نہیں ہیں۔ موجودہ صورت حال میں یہ ممکن بھی نہیں ہے۔ پاک افغان دفاعی کونسل نے اپنے اجلاسوں میں اس کا مطالبہ کیا ہے، موجودہ حکومت کی برطرفی کے لیے کوئی تحریک چلانے کی تجویز بھی زیر غور نہیں ہے۔ مولانا شاہ احمد نورانی نے اسلامی کانفرنس کی تنظیم (او آئی سی) کو فعال بنانے پر زور دیا اور کہا کہ اس کے تحت مستقل کمیشن قائم کیا جائے، جو افغان مسئلہ کا حل تلاش کرے۔ انہوں نے کہا کہ افغانستان میں طالبان کی حکومت پاکستان کے مفاد میں ہے وسیع البنیاد حکومت سے پختونستان اور ڈیورنڈ لائن کے مسائل کھڑے ہوں گے۔ پاکستان کی ایٹمی صلاحیت محفوظ ہاتھوں میں ہے، امریکا کو بھارت کا ایٹمی پروگرام کیوں غیر محفوظ نظر نہیں آتا۔ امریکا القاعدہ کے ٹھکانوں پر حملوں کی آڑ میں افغان مسلمانوں کی نسل کشی کر رہا ہے۔ کراچی پریس کلب کے صدر خورشید تنویر اور سیکرٹری نجیب احمد نے مولانا نورانی کا خیر مقدم کیا۔

(نوائے وقت کراچی، 13-11-2001)

استعمار اور سامراج کے الفاظ بھی امریکی دہشت گردی کے سامنے اپنے معنیٰ کھو چکے ہیں:

مینار پاکستان کے سائے تلے جمعیت علماء پاکستان پنجاب کے زیر اہتمام دو روزہ خادمین تربیتی کنونشن سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ نظام مصطفیٰ ﷺ کا نفاذ ہی انسانی مسائل و مشکلات کا حل ہے۔ اس کے بغیر سارے طبیب ناقص اور تمام نسخے نا تمام ہیں۔ ایک ہی محسن انسانیت اور طبیب کامل صرف حضور پر نور سید العالمین ﷺ ہیں، قائد اہلسنّت نے کہا کہ نظام مصطفیٰ ﷺ کی جدوجہد سب سے بڑی نیکی ہے مگر اس کی راہ میں مشکلات بھی جگر سوز ہیں۔ پوری دنیا استحصالی نظام کے چنگل میں ہے۔ استعمار اور سامراج کے الفاظ بھی امریکی دہشت گردی کے سامنے اپنے معنیٰ کھو چکے ہیں پوری انسانیت کے خلاف امریکا کا جبر و جور مسلط ہے۔ ترقی پذیر یا ترقی یافتہ ممالک اس بڑے دہشت گرد سے خوفزدہ ہیں مگر کاتب تقدیر لکھ چکا کہ ''یہ صدی نظام مصطفیٰ ﷺ کی صدی ہے۔'' ورلڈ اسلامک مشن اور جمعیت علماء پاکستان نے عیسائی یورپ کا یہ چیلنج کہ ''یہ صدی عیسائیت کی صدی ہے'' قبول کر رکھا ہے۔ میں نے افریقا میں ہی اعلان کر دیا تھا کہ:

''ان شاء اللہ یہ صدی نفاذ نظام مصطفیٰ ﷺ کی صدی ہے''۔

انہوں نے کہا کہ امریکا نے مسلمانوں کے دو ملک افغانستان اور عراق دہشت گردی سے چھین لیے ہیں مگر یہ دونوں ملک ان شاء اللہ امریکا کا قبرستان بنیں گے۔

امام نورانی نے کہا کہ عظیم مقصد کے لیے قربانی دینا ہوگی۔ سب سے پہلے اپنی ذات پر نظام مصطفیٰ ﷺ نافذ کریں۔

(ندائے اہلسنّت کراچی، نومبر 2003ء)

امریکا، اسرائیل اور برطانیہ سب سے بڑے دہشت گرد ہیں:

مولانا شاہ احمد نورانی نے حیدر آباد میں اے این آئی کے رہنما محمد ابراہیم شیخ کے چچا کی فاتحہ چہلم کے موقع پر خطاب کرتے ہوئے کہا کہ دنیا میں اس وقت سب سے بڑے دہشت گردوں کی فہرست میں امریکا، اسرائیل اور برطانیہ ہیں۔ ان یہود و نصاریٰ نے معصوم لوگوں کی زندگی اجیرن بنا دی ہے اور مسلم دنیا کو اپنے مفادات کی تکمیل کے لیے تقسیم کر کے

وہاں اپنے ایجنٹ مسلط کر دیے ہیں اور ان شاءاللہ وہ وقت دور نہیں جب عالمی دہشت گرد امریکا اور اس کے حواریوں کا غرور پاش پاش ہو جائے گا۔ انہوں نے کہا کہ جہاد دین کے ستونوں میں سے ایک اہم ستون ہے لیکن جہاد ختم نہیں ہوگا اور ان شاءاللہ باطل قوتوں کے مدمقابل ایمان والے جہاد کرتے رہیں گے۔

(نوائے وقت کراچی، 14-4-2003)

امریکا ہمارے ہوائی اڈوں پر پنجے گاڑ چکا ہے:

علامہ شاہ احمد نورانی کا مرہ (اسلام آباد) میں ایک انگریزی جریدے کو انٹرویو دیتے ہوئے کہا کہ مجلس عمل کا مقصد ملک وقوم کو امریکی تسلط سے آزاد کرنا ہے۔ آج امریکا ہمارے ہوائی اڈوں پر اپنے پنجے گاڑ چکا ہے۔ جناح ایئرپورٹ کراچی، شمسی ایئرپورٹ اور شہباز ایئرپورٹ جیکب آباد پر ایف بی آئی کے ایجنٹ پورے ملک میں دندناتے پھر رہے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ دینی جماعتوں کے اتحاد کا سب سے بڑا مقصد یہ ہے کہ ہم پاکستان کے پرامن ایٹمی پروگرام کو امریکا کی سازشوں کی بھینٹ نہیں چڑھنے دیں گے اور اس کا بھرپور دفاع اور تحفظ کریں گے۔ امریکا ہماری ایٹمی طاقت کو ختم کرنا چاہتا ہے۔

(نوائے وقت کراچی، 201-10-2002)

این جی اوز کی پشت پناہی امریکا اور برطانیہ کر رہے ہیں:

جے یو پی کی سپریم کونسل کے چیئر مین مولانا شاہ احمد نورانی نے میر پور خاص میں صحافیوں سے گفتگو کرتے ہوئے کہا کہ قادیانی ہر طرح کا حربہ استعمال کر کے مسلمانوں کے خلاف سازشیں کر رہے ہیں سندھ کے سرحدی علاقوں (تھرپارکر، میرپور خاص اور بدین) میں ان کی سرگرمیاں بڑھ رہی ہیں جس سے ملک کو خطرات کا سامنا ہو سکتا ہے۔ انہوں نے کہا کہ ہم نے چیف ایگزیکٹو سے مطالبہ کیا کہ قادیانی جہاد کو حرام کہتے ہیں لہٰذا ان کو فوج سے نکالا جائے اور آئندہ فوج میں ان کی بھرتی بند کی جائے۔ انہوں نے کہا کہ این جی اوز امریکا برطانیہ کی پشت پناہی اور حمایت سے قادیانیوں کا ساتھ دے رہی ہیں، این جی اوز کی ان حرکتوں کی وجہ سے حکومت بدنام ہو رہی ہے۔ انہوں نے کہا کہ نوائے وقت کراچی آفس

میں بم دھماکا کھلی دہشت گردی ہے اور یہ آزادی صحافت پر حملہ ہے چونکہ روزنامہ نوائے وقت نظریہ اسلام و پاکستان کا علمبردار ہے لہٰذا اس اخبار پر پہلے بھی راکٹ لانچر سے حملہ کیا گیا تھا اور اب بم دھماکا اس کی آواز کو دبانے کی مذموم سازش ہے۔

(نوائے وقت کراچی، 14-11-2000)

این جی اوز کی بڑی تعداد کا اسرائیل اور یہودیوں سے الحاق ہے:

مولانا شاہ احمد نورانی نے دادو (سندھ) میں جماعت اہلسنت کے ایک اجتماع سے خطاب کرتے ہوئے کہا ہے کہ پاکستان میں سرگرم این جی اوز کی بڑی تعداد اسرائیل اور یہودیوں سے منسلک ہے اس لیے پاکستان کے مسلمان نام نہاد این جی اوز سے ہوشیار رہیں۔ اسلام آباد کا شہر قادیانیوں کے قبضے میں ہے جو مسلمان کو اپنے جیسا بنانے میں مصروف ہیں۔ انہوں نے کہا کہ قادیانیوں کے مذہب اور کافروں کے نقش قدم پر مسلمان کبھی نہیں چل سکتے دادو ہی میں جامع مسجد نورانی میں خطاب کرتے ہوئے کہا کہ محکمہ فیملی پلاننگ میں نوجوان لڑکیاں تعینات کر کے ان کو مخصوص تعلیم عام کرنے کے لیے استعمال کیا جا رہا ہے، یہ اقدام اسلامی نہیں بلکہ مسلمان دشمنی پر مبنی ہے اسے اپنانے میں احتیاط برتی جائے۔ انہوں نے کہا کہ سیٹلائٹ صرف فحاشی کا ذریعہ ہے جو مسلمانوں کو گمراہ کر رہا ہے۔ مسلمانوں کو نبی کریم ﷺ کے بتائے ہوئے اصولوں کو اپنانا چاہیے۔

(نوائے وقت کراچی، 11-11-2000)

امریکا اور برطانیہ نے صلیبی جنگ کا آغاز کر دیا:

علامہ شاہ احمد نورانی نے نوائے وقت کو ایک انٹرویو دیتے ہوئے کہا کہ امریکا و برطانیہ نے مسلمانوں کے خلاف صلیبی جنگ کا آغاز کر دیا ہے۔ او۔آئی۔سی کے ہنگامی اجلاس میں مسلمانوں کی سلامتی و بقاء کے لیے مشترکہ لائحہ عمل کا اعلان کرے۔ انہوں نے کہا کہ افغانستان پر امریکا و برطانیہ کا حملہ اس صدی کا سب سے بڑا المیہ ہے اور سانحہ ہے اس کی جتنی مزمت کی جائے کم ہے۔ علامہ شاہ احمد نورانی نے ایک سوال کے جواب میں کہ کہ تمام غیور مسلمان افغانستان پر امریکا و برطانیہ کے حملے کے خلاف مظاہرے کر کے افغانستان کے

مسلمانوں سے اظہار یکجہتی کر رہے ہیں۔ امریکا برطانیہ یورپ اور جاپان میں جنگ سے نفرت کا اظہار کیا جا رہا ہے۔ افغانستان میں مظلوم انسانوں کا قتل عام ہو رہا ہے مسلمانوں کے دل خون کے آنسو رو رہے ہیں مگر مسلمان ممالک کی حکومتوں پر امریکی ایجنٹ بیٹھے ہوئے ہیں۔ وہ امریکی مفادات کے لیے کام کرنے کے بعد امریکا چلے جائیں گے۔ انہوں نے ایک سوال کے جواب میں کہا کہ کراچی میں امریکیوں کے تحفظ فراہم کے لیے تمام راستے بند کر دیئے گئے ہیں۔ پاکستان میں تمام امریکیوں کو مکمل تحفظ ہے، مگر مسلمانوں کو کوئی تحفظ حاصل نہیں ہے۔ دہشت گرد نماز کے دوران مساجد پر حملے کر رہے ہیں محراب و ممبر پر خون بہایا جا رہا ہے۔ مگران کے تحفظ کے لیے موثر کاروائی نہیں کی جا رہی ہے انہوں نے کہا کہ عالم اسلام متحد ہو کر صلیبی جنگ کا مقابلہ کرے۔

(نوائے وقت راولپنڈی 1-10-2001)

امریکا خود دنیا کا سب سے بڑا دہشت گرد ملک بن چکا ہے:

متحدہ مجلس عمل کے صدر علامہ شاہ احمد نورانی نے کہا ہے کہ متحدہ مجلس عمل عراق کے خلاف فوجی کاروائی کو غلط تصور کرتی ہے اور اگر امریکا نے اپنا ارادہ ترک نہ کیا تو متحدہ مجلس عمل اس سلسلہ میں عالمی سطح پر اٹھنے والی ہر تحریک کا ساتھ دے گی۔ انہوں نے کہا ہے کہ امریکا کا بغل بچہ اسرائیل فلسطین میں نہتے اور بے گناہ مسلمانوں پر ظلم کے پہاڑ توڑ رہا ہے امریکا کا دوسرا دوست بھارت کشمیر میں حق خودارادیت کا مطالبہ کرنے والوں کو دہشت گردی کا نشانہ بنا رہا ہے، کیا یہ صورتحال امریکا اور اس کے اتحادی ممالک کو نظر نہیں آتی۔

(نوائے وقت کراچی، یکم مئی 2003)

نام نہاد سپر پاور امریکا کو جوتے کی نوک پر رکھتے ہیں:

دھیر کوٹ آزاد کشمیر میں یا رسول اللہ ﷺ کانفرنس سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ آج امریکا دنیا میں اپنے آپ کو سپر پاور کہہ رہا ہے لیکن ہم اسے قطعاً سپر پاور تسلیم نہیں کرتے ہم صرف اللہ کی ذات کو سپر پاور سمجھتے اور کہتے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ دنیا کی سپر پاور کی دعویدار امریکا کو اس وقت افغانستان میں بیٹھے صرف ایک شخص (اسامہ) سے ڈر ہے اور وہ

صرف ایک شخص سے خوفزدہ ہے۔انہوں نے کہا کہ پاکستان میں تمام برائیوں کی سرپرستی این۔جی۔اوز کررہی ہیں۔یہی این۔جی۔اوز کبھی امریکا اور کبھی بھارت یاترا کر کے پیسا لیتی ہیں اور پاکستان کی جڑوں کو کھوکھلا کررہی ہیں۔انہوں نے کہا کہ اسلام دشمن قوتیں پاکستان کے بارے میں یہ پروپیگنڈا کررہی ہیں اور لوگوں میں مایوسی پھیلا رہی ہیں کہ پاکستان تنہا ہے اور یہ ملک ختم ہوجائے گا۔انہوں نے کہا کہ پاکستان میں چودہ کروڑ مسلمان ہیں اور اس ملک میں پانچ وقت اللہ اور رسول ﷺ کی صدائیں بلند ہوتی ہیں۔یہ ملک شیروں، مجاہدوں اور شہیدوں کا ملک ہے جو کبھی بھی ختم نہیں ہوسکتا۔اللہ۔نے اس ملک کی حفاظت کے لیے ہمارے مایہ ناز سائنسدان پیدا کیے جنہوں نے ملک کو ایٹمی قوت بنانے میں بنیادی کردار ادا کیا ہے اور پاکستان کے لیے ایٹمی قوت بننا ضروری تھا۔انہوں نے کہ ان شاء اللہ بہت جلد مقبوضہ کشمیر اور آزاد علاقہ بھی پاکستان میں شامل ہوکر رہے گا۔انہوں نے کہا کہ بھارت نے سات لاکھ فوج کو مقبوضہ وادی میں تعینات کر رکھا ہے اور 70 ہزار سے زائد کشمیریوں کو شہید کردیا ہے، کشمیر کی عورتیں اپنی عصمتوں کو بچانے کے لیے دریاؤں میں کودرہی ہیں اور اگر بھارت سے یہ پوچھا جائے کہ مقبوضہ کشمیر میں کتنے مجاہدین ہیں تو حکومتی رپورٹ کے مطابق مقبوضہ کشمیر میں 2 ہزار مجاہدین ہیں انہوں نے کہا کہ بھارت کی سات لاکھ فوج اپنے تمام تر ہتھکنڈوں کے باوجود صرف دو ہزار مجاہدین کے مقابلے میں بے بس ہوکررہ گئی ہے۔انہوں نے کہا کہ افغانستان کے مجاہدین نے بھی ایک سپر پاور کو ٹکڑے ٹکڑے کرکے رکھ دیا تھا اور وہ وقت دور نہیں، کہ جب مجاہدین کشمیر بھارت کو بھی ٹکڑے ٹکڑے کرکے رکھ دیں گے۔ انہوں نے کہا کہ آزاد کشمیر کا یہ علاقہ انتہائی پسماندہ اور غریب ہے، اس علاقے میں کوئی انڈسٹری ہے اور نہ ہی یہاں کوئی صنعتیں دکھائی دیتی ہیں، اس علاقے میں صرف پہاڑ ہی پہاڑ نظر آتے ہیں۔ایسا محسوس ہوتا ہے کہ اس علاقے کو کسی نے کوئی توجہ نہیں دی۔اس علاقے میں دولت کی چمک دمک نہیں لیکن الحمدللہ یہاں کے لوگوں کا ایمان پہاڑوں سے بھی زیادہ مضبوط ہے۔یہ کانفرنس بھی یہاں کے علاقے کے عوام کے ایمان کی مظہر ہے۔

(روزنامہ اوصاف اسلام آباد،17-10-2000)

امن کے نام پر بیت المقدس پر یہودی قبضے کی سازش ہو رہی ہے:

علامہ شاہ احمد نورانی نے جکارتہ (انڈونیشیا) میں اسلامی ممالک کی کانفرنس سے خطاب کرتے ہوئے کہا ہے کہ اسلامی ممالک کو اقوام متحدہ کی سیکیورٹی کونسل کی مستقل نمائندگی کا حاصل کرنا ناگزیر ہو گیا ہے، تاکہ وہ اسلامی ممالک کے مفادات کا دفاع کر سکیں۔ انہوں نے کہا کہ امریکا اور مغربی ممالک اسلام دشمن ہیں۔ اکیسویں صدی میں مسلمانوں کی قوت کو بڑھتا ہوا دیکھ کر انہیں خطرہ محسوس ہو رہا ہے اور وہ اسلامی ممالک کو ہر طرح سے دبانا چاہتے ہیں، مولانا نورانی نے کہا کہ اسلامی ممالک کا مضبوط بلاک اس وقت قائم ہو سکتا ہے جب عرب اور عجم کے فرق کو ختم کر دیا جائے۔ انہوں نے کہا کہ مٹھی بھر یہودیوں کو امریکا کی پشت پناہی حاصل ہے نام نہاد امن کے نام پر امریکا بیت المقدس پر یہودیوں کا قبضہ کرانا چاہتا ہے۔ کشمیر میں ساٹھ ہزار مسلمانوں کو بھارت کی دہشت گرد فوج نے شہید کر دیا، بوسینیا میں سربیائی فوج نے مسلمانوں کا قتل عام کیا۔ مولانا نورانی نے کہا کہ امریکا دنیا میں سب سے بڑا غنڈہ اور عالمی دہشت گرد ہے، این۔ جی۔ اوز کے ذریعہ وہ اسلامی ممالک میں دہشت گردی کرواتا ہے۔ بوسنیا میں اسلحہ کی فراہمی پر پابندی لگوائی گئی اور مسلمانوں کے ہاتھ باندھ کر سربیائی فوجوں سے 90 ہزار مسلمانوں کا قتل عام کروایا، انڈونیشیا میں عیسائیوں کی تعداد کو این جی اوز کے ذریعہ عیسائیوں کی ریاست قائم کروائی۔ جنوبی سوڈان میں امریکا ہی گھناؤنی سازش کر رہا ہے۔ امریکا اور روس قادیانیوں اور این جی اوز کے ذریعے پاکستان میں انتشار اور سازش کرواتے ہیں۔ بھارتی وزیراعظم نے اقوام متحدہ میں اسلام کے خلاف ہرزہ سرائی کی اسلامی ممالک کو چاہیے کہ بھارت سے اقتصادی اور سیاسی رابطہ ختم کریں۔

(نوائے وقت کراچی، 21-9-2001)

امریکا نے کویت، قطر، دبئی اور بھارت کے ساتھ معاہدے کر لیے:

شاہی عیدگاہ ملتان میں انجمن نوجوانان اسلام کے دو روزہ ملک گیر "قومی یکجہتی کنونشن" سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ پاکستان میں اسلام پر مر مٹنے کا جذبہ رکھنے والے نوجوانوں کی موجودگی میں اسلام کا پرچم سرنگوں نہیں کیا جا سکتا۔ اسلام کے نام پر حاصل ہونے والے ملک کی وزیراعظم غلبہ اسلام کی بات کرنے والوں کو دھمکی دیتی ہے کہ میں تمہیں

امریکا سے پٹوادوں گی۔ امریکا بے نظیر کی کیسے مدد کر سکتا ہے وہ تو ایک چھوٹے سے غریب مسلمان ملک صومالیہ کا مقابلہ بھی نہیں کر سکا، جہاں مسجدوں میں بجلی تک نہیں ہے اور وہاں مفلس مسلمان صرف دھوتی اور بنیان پہن کر نماز ادا کرتے ہیں، ساری دنیا نے دیکھا کہ اس غریب مسلمان ملک کے جذبہ جہاد سے سرشار نوجوانوں نے امریکی فوجیوں کو صومالیہ سے بھگا دیا۔ اب اگر محترمہ کی دعوت پر امریکیوں نے پاکستان کا رخ کیا تو یہاں بھی ان کا ''بندوبست'' کر دیں گے۔ بے نظیر کا بھروسا امریکا پر ہے، لیکن ہمارا بھروسا اللہ اور اس کے رسول پر ہے۔ آج پاکستان میں زبان، نسل، علاقہ کے جھگڑوں میں مسلمانوں کو الجھا کر اسلامی تشخص ختم کرنے کی سازش کی جا رہی ہے۔ نوجوانوں کو قومیتوں کے فتنوں میں الجھا کر ان کا دامن مصطفی ﷺ سے تعلق کمزور کیا جا رہا ہے۔ مسلمان کو مسلمان سے لڑایا جا رہا ہے۔ یہ سب امریکا اور اس کے ایجنٹوں کا کھیل ہے امریکا اور یہودی مل کر موت سے نہ ڈرنے والے فاقہ کش مسلمان کے بدن سے روح محمد ﷺ ختم کر کے اس کو راکھ کا ڈھیر بنا دینا چاہتے ہیں۔ نوجوانو! اس یہودی سازش کو ناکام بنادو اور اعلان کردو کہ ہماری پہچان سندھی، مہاجر، پنجابی، سرائیکی نہیں صرف اور صرف غلامیٔ رسول ﷺ ہے۔ پاکستان میں جاری فرقہ وارانہ قتل وغارت کے ذریعے پاکستان اور ایران کو لڑانے کی کوشش کی جا رہی ہے تاکہ یہ دونوں ملک کمزور ہو جائیں اور امریکا یہاں آ کر بیٹھ جائے۔ امریکا بہت بڑا شیطان ہے ایران کے ساتھ ساتھ آزر بائیجان اور بحیرہ کیسپین کے تیل کے چشموں پر قبضہ کرنا چاہتا ہے۔ امریکا نے کویت، قطر، دبئی اور بھارت کے ساتھ معاہدے کر لیے ہیں، اب امریکا خلیج اور بحیرہ عرب کے بعد ایران اور پاکستان کے گرد گھیرا تنگ کر رہا ہے۔ انہوں نے کہا کہ شاتمان رسول کو سیشن کورٹ سے سزائے موت پر دکھ کا اظہار کر کے پاکستانی وزیراعظم نے دین دشمنی کا ثبوت دیا ہے۔ دو عیسائی گستاخان رسول کو عزت و احترام سے بری کروا کر اور تحفے تحائف دے کر بیرون ملک بھیج کر محترمہ بے نظیر بھٹو نے پاکستان میں گستاخیٔ رسول کا راستہ کھول دیا ہے۔

(قائد نظام مصطفی ص 33, 34, 35)

امریکا کی بربادی کے لیے ایک اور محمود غزنوی آنے والا ہے:

علامہ شاہ احمد نورانی نے کھیّ میمن مسجد صدر کراچی میں نماز جمعہ کے اجتماع سے

خطاب کرتے ہوئے کہا کہ ایٹمی طاقت کے زعم میں مبتلا پاکستانی حکمران بھارتی دباؤ کا مقابلہ کرنے کی صلاحیت نہیں رکھتے اور بھارت کی جانب سے جنگ کی دھمکیوں کے جواب میں اسے مذاکرات کی دعوت دے رہے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ بھارت نے حال ہی میں تعلقات کی بحالی کے لیے جو شرائط پیش کی ہیں اس کے ساتھ واضح طور پر ان شرائط کو قبول نہ کرنے پر جنگ کی بھی دھمکی دی ہے لیکن اپنے آپ کو ایٹمی مسلم ریاست کا حکمران کہلانے والے اسے ان شرائط کے جواب میں مذاکرات کی دعوتیں دے رہے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ پاکستان کے حکمرانوں نے اپنے کردار وعمل سے ثابت کر دیا ہے کہ وہ بھارتی دباؤ کا بھی مقابلہ کرنے کی صلاحیت نہیں رکھتے۔ انہوں نے کہا کہ امریکی صدر جارج ڈبلیو بش کے ایک ٹیلی فون کال پر سجدہ ریز ہونے والے حکمران نے امریکا کے ساتھ مل کر افغانستان کو مسلمانوں کا قبرستان بنانا چاہا لیکن اللہ کی تائید ونصرت سے آج افغانستان خود امریکیوں کا قبرستان بن رہا ہے اور پاکستانی حکمرانوں کے منہ کالے ہو چکے ہیں اور اپنی اس کالک کو چھپانے کے لیے طرح طرح کے حیلے بہانے کر رہے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ اکیسویں صدی اسلام اور مسلمانوں کے غلبے کی صدی قرار دیتے ہوئے کہا کہ امریکا سمیت اس کے اتحادی ممالک زیادہ دیر تک افغانستان پاکستان اور عراق پر اپنا تسلط قائم نہیں رکھ سکتے ہے۔ انہوں نے تائید کی کہ مسلمان قرآن کو اپنا مرکز ومحور بنالیں تو قرآن کریم پر عمل کرنے والوں کے لیے اللہ فتوحات کے دروازے کھول دیتا ہے۔ انہوں نے اس امید کا اظہار کیا کہ اللہ بہت جلد مسلم خطوں میں محمود غزنوی پیدا کرے گا جو امریکا سمیت تمام کفار کو شکست سے دوچار کرے گا۔

(جانباز کراچی، 1-11-2003)

تمام کافر متحد ہو کر مسلمان کا خون بہا رہے ہیں:

علامہ شاہ احمد نورانی نے نوائے وقت فیصل آباد کے نمائندوں بعد ازیں چوک گھنٹہ گھر اور اوکاڑہ میں خطاب کرتے ہوئے کہا کہ افغانستان کے عوام امریکا کی جدید ترین اور تباہ کن ٹیکنالوجی کا مقابلہ قوت ایمانی کے ساتھ کر رہے ہیں اور ان شاء اللہ فتح افغان عوام اور اسلام کی ہوگی اور امریکا بھی اسی طرح افغانستان میں شکست سے دوچار ہوگا جس طرح پہلے روس ہوا ہے۔ انہوں نے کہا کہ ان شاء اللہ افغانستان امریکا کا قبرستان ثابت ہوگا۔

انہوں نے ایک سوال کے جواب میں کہا کہ عالم اسلام کے حکمران امریکی ایجنٹ ہیں، انہیں صرف اپنے اقتدار کی فکر ہے اسلام کی انہیں کوئی فکر نہیں، یہی وجہ ہے کہ افغانستان پر امریکی آتش و آہن اور بارود کی جو آگ برسا رہا ہے، معصوم و بے گناہ افغان بچوں، بوڑھوں، خواتین اور عوام کو قتل کر رہا ہے۔ انہوں نے کہا کہ افغانستان پر بغیر کسی ثبوت اور وجوہات کے امریکی طیاروں کی وحشیانہ بمباری مسلمان اور اسلام کے خلاف ایک گہری سازش ہے اور اس سازش کو ناکام بنانے اور افغانستان کے معصوم عوام کی جان و مال کی حفاظت کو یقینی بنانے کے لیے مسلمانوں کو اہم کردار ادا کرنا چاہیے۔

(نوائے وقت کراچی، 31-10-2001)

افغانستان، کشمیر، فلسطین میں جاری مظالم کا امریکا مجرم ہے:

علامہ شاہ احمد نورانی نے جناح مسجد برنس روڈ کراچی میں اپنی 62 ویں ختم قرآن کرنے کے موقع پر خطاب کرتے ہوئے کہا کہ قرآن مجید اللہ تعالیٰ کی وہ کتاب ہے جو روئے زمین میں سب سے زیادہ پڑھی جاتی ہے۔ انہوں نے کہا کہ جب تک مسلمان قرآن کی پیروی کرتے رہے پوری دنیا مسلمانوں کی پیروی کرتی رہی، لیکن قرآن سے لاتعلقی اختیار کرنے کے بعد مسلمانوں کا زوال شروع ہو گیا ہے اور وہ اسلام دشمن قوتوں کے تابع ہوں گے۔ انہوں نے کہا کہ افغانستان، فلسطین اور کشمیر میں جو مظالم ڈھائے جا رہے ہیں امریکا ان کا مجرم بن گیا ہے اور اللہ تعالیٰ کے غضب کو دعوت دے رہا ہے۔

(نوائے وقت کراچی، 1-12-2001)

عیسائی صلاح الدین ایوبی کے ہاتھوں اپنی شکست کا بدلہ لینے کے لیے پھر اکھٹے ہو گئے ہیں:

مولانا شاہ احمد نورانی نے کہا کہ عیسائی صلیبی جنگ میں صلاح الدین ایوبی کے ہاتھوں اپنی شکست عظیم کو نہیں بھولے، وہ یہ زخم آج تک چاٹ رہے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ عیسائی اس شکست کا بدلہ لینا چاہتے ہیں، اس لیے انہوں نے پانچ لاکھ فوج سعودی حکمرانوں کے بلانے پر حجاز مقدس میں جمع کر دی انہوں نے کہا سعودی اور یہودی ایک ہو گئے ہیں۔ مولانا شاہ احمد نورانی نے کہا بغداد انبیاء کرام صحابہ کرام، اولیاء عظام اور شہداء کی سرزمین ہے بغداد شیخ عبدالقادر جیلانی کی سرزمین ہے۔ بغداد حضرت امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا مسکن

ہے یہاں جنید بغدادی ہیں، امام غزالی ہیں، یہی وہ مقدس سرزمین ہے جہاں سے علم و ادب کے سوتے پھوٹے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ بیت المقدس پر یہودیوں کا اصل قبضہ ہے، مکہ اور مدینہ پر یہودیوں کا عملاً قبضہ ہو چکا ہے۔

مولانا شاہ احمد نورانی نے کہا کہ اس ناپاک سازش میں سعودی حکمران اور عیاش شہزادے اور خلیجی شیخ شامل ہیں۔ مولانا شاہ احمد نورانی نے اس بات کا انکشاف کیا کہ تل ابیب اور ریاض میں مواصلاتی رابطہ قائم ہے جو ایک شرمناک بات ہے۔ انہوں نے کہا کہ افسوس اس بات کا ہے کہ چند ضمیر فروش حکمران بھی امریکی صدر بش کے ہاتھوں بک چکے ہیں اور امریکا کی دلالی کر کے عالم اسلام کو نقصان پہنچانے کے درپے ہیں۔

مولانا شاہ احمد نورانی نے کہا کہ کفر کی تمام قوتیں اسلام کے خلاف جمع ہو چکی ہیں، انہوں نے کہا اس وقت جب ہم کانفرنس میں بیٹھ کر اسلام کو بچانے کی بات کر رہے ہیں تو یہودی، صیہونی سازشیں کر کے عالم اسلام کو تباہ کرنے پر تلے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ جزیرۃ العرب کے تمام وسائل کو ختم کرنے کی سازش میں یہودیوں کے ساتھ چند مفاد پرست مسلمان بھی شریک ہیں۔ انہوں نے کہا کہ وقت کا تقاضا ہے کہ ہم متحد ہو کر صلیبی قوتوں کا مقابلہ کریں اور عالم اسلام کو معرکہ صلیب و ہلال پھر درپیش ہے۔ اور عالم اسلام کے ہر فرد کو مجاہدانہ کردار ادا کرنا چاہیے اسلام کی پوری تاریخ اس ملک سے وابستہ ہے۔ انہوں نے کہا کہ اقوام متحدہ آج تک فلسطین، کشمیر، جونا گڑھ اور حیدر آباد دکن کے مسئلے سے آنکھیں چراتا رہا ہے، فلسطین میں مسلمانوں کا قتل عام ہو رہا ہے، ہندوستان کے مسلمانوں پر ظلم کے پہاڑ توڑے جا رہے ہیں، لیکن اقوام متحدہ کو یہاں کے مسلمانوں کی زبوں حالی اور جابروں اور ظالموں کا ظلم نظر نہیں آتا۔ انہوں نے اللہ اکبر کی گونج میں کہا کہ ان شاء اللہ پاکستان کے مسلمان جہاد میں عملی طور پر حصہ لیں گے اور جنگ کی صورت میں عراقی بھائیوں کے شانہ بشانہ لڑیں گے (ان شاء اللہ) خون کا عطیہ اور جانی و مالی قربانیوں سے دریغ نہیں کریں گے۔ انہوں نے کہ کہ امریکا اگر خلیج میں امن چاہتا ہے تو حجاز مقدس سے اپنی فوجیں فوراً واپس بلائے اقوام متحدہ اسرائیل سے مسجد اقصیٰ اور مقبوضہ علاقوں کو خالی کرائے۔

(ہفت روزہ احوال کراچی، جنوری 1991ء)

دُعا:

جشن میلا دالنبی ﷺ کے عنوان سے خطاب کرتے ہوئے دعا کی۔ یا اللہ۔۔۔ یا اللہ۔۔۔ یا اللہ ہمارے بیڑے کو پار لگا دے، ہم منجدھار میں پھنسے ہیں، نہ عزت رہی نہ دولت، حشمت رہی نہ سلطنت، نہ حکومت رہی نہ طاقت، خلافت اسلامیہ مٹ چکی، قبلہ اول بیت المقدس پر یہودی چھائے ہوئے ہیں۔ قبلۂ مسلمین و حرمین محترمین پر دشمن دانت جمائے ہوئے ہیں، عراق، شام مصر و مراکش، افریقا و ملاویا ہر طرف دشمن ہی دشمن آڑے آئے ہوئے ہیں۔ وہ ہندوستان جہاں تیرے خاص بندوں نے علم توحید بلند کیا سات سو برس تک حکومت کی اور تیرے دین کا بول بالا رکھا، ہم نا اہل تیری اس امانت کو نہ سنبھال سکے وہ ہمارے ہاتھوں سے نکلا اور آخر ہم محکوم بن کر وہاں رہ گئے ہمارے خون بہائے گئے، ہماری خواتین کی عفت و عصمت تباہ کی گئی۔ مسجدیں شہید ہوئیں خانقاہیں اجاڑی گئیں، اولیاء صالحین کی قبریں تک کھودی گئیں۔ ہمارے گھروں میں آگ لگائی گئی۔ گھر سے بے گھر کیا گیا، ہمارے جوان مرد ہلاک کیے گئے، بوڑھے قتل ہوئے، عورتیں بیوہ ہوئیں، یتیم بلبلاتے رہے،۔ یا اللہ... یا اللہ... یا اللہ... اے غیرت والے مولیٰ! ہم لٹ گئے مٹ گئے صرف اس لیے کہ تیرے کہلاتے تھے، تیرا نام لیتے اور مسلمان کہلائے جاتے تھے۔ اے عظمت والے اے عزت والے، اے غلاموں کے سر پر تاج عزت رکھنے والے! اے بے پناہوں کو پناہ دینے والے! بس سن لے! ہم بے کسوں، بے بسوں کی سن لے! ہم سیاہ کاروں کے سبب اپنے دین کو بدنام نہ ہونے دے، دین کی عزت رکھ لے، علم توحید کو سرنگوں نہ ہونے دے، ہمیں قوت دے، طاقت دے، عزت دے، حمیت دے، غیرت دے، برصغیر ہند میں جو چھوٹی سی آزاد خودمختار۔ یا اللہ... یا اللہ... یا اللہ... پاکستانی حکومت تو نے محض اپنے فضل سے عطاء فرمائی ہے۔ اس کی حفاظت فرما، اسے قوی سے قوی تر مرتبہ اور صحیح معنوں میں اسلامی دولت اسلامی سلطنت اور اسلامی مملکت بنا۔ جہاں تیرا قانون تیرے احکام جاری ہوں، تیرے دین کا علم بلند ہو اور تیرے نام کا قیامت تک بول بالا رہیگا۔ تحریک نظام مصطفیٰ ﷺ کے شہداء کے خون کا صدقہ، مولیٰ! مولیٰ! اے رحم و کرم والے مولیٰ! ہماری دعائیں قبول فرما۔

(مولانا نورانی کی بارہ تقریریں ص 48,47,46)

مؤلف کتاب کا تعارف

(مولانا محمد ناصر خان چشتی......فاضل دارالعلوم نعیمیہ کراچی)

زیر نظر کتاب ''علامہ شاہ احمد نورانی اور عالم اسلام'' برادرم مولانا محمد مقبول الرحمٰن بہت نیک دل، علم دوست، ہنس مکھ، سرگرم عمل اور ہر ایک سے محبت کرنے والے انسان ہیں۔ آپ ۲۵ ستمبر ۱۹۷۴ کو آزاد کشمیر کے ضلع سدھنوتی، تحصیل پلندری کے ایک گاؤں منگ میں پیدا ہوئے۔ آپ کے والد کا نام محمد خاکی خان (مرحوم) ہے۔

مولانا مقبول الرحمٰن نے ابتدائی تعلیم اپنے گاؤں میں ہی حاصل کی جبکہ پرائمری ہائی اسکول منگ آزاد کشمیر میں حاصل کرنے کے بعد کراچی تشریف لائے اور اہلسنت و جماعت کی عظیم دینی درس گاہ دارالعلوم نعیمیہ کراچی میں داخلہ لیا اور قرآن پاک یہیں حفظ کرنے کے بعد درس نظامی میں داخلہ لیا اور دارالعلوم نعیمیہ سے الشہادۃ العالمیہ فی العلوم العربیہ والاسلامیہ کی سند حاصل کی۔ آپ نے تنظیم المدارس (اہلسنت) پاکستان کے مروجہ امتحانات پاس کیے اور تنظیم المدارس سے بھی الشہادۃ العالمیہ کی ڈگری حاصل کی۔ اس کے علاوہ آپ نے فاقی اردو یونیورسٹی کراچی سے ایم۔ اے اسلامیات پاس کیا اور نیشنل انسٹیٹیوٹ آف جرنلزم اسلام آباد سے جرنلزم کورس مکمل کیا۔

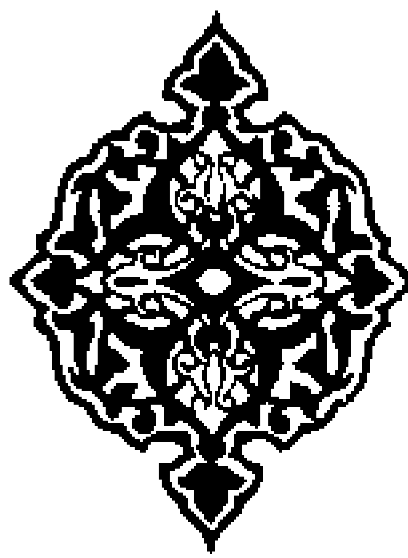
مولانا موصوف بہت محنتی، جفاکش اور علم دوست انسان ہیں۔ ہر وقت کچھ نہ کچھ کرتے نظر آتے ہیں۔ فارغ التحصیل ہونے کے بعد آپ نے عملی زندگی میں قدم رکھا اور حاصل کردہ علوم وفنون اور اسلامی وقرآنی تعلیمات کو دوسرے لوگوں تک پہنچانے کے لیے درس وتدریس اور تحریر وتقریر کا میدان اختیار کیا۔ اس مقصد کیلئے آپ نے کوثر نیازی کالونی، نارتھ ناظم آباد کراچی میں ایک دینی ادارہ ''فاروقیہ تعلیم القرآن اکیڈمی'' کی بنیاد رکھی جس کے بانی کی حیثیت سے آپ تا حال فرائض انجام دے رہے ہیں۔

اس کے ساتھ ساتھ آپ جامعہ وقاریہ، کوثر نیازی کالونی، نارتھ ناظم آباد کراچی کے ناظم اور ناظم تعلیمات بھی ہیں اور جامع مسجد فاروقیہ، کوثر نیازی کالونی میں پچھلے پندرہ سال سے امامت وخطابت کے ذریعے دین کی خدمت انجام دینے میں مصروف ہیں۔

اسلام کی آفاقی تعلیمات کو لوگوں تک پہنچانے کے لیے آپ نے کئی میدانوں میں کارہائے نمایاں انجام دے رہے ہیں۔ درس وتدریس، وعظ ونصیحت اور خطابات کے ساتھ ساتھ آپ نے قلم وقرطاس سے رشتہ جوڑا ہوا ہے اور اب تک آپ دو بہترین اور معلوماتی کتابیں مرتب کر چکے ہیں۔

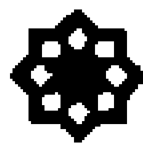
قائد ملت اسلامیہ علامہ شاہ احمد نورانی صدیقی علیہ الرحمۃ کی ذات سے آپ کو جنون کی حد تک عشق ہے۔ قائد اہلسنّت علامہ نورانی صاحب کی عظیم خدمات، تعلیمات، افکار ونظریات، انٹرویوز اور خطابات پر آپ دو کتابیں مرتب کر چکے ہیں۔ آپ کی پہلی کتاب ''آئینِ جواں مرداں (مولانا نورانی)''، ستمبر 2013ء میں شائع ہوئی ہے جبکہ زیرنظر کتاب ''علامہ نورانی اور عالم اسلام' اب 2016ء میں شائع ہو کر آپ کے ہاتھ میں ہے۔

میں برادرم مولانا محمد مقبول الرحمٰن کو اس کتاب کے لکھنے اور طباعت کرنے پر مبارک باد پیش کرتا ہوں اور امید کرتا ہوں کہ اس کتاب سے عوام وخواص بھرپور استفادہ کر سکیں گے۔ اللہ تعالیٰ موصوف کے علم وعمل میں برکتیں عطا فرمائے اور ہم سب کو اسلامی تعلیمات اور حضور سید عالم ﷺ کی اطاعت واتباع کی توفیق مرحمت فرمائے۔ آمین



مآخذ ومراجع

کتب	ہفت روزہ	قومی اخبارات
خطابِ نورانی	آوازِ کشمیر	نوائے وقت
قائدِ نظامِ مصطفیٰ	اُفق کراچی	جنگ
افکارِ نورانی	احوال کراچی	جرأت
قائد تحریک نظامِ مصطفیٰ	عقیدہ کراچی	عوام
عہدِ رواں میں ایک عبقری شخصیت	رضا کراچی	دین
مولانا نورانی کی تقریریں	زندگی لاہور	ریاست
خدمات کا جائزہ	ضربِ اسلام کراچی	انصاف
	دین کراچی	اوصاف
	تکبیر کراچی	خبریں
	ندائے ملّت کراچی	حساب
جرائد ورسائل		کراچی
ندائے اہلسنت لاہور		اسلام
احوال و آثار لاہور		امروز
پیامِ حرم کراچی		قومی اخبار
		ضربِ اسلام
		دن کراچی
		روزنامہ اخبار
		جسارت
		جانباز



دارالعلوم نعیمیہ کراچی



زکوٰۃ وصدقات اور عطیات کا بہترین مصرف

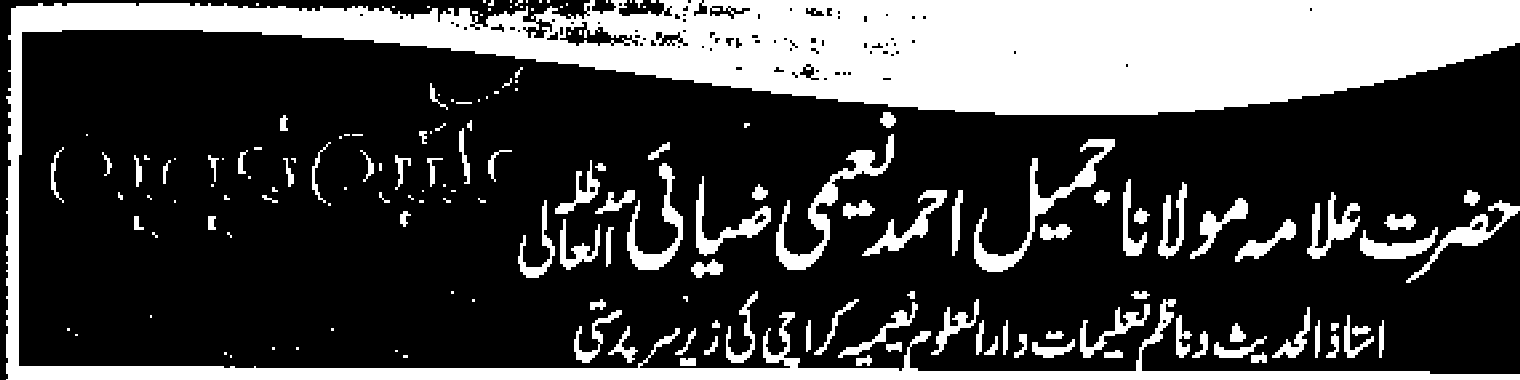
زکوٰۃ، صدقات، کفاراتِ صوم، فدیہ صوم، فطرہ
اور عطیات کے ذریعے

دارالعلوم نعیمیہ

کے مستحق طلبہ کرام کی اعانت فرمائیں۔

الداعی الی الخیر

علامہ مولانا جمیل احمد نعیمی ضیائی
(ناظم تعلیمات و اُستاذ الحدیث دارالعلوم نعیمیہ کراچی)
021-36324236 , 36314508



شجرہ مبارکہ

حیات جمیل مع افکار جمیل

روشن دریچے

خزینۂ رحمت

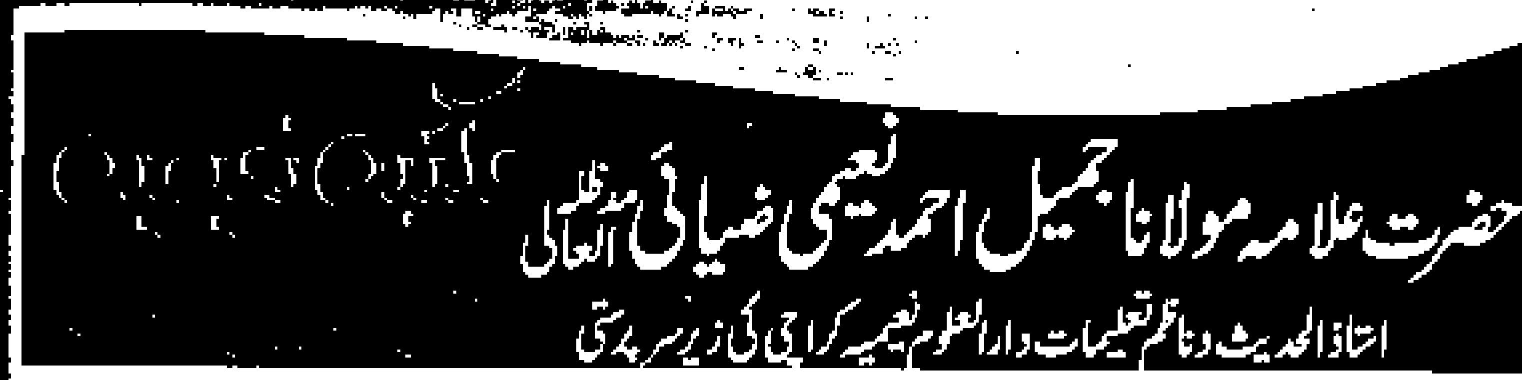
فضائل واعمال

علامہ سعیدی کی حیات وخدمات

پیغمبر انقلاب

مجاہد ملت بہ حضور اعلیٰ حضرت

جب جب تذکرۂ خجندی ہوا (۲۰۱۳ء)



حیات جمیل مع افکار جمیل

روشن دریچے

خزینۂ رحمت

فضائل و اعمال

علامہ سعیدی کی حیات و خدمات

پیغمبر انقلاب

مجاہد ملت بحضور اعلیٰ حضرت

جب جب تذکرۂ حجندی ہوا